بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا ۝

ترجمہ:۔ بیشک نماز کا مومنوں پر اوقات مقررہ میں ادا کرنا فرض ہے۔

(سورہ نساء)

فضائل و مسائل نماز

معہ ادعیہ مسنونہ

مصنف

صوفی خادم حسین چشتی صابری

چک نمبر ۲۶ ر ب وڈا وہیلا شریف نزد ڈجکوٹ تحصیل و ضلع فیصل آباد

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

حکومت پنجاب نے بحوالہ چٹھی نمبر ۲۸ ۷ ۲۵ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۹۴ء کتاب ہذا تمام سکولوں، کالجوں، تعلیمی اداروں اور پبلک لائبریریوں کے لئے منظور کی ہے

نام کتاب _____ فضائل و مسائل نماز

نام مصنف _____ صوفی خادم حسین چشتی صابری

ناشر _____ مکتبہ عرفان لاہور

مطبع _____

کتابت _____ ایم اے آزاد کھرکھر غفار پارک، گڑھی شاہو

ہدیہ _____

ملنے کا پتہ

۱ ـــــ فیروز سنز لمیٹڈ ۶۰ شاہراہ قائداعظم لاہور

۲ ـــــ مکتبہ عرفان ۱۲ ذیلدار روڈ سٹریٹ نمبر ۵۱ اچھرہ لاہور

۳ ـــــ ڈیرہ سوڈیال چک نمبر ۲۶۰ ر ب ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع فیصل آباد

Marfat.com

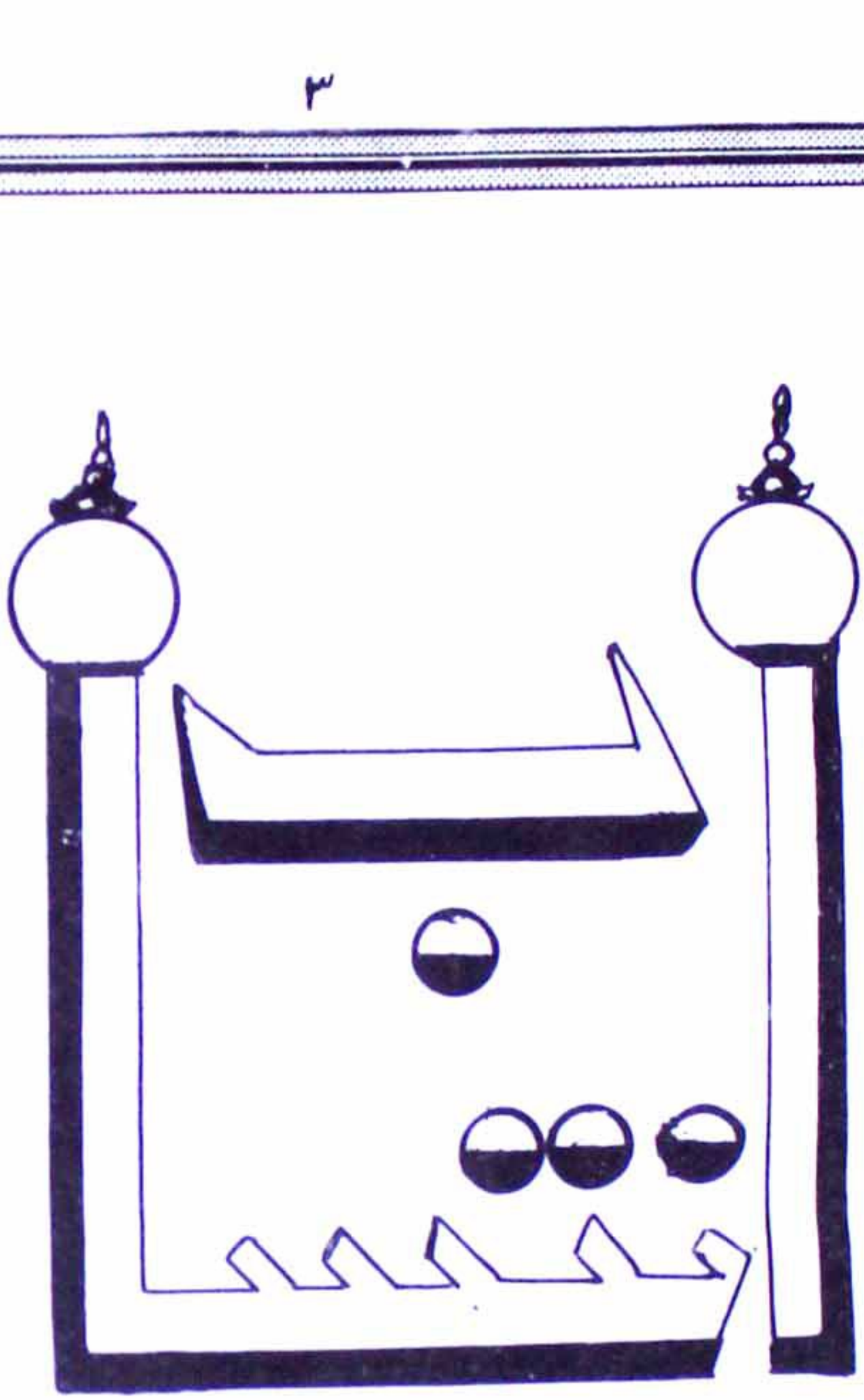

حضرت میاں ماھی شاہ چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ
کی ذات بابرکات کے نام
جن کے چشمۂ فیض روحانیت سے مخلوق خدا مستفیض
و مستفید ہو رہی ہے

اور
ہوتی رہے گی ۔

فہرستِ حصّہ جات

حصّہ	مضمون	صفحہ
حصّہ اوّل	فضائل نماز	۵
حصّہ دوم	مسائل نماز	۸۶
حصّہ سوم	ادعیہ مسنونہ	۴۹۹

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝

ترجمہ

بیشک نماز کا مومنوں پر اوقات مقررہ میں ادا کرنا فرض ہے

(سورہ نساء)

فضائل و مسائل نماز

معہ ادعیہ مسنونہ

حصہ اول

فضائل نماز

مصنف صوفی خادم حسین چشتی صابری
چک نمبر ۲۶۰ ر ب وڈاوہیلا شریف، ڈاکخانہ خاص نزد ڈجکوٹ
تحصیل و ضلع فیصل آباد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

اَمَّا بعد

حضرات انبیاء علیہم السّلام اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، کمالات و احسانات اور اس کی تقدیس و توحید کے بارے میں جو کچھ بتلاتے ہیں اس کو مان لینے اور اس پر ایمان لے آنے کا پہلا قدرتی اور بالکل فطری تقاضا یہ ہے کہ انسان اس کے حضور میں اپنی فدویت و بندگی، محبت و شیفتگی اور محتاجی و دریوزہ گری کا اظہار کرکے اس کا قرب اور اس کی رحمت و رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے اور اس کی یاد سے اپنے قلب و روح کے لئے نور اور سرور کا سرمایہ حاصل کرے۔ نماز کا اصل موضوع دراصل یہی ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نماز اس مقصد کے حصول کا بہترین وسیلہ ہے۔ اسی لئے ہر نبی کی تعلیم میں اور ہر آسمانی شریعت میں ایمان کے بعد پہلا حکم نماز ہی کا رہا ہے۔ اور اسی لئے اللہ کی نازل کی ہوئی آخری شریعت (شریعت محمدیؐ) میں نماز کے شرائط و ارکان اور سنن و آداب اور اسی طرح اس کے مفسدات و مکروہات وغیرہ کے بیان کا اتنا اہتمام کیا گیا ہے اور اس کو اتنی اہمیت دی گئی ہے جو اس کے علاوہ کسی دوسری طاعت و عبادت کو بھی نہیں دی گئی۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ حجۃ اللہ البالغہ میں نماز کا بیان شروع

Marfat.com

کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نماز اپنی عظمتِ شان اور مقتضائے عقل و فطرت ہونے کے لحاظ سے تمام عبادات میں خاص امتیاز رکھتی ہے اور خداشناس و خدا پرست انسانوں میں سب سے زیادہ معروف و مشہور اور نفس کے تزکیہ اور تربیت کے لئے سب سے زیادہ نفع مند ہے۔ اور اسی لئے شریعت نے اس کی فضیلت، اس کے اوقات کی تعیّن و تحدید اور اس کے شرائط و ارکان اور آداب و نوافل اور اس کی رخصتوں کے بیان کا وہ اہتمام کیا ہے۔ جو عبادات و طاعات کی کسی دوسری قسم کے لئے نہیں کیا، اور انہی خصوصیات و امتیازات کی وجہ سے نماز کو دین کا عظیم ترین شعار اور امتیازی نشان قرار دیا گیا ہے۔

رسالہ ہٰذا میں میری یہ کوشش ہے کہ نماز کے متعلق چند احادیث نہایت آسان پیرایہ میں لکھ دی جاویں تاکہ سمجھنے اور سمجھانے میں آسانی ہو اور نفع عام ہو جائے۔ اگر کوئی غلطی یا کوتاہی نظر سے گذرے تو وہ میری لغزشِ قلم اور بے علمی کا نتیجہ ہے۔ نظرِ لطف و کرم سے اس کی اصلاح فرمادیں۔ تو موجبِ شکر و منّت ہوگا۔ پڑھنے والوں کی سہولت کے خیال سے میں نے حصّہ اول کو چند فصلوں میں تقسیم کیا ہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے

- پہلی فصل ۔ نماز کے فضائل میں
- دوسری فصل ۔ نماز کے چھوڑنے پر وعید و عتاب کے بیان میں
- تیسری فصل ۔ جماعت کے فضائل میں
- چوتھی فصل ۔ جماعت کے چھوڑنے پر وعید و عتاب کے بیان میں
- پانچویں فصل ۔ خشوع کے بیان میں

Marfat.com

پہلی فصل

نماز کے فضائل میں

① عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ فِیْهِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسًا هَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالُوْا لَا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالَ کَذٰلِکَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَایَا ۔ (متفق علیہ کذا فی المشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا۔ بتلاؤ اگر کسی کے دروازہ پر ایک نہر ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل کچیل باقی رہیگا؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ کچھ بھی باقی نہیں رہیگا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہی حال پانچوں نمازوں کا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں

ف:۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچوں نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے دروازہ پر ایک گہری نہر بہتی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے (ترغیب) مطلب یہ ہے کہ جیسے اس شخص کے بدن پر کچھ میل نہ رہے گا۔ اسی طرح جو شخص پانچوں وقت کی نماز پابندی

Marfat.com

سے پڑھے اُس کے سارے گناہ دُھل جائیں گے۔

حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ بیشک ہر نماز (نمازی کی) ان گناہوں کو جو اس نماز کے آگے ہیں مٹا دیتی ہے (احمد)

مطلب یہ ہے کہ ہر نماز پڑھنے سے وہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں جو اس نماز سے دوسری نماز پڑھنے تک کرے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچوں نمازیں درمیانی اوقات کے لئے کفارہ ہیں۔ . . . الخ (ترغیب) یعنی ایک نماز سے دوسری نماز تک جو گناہ ہوتے ہیں وہ نماز کی برکت سے معاف ہو جاتے ہیں۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ ایک فرض نماز دوسری نماز کے ساتھ مل کر مٹا دیتی ہے (ان گناہوں کو) جو اس (نماز) سے پہلے ہوئے (یعنی اس نماز سے پہلے جو گناہ ہوئے وہ معاف ہو گئے۔ اسی طرح اور دوسری نماز تک جو گناہ ہوئے وہ اس سے معاف ہو گئے) اور (نمازِ) جمعہ مٹا دیتی ہے ان (گناہوں) کو جو اس (جمعہ) سے پہلے ہوئے یہاں تک کہ دوسرا جمعہ پڑھے اور (روزہ) ماہ رمضان کا مٹا دیتا ہے ان (گناہوں) کو جو اس (رمضان) سے پہلے ہوئے یہاں تک کہ دوسرے رمضان کے روزے رکھے۔ اور حج مٹا دیتا ہے ان (گناہوں) کو جو اس سے پہلے ہوئے یہاں تک کہ دوسرا حج کرے . . . الخ (طبرانی کبیر)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب، نماز کا وقت آتا ہے تو ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ اے

Marfat.com

آدم کی اولاد اٹھو اور جہنم کی اس آگ کو جسے تم نے (گناہوں کی بدولت) اپنے اوپر جلانا شروع کر دیا ہے بجھاؤ۔ چنانچہ (نیک لوگ) اٹھتے ہیں وضو کرتے ہیں ظہر کی نماز پڑھتے ہیں جس کی وجہ سے ان کے گناہوں کی (صبح سے ظہر تک کی) مغفرت کر دی جاتی ہے۔ اسی طرح پھر عصر کے وقت پھر مغرب کے وقت پھر عشاء کے وقت (غرض ہر نماز کے وقت یہی صورت ہوتی ہے) عشاء کے بعد لوگ سونے میں مشغول ہو جاتے ہیں، اس کے بعد اندھیرے میں بعض لوگ برائیوں کی طرف چل دیتے ہیں۔ اور بعض لوگ بھلائیوں کی طرف چلنے لگتے ہیں۔

(ترغیب) ایک اور حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے گناہوں کی آگ بھڑکاتے ہو اور اس میں جلتے رہتے ہو۔ اور جب تم نے صبح کی نماز ادا کی تو وہ آگ بجھ گئی۔ پھر صبح سے ظہر تک تم گناہوں کی آگ بھڑکاتے ہو۔ اور اس میں جلتے رہتے ہو لیکن جب ظہر کی نماز پڑھ لی تو وہ آگ ٹھنڈی ہو گئی۔ پھر ظہر سے عصر تک اپنے لئے آگ روشن کرتے ہو۔ اور اس میں جلنے کا سامان کرتے ہو۔ اور عصر کی نماز اس کو سرد کر دیتی ہے۔ پھر عصر سے مغرب تک گناہوں کی آگ نہایت تیزی کے ساتھ شعلہ زن ہوتی ہے اور جھلس دینا چاہتی ہے مگر مغرب کی نماز اس کو پھر بجھا دیتی ہے اسی طرح مغرب سے عشاء تک گناہوں کی آگ خوب بھڑکائی جاتی ہے۔ جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے ہو وہ آگ بجھ جاتی ہے اور تم پاک و صاف ہو کر سوتے ہو۔ پھر سونے کی حالت میں تم پر کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا یہاں تک کہ تم جاگ جاؤ۔

(ترغیب)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب نماز کا وقت آتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ سے منادی

کراتے ہیں کہ اے لوگو اٹھو! جو آگ تم نے گناہوں کی جلائی ہے اس پر پانی ڈالو اور اس کو بجھاؤ۔ تو نمازی آدمی تو اٹھ کر وضو کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ ان کے لیے گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے اور بے نمازی جیسے تھے ویسے ہی رہ جاتے ہیں۔ (کنزالعمال)

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں کہ میں نے توریت میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا۔ اے موسیٰ صبح کے وقت کی دو رکعتیں جن کو امت محمدیہ ادا کرے گی ہم ان دو رکعتوں کے بدلے ان کے تمام دن رات کے گناہ معاف کر کے اپنے امن کے قلعہ میں داخل کریں گے۔

اے موسیٰ علیہ السلام ظہر کے وقت کی چار رکعتیں جن کو وہ لوگ پڑھیں گے، ہر ایک رکعت کا ثواب علیحدہ علیحدہ ہے۔ پہلی رکعت کا بدلہ گناہوں کی مغفرت، دوسری رکعت کا بدلہ قیامت کے روز اس کے نیک اعمال کا وزنی ہونا، تیسری رکعت کا بدلہ فرشتوں کا ان کے لئے دعاء مغفرت اور ان کے لئے ہماری رحمت طلب کرنا ہے۔ چوتھی رکعت کا بدلہ آسمان کے دروازے ان کے لئے کھل جانا اور حوران جنت کا ان کی طرف دیکھنا۔

اے موسیٰ علیہ السلام ہمارے آخری پیغمبر اور ان کی امت جب عصر کی چار رکعتیں پڑھیں گے تو زمین و آسمان میں کوئی فرشتہ نہیں رہے گا جو ان کے لئے دعائے مغفرت نہ مانگے۔ پھر جس کے لئے فرشتے مغفرت کی دعا کریں ہم ان کو عذاب نہ دینگے

اے موسیٰ علیہ السلام ہمارے آخری پیغمبر کی امت جب مغرب کے وقت کی تین رکعتیں پڑھے گی تو اس نماز کے وقت آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جائینگے پھر جو حاجت اور مراد مانگیں گے وہ ہم پوری کریں گے۔

اے موسیٰ علیہ السلام عشاء کی چار رکعتیں ان کے لئے تمام دنیا کی سلطنت اور

Marfat.com

دولت سے بہتر ہیں ۔ اس نماز کے پڑھنے کے بعد وہ لوگ گناہوں سے ایسے پاک و صاف ہو جائیں گے جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا شدہ بچہ بالکل بے گناہ ہوتا ہے ۔

کہتے ہیں ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے جا رہے تھے ۔ آپ نے ایک سفید رنگ کا مرغ دیکھا کہ دریا کے گدلے کیچڑ میں لوٹا وہ اُجلا اور سفید جانور خوب گارے میں لت پت ہو گیا ۔ پھر وہاں سے نکل کر دریا میں نہایا اور پہلے کی طرح پھر اُجلا اور صاف ہو گیا ۔ اور تھوڑی دیر کے بعد اس نے یہ فعل پانچ مرتبہ کیا ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جانور کی یہ حالت دیکھ کر تعجب کرنے لگے ۔ جب آپ کے تعجب کی کوئی حد نہ رہی تو جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا ۔ کہ اے عیسیٰ علیہ السلام یہ جانور آپ کو اس لئے دکھایا گیا تاکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے نمازیوں کی مثال آپ سمجھ سکیں ۔ یہ کیچڑ ان کے گناہ ہیں اور یہ دریا ان کی نماز ہے اور کیچڑ میں لوٹنا ان کے گناہ کرنے کی مثال ہے ۔ ادھر انہوں نے گناہ کیا اُدھر نماز پڑھ کر گناہ کی تمام گندگی دُھل گئی ۔

(۲)

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ یَتَہَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَیْنِ مِنْ شَجَرَۃٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِکَ الْوَرَقُ یَتَہَافَتُ قَالَ فَقَالَ یَا اَبَاذَرٍ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سردی کے موسم میں باہر تشریف لیگئے اور درختوں کے پتے (خزاں کے سبب سے) از خود گر رہے تھے آپؐ نے ایک درخت کی دو ٹہنیوں کو پکڑا (اور ہلایا) تو ایک دم انکے پتے گرنے لگے

الْمُسْلِمُ لَيُصَلِّيَ الصَّلٰوةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَنْهَاتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا يَتَنْهَاتُ هٰذَا الْوَرَقُ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ۔

(رواہ احمد کذا فی المشکوٰۃ)

پھر حضور نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اے ابوذرؓ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا جب مسلمان بندہ خالص اللہ کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس سے اس کے گناہ ایسے ہی گرتے ہیں جیسے یہ پتے درخت سے گرتے ہیں۔

ف۔ یعنی جس طرح آفتاب کی شعاعوں اور موسم کی خاص ہواؤں نے ان پتوں کو خشک کر دیا ہے اور اب یہ ہوا کے معمولی جھونکوں سے اور ذرا حرکت دینے سے اس طرح گرتے ہیں۔ اسی طرح جب مسلمان بندہ پوری طرح اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر صرف اس کی رضا جوئی کے لئے نماز پڑھتا ہے۔ تو انوارِ الٰہی کی شعاعیں اور رحمتِ الٰہی کے جھونکے اس کے گناہوں کی گندگی کو فنا اور اس کے قصوروں کے خس و خاشاک کو اس سے جدا کر کے اس کو پاک و صاف کر دیتے ہیں۔

حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا۔ انہوں نے اس درخت کی ایک خشک ٹہنی پکڑ کر اس کو حرکت دی جس سے اس کے پتے گر گئے۔ پھر مجھ سے کہنے لگے کہ اے ابو عثمان رضؓ! تم نے مجھ سے یہ نہ پوچھا کہ میں نے یہ کیوں کیا۔ میں نے کہا بتا دیجئے کیوں کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا۔ آپؐ نے بھی درخت ایک خشک ٹہنی پکڑ کر اسی طرح کیا تھا جس سے اس ٹہنی کے پتے گر گئے تھے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ اے سلمانؓ! پوچھتے نہیں کہ میں نے اس طرح کیوں کیا۔ میں نے عرض کیا کہ بتا

دیجئے کیوں کہا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جب مسلمان اچھی طرح سے وضو کرتا ہے پھر پانچوں نمازیں پڑھتا ہے تو اس کی خطائیں اس سے ایسے ہی گر جاتی ہیں جیسے یہ پتے گرتے ہیں۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی۔ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ط ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝ (سورہ ہود ع ۱۰)

ترجمہ:۔ قائم کر نماز کو دن کے دونوں سروں (یعنی صبح و شام کے اوقات میں) اور رات کے کچھ حصّوں میں بیشک نیکیاں دور کر دیتی ہیں گناہوں کو یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے۔ (ترغیب)

(۳) عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَیَّ قَالَ وَلَمْ يَسْئَلْهُ عَنْهُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِیَّ كِتَابَ اللّٰهِ قَالَ اَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ اَوْ حَدَّكَ۔

(متفق علیہ کذا فی المشکوٰۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایک ایسا کام کیا جس پر حد واجب ہے لہذا مجھ پر آپؐ حد جاری فرمایئے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے حد جرم موجب سزا کے متعلق کچھ دریافت نہیں فرمایا اور نماز کا وقت آگیا تو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب آپؐ نماز سے فارغ ہو چکے تو اس شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں نے جرم قابلِ حد کا ارتکاب کیا ہے آپؐ کلام الٰہی کے مطابق مجھ پر حکم لگایئے۔ آپؐ نے

فرمایا کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی ؟ اس نے عرض کیا ہاں (پڑھی)
آپؐ نے فرمایا تحقیق اللہ نے بخش دیا تیرے گناہوں کو اور تیری حد کو۔

ف:۔ حد ایک قسم کی سزا ہے جس کی مقدار شریعت کی جانب سے مقرر ہے کہ اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ اس سے مقصود لوگوں کو ایسے کام سے باز رکھنا ہے جس کی یہ سزا ہے اور جس پر حد قائم کی گئی وہ جب تک کہ توبہ نہ کرے محض حد قائم کرنے سے پاک نہ ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں نے مدینہ کے کنارے پر ایک عورت سے ملاعبت کی (یعنی گلے لگایا) اور صحبت کی حد تک میں نہیں پہنچا۔ میں حاضر ہوں جو حد (شرعی سزا) آپ مجھ پر جاری کرنا چاہیں کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا خدا نے تیری پردہ پوشی کی تھی (بہتر ہوتا کہ) تو بھی اپنے عیب کو چھپاتا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ شخص کھڑا ہوا اور چلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلانے کے لئے ایک آدمی کو بھیجا وہ اس کو بلا لایا اور آپؐ نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھی۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ط ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝ (سورہ ہود ع ۱۵)

یعنی قائم کرو نماز کو دن کے دونوں حصوں میں اور رات کے کچھ حصوں میں بیشک نیکیاں دور کر دیتی ہیں گناہوں کو، یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے۔

پس حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! یہ حکم

Marfat.com

خاص اس شخص کے لئے ہے، یا سب کے لئے! آپؐ نے فرمایا تمام لوگوں کے لئے ہے۔ (مشکوٰۃ)

ایک اور حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا اور پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ کو واقعہ سے آگاہ کیا (آپؐ واقعہ سن کر خاموش رہے اور وحی کا انتظار کیا) پس اللہ تعالےٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ط (سورہ ہود ع ۱۰) یعنی تم کرو نماز کو دن کے دونوں سروں میں اور رات کے کچھ حصّوں میں، بیشک نیکیاں دور کر دیتی ہیں گناہوں کو۔ پس اس شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ حکم میرے ہی لئے ہے؟ آپؐ نے فرمایا میری ساری امت کے لئے۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص میری اُمت میں اس پر عمل کرے اس کے لئے یہ حکم ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۴) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنے منہ کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ اس کے وہ تمام گناہ جن کو آنکھوں نے کیا تھا دُھل جاتے اور خارج ہو جاتے ہیں یا اس پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں

Marfat.com

يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ۔

(رواہ مسلم کذا فی المشکوٰۃ)

پھر جب دونوں ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہاتھوں کے وہ تمام گناہ جن کو انہوں نے کیا تھا پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ خارج ہو جاتے ہیں پھر جب وہ دونوں پاؤں کو دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے وہ تمام گناہ جن کی طرف وہ چلے تھے پانی یا اس کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وضو سے فارغ ہونے کے ساتھ وہ گناہوں سے بالکل پاک صاف ہو جاتا ہے۔

ف :۔ اس قسم کا مضمون کئی حدیثوں میں مختلف صحابہؓ سے مختلف الفاظ میں نقل کیا گیا ہے حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندۂ مومن وضو کرتا ہے پس وہ کلی کرتا ہے تو خارج ہو جاتے ہیں گناہ اس کے منہ کے اور جب ناک جھاڑتا ہے تو نکل جاتے ہیں گناہ ناک کے اور جب منہ دھوتا ہے تو نکل جاتے ہیں گناہ چہرے اور آنکھوں کے یہاں تک کہ پلکوں کے نیچے کے گناہ بھی خارج ہو جاتے ہیں اور جب ہاتھ دھوتا ہے تو دونوں ہاتھوں کے گناہ ڈھل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے کے گناہ بھی اور جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ خارج ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ کانوں کے گناہ بھی اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ نکل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ پاؤں کے ناخنوں کے گناہ بھی۔ پھر وہ چلتا ہے مسجد کی طرف اور اس کی نماز اس کے (اعمال میں) زیادتی ہے۔ (مشکوٰۃ)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا کہ جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح کرے اس کے (تمام) گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے کے گناہ بھی۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ابو مسلم تغلبی سے نقل کیا ہے کہ میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا کہ اے ابو امامہؓ! مجھ سے ایک شخص نے آپ کی طرف سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ آپؐ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور پھر فرض نماز پڑھے تو اللہ تعالےٰ اس دن وہ گناہ جو چلنے سے ہوتے ہوں اور وہ گناہ جن کو اس کے ہاتھوں نے کیا ہو، اور وہ گناہ جو اس کے کانوں سے صادر ہوئے ہوں اور وہ گناہ جن کو اس نے آنکھوں سے کیا ہو۔ اور وہ گناہ جو اس کے دل میں پیدا ہوئے ہوں سب کو بخش دیتے ہیں۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں نے یہ مضمون نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی دفعہ سنا ہے۔

(ترغیب)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے (ایک طویل حدیث میں) نقل کیا گیا ہے کہ میں نے عرض کیا یا نبی اللہؐ! وضو کے متعلق آگاہ فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا تم میں سے جو شخص ہاتھ دھونے کے بعد وضو کا پانی لے کر کلی کرے۔ پھر ناک میں پانی دیکر اُسے جھاڑے تو اس کے چہرے کے ان حصوں کے گناہ دُھل جاتے ہیں جو دونوں کلوں کے جانب ہیں (یعنی داڑھی کے حصوں کے گناہ) پھر جب وہ ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کے گناہ انگلیوں تک دُھل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو پانی کے ساتھ سر کے گناہ دُھل جاتے ہیں۔ پھر جب پاؤں کو ٹخنوں تک دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ انگلیوں تک دُھل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ کھڑا ہو اور نماز پڑھے اور خدا کی تعریف و توصیف بیان کرے اور اس بزرگی کا

Marfat.com

کا اظہار کرے جس کا وہ اہل ہے اور اس کا دل خدا کی طرف متوجہ ہو تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا اسے آج ہی اس کی ماں نے جنا ہے۔ (مشکوٰۃ)

⑤ حدیث مبارک

عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَهٗ بِجُمُعَةٍ اَوْ نَحْوِهَا فَصَلَّوْا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوْا دَعَوْنَا اللّٰهَ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَيَرْحَمَهٗ وَيُلْحِقَهٗ بِصَاحِبِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ صَلٰوتُهٗ بَعْدَ صَلٰوتِهٖ وَعَمَلُهٗ بَعْدَ عَمَلِهٖ اَوْ قَالَ صِيَامُهٗ بَعْدَ صِيَامِهٖ لِمَا بَيْنَهُمَا اَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔

(رواہ ابو داؤد و نسائی کذا فی المشکوٰۃ)

ترجمہ

حضرت عبید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کے درمیان اخوت کرا دی تھی (یعنی بھائی بھائی بنا دیا تھا)، ان میں سے ایک شخص خدا کی راہ میں مارا گیا۔ اس کے بعد دوسرا بھی، ایک ہفتہ یا قریب ایک ہفتہ کے بعد (اپنے بستر پر) مر گیا۔ صحابہؓ نے اس شخص کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے پوچھا! تم نے نماز میں کیا پڑھا؟ صحابہؓ نے عرض کیا ہم اس کے لئے یہ دعا کی کہ اس کو خدا بخش دے اس پر رحم فرمائے اور اس کو اس کے ساتھی کے پاس پہنچا دے (جو شہید ہوا ہے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا اس کی وہ نماز کہاں گئی جو اس نے اپنے ساتھی کے مرنے کے بعد پڑھی اور وہ عمل کہاں گیا جو اس نے اس کے بعد کیا۔ یا آپؐ نے یہ الفاظ فرمائے کہ اس کے وہ روزے کہاں گئے جو اس کے بعد اس نے رکھے ہیں۔ (یعنی جب تم نے شہید کے برابر مرتبہ پر پہنچنے کی دعا اس کے لئے کی ہے تو اس کے ان اعمال کا ثواب کیا ہوا (یعنی اس کا مرتبہ

Marfat.com

شہید سے زیادہ ہے، پھر آپؐ نے فرمایا جنت کے اندر ان دو شخصوں کے درمیان جو فاصلہ ہے وہ اس فاصلہ سے زیادہ ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے

ف ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو شخص قبیلہ خزاعہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسلمان ہوئے۔ ان میں سے ایک شہید ہوگیا اور دوسرا ایک سال بعد (موت طبعی سے) مرا۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رض کہتے ہیں کہ میں نے پیچھے مرنے والے کو (خواب میں) دیکھا کہ اس شہید سے پہلے جنت میں داخل کیا گیا۔ مجھ کو بہت تعجب ہوا۔ صبح کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود عرض کیا یا کسی اور نے عرض کیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیچھے مرنے والے کی نیکیاں نہیں دیکھتے کتنی زیادہ ہوگئیں۔ ایک رمضان المبارک کے روزے بھی ان کے زیادہ ہوئے اور چھ ہزار اور اتنی اتنی رکعتیں نماز کی ایک سال میں ان کی بڑھ گئیں (احمد و ابن ماجہ و ابن حبان و بیہقی)

اور ابن ماجہ و ابن حبان نے بہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ان دونوں کے درجوں میں تو زمین آسمان کا فرق ہے (ترغیب)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو بھائی تھے۔ ان میں سے ایک چالیس روز پہلے انتقال کر گئے، دوسرے بھائی کا چالیس روز بعد انتقال ہوا پہلے بھائی زیادہ بزرگ تھے۔ لوگوں نے ان کو بہت بڑھانا شروع کر دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا دوسرے بھائی مسلمان نہ تھے؟ صحابہ رض نے عرض کیا کہ بیشک مسلمان تھے مگر معمولی درجہ میں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمہیں کیا معلوم کہ ان چالیس دنوں کی نمازوں نے ان کو کس درجہ تک پہنچا دیا ہے۔ نماز کی مثال ایک میٹھی اور گہری نہر کی سی ہے جو دروازہ پر جاری ہو۔ اور آدمی پانچ دفعہ اس میں غسل کرتا ہو تو اس کے بدن پر کیا میل رہ

رہ سکتا ہے اس کے بعد دوبارہ آپؐ نے فرمایا تمہیں کیا معلوم کہ اسکی نمازوں نے جو بعد میں پڑھی گئیں اُس کو کس درجہ تک پہنچا دیا۔ (ترغیب)

(۶) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ الصَّلٰوۃُ لِوَقْتِھَا قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بِھِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُّہٗ لَزَادَنِیْ۔

(متفق علیہ کذا فی المشکوٰۃ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ دینی اعمال میں سے کونسا عمل اللہ تعالےٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ٹھیک وقت پر نماز پڑھنا۔ پھر میں نے عرض کیا کہ اس کے بعد کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ماں باپ کی خدمت کرنا۔ پھر میں نے عرض کیا کہ اس کے بعد کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ راہِ خدا میں جہاد کرنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ راوی کہتے ہیں کہ یہ باتیں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائیں۔ اور اگر میں اور پوچھتا تو آپؐ اور بھی بتاتے۔

ف: اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین کی خدمت اور جہاد سے بھی افضل اور محبوب ترین عمل نماز کو بتلایا ہے اور بلاشبہ نماز کا مقام یہی ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے پوچھا افضل اعمال سے (یعنی افضل عمل دین میں کونسا ہے بعد ایمان کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز (فرض) اس نے عرض کیا پھر (اس کے بعد) کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا نماز اس نے

عرض کیا پھر کونسا عمل افضل ہے ؟ فرمایا نماز (یہ ارشاد) تین بار فرمایا۔
پھر اس نے پوچھا کہ اس کے بعد کونسا عمل افضل ہے ؟ فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد۔ (ترغیب)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھیک ٹھیک چلو، صراط مستقیم پر قائم رہو (لیکن چونکہ یہ استقامت بہت مشکل ہے اس لئے) تم اس پر پورا قابو ہرگز نہ پا سکو گے (لہذا ہمیشہ اپنے کو قصور وار اور خطا کار بھی سمجھتے رہو) اور اچھی طرح جان لو کہ تمہارے سارے اعمال میں سب سے بہتر عمل نماز ہے (اس لئے اس کا سب سے زیادہ اہتمام کرو) الخ مشکوٰۃ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز افضل ان عبادتوں کے ہے جن کو اللہ نے (بندوں پر) مقرر فرمایا ہے۔ سو جو طاقت رکھے بڑھانے کی سو چاہیئے کہ بڑھاوے (یعنی کثرت سے پڑھے تاکہ ثواب کثرت سے ملے) (ترغیب)

حضرت اُم فروہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل سب سے بہتر ہے ؟ آپ نے فرمایا نماز کو اوّل وقت ادا کرنا۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے کوئی ایسی چیز فرض نہیں کی جو توحید (یعنی خدا کو اس کی ذات و صفات و افعال میں یکتا ماننا) اور نماز سے بہتر ہو۔ اگر اس سے بہتر کوئی چیز ہوتی تو وہ ضرور ملائکہ پر فرض کرتا۔ ان میں کوئی رکوع میں ہے کوئی سجدے میں۔ (دیلمی)
یعنی فرشتے چونکہ پاکیزہ اور اللہ کے مقرب بندے ہیں اور ان میں عبادت ہی کا مادہ رکھا گیا ہے۔ جس سے ان کو عبادت سے بہت بڑا تعلق ہے سو اگر کوئی عبادت نماز سے بہتر ہوتی تو ان پر فرض کی جاتی اور یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجموعی

۵۲۷۸۶

Marfat.com

ہیئت سے نماز جس طرح ہم پر فرض ہے اس طرح ملائکہ پر نہیں بلکہ اس نماز کے بعض اجزاء بعض ملائکہ پر فرض ہیں۔ سو ہماری کیسی خوش نصیبی ہے کہ وہ اجزاء تقسیم عبادت کے جو ملائکہ کو تقسیم کئے گئے مجموعی ہیئت سے ہم کو عطا ہوئے سو اس نعمت کی بڑی قدر کرنا چاہیئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ آخر کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا۔ کہ (اہتمام رکھو) نماز کا اور خدا سے ڈرو لونڈی غلاموں کے بارہ میں (کنز العمال)

یہ دونوں باتیں اس قدر اہتمام کے لائق تھیں کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے روانگی کے وقت بھی ان کا اہتمام فرمایا۔ اس لئے کہ نماز میں لوگ کوتاہی زیادہ کرتے ہیں۔ نیز لونڈی غلاموں کے تکلیف دینے اور ان کو حقیر سمجھنے کو بھی معمولی بات خیال کرتے ہیں۔ پس مسلمانوں کو اس طرف بڑا اہتمام کرنا چاہیئے۔ اللہ پاک کے بعضے نیک اور بزرگ بندوں کو نماز سے اس قدر شغف تھا کہ حضرت منصور بن زاذان (تابعی) رحمۃ اللہ علیہ کے حال میں لکھا ہے کہ آفتاب نکلنے سے عصر تک برابر نماز پڑھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ فرض تو اس درمیان میں فقط دو نمازیں تھیں۔ ظہر اور عصر باقی نفل پڑھتے تھے۔ پھر بعد عصر مغرب تک سبحان اللہ پڑھتے رہتے تھے۔ پھر مغرب پڑھتے تھے اور ان کی یہ حالت تھی کہ اگر ان سے کہا جاتا کہ ملک الموت دروازے پر ہیں۔ تو اپنے عمل میں کچھ زیادتی نہ فرما سکتے (یعنی اپنے دینی کاموں کو موت کے قریب ہوتے سے بڑھا نہیں سکتے تھے اس لئے کہ بڑھا وہ سکتا ہے جو موت سے غافل ہو اور تمام وقت یادِ الٰہی میں صرف نہ کرتا ہو تو جب وہ موت کا قریب آنا سنے گا عمل میں ترقی کرے گا۔ اور جس کا کوئی وقت ہی خالی نہیں اور ہر وقت یادِ حق میں مصروف رہے اور موت کو ہر وقت پاس ہی سمجھتا ہے وہ کس طرح ترقی کرے) اور یہ عالم بھی بڑے تھے اور بڑے بڑے علماء نے ان

Marfat.com

سے حدیث حاصل کی ہے۔

حضرت منصور بن المعتمر یہ بھی تابعی اور بڑے عالم اور پارسا ہیں۔ ان کے حال میں لکھا ہے کہ چالیس سال تک ان کا یہ حال رہا ہے کہ یہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو جاگتے تھے (یعنی عبادت کرتے تھے) اور تمام رات (گناہوں کے عذاب کے خوف سے) روتے تھے۔ اگر ان کو کوئی نماز پڑھتے دیکھتا تو یہ خیال کرتا کہ ابھی مرجائیں گے (یعنی اس قدر آہ وزاری و اہتمام سے نماز ادا کرتے تھے) اور جب صبح ہوتی تو دونوں آنکھوں میں سُرمہ لگاتے اور دونوں ہونٹوں کو آبدار (یعنی تر) کر لیتے اور سُرمہ میں تیل ڈالتے۔ پس ان کی ماں ان سے فرماتیں کہ کیا تم نے کسی کو مار ڈالا ہے جو ایسی صورت بناتے ہو (کہ رات کو عبادت کرنے اور رونے سے جو صورت ہوگئی اس کو بدلتے ہو) سو عرض کرتے ہیں خوب جانتا ہوں اس چیز کو جو میرے نفس نے کیا ہے (یعنی نفس کو خواہش ہے یا اس کا احتمال ہے کہ یہ خواہش کرے کہ میری شہرت ہو لوگوں میں عبادت کا چرچا ہو۔ لوگ بزرگ سمجھیں اور صورت سے عبادت کرنا ثابت ہو جاوے۔ یا یہ مطلب کہ میرے نفس نے کچھ عبادت اچھی نہیں کی سو وہ کس شمار میں ہے اور میری صورت سے عبادت گذاری معلوم ہوتی ہے سو لوگ دیکھ کر دھوکا میں پڑیں گے اور مجھے بزرگ سمجھیں گے حالانکہ میں ایسا نہیں اس لئے صورت بدلتا ہوں) اور یہ روتے روتے چندھے ہو گئے۔

امیر عراق نے ان کو بلایا تاکہ ان کو کوفہ کا قاضی بنا دے۔ انہوں نے انکار کیا تو ان کے بیڑیاں ڈالی گئیں۔ پھر چھوڑ دیا گیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ دو مہینے (مجبوری کو) قاضی رہے۔ (تذکرہ الحفاظ)

ذرا غور کرو کہ ان بزرگ کو خدا کی عبادت سے کیسی کچھ رغبت تھی اور دنیا سے کیسی

Marfat.com

نفرت کہ حکومت کا عہدہ ان کو بغیر طلب اور بغیر کوشش کیے ملتا تھا جس میں بہت بڑی عزت اور آمدنی تھی۔ اور جس کے لئے لوگ بڑی بڑی کوشش کرتے ہیں مگر انہوں نے پرواہ نہ کی اور بیڑیاں ڈلوانی گوارا کیں مسلمان کو ایسا ہی ہونا چاہیئے کہ بقدر ضرورت کھانے پہننے کا بندوبست کرے۔ باقی وقت یادِ الٰہی میں صرف کرے۔

⑦ حدیث شریف

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ۔

(رواہ الدارمی وفی اسنادہ ابو یحییٰ القتات کذا فی الترغیب)

ترجمہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جنت کی کنجی نماز ہے۔

ف:۔ اس حدیث میں نماز کو جنت کی کنجی فرمایا گیا ہے۔ گویا جس طرح کوئی شخص کسی مقفل گھر میں کنجی سے اس کا تالا کھولے بغیر داخل نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح بغیر نماز کے جنت میں داخلہ نہیں ہو سکتا۔

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا تھا اور آپؐ کو وضو کا پانی اور جس چیز کی ضرورت ہوتی (مسواک وغیرہ) لایا کرتا تھا۔ ایک روز آپؐ نے مجھ سے فرمایا۔ مانگ جو مانگنا چاہتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو جنت میں آپؐ کی ہمراہی چاہتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اس کے سوا اور بھی کچھ چاہتا ہے۔ میں نے عرض کیا بس یہی آپؐ نے فرمایا تو اپنے اس معاملہ میں سجدوں کی کثرت کے ذریعہ میری مدد کر (مشکوٰۃ) مطلب یہ ہے کہ تم جو جنت میں میری ہمراہی چاہتے ہو یہ بہت بلند درجہ اور عظیم مرتبہ ہے، میں تمہارے واسطے اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے دعا کرتا ہوں اور کروں گا

Marfat.com

لیکن اتنا بلند مقام حاصل ہونے کے لئے ضروری ہے کہ تم بھی اس کا استحقاق پیدا کرنے کے لئے عملی کوشش کرو۔ اور وہ خاص عمل جو اس منزل تک پہنچانے میں خصوصیت کے ساتھ مددگار ثابت ہو سکتا ہے وہ نماز ہے کہ جتنی اس کی کثرت ہوگی اتنے ہی سجدے زیادہ ہوں گے۔ لہٰذا تم اس کا خاص اہتمام کر کے اپنے اس معاملہ میں میری مدد کرو۔

حضرت معدان بن طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ مجھ کو کوئی ایسا عمل بتایئے کہ میں اس کے کرنے کے بعد جنت میں داخل ہو جاؤں۔ وہ خاموش رہے۔ میں نے پھر پوچھا۔ تب بھی وہ خاموش رہے۔ جب میں نے تیسری مرتبہ پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا جس کے جواب میں آپؐ نے فرمایا کہ تم اللہ کے حضور میں سجدے زیادہ کیا کرو۔ اس لئے تم اللہ کے لئے جو سجدہ بھی کرو گے اللہ تعالیٰ اس کے صلہ میں تمہارا درجہ ضرور بلند کرے گا اور تمہارا کوئی نہ کوئی گناہ اس کی وجہ سے ضرور معاف ہوگا۔

معدان کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے بھی یہی سوال کیا۔ اور انہوں نے بھی وہی جواب دیا جو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے دیا تھا۔ (مشکوٰۃ)

(۸) حدیث مبارکہ

عَنْ اَبِیْ مَالِکِ نِ الْاَشْعَرِیِّ (فِی الْحَدِیْثِ الطَّوِیْلِ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالصَّلٰوۃُ نُوْرٌ۔ (رواہ مسلم کذا فی المشکوٰۃ)

ترجمہ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ (ایک طویل حدیث میں) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ نماز نور ہے

Marfat.com

ف :- اس حدیث میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بارہ میں فرمایا ہے کہ وہ نور ہے۔ اس دنیا میں نماز کی اس خصوصیت کا ظہور اس طرح ہوتا ہے کہ اس کی برکت سے قلب میں ایک نور پیدا ہوتا ہے جس کو اللہ کے وہ بندے محسوس کرتے ہیں جن کی نمازیں حقیقی نمازیں ہیں۔ پھر اسی نور کا ایک اثر یہ ہوتا ہے کہ آدمی فواحش و منکرات سے بچتا ہوا چلتا ہے۔ اسی کو قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَ الْمُنْکَرِ ۝ (بلاشبہ نماز میں یہ خاصیت ہے کہ وہ آدمی کو فواحش و منکرات سے روکتی ہے) اور آخرت کی منزلوں میں نماز کی اس نورانیت کا ظہور اس طرح ہوگا کہ وہاں کے اندھیرے میں نماز روشنی اور اجالا بن کر نمازی کے ساتھ ہوگی قرآن مجید میں ارشاد ہے یَسْعٰی نُوْرُھُمْ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ (اللہ کے نیک صالح بندوں کے آگے آگے اور داہنی جانب ان کے اعمال کا نور دوڑتا ہوگا)

⑨ حدیث مبارک

عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا حَزَبَہٗ اَمْرٌ صَلّٰی۔

(رواہ ابوداؤد کذا فی المشکوٰۃ)

ترجمہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور دستور تھا کہ جب کوئی فکر آپؐ کو لاحق ہوتی اور کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو آپؐ نماز میں مشغول ہو جاتے۔

ف :- قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ (سورۃ بقرہ ۵۶) یعنی مشکلات و مہمات میں صبر اور نماز کے ذریعہ اللہ کی مدد حاصل کرو۔ اس خداوندی تعلیم و ہدایت کے مطابق رسُول اللہ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم کا یہ معمول تھا کہ ہر مشکل اور مہم میں اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کے لیے آپؐ نماز میں مشغول ہو جاتے تھے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ پہلے انبیا کا بھی یہی معمول تھا کہ جب کوئی مشکل ان کو پیش آتی وہ نماز میں مشغول ہو جاتے۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نماز فجر کے بعد ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی بی بی کے متعلق کہا گیا کہ ان کی وفات ہو گئی۔ تو آپ سجدہ میں گر گئے۔ کسی نے کہا اس وقت آپ کیسا سجدہ کرتے ہیں؟ فرمایا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا۔ کہ جب کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ میں (یعنی نماز میں) مشغول ہو جاؤ۔ اور ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رخصت ہونے سے زیادہ بڑی کونسی نشانی ہے (کہ ان کی وفات دنیا سے امن و برکات کا اٹھ جانا ہے) ابوداؤد و ترمذی اور رزین نے کہا ہے کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا (جمع الفوائد)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو کوئی حاجت اور ضرورت ہو اللہ تعالیٰ سے متعلق یا کسی آدمی سے متعلق (یعنی خواہ وہ حاجت ایسی ہو جس کا تعلق براہِ راست اللہ تعالےٰ ہی سے ہو کسی بندے سے اس کا واسطہ ہی نہ ہو، یا ایسا معاملہ ہو کہ بظاہر اس کا تعلق کسی بندے سے ہو، بہرصورت) اس کو چاہیئے کہ وہ وضو کرے اور خوب اچھا وضو کرے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالےٰ کی کچھ حمد و ثنا کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے پھر اللہ تعالےٰ کے حضور میں اس طرح عرض کرے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

Marfat.com

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

یعنی اللہ کے سوا کوئی مالک و معبود نہیں وہ بڑے حلم والا اور بڑا کریم ہے پاک اور مقدس ہے وہ اللہ جو عرش عظیم کا بھی رب اور مالک ہے۔ ساری حمد و ستائش اس اللہ کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ ان اعمال اور ان اخلاق و احوال کا جو تیری رحمت کا موجب اور وسیلہ اور تیری مغفرت اور بخشش کا پکا ذریعہ بنیں۔ اور تجھ سے طالب ہوں ہر نیکی سے فائدہ اٹھانے اور حصہ لینے کا، اور ہر گناہ اور معصیت سے سلامتی اور حفاظت کا، خداوندا! میرے سارے ہی گناہ بخش دے اور میری ہر فکر اور پریشانی دور کر دے۔ اور میری ہر حاجت جس سے تو راضی ہو اس کو پورا فرما دے۔ اے ارحم الراحمین سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ (مشکوٰۃ)

(۱۰) حدیث شریف

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ۔

(رواہ الترمذی کذا فی المشکوٰۃ)

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز اول وقت ادا کرنا اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے اور آخر وقت میں ادا کرنا اللہ کی معافی کا ذریعہ ہے

ف۔ ظاہر بات ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا طالب ہوگا وہ نماز کا وقت ہوتے ہی جلد از جلد اس کی بارگاہ میں سربسجود ہونے کیلئے بیتاب

اور اوّل وقت نماز ادا کرے گا۔ اور اس طرح خدا کی رضا حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

لیکن ایک دوسرا شخص بھی ہے جو غفلت یا مصروفیت کے سبب وقت گزار دیتا ہے اور بالکل آخر وقت نماز ادا کرتا ہے تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کی اس غفلت اور سستی پر معاف فرما دے گا۔ اور اس کی نماز قبول فرما لے گا۔

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اوّل وقت نماز ادا کرنا اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔ اوسط وقت میں ادا کرنا اللہ کی رحمت کا باعث ہے اور آخر وقت میں ادا کرنا اللہ تعالےٰ کی معافی کا سبب ہے۔ (دار قطنی)

Marfat.com

دوسری فصل

نماز چھوڑنے پر وعید و عتاب کے بیان میں

(۱) حدیث شریف

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ (رواه مسلم كذا فى المشكوٰة)

ترجمہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندہ کے اور کفر کے درمیان نماز چھوڑ دینے ہی کا فاصلہ ہے

ف :۔ مطلب یہ ہے کہ نماز دین اسلام کا ایسا شعار ہے اور حقیقت ایمان سے اس کا ایسا گہرا تعلق کہ اس کو چھوڑ دینے کے بعد آدمی گویا کفر کی سرحد میں پہنچ جاتا ہے

(۲) حدیث شریف

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَهْدُ الَّذِىْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا كَفَرَ ۔

(رواه احمد والترمذى والنسائى وابن ماجة كذا فى المشكوٰة)

ترجمہ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے اور اسلام قبول کرنے والے عام لوگوں کے درمیان نماز کا عہد و پیمان (یعنی ہر اسلام لانے والے سے ہم نماز کا عہد لیتے ہیں جو ایمان کی خاص نشانی اور اسلام کا شعار ہے) پس جو کوئی نماز چھوڑ دے تو گویا اس نے اسلام کی راہ چھوڑ کر کافرانہ طریقہ اختیار کیا

Marfat.com

ف :- اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ نماز ترک کرنا کافرانہ عمل ہے۔

(۳) حدیث شریف

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ اَنْ لَّا تُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَّاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ۔

(رواہ ابن ماجة كذا فی المشكوٰة)

ترجمہ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے خلیل و محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ اللہ کے ساتھ کبھی کسی چیز کو شریک نہ کرنا اگرچہ تمہارے ٹکڑے کر دیئے جائیں اور تمہیں آگ میں بھون دیا جائے اور خبردار ۲ کبھی بالارادہ نماز نہ چھوڑنا، کیونکہ جس نے دیدہ و دانستہ اور عمداً فرض نماز چھوڑ دی تو اس کے بارہ میں وہ ذمہ داری ختم ہوگئی جو اللہ تعالیٰ کیطرف سے اس کے وفادار اور صاحب ایمان بندوں کے لئے ہے اور خبردار ۳ شراب نہ پینا کیونکہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

ف۔ جس طرح ہر حکومت پر اس کی رعایا کے کچھ حقوق ہوتے ہیں، اور رعایا جب تک بغاوت جیسا کوئی سنگین جرم نہ کرے اُن حقوق کی مستحق سمجھی جاتی ہے اسی طرح مالک الملک حق تعالیٰ شانہ، نے تمام ایمان لانے والوں اور دین اسلام قبول کرنے والوں کے لئے کچھ خاص احسانات و انعامات کی ذمہ داری محض اپنے لطف و کرم سے لے لی ہے (جس کا ظہور انشاء اللہ آخرت میں ہوگا)

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے بتایا ہے کہ دیدہ و دانستہ اور بالارادہ نماز چھوڑ دینا دوسرے تمام گناہوں کی طرح صرف ایک گناہ نہیں ہے بلکہ باغیانہ قسم کی ایک سرکشی ہے جس کے

Marfat.com

بعد وہ شخص ربِّ کریم کی عنایت کا مستحق نہیں رہتا اور رحمتِ خداوندی اس سے بری الذمہ ہوتی ہے۔

اسی مضمون کی ایک حدیث حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی ذکر کی گئی ہے لیکن اس کے آخری الفاظ تارکِ نماز کے بارہ میں یہ ہیں کہ جس نے دیدہ و دانستہ اور عمداً نماز چھوڑ دی تو وہ ہماری ملت سے خارج ہوگیا۔ (ترغیب)

(۴) حدیث شریف

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ (رواه الترمذی کذا فی المشکوٰۃ)

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابِ کرام رضی اللہ عنہم نماز کے سوا کسی عمل کے ترک کرنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔

ف۔ مطلب یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ دین کے دوسرے ارکان و اعمال مثلاً روزہ حج، زکوٰۃ، جہاد اور اسی طرح اخلاق و معاملات وغیرہ کے احکام میں کوتاہی کرنے کو تو گناہ اور معصیت سمجھتے تھے لیکن نماز چونکہ ایمان کی نشانی اور اس کا مثلی ثبوت ہے اور ملتِ اسلامیہ کا خاص الخاص شعار ہے اس لئے اس کے ترک کو دین اسلام سے بے تعلقی اور کفر کی علامت سمجھتے تھے۔ نیز یہ معلوم ہو جانا بھی ضروری ہے کہ اس جیسی احادیث سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور بعض دوسرے اکابر امت نے تو یہ سمجھا ہے کہ نماز چھوڑ دینے سے آدمی قطعاً کافر اور مرتد ہو جاتا ہے اور اسلام سے اس کا تعلق نہیں رہتا۔ حتیٰ کہ اگر وہ اسی حال میں مرجائے تو اس کی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی جائے گی۔ اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے کی اجازت بھی نہیں دی جائے گی۔ بہرحال اس کے احکام وہی ہوں گے جو مرتد

کے ہوتے ہیں۔ گویا ان حضرات کے نزدیک کسی مسلمان کا نماز چھوڑ دینا بُت یا صلیب کے سامنے سجدہ کرنے یا اللہ تعالیٰ یا اس کے رسُول کی شان میں گستاخی کرنے کی طرح کا ایک عمل ہے۔ جس سے آدمی قطعاً کافر ہو جاتا ہے خواہ اس کے عقیدہ میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی ہو۔ لیکن دوسرے اکثر آئمہ حق کی رائے یہ ہے کہ ترکِ نماز اگرچہ ایک کافرانہ عمل ہے جس کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔ لیکن اگر کسی بدبخت نے صرف غفلت سے نماز چھوڑ دی ہے مگر اس کے دل میں نماز سے انکار اور عقیدہ میں کوئی انحراف پیدا نہیں ہوا ہے تو اگرچہ وہ دنیا و آخرت میں سخت سے سخت سزا کا مستحق ہے۔ لیکن اسلام سے اور ملت اسلامیہ سے اس کا تعلق بالکل ٹوٹ نہیں گیا ہے اور اس پر مرتد کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔ ان حضرات کے نزدیک ترکِ نماز کو جو کفر کہا گیا ہے اس کا مطلب کافرانہ عمل ہے اور اس گناہ کی انتہائی شدت اور خباثت ظاہر کرنے کے لئے یہ اندازِ بیان اختیار کیا گیا ہے جس طرح کسی مضر غذا یا دوا کے لئے کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ بالکل زہر ہے۔

(۵) حدیث مبارک

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً فَكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن آپؐ نے نماز کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جو بندہ نماز اہتمام سے ادا کرے گا تو وہ قیامت کے دن اس کے واسطے نور ہوگی (جس سے قیامت کے اندھیرے میں اس کو روشنی ملے گی اور اس کے ایمان اور اللہ تعالیٰ سے اس کی

مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَ
اُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ ۔
(رواہ احمد والدارمی والبیھقی
فی شعب الایمان کذافی المشکوٰۃ)

وفاداری اور اطاعت شعاری کی
نشانی، اور دلیل ہوگی اور اس کیلئے
نجات کا ذریعہ بنے گی اور جس شخص نے
نماز کی ادائیگی کا اہتمام نہ کیا اور
اس سے غفلت اور بے پروائی برتی

تو وہ اس کے واسطے نہ نور بنے گی نہ دلیل اور نہ ذریعۂ نجات، اور وہ بدبخت قیامت کے روز قارون، فرعون، ہامان اور مشرکین مکہ کے سرغنہ اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

ف۔ مطلب یہ ہے کہ نماز سے لاپرواہی وہ جرم عظیم ہے جو آدمی کو اس جہنم میں پہنچائے گا جہاں فرعون و ہامان اور قارون اور اُبی بن خلف جیسے خدا کے باغی ڈالے جائیں گے لیکن ظاہر ہے کہ جہنم میں جانے والے سب لوگوں کا عذاب ایک ہی درجہ کا نہ ہوگا۔ ایک قید خانہ میں بہت سے قیدی ہوتے ہیں اور اپنے اپنے جرائم کے مطابق ان کی سزائیں مختلف ہوتی ہیں۔ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ۔

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ دنیا میں مال حاصل کرنے کے چار طریقے ہیں

۱۔ حکومت و بادشاہت ۲۔ ملازمت ۳۔ زراعت و تجارت
۴۔ صنعت و حرفت یعنی دستکاری۔ پس جو شخص ریاست اور حکومت کی وجہ سے نماز چھوڑ بیٹھا اس کا حشر فرعون کے ساتھ ہوگا۔ جو ملازمت کی وجہ سے نماز چھوڑتا ہے اس کا حشر فرعون کے وزیر ہامان کے ساتھ ہوگا۔ جو شخص تجارت اور کھیتی باڑی وغیرہ کی وجہ سے نماز چھوڑتا ہے وہ اُبی بن خلف کے ساتھ جہنم میں جائے گا کیونکہ یہ شخص کھیتی بھی اور تجارت کا کاروبار بھی کرتا تھا۔ جو شخص دستکاری میں لگ کر نماز چھوڑتا ہے وہ قارون کے ساتھ جہنم میں داخل ہوگا کیونکہ قارون

Marfat.com

دستکار تھا۔

علامہ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص دنیا میں ریاست اور سلطنت میں مشغول رہ کر نماز سے غافل رہا۔ قیامت کے روز اللہ کے سامنے نماز چھوڑنے کا عذر اس طرح کرے گا اے اللہ تو نے مجھے سلطنت اور حکومت دی تھی اور اس کا کام اتنا زیادہ تھا کہ سر کھجانے اور دانت کریدنے کی بھی فرصت نہیں ملتی تھی، پھر نماز کس وقت پڑھتا۔ حکم ہوگا بلاؤ داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کو۔

جب یہ دونوں دربار میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالےٰ فرمائے گا، دیکھ آخر یہ بھی بادشاہ تھے اور تجھ سے زیادہ ان کی سلطنت وسیع تھی۔ لیکن باوجود اتنی بڑی سلطنت کے انہوں نے کبھی نماز نہ چھوڑی۔ تو اس قول میں جھوٹا ہے کہ سلطنت کے کاموں سے فرصت نہ ہوتی تھی، اس وجہ سے میں نماز نہیں پڑھتا تھا۔ سلطنت اگر نماز سے روکتی تو ان دونوں کو بھی روکتی۔ بلکہ یہ تیری غفلت اور کاہلی اور سستی تھی جس کے باعث تو نے نماز ادا نہیں کی۔ اے فرشتو اس کو لے جاؤ اور جہنم میں ڈال دو۔

ایک شخص اپنی بیماری کا عذر کرے گا، الٰہی میں بیمار تھا تکلیف کی وجہ سے نماز نہیں پڑھ سکتا تھا۔ ارشاد ہوگا کہ ایوب علیہ السلام کو بلاؤ تو حضرت ایوب علیہ السلام حاضر ہوں گے۔ ارشاد ہوگا کہ اے بیمار تو زیادہ بیمار تھا یا ہمارا ایوبؑ برسوں اس کے کیڑے پڑے رہے مگر ایک سانس بھی اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہوا۔ اگر بیماری یادِ الٰہی سے روکتی تو ہمارے ایوبؑ کو بھی روکتی۔ تو جھوٹا ہے جو بیماری کا بہانہ کرتا ہے یہ نماز نہ پڑھنا تیری غفلت اور کاہلی کا نتیجہ ہے۔ فرشتو اس کو بھی لے جاؤ اور جہنم میں ڈال دو۔

Marfat.com

ایک بے نماز حاضر ہوگا، اس سے دریافت کیا جائے گا کہ تم نے نماز کیوں چھوڑی عرض کرے گا الٰہی میرے بال بچے بہت تھے مَیں ان کی خدمت اور ان کے لئے کمانے میں دن بھر لگا رہتا تھا۔ پھر نماز کے لئے مجھے فرصت کہاں ملتی۔

ربّ العالمین کا ارشاد ہوگا، ہمارے بندے یعقوبؑ کو پیش کرو حضرت یعقوبؑ دربار میں حاضر ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ ان کو دکھا کر بے نمازی سے ارشاد فرمائیں گے۔ دیکھ تیری اولاد زیادہ تھی یا ہمارے یعقوب علیہ السلام کی، اور اولاد کے غم میں تو زیادہ مبتلا رہا یا وہ؟ یوسفؑ کے فراق میں برسوں روتے رہے ان کی آنکھیں جاتی رہیں، کمر جھک گئی بوڑھے ہو گئے، مگر نماز سے ایک گھڑی بھی غافل نہ ہوئے۔ فرشتو اس کو بھی لے جاؤ اور جہنم میں ڈال دو۔

ایک بے نماز عورت عدالتِ عالیہ میں حاضر ہوگی۔ اس سے پوچھا جائے گا تو نے نماز کیوں نہیں پڑھی؟ یہ عورت جواب میں عرض کرے گی، الٰہی مجھے اپنے خاوند کے کام دھندے سے فرصت نہ ہوتی تھی۔ اور اس کے خوف کی وجہ سے یہ فریضہ ادا نہیں ہو سکتا تھا، حکم ہوگا، فرعون کی بیوی حضرت آسیہؓ کو حاضر کرو۔ حضرت آسیہؓ حاضر ہوں گی تو اس بے نماز عورت سے ارشاد ہوگا کہ تیرا خاوند زیادہ ظالم تھا یا آسیہؓ کا خاوند فرعون زیادہ ظالم تھا۔ پھر ارشاد ہوگا۔ دیکھو آسیہؓ ایسے ظالم جابر کی عورت تھی اور کیسی عبادت گذار تھی۔ اگر کسی خاوند کا ظلم کسی کو نماز سے روکتا تو آسیہؓ کو ضرور روکتا، اے بے نمازی عورت! خاوند کا عذر غلط ہے، تو خود غافل تھی اور غفلت کی وجہ سے تو نے نماز نہیں پڑھی۔

فرشتو لے جاؤ اس کو بھی جہنم میں داخل کر دو۔ (تفسیر روح البیان)

کہتے ہیں کہ ایک صاحب نے شیطان کو دیکھا، اور عرض کیا کہ مجھے ایسا کام کرنے کی تلقین فرمایئے جس سے مَیں آپ کی طرح بن جاؤں اور صحیح معنوں میں

Marfat.com

آپ کا چیلہ بن جاؤں۔ شیطان حیرت سے کہنے لگا کہ یہ عجیب وغریب درخواست تو اب تک کسی نے مجھ سے نہیں کی۔ آخر تم مجھ سے پوچھ کر کیا کرو گے؟

ان صاحب نے کہا کہ دل سے مجبور ہوں، جی چاہتا ہے کہ آپ جیسا بن جاؤں شیطان نے جواب دیا کہ اگر واقعی مجھ جیسا بننے کی خواہش اور آرزو رکھتے ہو تو دو کام کرنا۔ اوّل نماز چھوڑ دو، دوسرے سچی بات کرنا چھوڑ دو، قسمیں ضرور کھایا کرو اور قسم کھانے میں کسی کی پرواہ نہ کرو۔ پس ان دو کاموں کے بعد تجھ میں اور مجھ میں کوئی فرق نہ رہے گا اور اپنے گورو کا حقیقی چیلہ صرف تو ہی ہوگا وہ بزرگ شیطان کی یہ ہدایت سن کر بولے کہ خدا کی قسم یہ ہی دونوں کام ساری عمر نہ کروں گا۔

شیطان نے یہ قسم سن کر کہا، میاں آج تک تو میں نے دنیا کو دھوکہ دیا لیکن تم تو میرے بھی استاد نکلے اور مجھے بھی دھوکہ دے گئے۔ اب میں عہد کرتا ہوں کہ آئندہ اپنے دل کی بات کسی سے نہیں کہوں گا اور نہ ہی کسی کے دھوکہ میں آؤں گا۔ (تنبیہ ابواللیث سمرقندی)

(۶) حدیث مبارک

عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَاتَتْهُ صَلٰوةٌ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ (رواہ ابن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب)

ترجمہ

حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کی ایک نماز فوت ہوگئی اس کی حالت ایسی ہے کہ گویا اس کے اہل وعیال اور مال ودولت سب چھین لئے گئے

ف۔ مطلب یہ ہے کہ جس شخص کی ایک نماز بھی جاتی رہی اس کا اس

Marfat.com

قدر نقصان ہوا جیسے کہ اس کے بال بچے اور سارا مال و دولت چھن جانے کی وجہ سے نقصان ہوتا ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص ایک فرض نماز بھی دیدہ و دانستہ اور عمداً چھوڑ دے اس کا نام جہنم کے دروازہ پر لکھ دیا جاتا ہے اور اس کو اس میں جانا ضروری ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ جان بوجھ کر بلا عذر نماز چھوڑنے والے کی طرف اللہ تعالےٰ قیامت میں توجہ ہی نہ فرمائیں گے اور دردناک عذاب اس کو دیا جائیگا دلیل العارفین میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ اللہ تعالےٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دوزخ کے بارہ میں گفتگو کر رہا تھا کہ فرمایا اے موسےٰ! میں نے دوزخ میں ایک وادی ہاویہ پیدا کی ہے جو ساتواں دوزخ ہے اور سب سے خوفناک اور سیاہ ہے اور اس کی آگ بھی سیاہ اور نہایت تیز ہے۔ اس میں سانپ بکثرت ہیں وہ گندھک کے پتھروں سے ہر روز تپایا جاتا ہے۔ اگر اس گندھک کا ایک قطرہ دنیا میں آ پڑے تو تمام پانی خشک ہو جائے اور تمام پہاڑ گل جائیں۔ اور اس کی گرمی سے زمین پھٹ جائے۔

اے موسےٰ! ایسا عذاب دو شخصوں کے لئے بنایا ہے۔ ایک وہ جو نماز ادا نہیں کرتا۔ دوسرے وہ جو میرے نام کی جھوٹی قسم کھاتا ہے۔ کس قدر خوف کا مقام ہے کہ شیطان نے اللہ کی ستر ہزار برس عبادت کی اور اللہ کے ایک حکم کی خلاف ورزی یعنی آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے ملعون و مردود ہوا۔ تو اس شخص کا کیا انجام ہوگا جو اللہ کے ایک دو حکم نہیں بلکہ کئی سو دفعہ کے متواتر حکموں کو نہ مانے پھر وہاں سجدہ آدم علیہ السلام کو تھا۔ یہاں نمازی کو خاص الخاص اللہ رب العزت کے لئے سجدہ کا حکم ہے۔ پھر شیطان نے ایک سجدہ چھوڑا اور بے نمازی کس قدر

Marfat.com

سجدوں کو چھوڑتا ہے۔ اس کو جس قدر بھی سزا دی جائے تھوڑی ہے۔

(۷) حدیث مبارک

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ صَلٰوتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ اَتٰى بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْكَبَائِرِ۔

(رواه الحاكم وقال حنش هو ابن قيس ثقة وقال الحافظ بل واه لم ير لا نعلم احداً وثقه غير حصين بن نمير كذا في الترغيب)

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دو نمازوں کو بغیر کسی عذر کے ایک وقت میں پڑھے وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر پہنچ گیا۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑا گناہ یہ ہے کہ نماز میں اس قدر تاخیر کی جائے کہ وقت گذر جائے اور پھر دو نمازیں اکٹھی ادا کی جائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا، علی رض تین کاموں میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ ایک تو نماز ادا کرنے میں جب وقت ہو جائے دوسرے جنازہ میں جب وہ تیار ہو جائے اور تیسرے غیر منکوحہ عورت کے نکاح میں جب اس کے جوڑ کا خاوند مل جائے (مشکوٰۃ)

مطلب یہ ہے کہ ان تین کاموں میں ہمیشہ جلدی کی جائے، جو عورت کسی کے نکاح میں نہ ہو، اس سے نکاح کرنے کے لیئے جب کوئی مناسب آدمی تیار ہو جائے تو پھر نکاح میں دیر نہ کی جائے، اسی طرح جب جنازہ آجائے تو نماز جنازہ اور تدفین میں دیر نہ لگائی جائے علیٰ ہذا جب نماز کا وقت آجائے (یعنی وہ وقت جس وقت کہ نماز پڑھنی چاہیئے) تو پھر بلا تاخیر نماز پڑھ لی جائے۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرا گذر ایسے شہر میں ہوا جہاں یہ رسم تھی کہ وقت سے پہلے نماز کے لئے تیار ہو جاتے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ تم سب وقت سے پہلے ہی تیار ہو جاتے ہو۔ کہا، سبب یہ کہ جب وقت ہو تو فوراً نماز ادا کریں۔ جب تیار نہ ہونگے تو شاید وقت گذر جائے۔ پھر یہ منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح دکھا سکیں گے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مرنے سے پہلے توبہ کے لئے جلدی کرو۔ اور نماز فوت ہونے سے پیشتر نماز کے لئے جلدی کرو۔ (دلیل العارفین)

کہتے ہیں کہ ایک شخص کی حقیقی بہن کا انتقال ہو گیا۔ بھائی اپنی بہن کو قبر میں اتار کر واپس گھر آ گئے۔ اگر یاد آیا کہ ان کے پاس کچھ نقدی تھی جو قبر میں اتارتے وقت قبر ہی میں گر پڑی۔ ناچار موقعہ نکال کر قبرستان پہنچے اور مال نکالنے کے لئے بہن کی قبر کو کھودا۔ دیکھتے کیا ہیں کہ اس قبر میں آگ لگ رہی ہے اور میت اس میں جل رہی ہے۔ بہن کی قبر کا یہ قصہ دیکھ کر روتے پیٹتے گھر پہنچے اور ماں کے پاس جا کر بہن کی قبر کا حال سنایا۔ ماں نے رو کر بیٹے سے کہا، بیٹا اور تو کوئی گناہ میری نظروں میں نہیں کرتی تھی البتہ جب نماز پڑھا کرتی تھی تو وقت سے بے وقت ٹال کر پڑھا کرتی تھی۔ ہو نہ ہو اس گناہ کے سبب آگ میں جل رہی ہے

ترجمہ	حدیث مبارک
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما (ایک طویل حدیث میں) فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس نماز نہیں (یعنی نماز نہ پڑھتا ہو) اس کے پاس دین نہیں۔ نماز کو دین سے وہ نسبت	(۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ (فِی الْحَدِیْثِ الطَّوِیْلِ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا صَلٰوۃَ لَہٗ اِنَّمَا مَوْضِعُ الصَّلٰوۃِ مِنَ الدِّیْنِ کَمَوْضِعِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ۔ (رواہ الطبرانی

فی الاوسط والصغیر وقال تفرد بہ الحسین بن الحکم الحبری کذا فی الترغیب)

ہے جیسے سر کو دھڑ سے نسبت ہے (کہ سر نہ ہو تو دھڑ مُردہ ہے اسی طرح نماز نہ ہو تو تمام اعمال بے جان ہیں

ف۔ جس چیز پر دین کا اتنا بڑا دار و مدار ہو، اس کو چھوڑ کر کسی نیک عمل کو کافی سمجھنا کتنی بڑی غلطی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کا اسلام میں کوئی بھی حصہ نہیں جو نماز نہ پڑھتا ہو۔... الخ (ترغیب)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے نماز چھوڑ دی اُس کا کوئی دین نہیں (ترغیب) حضرت ابو الدرداؓ فرماتے ہیں کہ ایمان بغیر نماز کے نہیں ہے (ترغیب) ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ نماز دین کا ستون ہے۔ جس نے اسے قائم رکھا دین کو قائم رکھا اور جس نے اسے چھوڑ دیا دین کو ڈھا دیا۔ ایک اور حدیث میں یہ ارشاد وارد ہوا ہے کہ ہر شے کے لئے ایک علامت ہوتی ہے۔ ایمان کی علامت نماز ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی جب آنکھیں جاتی رہیں اور آپ نابینا ہو گئے تو لوگوں نے عرض کیا حضور اپنی آنکھیں بنوا لیجئے۔ لیکن آپ کو چند روز نماز چھوڑنا پڑے گی۔ آپ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ جو شخص نماز نہ پڑھے وہ اللہ تعالےٰ کے یہاں ایسی حالت میں حاضر ہوگا کہ حق تعالےٰ اس پر ناراض ہوں گے۔ (ترغیب)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آخیر زمانہ میں جب ان کے خنجر مارا گیا جس کی وجہ سے ان کا انتقال ہوا تو ہر وقت خون جاری رہتا تھا اور اکثر غفلت بھی ہو جاتی تھی۔ لیکن اس حالت میں بھی جب نماز کے لئے ہوشیار کئے جاتے تو اسی حالت

Marfat.com

ہیں نماز ادا فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ جو شخص نماز چھوڑ دے اسلام میں اس کا کوئی حصّہ نہیں۔

تیسری فصل

جماعت کے فضائل میں

① حدیث مبارک

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ صَلٰوۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ کَذَا فِی الْمِشْکٰوۃِ)

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے ثواب میں ستائیس درجے زیادہ ہوتی ہے۔

Marfat.com

ف ۔ مطلب یہ ہے کہ اکیلے نماز پڑھنے سے جتنا ثواب ملتا ہے جماعت سے پڑھنے سے اس سے ستائیس گنا ثواب ملتا ہے۔ اس حدیث سے ضمناً یہ بھی معلوم ہوا کہ اکیلے کی نماز بھی بالکل کالعدم نہیں ہے وہ بھی ادا ہو جاتی ہے لیکن ثواب میں چھبیس درجہ کمی رہتی ہے اور یہ بھی یقیناً بہت بڑا خسارہ اور بڑی محرومی ہے

(۲) حدیث مبارک

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِیْ بَيْتِهٖ وَفِیْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا وَّذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّیْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ

(متفق علیہ کذا فی المشکوٰۃ)

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی نماز جماعت کے ساتھ پچیس درجہ زیادہ ثواب رکھتی ہے اس نماز سے جو گھر یا بازار میں پڑھے اور یہ اس وجہ سے کہ جب وضو کیا اور اچھی طرح (آداب و شرط کو ملحوظ رکھ کر) وضو کیا پھر مسجد کی طرف چلا خالص نماز کی نیت سے تو جو قدم وہ مسجد کی طرف اٹھاتا ہے اس کی بدولت اس کا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور ایک گناہ دور کیا جاتا ہے پھر جب وہ نماز پڑھتا ہے تو جب تک نماز میں مشغول رہتا ہے فرشتے اسکے لئے مغفرت اور رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور جب تک تم میں سے کوئی

Marfat.com

نماز کے انتظار میں رہتا ہے اس کا وہ وقت نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔

ف :- پہلی حدیث میں ستائیس درجہ کی زیادتی بتلائی گئی تھی اور اس حدیث میں پچیس درجہ کی۔ علماء لکھتے ہیں کہ تفاوت اخلاص کے لحاظ سے ہے یعنی جس قدر اخلاص ہوگا اسی قدر اجر و ثواب میں بھی اضافہ ہوگا۔ پس کبھی پچیس گنا اور کبھی ستائیس گنا ہر شخص کے اخلاص کے مطابق ثواب میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

(۳) حدیث مبارک

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ۔

(رواہ الترمذی کذا فی المشکوٰۃ)

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چالیس دن صرف اللہ کے لیے ہر نماز جماعت کے ساتھ ایسی طرح پڑھے کہ تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو اس کے لیے دو آزادیاں لکھ دی جاتی ہیں ایک جہنم سے آزادی اور دوسری نفاق سے آزادی۔

ف :- مطلب یہ ہے کہ کامل ایک چلہ ایسی پابندی اور اہتمام جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا کہ تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو، اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسا مقبول و محبوب عمل ہے اور بندہ کے ایمان و اخلاص کی ایسی نشانی ہے کہ اس کے لئے فیصلہ کر دیا جاتا ہے کہ اس کا دل نفاق سے پاک ہے اور یہ ایسا جنتی ہے کہ جہنم کی آنچ سے بھی وہ کبھی آشنا نہ ہوگا۔ اللہ کے بندے صدق دل سے ارادہ اور ہمت کریں تو اللہ تعالیٰ سے توفیق کی امید ہے، کوئی بہت بڑی بات نہیں ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی عمل خیر کی چالیس دن تک

Marfat.com

پابندی خاص تاثیر رکھتی ہے۔

(۴) حدیث مبارکہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِثْلَ اَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا۔

(رواہ ابوداؤد والنسائی کذا فی المشکوٰۃ)

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے وضو کیا اور اچھی طرح (یعنی پورے آداب کے ساتھ) وضو کیا پھر وہ (جماعت کے ارادے سے مسجد کی طرف) گیا، وہاں پہنچ کر اس نے دیکھا کہ لوگ جماعت سے نماز پڑھ چکے اور جماعت ہو چکی تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو بھی ان لوگوں کے برابر ثواب دے گا جو جماعت میں شریک ہوئے اور جنہوں نے جماعت سے نماز ادا کی، اور یہ چیز ان لوگوں کے اجر و ثواب میں کمی کا باعث نہ ہوگی۔

ف۔ مطلب یہ ہے کہ ایک شخص جو جماعت کی پابندی کرتا ہے اور اس کے لیے پورا اہتمام کرتا ہے اسے اگر کبھی ایسا واقعہ پیش آجائے کہ وہ اپنی عادت کے مطابق اچھی طرح وضو کر کے جماعت کی نیت سے مسجد جائے اور وہاں جا کر اسے معلوم ہو کہ جماعت ہو چکی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیت اور اس کے اہتمام کی وجہ سے اس کو جماعت والی نماز کا پورا ثواب عطا فرمائیں گے، کیونکہ ظاہر ہے کہ اس کی کسی دانستہ کوتاہی یا غفلت و لاپرواہی کی وجہ سے اس کی نماز فوت نہیں ہوئی ہے، بلکہ وقت کے اندازہ کی غلطی یا کسی ایسی ہی وجہ سے وہ بے چارہ جماعت سے رہ گیا ہے جس میں اس کا قصور نہیں ہے۔

Marfat.com

⑤ حدیث شریف

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوةِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهٗ اَوْ مَرِيْضٌ اِنْ كَانَ الْمَرِيْضُ لَيَمْشِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَاْتِيَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُّسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰذِهِ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّيْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے دیکھا ہے کہ منافق کے سوا کوئی نہ تھا جس کا نفاق ظاہر ہو نماز باجماعت سے پیچھے نہیں رہتا تھا اور یا بیمار۔ اور دو بیمار بھی مسجد میں آتا تھا جو دو آدمیوں کے سہارے چلتا تھا اس کے بعد حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کے طریقے سکھائے اور ان طریقوں میں سے ایک نماز ہے جو اس مسجد میں جماعت سے ادا کی جائے جس میں اذان دی جاتی ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ ایک کامل مسلمان کی حیثیت سے کل کو خدا سے ملاقات کرے تو اسے چاہیئے کہ وہ ان پانچوں نمازوں کی حفاظت کرے اور اس جگہ ان کو جماعت سے ادا کرے جہاں اذان دی جاتی ہو اور

ثُمَّ يَعْمِدُ اِلٰى مَسْجِدٍ مِّنْ هٰذِهِ
الْمَسَاجِدِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ
خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً وَّرَفَعَهٗ
بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً
وَّلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا
اِلَّا مُنَافِقٌ مَّعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ
كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ يُهَادٰى بَيْنَ
الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِى الصَّفِّ۔
(رواہ مسلم کذا فی المشکوٰۃ)

یہ کہ خداوند تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہدایت کے طریقے مقرر کئے ہیں اور یہ نمازیں ان ہی ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں اور اگر تم پیچھے رہ جانے والوں کی طرح گھروں میں نماز پڑھو گے تو تم اپنے نبی کی سُنت (طریقہ) سے بیگانہ ہو جاؤ گے اور گمراہ بن جاؤ گے۔ اور جو شخص تم میں سے پاکی حاصل کرے یعنی اچھی طرح وضو کرے پھر ان مساجد میں سے کسی مسجد میں جانے کا ارادہ کرے جس میں جماعت سے نماز ہوتی ہے تو اس کے لئے ہر اس قدم کے بدلے جو وہ چلے گا ایک نیکی لکھی جائے گی ایک درجہ بلند کیا جائے گا اور ایک برائی دور کی جائے گی اور تحقیق ہم نے دیکھا ہے کہ نماز باجماعت سے صرف وہی شخص پیچھے رہتا تھا جو کھلم کھلا منافق ہو، اور اس زمانہ میں ایسے بھی آدمی تھے جنہیں دو آدمی پکڑ کر مسجد میں لاتے تھے اور ان کو صف میں کھڑا کیا جاتا تھا۔

ف۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے اس ارشاد میں فرمایا ہے کہ اس اُمت کے اس اوّلین دَور میں جو مثالی اور معیاری دَور تھا، منافقوں اور مجبور مریضوں کے علاوہ ہر مسلمان جماعت ہی سے نماز ادا کرتا تھا، اور اللہ کے بعض صاحبِ عزیمت بندے تو بیماری کی حالت میں بھی دوسروں کے سہارے آکر جماعت میں شرکت کرتے تھے۔ آگے آپؓ نے یہ بھی فرمایا کہ پانچوں وقت کی نماز جماعت سے مسجد میں

Marfat.com

اداکرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان اہم دینی تعلیمات میں سے ہے جن سے اُمت کی ہدایت وابستہ ہے۔ اسی کے ساتھ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جماعت کی پابندی ترک کرکے اپنے گھروں ہی پر نماز پڑھنے لگنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کرلینا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس پورے بیان سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ جماعت کی حیثیت ان کے اور عام صحابہؓ کے نزدیک دینی واجبات کی سی ہے۔ پس جن حضرات نے اس روایت کے لفظ سُنَنَ الْھُدٰی سے یہ سمجھا ہے کہ جماعت کا درجہ فقہی اصطلاح کے مطابق بس "سنت" کا ہے غالباً انہوں نے غور کرتے وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس پورے بیان کو سامنے نہیں رکھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض سخت ہوگیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپؐ کی خدمت میں نماز کی خبر دینے آئے۔ آپؐ نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ چنانچہ ان ایام میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی (سترہ نمازیں) پھر ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض میں کچھ کمی محسوس کی اور دو آدمیوں کے سہارے مسجد کی طرف چلے۔ آپؐ کے قدم ضعف سے ڈگمگا رہے تھے۔ مسجد میں پہنچنے پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (جو نماز پڑھا رہے تھے) آپؐ کی آمد محسوس کی اور پیچھے ہٹنے لگے تاکہ آپؐ مصلّے پر پہنچ کر نماز پڑھائیں۔

آپؐ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہیں اور پیچھے نہ ہٹیں پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بائیں جانب بیٹھ گئے۔

Marfat.com

حضرت اُمّ درداء فرماتی ہیں کہ (ایک دن) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ میرے پاس نہایت غضبناک حالت میں آئے۔ میں نے کہا کس چیز نے آپ کو غضبناک بنایا۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم، میں اُمّتِ محمدیہ کے کسی اَمر کو نہیں جانتا مگر صرف یہ کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے (لیکن اب وہ اس کو بھی چھوڑے جاتے ہیں) مشکوٰۃ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافقوں پر فجر اور عشاء کی نمازوں سے زیادہ کوئی نماز بھاری نہیں۔ اگر انہیں ان کی فضیلت معلوم ہو جائے تو سُرینوں پر چل کر آئیں۔ (مشکوٰۃ)

(۶) حدیث مبارک

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا الصُّبْحَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اَشَاھِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اَشَاھِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اِنَّ ھَاتَیْنِ الصَّلٰوتَیْنِ اَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِیْھِمَا لَاَتَیْتُمُوْھُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الرُّکَبِ وَاِنَّ الصَّفَّ الْاَوَّلَ عَلٰی مِثْلِ صَفِّ الْمَلٰٓئِکَۃِ لَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِیْلَتُہٗ لَابْتَدَرْتُمُوْہُ وَاِنَّ صَلٰوۃَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْکٰی مِنْ صَلٰوتِہٖ وَحْدَہٗ وَصَلٰوتُہٗ مَعَ الرَّجُلَیْنِ اَزْکٰی مِنْ

ترجمہ

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک دن صبح کی نماز پڑھائی۔ جب آپؐ نے سلام پھیرا تو پوچھا کیا فلاں شخص حاضر ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپؐ نے پوچھا کیا فلاں شخص حاضر ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ نمازیں (یعنی عشاء اور فجر کی نمازیں) مُنافقوں پر تمام نمازوں میں بھاری ہیں۔ اگر ان لوگوں کو ان دونوں نمازوں کا ثواب معلوم ہو جائے تو وہ دوڑ کر اور گھٹنوں کے بل چل کر آتے

Marfat.com

صَلٰوتِہٖ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا کَثُرَ فَھُوَ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ ۔
(رواہ ابو داؤد والنسائی وکذا فی المشکوٰۃ)

نماز کی پہلی صف فرشتوں کی پہلی صف کی مانند ہے اگر تمکو پہلی صف کی فضیلت معلوم ہو جائے تو تم جلدی پہنچنے کی کوشش کرو آدمی کی نماز کسی دوسرے ایک آدمی کے ساتھ تنہا نماز سے بہتر ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنا ایک کے ساتھ پڑھنے سے بہتر ہے اور جتنے آدمی زیادہ ہوں خدا تعالےٰ کو پسند ہیں

ف ۔ مطلب یہ ہے کہ جتنی بڑی جماعت میں نماز پڑھی جائے گی وہ خدا تعالےٰ کو زیادہ پسند ہے مختصر جماعت سے ۔

حضرت قتادہ بن ابی مریم لیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو آدمیوں کی جماعت کی نماز کہ ایک امام ہو ایک مقتدی خدا کے نزدیک چار آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نماز سے بہتر ہے اسی طرح چار آدمیوں کی جماعت کی نماز آٹھ آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نماز سے بہتر ہے اور آٹھ آدمیوں کی جماعت کی نماز سو آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نماز سے بہتر ہے ۔ (ترغیب)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کو دیکھ کر اللہ تعالےٰ خوش ہوتا ہے اور ان سے راضی رہتا ہے ایک تو وہ شخص جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے (تہجد کی) دوسرے وہ لوگ جو جماعت کی نماز کے لئے صفوں کو درست کریں ۔ اور تیسرے وہ لوگ جو دشمن کے مقابلے پہ لڑنے کے لئے صفوں کو ترتیب دیں ۔ (مشکوٰۃ)

Marfat.com

حدیث مبارک

عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ فِی الظُّلَمِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

(رواہ الترمذی وابوداؤد ورواہ ابن ماجۃ عن سہل بن سعد وانس کذا فی المشکوٰۃ)

ترجمہ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے جو بندے اندھیرے میں مسجدوں کو جاتے ہیں، انکو بشارت سناؤ کہ (ان کے اس عمل کے صلہ میں) قیامت کے دن ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور کامل عطا ہوگا۔

ف:۔ رات کے اندھیرے میں نماز کے لئے پابندی سے مسجد جانا بلاشبہ بڑا مجاہدہ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچے تعلق کی دلیل ہے، ایسے بندوں کو اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی بشارت سنوائی ہے کہ ان کے اس عمل کے صلہ میں قیامت کے اندھیرے میں ان کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے نور کامل عطا ہوگا

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے گھر سے نکلے اور فرض نماز ادا کرنے کے لئے مسجد کی طرف جائے اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا کہ احرام باندھنے والے حج کرنے والے کو ملتا ہے اور جو شخص کہ چاشت کی نماز کے لئے گھر سے نکلا اور خالص نماز چاشت کی نیت سے مسجد میں گیا اس کا ثواب عمرہ کرنے والے کے ثواب کے برابر ہے اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کر کے نماز پڑھنا اور اس درمیانی وقت میں بیہودہ کلام نہ کرنا ایسا عمل ہے جو علیین میں لکھا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد کے قریب کچھ مکانات خالی ہوئے تو قبیلہ بنو سلمہ کے لوگوں نے ان میں اٹھ آنے کا ارادہ کر لیا۔ نبی صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم کو یہ حال معلوم ہوا تو آپؐ نے ان لوگوں سے پوچھا مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ تم مسجد کے قریب اٹھ آنے کا ارادہ رکھتے ہو، انہوں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے یہی ارادہ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اے بنو سلمہ! تم اپنے گھروں ہی میں رہو (مسجد کی طرف آنے میں) تمہارے نقش قدم (حساب میں) لکھے جائیں گے۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ نماز کا ثواب اس کو ملتا ہے جس کا گھر سب سے دور ہو باعتبار مسافت اور جو شخص کہ انتظار کرے نماز کا اور امام کے ساتھ نماز پڑھ کر جلد اس کا ثواب اس شخص سے زیادہ ہے جو (تنہا) نماز پڑھ کر سو رہے (مشکوٰۃ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد سے تعلق رکھتا ہے اور اس کی خدمت اور نگہداشت کرتا ہے تو اس کے ایمان کی گواہی دو اس لئے کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یعنی خدا کی مسجدوں کو آباد وہی لوگ کرتے ہیں جو ایمان رکھتے ہیں خدا پر اور یوم آخرت پر۔ (مشکوٰۃ)

مطلب یہ ہے کہ مسجد خدا تعالیٰ کی عبادت کا مرکز اور دین مقدس کا شعار و نشان ہے اس لئے اس کے ساتھ مخلصانہ تعلق اور اس کی خدمت و نگہداشت اور اس بات کی فکر و سعی کہ وہ خدا کے ذکر و عبادت سے معمور اور آباد رہے یہ سب سچے ایمان کی نشانی اور دلیل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ سات شخص ہیں جن کو خداوند تعالےٰ اس روز اپنے سایہ میں رکھے گا جس روز کہ اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ایک امام عادل۔ دوسرا وہ جوان جو اپنی جوانی کو خدا کی عبادت میں صرف کر دے۔ تیسرا وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا ہوا ہے جب وہ مسجد سے باہر نکلتا ہے تو جب تک مسجد میں واپس نہ آجائے بے چین رہتا ہے۔ چوتھے وہ دو شخص جو خالص خدا کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہیں یک جا ہوتے ہیں تو خدا کی محبت میں اور جدا ہوتے ہیں تو خدا کی محبت میں (یعنی حاضر و غائب خالص محبت رکھتے ہیں) پانچواں وہ شخص جو تنہائی میں خدا کو یاد کرتا ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں۔ چھٹا وہ شخص جس کو ایک شریف النسب اور حسین عورت نے برے ارادہ سے طلب کیا ہو اور اس نے اس کی خواہش کے جواب میں یہ کہہ دیا ہو کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں۔ ساتواں وہ شخص جس نے اس طرح مخفی طور پر خیرات کی ہو کہ اس کے بائیں ہاتھ کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ (مشکوٰۃ)

اس حدیث میں تیسرے نمبر پر اس شخص کو خدا کے سایہ کی بشارت سنائی گئی ہے جس کا حال یہ ہو کہ مسجد سے باہر ہونے کی حالت میں بھی اس کا دل مسجد میں اٹکا رہے۔ بیشک مومن کا حال یہی ہونا چاہیئے۔

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ! مجھ کو خصی ہونے کی اجازت دے دیجئے (اسلئے کہ مجھ کو زنا میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہے) آپ نے فرمایا وہ شخص ہماری جماعت میں سے نہیں ہے جو کسی کو خصی (نامرد) کرے یا وہ خصی ہو جائے۔ میری امت کے لئے نامرد ہونا روزہ رکھنا ہے (روزہ سے شہوت افسردہ ہوتی ہے)

پھر عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مجھ کو سیر و سیاحت کی اجازت دے دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا میری اُمّت کے لئے سیاحت اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے پھر عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مجھ کو رہبانیت اختیار کرنے کی اجازت دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا میری اُمّت کی رہبانیت نماز کے انتظار میں مسجدوں میں بیٹھنا ہے۔ (مشکوٰۃ)

مطلب یہ ہے کہ جن روحانی مقاصد اور اُخروی منافع کے لئے پہلی اُمتوں میں رہبانیت تھی میری اُمّت کو وہ چیزیں نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھنے ہی پر اللہ تعالےٰ عطا فرمانے والے ہیں اور بس یہی میری اُمّت کی رہبانیت اور درویشی ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز صبح کی نماز میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لانے میں تاخیر فرمائی اور قریب تھا کہ آفتاب مشرق سے نمودار ہو کہ آپؐ تیزی سے تشریف لائے۔ تکبیر کہی گئی اور رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور قرأت اور ارکان نماز میں تخفیف کی اور سلام پھیر کر بلند آواز میں فرمایا جہاں بیٹھے ہو اسی جگہ بیٹھے رہو۔ اس کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں رات کو (تہجد کے لئے) اُٹھا وضو کیا اور جس قدر نماز مقدر میں تھی پڑھی۔ نماز ہی میں مجھ کو اُونگھ آگئی یہاں تک کہ نیند مجھ پر غالب ہو گئی۔ ناگہاں میں نے اپنے بزرگ و برتر خدا کو بہترین شکل و صورت میں دیکھا۔ خدا تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے عرض کیا لبیک اے رب فرمایا ملائکہ مقربین کس چیز پر بحث و گفتگو کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا خداوندا مجھ کو معلوم نہیں۔ تین بار خدا تعالےٰ نے یہی بات پوچھی اور میں نے یہی جواب دیا۔ پھر میں نے دیکھا خدائے تعالےٰ نے اپنا ہاتھ میرے دونوں مونڈھوں کے

Marfat.com

درمیان رکھا جس کی انگلیوں کی سردی کو مَیں نے اپنے سینہ میں محسوس کیا اور میرے لئے ہر چیز روشن ہوگئی اور مَیں تمام اشیاء سے واقف ہوگیا۔ پھر خداوند تعالےٰ نے فرمایا اے محمدؐ! (صلی اللہ علیہ وسلم)، مَیں نے عرض کیا لبیک اے میرے رب! ارشادِ باری ہوا کہ ملائکہ مقربین کس چیز میں گفتگو کرتے ہیں؟ مَیں نے عرض کیا! گناہوں کے کفارہ کے مسئلہ میں۔ خدا تعالیٰ نے پوچھا گناہوں کا کفارہ کیا چیزیں ہیں؟ مَیں نے عرض کیا جماعتوں کی طرف پیادہ جانا۔ نمازوں کے بعد مسجد میں بیٹھ کر دوسری نمازوں کا انتظار کرنا۔ ناگوار حالتوں میں پانی سے وضو کرنا۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ نے پوچھا فرشتے اور کس بات میں گفتگو کرتے ہیں؟ مَیں نے عرض کیا کہ درجہ بلند کرنے والی چیزوں میں۔ خدا تعالیٰ نے پوچھا وہ درجہ بلند کرنے والی چیزیں کیا ہیں؟ مَیں نے عرض کیا کھانا کھلانا۔ اخلاق اور نرمی سے گفتگو کرنا۔ رات کو جب لوگ سو رہے ہوں نماز پڑھنا۔ پھر خدا نے کہا جو دعا اپنے لئے بہتر خیال کرو مانگو مَیں نے عرض کیا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَ تَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَۃً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ، وَّ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّکَ یعنی اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اچھے کام کرنے کا برے کاموں کو چھوڑ دینے کا مساکین کو دوست رکھنے کا اور یہ کہ تو مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور جب تو کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے، تو فتنہ میں مُبتلا ہونے سے پہلے مجھ کو وفات دے دے اور مَیں تجھ سے (اے میرے رب) تیری محبت مانگتا ہوں اور اس شئے کی محبت جس کو تو پسند کرتا ہے اور اس کام کی محبت جو مجھ کو تیری محبت کے قریب پہنچاتا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مخاطب

Marfat.com

کرکے فرمایا یہ خواب حق ہے یاد رکھو اس کو اور دوسروں تک پہنچا دو۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جنت کے باغوں میں جاؤ تو وہاں میوہ کھاؤ۔ آپ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جنت کے باغ کیا ہیں؟ فرمایا مسجدیں۔ (مشکوٰۃ)

ایک اور حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک تمام آبادیوں میں محبوب ترین مسجدیں ہیں اور بدترین مقامات بازار ہیں۔ (مشکوٰۃ)

حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص مسجد میں بیٹھے وہ اپنے رب کے ساتھ ہمنشینی کرتا ہے تو اس کے حق میں نہایت مناسب ہے کہ بجز خیر کے اور کچھ نہ کہے۔ (احیاء)

⑧ حدیث شریف

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَ سُلَیْمَانَ بْنَ اَبِیْ حَثْمَةَ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَاِنَّ عُمَرَ غَدَا اِلَی السُّوْقِ وَمَسْکَنُ سُلَیْمَانَ بَیْنَ الْمَسْجِدِ وَالسُّوْقِ فَمَرَّ عَلَی الشِّفَاءِ اُمِّ سُلَیْمَانَ فَقَالَ لَهَا لَمْ اَرَ سُلَیْمَانَ فِی الصُّبْحِ فَقَالَتْ اِنَّهٗ بَاتَ یُصَلِّیْ فَغَلَبَتْهُ عَیْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ اَشْهَدَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِیْ جَمَاعَةٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ

ترجمہ

حضرت ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز میں سلیمان بن ابی حثمہ کو نہ پایا۔ پھر حضرت عمر صبح کے وقت بازار تشریف لے گئے اور سلیمان کا گھر مسجد اور بازار کے درمیان واقع تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سلیمان کی ماں شفاء کے پاس سے گزرے اور اس سے کہا کہ صبح کی نماز میں میں نے سلیمان کو نہیں دیکھا۔ انہوں نے

اَقُوْمَ لَیْلَۃً۔ کہا کہ سلیمان رات بھر نفلیں پڑھتے رہے
(رواہ مالک کذافی المشکوٰۃ) اس وجہ سے اس وقت ان کو نیند آگئی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے فجر کی نماز جماعت سے پڑھنا زیادہ محبوب ہے بہ نسبت اس کے کہ تمام شب نفلیں پڑھوں۔

ف :۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ صبح کی نماز باجماعت پڑھنے میں تہجد سے بھی زیادہ ثواب ہے۔ اس لئے علماء نے لکھا ہے کہ اگر شب بیداری نماز فجر میں مخل ہو تو ترک اس کا اولیٰ ہے۔
(اشعۃ اللمعات)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز عشاء جماعت سے پڑھی اس نے گویا آدھی رات عبادت کی اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے ادا کی، اس نے گویا ساری رات عبادت کی۔
(مشکوٰۃ)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص صبح کی نماز کو جائے وہ گویا ایمان کے جھنڈے کو لے جاتا ہے اور جو شخص بازار جاتا ہے وہ گویا ابلیس کے جھنڈے کو لے جاتا ہے (مشکوٰۃ)

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیس برس کے عرصہ سے میرا یہ حال ہے کہ جب مؤذن نے اذان دی ہے تو میں مسجد میں ہی ہوں (احیاء)

حضرت محمد بن واسع رح فرماتے ہیں کہ میں دنیا سے صرف تین چیزیں چاہتا ہوں اوّل بھائی کہ جب میں کج ہوں مجھے سیدھا کر دے۔ دوسری غذا رزق حلال سے کہ خالی از حق نہ ہو۔ تیسری نماز جماعت کی کہ اس کی بھول مجھ سے معاف کر دی جاوے اور اس کا ثواب میرے لئے لکھ دیا جاوے۔ (احیاء)

Marfat.com

حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میری جماعت کی نماز جاتی رہی تو ابو اسحاق نے صرف میری تعزیت کی اور اگر میرا لڑکا مرجاتا تو دس ہزار آدمیوں سے زیادہ تعزیت کے لئے آتے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے نزدیک دینی مصیبت کے مقابلے میں دین کی مصیبت کوئی وقعت اور اہمیت نہیں رکھتی۔ (احیاء)

میمون بن مہران ایک مرتبہ نماز کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے تو جماعت ہوچکی تھی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا اور فرمایا جماعت کی نماز کی فضیلت مجھے عراق کی سلطنت سے بھی زیادہ محبوب تھی۔ (احیاء)

کہتے ہیں کہ اکابر سلف اگر تکبیر اولیٰ فوت ہوجاتی تھی تو تین دن تک اس کا سوگ کرتے تھے اور اگر جماعت فوت ہوتی تھی تو سات دن تک اس کا افسوس کرتے تھے۔ (احیاء)

چوتھی فصل

جماعت کے چھوڑنے پر وعید و عتاب کے بیان میں

(۱) حدیث شریف

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ ھَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَیُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوۃِ فَیُؤَذَّنَ لَھَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا کہ آگ جلانے کا حکم دوں پھر میں

النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فِي
مَنَازِلِهِمْ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلٰوةَ
فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ
أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ
حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ۔

(رواہ البخاری و المسلم نحوہ
کذا فی المشکوٰۃ)

نماز کا حکم دوں اور اذان دی جائے پھر
کسی کو امام مقرر کر دوں کہ لوگوں کو نماز
پڑھائے پھر میں ان لوگوں کی طرف
جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے
اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔
قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں
میری جان ہے اگر تم میں سے کسی کو یہ
معلوم ہو جائے (یعنی ان لوگوں کو جو
نماز میں حاضر نہیں ہوتے) کہ مسجد میں چکنی اور فربہ ہڈی یا بکری یا گائے کے
دو کھُر مل جائیں گے تو وہ عشاء کی نماز میں ضرور حاضر ہوں۔

ف:۔ مطلب یہ ہے کہ دنیا حاصل کرنے کے لئے ضرور حاضر ہوں لیکن آخرت
کا ثواب اور قربِ خداوندی حاصل کرنے کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔

ایک اور حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشاء کی نماز قائم
کرتا اور اپنے جوانوں کو حکم دیتا کہ وہ (ان لوگوں کے) گھروں میں آگ لگا دیں (جو
نماز میں حاضر نہیں ہوتے) (مشکوٰۃ)

عشاء کی تخصیص اس حدیث میں اس مصلحت سے معلوم ہوتی ہے کہ وہ سونے کا
وقت ہوتا ہے اور غالباً تمام لوگ اس وقت گھروں میں ہوتے ہیں۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں
کو چاہیے کہ وہ جماعت ترک کرنے سے باز آئیں نہیں تو میں ان کے گھروں میں آگ
لگوا دوں گا۔ (کنز العمال)

Marfat.com

(٢) حدیث مبارک

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَا يَمْنَعُهُ مِنِ اتِّبَاعِهٖ عُذْرٌ قَالُوْا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ صَلّٰى۔ (رواه ابوداؤد والدار قطني كذا في المشكوٰة)

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز باجماعت کے لیے مؤذن کی پکار سنے اور اس کی تابعداری کرنے سے (یعنی جماعت میں شریک ہونے سے) کوئی واقعی عذر اس کے لیے مانع نہ ہو (اور اس کے باوجود وہ جماعت میں نہ آئے بلکہ الگ ہی اپنی نماز پڑھ لے)، تو اس کی وہ نماز اللہ کے ہاں قبول نہ ہوگی صحابہؓ نے عرض کیا کہ واقعی عذر کیا ہو سکتا ہے؟ فرمایا جان و مال کا خوف یا مرض

ف:۔ قبول نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ پورا ثواب نہ ملے گا۔ یہ فرض نہیں ہے کہ فرض ادا نہ ہوگا، کبھی کوئی اس خیال سے نماز ہی چھوڑ دے کہ نماز قبول تو ہوگی ہی نہیں پھر تنہا بھی نہ پڑھیں کیونکہ کچھ فائدہ نہیں ایسا خیال ہرگز نہ چاہیے۔

ایک اور حدیث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اذان کو سنا اور اس کا جواب نہ دیا (یعنی جماعت میں حاضر نہ ہوا) تو اس کی نماز نہیں ہے (یعنی کامل نماز)، مگر کسی عذر سے ایسا کیا تو مضائقہ نہیں۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اندھا شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو مسجد میں لانے والا کوئی شخص نہیں ہے۔ پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اس کو گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دے دی جائے۔ آپؐ نے اس کو اجازت دیدی

Marfat.com

پھر جب وہ (اپہنچا) ہُوا تو آپؐ نے اس کو بلایا اور فرمایا کیا تو اذان کی آواز سُنتا ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں! آپؐ نے فرمایا تو تیرے لئے مسجد میں حاضر ہونا ضروری ہے۔ (مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں بہت سے موذی جانور اور درندے ہیں اور میں اندھا ہوں کیا آپؐ مجھ کو معذور سمجھ کر گھر میں نماز پڑھ لینے کی اجازت دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کیا تو حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کی آواز سنتا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا پس تو حاضر ہو اور اجازت نہ دی۔ (مشکوٰۃ) نابینا کہ اٹکل نہ رکھتا ہو نہ کوئی لے جانے والا ہو خصوصاً درندوں کا خوف ہو تو اسے ضرور رخصت ہے مگر حضورؐ نے انہیں افضل پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی کہ اور لوگ سبق لیں جو بلا عذر گھر پر پڑھ لیتے ہیں۔

درمختار میں لکھا ہے کہ مریض[1] جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو، اپاہج[2] جس کا پاؤں کٹ گیا ہو جس پر فالج[3] گرا ہو، اتنا بوڑھا[4] کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو، اندھا[5] اگرچہ اندھے کے لئے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے سخت بارش[6] اور شدید کیچڑ کا حائل ہونا سخت سردی[7] سخت تاریکی، آندھی[8]، مال یا کھانے کے تلف ہونے کا اندیشہ ہے، قرض خواہ[9] کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے، ظالم[10] کا خوف، پاخانہ[11]، پیشاب[12]، ریاح کی حاجت شدید ہے، کھانا[13] حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہو، قافلے[14] چلے جانے کا اندیشہ ہے، مریض[15] کی تیمارداری کہ جماعت کے لئے جانے سے اس کو تکلیف ہوگی اور گھبرائے گا یہ سب ترک جماعت کے لئے عذر ہیں۔

(۳) حدیث شریف ترجمہ

عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَلْجَفَاءُ كُلُّ الْجَفَاءِ وَالْكُفْرُ وَالنِّفَاقُ مَنْ سَمِعَ مُنَادِيَ اللّٰهِ يُنَادِيْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يُجِيْبُهٗ (رواه احمد والطبرانی من روایة زبان بن فائد كذا فی الترغیب)

معاذ

حضرت بن انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ سراسر ظلم ہے اور کفر ہے اور نفاق ہے اس آدمی کا فعل جو اللہ کے منادی (یعنی مؤذن) کی پکار سنے اور نماز کو نہ جائے۔

ف:۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ مومن کی بدبختی اور بدنصیبی کے لئے یہ کافی ہے کہ مؤذن کی پکار سنے اور نماز کو نہ جائے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اذان سنی اور جماعت میں حاضر نہ ہوا نہ اس نے بھلائی کا ارادہ کیا نہ اس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا گیا۔ (احیاء)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اذان سنے اور جماعت میں حاضر نہ ہو اس کے کانوں میں رانگ پگھلا کر بھر دیا جاوے یہ بہتر ہے (احیاء)

④ حدیث شریف

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلٰثَةٍ فِیْ قَرْيَةٍ وَّلَا بَدْوٍ وَلَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ (رواه احمد وابوداؤد والنسائی عذا فی المشکوٰة)

ترجمہ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہ نماز جماعت سے نہ پڑھیں تو شیطان ان پر غالب ہو جاتا ہے پس جماعت کو تم ضروری سمجھو کیونکہ بھیڑیا اس بکری کو ضرور کھا جاتا ہے جو ریوڑ (گلہ) سے علیحدہ ہو جائے۔

Marfat.com

ف :۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی جگہ صرف تین آدمی بھی نماز پڑھنے والے ہوں تو ان کو جماعت ہی سے نماز پڑھنا چاہیئے، اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو شیطان آسانی سے ان کو شکار کر سکے گا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو یا دو سے زیادہ میں جماعت ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۵) حدیث شریف

عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ كَانَ فِیْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَسَلَّلُ وَرَجَعَ وَ مِحْجَنٌ فِیْ مَجْلِسِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّیَ مَعَ النَّاسِ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَقَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنِّیْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِیْ اَهْلِیْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتَ الْمَسْجِدَ وَكُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَ اِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ۔

(رواہ مالک والنسائی کذا فی المشکوٰۃ)

ترجمہ

حضرت بسر بن محجن رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ نماز کے لئے اذان دی گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز ادا کی اور واپس تشریف لائے اور محجن رضؓ وہیں اپنی جگہ بیٹھے رہے آپؐ نے ان سے پوچھا تجھ کو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا کیا تو مسلمان نہیں ہے۔ انہوں نے عرض کیا ہاں! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مسلمان ہوں لیکن میں اپنے گھر والوں کے ساتھ نماز پڑھ چکا تھا۔ آپؐ نے فرمایا جب تو مسجد میں آئے اور نماز پڑھ چکا ہو اور مسجد میں نماز کھڑی ہو تو لوگوں کے ساتھ تو بھی نماز پڑھ اگرچہ تو نماز پڑھ چکا ہو۔

Marfat.com

ف :- اس حدیث کو غور سے دیکھو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے برگزیدہ صحابی محجن رضی اللہ عنہ کو جماعت سے نماز نہ پڑھنے پر کیسی سخت اور عتاب آمیز بات کہی کہ کیا تم مسلمان نہیں ہو۔

ایک دوسری حدیث میں اسی قسم کا مضمون آیا ہے اور اتنا اضافہ ہے کہ یہ نماز تمہارے لئے نفل ہوگی۔ جاننا چاہیئے کہ فجر، عصر اور مغرب اگر تنہا پڑھ لی ہو تو اب جماعت میں شامل نہ ہونا چاہیئے اس لئے کہ فجر اور عصر کے بعد تو نوافل نہ پڑھنے چاہئیں اور مغرب میں اس لئے کہ تین رکعت نفل کی شریعت میں نہیں ہیں۔

(۶) حدیث شریف

عَنْ اَبِی الشَّعْشَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اُذِّنَ فِیْهِ فَقَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

(رواہ مسلم کذا فی المشکوٰۃ)

ترجمہ

ابو الشعشاء کہتے ہیں کہ ایک شخص اذان دیئے جانے کے بعد مسجد سے باہر نکلا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اس شخص نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

ف :- دیکھو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے تارک جماعت کو کیا کہا۔ کیا کسی مسلمان کو اب بھی بے عذر ترک جماعت کی جرأت ہو سکتی ہے کیا کسی ایماندار کو حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی گوارا ہو سکتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا ہے کہ جب تم مسجد میں ہو، اور نماز کے لئے اذان دی جائے تو تم میں سے اس وقت تک کوئی مسجد سے باہر نہ نکلے جب تک نماز نہ پڑھ لے۔ (مشکوٰۃ)

حضرت عثمان بن عفان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اذان نے مسجد میں پالیا اور وہ مسجد سے باہر چلا گیا کسی خاص ضرورت کے لئے نہیں

اور پھر واپس آنے کا دہ ارادہ بھی نہ رکھتا ہو تو وہ منافق ہے (مشکوٰۃ)

(۷) حدیث شریف

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ وَلَا يَشْهَدُ الْجَمَاعَةَ وَلَا الْجُمُعَةَ فَقَالَ هُوَ فِي النَّارِ۔

(رواہ الترمذی موقوفاً کذا فی المشکوٰۃ)

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ ایک شخص تمام دن روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نفلیں پڑھتا ہے مگر جمعہ اور جماعت میں شریک نہیں ہوتا (اُسے آپ کیا کہتے ہیں) فرمایا کہ دوزخ میں جائے گا۔ گو ایمان کی وجہ سے ایک نہ ایک دن دوزخ سے نکل آئے گا لیکن نہ معلوم کتنا عرصہ تک وہاں پڑا رہنا پڑے گا

پانچویں فصل

خشوع کے بیان میں

خشوع ایمان کا ثمرہ اور یقین کا نتیجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے جلال وعظمت سے حاصل ہوتا ہے اور جس کو خشوع نصیب ہوتا ہے وہ نماز میں اور غیر نماز میں خشوع کیا کرتا ہے یہاں تک کہ تنہائی اور پاخانہ میں بھی فروتنی کرتا ہے کیونکہ خشوع کا موجب اس بات کو جاننا ہے کہ خدا تعالیٰ بندے کے حال پر مطلع ہے اور اس کی عظمت کو اور اپنی تقصیر کو پہچاننا انہیں تین معرفتوں سے خشوع پیدا ہوتا ہے اور یہ معرفتیں نماز سے خصوصیت نہیں رکھتیں۔ بعض اکابر سے مروی ہے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ سے شرم کے مارے اور خشوع کی جہت سے چالیس برس تک اپنا سر آسمان کی طرف نہیں اٹھایا۔ ربیع بن خثیم اتنا آنکھوں کو تلے رکھتے

Marfat.com

اور مرجھکائے رکھتے کہ بعض لوگ خیال کرتے کہ یہ اندھے ہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر بیس برس تک جایا آیا کرتے۔ جب آپ کی لونڈی ان کو دیکھتی تو آپ سے کہتی کہ آپ کا اندھا دوست آیا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس قول کو سن کر تبسم فرماتے اور جب یہ دروازے پر دستک دیتے تو لونڈی ان کو گردن جھکائے آنکھیں بند دیکھتی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جب انکو دیکھتے تو فرماتے وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ یعنی خوش خبری سنا فروتنی کرنے والوں کو اور کہتے کہ خدا کی قسم اگر تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تو بہت خوش ہوتے اور ایک روایت میں ہے کہ تم کو محبوب جانتے۔

ایک دن حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ لوہاروں میں گئے جب بھٹیوں کو دھونکتے اور آگ کو لپٹ مارتے دیکھا تو چیخ مار کر بیہوش گر پڑے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان کے پاس نماز کے وقت تک بیٹھے ان کو ہوش نہ آیا ناچار ان کو اپنی پشت پر اٹھا کر اپنے گھر لے آئے اور وہ اسی طرح بیہوش رہے یہاں تک کہ دوسرے روز اسی وقت کے قریب جس میں بیہوش ہوئے تھے ہوش آیا اور پانچ نمازیں ان کی قضا ہوگئیں۔ ربیع کہا کرتے کہ میں نے کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی کہ اس میں مجھ کو اور کوئی فکر ہوئی ہو بجز اس کے کہ مجھ سے کیا سوال و جواب ہوگا۔

عامر بن عبداللہ رح نماز کے اندر خشوع والوں میں تھے جب نماز پڑھتے تو ان کی لڑکی دف بجاتی اور عورتیں گھر میں جو کچھ چاہتیں آپس میں باتیں کرتیں مگر ان کو قطعاً علم نہ ہوتا۔ ایک روز کسی نے ان سے کہا کہ نماز کے اندر تمہارا نفس کوئی بات کرتا ہے فرمایا ہاں اپنا کھڑا ہونا خدا تعالیٰ کے سامنے اور وہاں سے دو مکانوں (جنت و دوزخ) میں سے ایک کی طرف پھر آنا دل میں گزرتا ہے۔ کسی نے

Marfat.com

اُن سے کہا کہ بھلا جو دنیا کی باتیں ہم کو دل میں گذرتی ہیں ان میں سے تم بھی کچھ اپنے دل میں پاتے ہو، فرمایا کہ اگر مجھ میں برچھیاں ادھر کی ادھر نکل جاویں تو یہ مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ نماز میں وہ امور معلوم کروں جو تم پاتے ہو، اور کہا کرتے کہ اگر پردہ اٹھا لیا جاوے تو میں یقین میں کچھ زیادہ نہ ہوں۔

مسلم بن یسار بھی ایسے ہی لوگوں میں تھے جب وہ نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے تو گھر والوں سے کہہ دیتے کہ تم جس طرح چاہو باتیں کرو، کیونکہ مجھ کو نماز میں تمہاری بات چیت بالکل سنائی نہیں دیتی، ایک روز بصرہ کی جامع مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے کہ مسجد کی ایک طرف گر گئی اس کے لئے لوگ جمع ہوئے مگر ان کو نماز سے فارغ ہونے تک علم نہ ہوا، ایک بزرگ کا کوئی عضو خراب ہو گیا تھا اس کے کاٹنے کی ضرورت ہوئی مگر ان سے برداشت نہ ہو سکا، کسی نے کہا کہ نماز کے اندر جو کچھ ان پر گذر جاوے ان کو خبر نہیں ہوتی، پس نماز میں وہ عضو جُدا کیا گیا۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ایک دن خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے جب آپ سجدہ میں گئے تو کسی دشمن نے آکر آپ کے ایک پاؤں کی دو انگلیاں اور دوسرے پاؤں کی پانچ انگلیاں کاٹ ڈالیں، جب سلام پھیرا تو اوّل نماز کی جگہ خون پڑا ہوا دیکھا اور پھر پاؤں میں تکلیف محسوس کی تب معلوم ہوا کسی شخص نے میری انگلیاں کاٹ ڈالیں۔

کسی بزرگ سے پوچھا گیا کہ نماز کے اندر تمہارا دل کوئی بات دنیا کی بھی کرتا ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا کہ نہ نماز میں کرتا ہے نہ غیر نماز میں، بعض اکابر سے کسی نے سوال کیا کہ آپ نماز میں کسی چیز کو یاد کرتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ بھلا نماز سے بہتر میرے نزدیک کوئی چیز ہے کہ میں اس کو نماز میں یاد کروں۔

اب چند حدیثیں اس باب کی لکھتا ہوں۔

Marfat.com

(١) حدیث شریف

عَنْ اَبِی الْیَسَرِ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْکُمْ مَنْ یُصَلِّی الصَّلٰوۃَ کَامِلَۃً وَ مِنْکُمْ مَنْ یُصَلِّی النِّصْفَ وَالثُّلُثَ وَالرُّبُعَ وَالْخُمُسَ حَتّٰی بَلَغَ الْعُشْرَ۔

(رواہ النسائی باسناد حسن کذا فی المشکوٰۃ)

ترجمہ

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بعض لوگ تو اپنی نماز کامل و مکمل پڑھتے ہیں اور بعض نصف (یعنی ثواب کے لحاظ سے) اور بعض تیسرا حصہ اور بعض چوتھا اور بعض پانچواں یہاں تک کہ دسویں حصے کا ذکر فرمایا۔

ف:۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ایک آدمی نماز سے فارغ ہوتا ہے اور اس کے لئے ثواب کا دسواں حصہ لکھا جاتا ہے، اسی طرح کسی کے لئے نواں حصہ کسی کے لئے آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھائی، تہائی، آدھا حصہ لکھا جاتا ہے (ترغیب) مطلب یہ ہے کہ جس درجہ کا خشوع اور اخلاص نماز میں ہوتا ہے اتنی ہی مقدار اجر و ثواب کی ملتی ہے،

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرض نماز کے لئے اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک خاص وزن ہے جتنی اس میں کمی رہ جاتی ہے اس کا حساب کیا جاتا ہے۔ (ترغیب)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز ایک پیمانہ ہے جو پورا دیگا پورا پادے گا۔ (احیاء)

ایک حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وارد ہوا ہے کہ بہت کھڑے ہونے والے ایسے ہیں کہ ان کی نماز سے ان کو حصہ رنج و مشقت ہی ہے (احیاء)

(۲) حدیث شریف

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ۔

(رواہ ابوداؤد و روی مالک والنسائی نحوہ کذا فی المشکوٰۃ)

ترجمہ

حضرت عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں اللہ تعالےٰ نے فرض کی ہیں جس نے ان کے لئے اچھی طرح وضو کیا اور ٹھیک وقت پر ان کو پڑھا اور رکوع و سجود بھی جیسے کرنے چاہئیں ویسے ہی کئے اور خشوع کی صفت کے ساتھ ان کو ادا کیا تو ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کا یکا وعدہ ہے کہ وہ اس کو بخش دے گا اور جس نے ایسا نہ کیا (اور نماز کے بارہ میں اس نے کوتاہی کی، تو اس کے لئے اللہ تعالےٰ کا کوئی وعدہ نہیں ہے چاہے گا تو اس کو بخش دے گا اور چاہے گا تو سزا دے گا۔

ف:۔ مطلب یہ ہے کہ جو صاحب ایمان بندہ اہتمام اور فکر کے ساتھ نماز اچھی طرح ادا کرے گا تو اولاً تو وہ خود ہی گناہوں سے پرہیز کرنے والا ہوگا اور اگر شیطان یا نفس کے فریب سے کبھی اس سے گناہ سرزد ہوں گے تو نماز کی برکت سے اس کو توبہ و استغفار کی توفیق ملتی رہے گی (جیسا کہ عام تجربہ اور مشاہدہ بھی ہے) اور اس سب کے علاوہ نماز اس کے لئے کفارۂ سیئات بھی بنتی رہے گی اور پھر نماز بجائے خود گناہوں کے میل کچیل کو صاف کرنے والی اور بندہ کو اللہ تعالےٰ کی خاص رحمت و عنایت کا مستحق بنانے والی وہ عبادت

Marfat.com

ہے جو فرشتوں کے لئے بھی باعثِ رشک ہے، اس لئے جو بندے نماز کے شرائط و آداب کا پورا اہتمام کرتے ہوئے خشوع کے ساتھ نماز ادا کرنے کے عادی ہونگے ان کی مغفرت بالکل یقینی ہے، اور جو لوگ دعوائے اسلام کے باوجود نماز کے بارے میں کوتاہی کریں گے ان کے حالات کے مطابق اللہ تعالیٰ جو فیصلہ چاہے گا کرے گا چاہے ان کو سزا دے یا اپنی رحمت سے معاف فرمادے اور بخش دے۔ بہر حال وہ سخت خطرہ میں ہیں اور ان کی مغفرت اور بخشش کی کوئی گارنٹی نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص قیامت کے دن پانچوں نمازیں ایسی لے کر حاضر ہو کہ ان کے اوقات کی بھی حفاظت کرتا رہا ہو، اور وضو کا بھی اہتمام کرتا رہا ہو اور ان نمازوں کو خشوع خضوع سے پڑھتا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ نے عہد فرمالیا ہے کہ اس کو عذاب نہیں کیا جائے گا، اور جو ایسی نمازیں نہ لے کر حاضر ہو اس کے لئے کوئی وعدہ نہیں ہے چاہے اپنی رحمت سے معاف فرمادیں چاہے عذاب دیں۔

حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص پانچوں نمازوں کی محافظت کرے یعنی ان کے رکوع کی بھی ان کے سجدہ کی بھی اور ان کے وقتوں کی بھی (یعنی ان میں کوتاہی نہ کرے) اور اس کا اعتقاد رکھے کہ سب نمازیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق ہیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا یا یہ فرمایا کہ اس کے لئے جنت واجب ہوگی، یا یہ فرمایا کہ وہ دوزخ پر حرام ہو جاوے گا۔ (ترغیب)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا تمہیں معلوم بھی ہے اللہ تعالیٰ نے کیا فرمادیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی جانتے

Marfat.com

ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اہتمام کی وجہ سے تین مرتبہ یہی دریافت فرمایا اور صحابہ رض کرام یہی جواب دیتے رہے۔ اس کے بعد ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنی عزّت اور اپنی بڑائی کی قسم کھاکر فرماتے ہیں کہ جو شخص ان نمازوں کو اوقات کی پابندی کے ساتھ پڑھتا رہے گا میں اس کو جنت میں داخل کروں گا اور جو پابندی نہ کرے گا تو میرا دل چاہے گا رحمت سے بخش دوں گا ورنہ عذاب دونگا (ترغیب)

(۲) حدیث شریف

عَنْ عُثْمَانَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ امْرَءٍ مُّسْلِمٍ تَحْضُرُهٗ صَلٰوةٌ مَّكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ رواہ مسلم کذا فی المشکوٰۃ

ترجمہ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان آدمی فرض نماز کا وقت آنے پر اس کے لئے اچھی طرح وضو کرے پھر پورے خشوع اور اچھے رکوع و سجود کے ساتھ نماز ادا کرے تو وہ نماز اس کے واسطے پچھلے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی جب تک کہ وہ کسی کبیرہ گناہ کا مرتکب نہ ہوا ہو، اور نماز کی یہ برکت اس کو ہمیشہ ہمیشہ حاصل ہوتی رہے گی۔

ف:- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز کی یہ تاثیر اور برکت کہ وہ سابقہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور پہلے گناہوں کی گندگی کو دھو ڈالتی ہے اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ وہ آدمی کبیرہ گناہوں سے آلودہ نہ ہو، کیونکہ کبیرہ گناہوں کی نجاست اتنی غلیظ ہوتی ہے اور اس کے ناپاک اثرات اتنے گہرے ہوتے ہیں جن کا ازالہ صرف توبہ ہی سے ہوسکتا ہے، ہاں اللہ تعالےٰ چاہے تو یونہی معاف

Marfat.com

فرما دے اس کا کوئی ہاتھ پکڑنے والا نہیں۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچوں نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک ادا دیتے ہیں ان گناہوں کو جو ان کے درمیان ہوتے ہیں جب کہ گناہ کبیرہ نہ کئے گئے ہوں۔ (مشکوٰۃ)

④ حدیث شریف

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الصَّلَوَاتِ لِوَقْتِهَا وَاَسْبَغَ لَهَا وُضُوْءَهَا وَاَتَمَّ لَهَا قِيَامَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا خَرَجَتْ وَهِيَ بَيْضَاءُ مُسْفِرَةٌ تَقُوْلُ حَفِظَكَ اللّٰهُ كَمَا حَسِنْتَنِيْ وَمَنْ صَلَّاهَا لِغَيْرِ وَقْتِهَا وَلَمْ يُسْبِغْ لَهَا وُضُوْءَهَا وَلَمْ يُتِمَّ لَهَا خُشُوْعَهَا وَلَا رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا خَرَجَتْ وَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ تَقُوْلُ ضَيَّعَكَ اللّٰهُ كَمَا ضَيَّعْتَنِيْ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ لُفَّتْ كَمَا يُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلَقُ ثُمَّ ضُرِبَ بِهَا وَجْهُهُ۔

ترجمہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نمازوں کو اپنے وقت پر پڑھے وضو بھی اچھی طرح کرے خشوع سے بھی پڑھے کھڑا بھی پورے وقار سے ہو۔ پھر اسی طرح رکوع و سجود بھی اچھی طرح سے کرے تو وہ نماز نہایت روشن چمکدار بن کر جاتی ہے اور نمازی کو دعا دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری بھی ایسی ہی حفاظت کرے جیسی تو نے میری حفاظت کی اور جو شخص نماز کو بری طرح پڑھے وقت کو بھی ٹال دے وضو بھی اچھی طرح نہ کرے رکوع و سجود بھی اچھی طرح نہ کرے تو وہ نماز بری صورت سے سیاہ رنگ میں بددعا دیتی ہوئی جاتی ہے کہ اللہ

Marfat.com

(رواہ الطبرانی فی الاوسط کذا فی الترغیب)

تعالےٰ تجھے بھی ایسا ہی برباد کرے جیسا تو نے مجھے برباد کیا یہاں تک کہ جب وہاں پہنچتی ہے جہاں اللہ تعالےٰ کی مرضی ہو تو وہ نماز پرانے کپڑے کیطرح سے لپیٹ کر نمازی کے منہ پہ مار دی جاتی ہے۔

ف :۔ مطلب یہ ہے کہ قبول نہیں ہوتی اور اس کا ثواب نہیں ملتا۔ حضرت عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت بندہ وضو کرتا ہے پس عمدہ وضو کرتا ہے (یعنی سُنت کے موافق اچھی طرح وضو کرتا ہے) پھر نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے پس پورے طور پر نماز کا رکوع کرتا ہے اور پورے طور پر نماز کا سجدہ کرتا ہے اور پورے طور پر نماز میں قرآن پڑھتا ہے (یعنی رکوع سجدہ قراءۃ اچھی طرح ادا کرتا ہے) تو نماز کہتی ہے اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے جیسی تو نے میری حفاظت کی (یعنی میرا حق ادا کیا مجھے ضائع نہ کیا) پھر وہ نماز آسمان کی طرف چڑھائی جاتی ہے اس حال میں کہ اس میں چمک اور روشنی ہوتی ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں (تاکہ اندر پہنچ جاوے اور مقبول ہو جائے) اور جبکہ بندہ اچھی طرح وضو نہیں کرتا اور رکوع اور سجدہ اور قراءۃ اچھی طرح ادا نہیں کرتا تو وہ (نماز) کہتی ہے خدا تجھے ضائع کرے جیسا کہ تو نے مجھے ضائع کیا۔ پھر وہ آسمان کی طرف چڑھائی جاتی ہے اس حال میں کہ اس پہ اندھیرا ہوتا ہے اور دروازے آسمان کے بند کر دیئے جاتے ہیں (تاکہ وہاں نہ پہنچے اور مقبول نہ ہو) پھر لپیٹ دی جاتی ہے جیسے کہ پُرانا کپڑا (جو بیکار ہوتا ہے) لپیٹ دیا جاتا ہے پھر وہ نمازی کے منہ پر مار دی جاتی ہے۔

(۵) حدیث شریف — ترجمہ

Marfat.com

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

(رواہ مسلم کذا فی المشکوٰۃ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے پھر اللہ کے حضور میں کھڑے ہو کر پوری قلبی توجہ اور یکسوئی کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے تو اس کے لئے جنت ضرور واجب ہو جائے گی۔

ف: یعنی نماز اگر صرف دو رکعت بھی قلبی توجہ اور یکسوئی کے ساتھ پڑھی جائے اور اس کے لئے وضو بھی تعلیم نبویؐ کے مطابق اہتمام سے کیا جائے تو اللہ کے نزدیک اس کی اتنی قیمت ہے کہ اس کا پڑھنے والا لازمی طور پر جنت پالیگا حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایسی دو رکعت نماز پڑھے جس میں اس کو بالکل غفلت نہ ہو تو خدا اس کے تمام پچھلے گناہوں کو بخش دے گا۔ (مشکوٰۃ)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نماز میں دل حاضر نہ ہو وہ عذاب کی طرف جلد پہنچاتی ہے۔ (احیاء) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز میں ہو اور قصداً پہچانے کہ اس کے دائیں اور بائیں کون ہے تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ (احیاء) حضرت سفیان ثوری رح فرماتے ہیں کہ جو شخص خشوع نہ کرے اس کی نماز فاسد ہے۔ (احیاء)

(۶) حدیث شریف

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَيْئٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰى ذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ الزَّكٰوةُ مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰى حَسْبِ ذٰلِكَ۔

(رواہ ابوداؤد ورواہ احمد کذا فی المشکوٰۃ)

سنا ہے کہ قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سے سب سے پہلے فرض نماز کا حساب ہوگا، اور اس کی نماز جانچی جائے گی۔ پس اگر وہ ٹھیک نکلی تو بندہ فلاح یاب اور کامیاب ہو جائے گا اور اگر وہ خراب نکلی تو بندہ ناکام اور نامراد رہ جائے گا پھر اگر نماز میں کچھ کمی پائی گئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ دیکھو میرے بندے کے پاس کچھ نفلیں بھی ہیں جن سے فرضوں کو پورا کر دیا جائے۔ سو اگر نکل آئیں تو ان سے فرضوں کی تکمیل کر دی جائے گی۔ پھر اسی طرح اس کے باقی اعمال کا حساب ہوگا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ پھر زکوٰۃ کا حساب ہوگا پھر حسب مراتب دیگر اعمال کا حساب ہوگا۔

ف:۔ یہ خدا کی رحمت ہے کہ فرض کو نفل سے پورا کیا جائے گا ورنہ قاعدہ تو یہی چاہتا ہے کہ فرض نفل سے پورا نہ ہو، اور جب پورا نہ ہو تو عذاب دیا جاوے گا۔ مگر سبحان اللہ کیا رحمت خداوندی ہے اور جس کے فرائض درست نہ ہونگے اور نوافل بھی اُسے عذاب دیا جائے گا۔ ہاں اگر خدا تعالیٰ رحم کر دے تو یہ دوسری بات ہے۔

Marfat.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلٰوةُ فَاِنْ صَلُحَتْ صَلُحَ سَائِرُ عَمَلِهٖ وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَتْ سَائِرُ عَمَلِهٖ۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط والبیہقی باسنادہ ان شاء اللہ کذا فی الترغیب)

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے جس چیز کا بندہ سے قیامت کے دن حساب ہوگا وہ نماز ہے اگر وہ ٹھیک اتری تو اس کے سارے عمل ٹھیک اتریں گے اور وہ خراب نکلی تو اس کے سارے عمل خراب نکلیں گے۔

ف:۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کی برکت سب عبادات میں اثر کرتی ہے اس سے بڑھ کر کیا دلیل ہوگی بڑا عمل ہونے کی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عاملوں کو یہ لکھا کہ تمہارے کاموں میں میرے نزدیک سب سے اہم نماز ہے جس نے نماز کی محافظت کی اور اس کو محفوظ رکھا اس نے اپنے دین کی محافظت کی اور جس نے نماز کو ضائع کیا وہ دین کے دوسرے اجزاء کو اور زیادہ ضائع کرنے والا ہے۔ (مشکوٰۃ)

⑧ حدیث شریف

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَءُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِیْ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا۔

ترجمہ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چوری کرنے کے اعتبار سے بہت بڑا چور وہ ہے جو اپنی نماز میں سے چوری کرے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سے کس طرح

(رواہ احمد کذا فی المشکوٰۃ)

چوری کرے گا؟ آپؐ نے فرمایا کہ اس کا رکوع اور سجدہ اچھی طرح سے نہ کرے۔

ف:- غرض یہ ہے کہ نماز جیسی سہل اور عمدہ عبادت کا حق ادا نہ کرنا بڑی چوری ہے جس کا گناہ بھی بہت بڑا ہے مسلمانوں کو غیرت چاہیئے کہ نماز پورے طور پر ادا نہ کرنے سے ان کو ایسا بُرا خطاب دیا گیا۔

حضرت نعمان بن مُرّہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا خیال رکھتے ہو تم شراب پینے والے اور زنا کرنے والے اور چوری کرنے والے کے معاملہ میں، یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب کہ شرعی حدود نازل نہیں ہوئی تھیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسُولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ گناہِ کبیرہ ہیں اور ان کی سزا ہے۔ اور بدترین چوری وہ ہے جو انسان اپنی نماز میں کرتا ہے، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سے آدمی کیوں کر چرا تا ہے؟ فرمایا رکوع اور سجدہ کو پورا نہیں کرتا۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی ساٹھ برس تک نماز پڑھتا ہے مگر ایک نماز بھی قبول نہیں ہوتی کہ کبھی رکوع اچھی طرح کرتا ہے تو سجدہ پورا نہیں کرتا، سجدہ کرتا ہے تو رکوع پورا نہیں کرتا۔ (ترغیب) ایک حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس نماز کی طرف توجہ ہی نہیں فرماتے جس میں رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہ کیا جائے۔

(۹) حدیث شریف

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَا یَبْسُقْ

ترجمہ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو

Marfat.com

الْحَصٰی فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ۔

(رواہ احمد والترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ کذا فی المشکوٰۃ)

جائے تو وہاں سے کنکریاں نہ ہٹائے کیونکہ اس حالت میں رحمتِ الٰہی اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

ف:۔ زمین اونچی نیچی ہو یا کنکریاں وغیرہ پڑی ہوئی ہوں اور سجدہ کرنے کی حالت میں وہ چبھتی ہوں تو نماز پڑھتے ہوئے انہیں ہاتھ سے ہٹانا درست نہیں ہے۔ اگر اسی حالت میں نماز پڑھتا رہے تو رحمتِ الٰہی کو اس پر بے حد پیار آئے گا، عجز و انکسار کا تقاضا یہی ہے کہ اپنے آقا و مولا کے حضور بالکل صبر و سکون کے ساتھ کھڑا رہے اور رکوع و سجود بجالاتا رہے خواہ اس میں کتنی ہی تکلیف محسوس ہو، قطعاً پرواہ نہ کرے ؎

ہر چہ از دوست می رسد خوب است

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ایک غلام کو دیکھا جس کا نام افلح تھا۔ وہ جب سجدہ میں جاتا تو پھونک مارتا (تاکہ مٹی اس کی پیشانی وغیرہ کو نہ لگے) آپؐ نے (یہ دیکھ کر) فرمایا کہ اے افلح خاک آلود کر اپنے منہ کو۔ (مشکوٰۃ)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کا ارادہ کرے مسجد کی طرف جائے اور نماز میں انگلیوں کے درمیان انگلیاں ڈال کر نہ کھیلے تو وہ شروع سے آخر تک نماز ہی میں سمجھا جائے گا۔ (مشکوٰۃ)

(۱۰) حدیث شریف

عَنْ عَائِشَةَ رضؓ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز

Marfat.com

فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ ھُوَ اخْتِلَاسٌ یَخْتَلِسُہُ الشَّیْطٰنُ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَبْدِ۔ (متفق علیہ کذا فی المشکوٰۃ)

میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ شیطانی جھپٹا ہے شیطان بندہ کی نماز میں سے کچھ جھپٹ لے جانا چاہتا ہے

ف:۔ نماز کی اصل روح یہ ہے کہ دل پوری طرح خدا کی طرف متوجہ ہو، اور نظریں بھی پوری طرح اس مرکز پر سمٹی ہوئی ہوں، اس لئے کنکھیوں سے ادھر ادھر دیکھنا نماز کی اصل سپرٹ کے خلاف ہے اِدھر اُدھر اس شخص کی نظریں جائیں گی جس کی توجہ خدا کی طرف پوری طرح مرکوز نہ ہو، جب دل کلی طور پر نماز میں منہمک ہوگا تو پھر کسی طرح ممکن نہیں ہے کہ گوشہ ہائے چشم اِدھر اُدھر بھٹکتے پھریں۔ اگر کسی آدمی کی نظر نماز پڑھتے ہوئے اِدھر اُدھر جاتی ہے تو گویا شیطان اس پر حملہ کرتا ہے اور اس طرح اس شخص کی نماز خراب کرنا چاہتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے بیٹے! نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچا اس لئے کہ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا ہلاکت کا سبب ہے۔ اگر دیکھنا ضروری ہو تو نفل نماز میں مضائقہ نہیں، فرض نماز میں نہیں ہونا چاہیئے۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند بزرگ و برتر برابر بندہ کی طرف متوجہ رہتا ہے جب کہ وہ نماز میں ہوتا ہے۔ جب تک نماز پڑھنے والا اِدھر اُدھر نہ دیکھے۔ (مشکوٰۃ)

(۱۱) حدیث شریف

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

Marfat.com

إِنَّ فُلَانًا يُصَلِّي بِاللَّيْلِ فَإِذَا أَصْبَحَ سَرَقَ فَقَالَ إِنَّهُ سَيَنْهَاهُ مَا تَقُوْلُ۔ (رواہ احمد والبیھقی فی شعب الایمان کذا فی المشکوٰۃ)

حاضر ہوا اور عرض کیا کہ فلاں شخص رات کو نماز پڑھتا ہے اور جب صبح ہو جاتی ہے تو چوری کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ نماز بہت جلد اس کو اس کام سے روک دے گی جس کا تو نے ذکر کیا ہے۔

ف۔ مطلب یہ ہے کہ چوری کرنا چھوڑ دے گا اور گناہ سے باز آ جائے گا اگرچہ اور بھی بعض عادتیں ایسی ہیں جن سے یہ برکت حاصل ہوتی ہے مگر نماز کو اس میں خاص دخل ہے اور نماز کو اس باب میں اعلیٰ درجہ کی تاثیر ہے مگر یہ ضروری ہے کہ نماز سنت کے موافق عمدہ طور پر ادا کی جاوے، نمازی کے دل میں اللہ پاک کی عظمت پائی جاوے۔ ظاہر اور باطن سکون و عاجزی سے بھرا ہو۔ ادھر ادھر نہ دیکھے جس درجہ نماز کو کامل ادا کرے گا اسی درجہ کی برکت حاصل ہوگی، کوئی عبادت نماز سے زیادہ محبوب حق تعالیٰ کو نہیں ہے۔ پس مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ ایسی عبادت جو تمام گناہوں سے روک دے اور دوزخ سے نجات دلا دے، اس کو نہایت اہتمام سے ادا کرے اور کبھی قضا نہ کرے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے ایسی نماز پڑھی کہ اس نماز نے اس نمازی کو بے حیائی (کے کاموں) اور گناہ (کی باتوں) سے نہ روکا تو وہ شخص اللہ تعالیٰ سے دوری کے سوا اور کسی بات میں نہ بڑھا اس نماز کے سبب یعنی اس کو نماز کے سبب قرب خداوندی اور ثواب میسر نہ ہوگا بلکہ اللہ میاں سے دوری بڑھے گی۔ اور یہ سزا ہے اس بات کی کہ اس نے ایسی پیاری عبادت کی قدر نہ کی اور اس کا حق ادا نہ کیا۔ پس معلوم ہوا کہ نماز قبول ہونے کی کسوٹی اور پہچان یہ ہے کہ نمازی نماز پڑھنے کے سبب

Marfat.com

گناہوں سے باز رہے اور اگر کبھی اتفاق سے کوئی گناہ ہو جاوے تو فوراً توبہ کرے
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس
نمازی کی نماز مقبول نہیں ہوتی جو نماز کی تابعداری نہ کرے اور نماز کی تابعداری (کی
پہچان یا اس کا اثر) یہ ہے کہ نماز نمازی کو بے حیائی (کے کاموں) اور گناہ (کی
باتوں) سے روک دے۔

(۱۲) حدیث شریف

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوةُ مَثْنٰى تَشَهَّدُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشَّعُ وَتَضَرَّعُ وَتَمَسْكَنُ ثُمَّ تَقْنَعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَارَبِّ يَارَبِّ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَهُوَ خِرَاجٌ (رواه الترمذی كذا فی المشكوٰة)

ترجمہ

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز دو دو رکعت ہے اور ہر دو رکعت میں التحیات ہے اور (نماز میں) خشوع اور عاجزی ہے اور اظہار غریبی ہے پھر تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا، راوی کا بیان ہے کہ ہاتھ اٹھانے کا یہ مطلب ہے کہ تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے رب کی طرف اس طرح بلند کرے کہ دونوں ہتھیلیاں منہ کی جانب ہوں اور یہ کہے یارب، یارب! اور جس نے ایسا نہیں کیا (یعنی دعا نہیں کی یا نماز اس طریقہ پر نہیں پڑھی) اس کی نماز ایسی اور ایسی ہے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ نماز ناقص ہے۔

ف: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ یہ تھی کہ گھر میں تشریف لاتے اور گھر والوں سے بے تکلفی کی باتیں کرتے رہتے لیکن جب اذان کی آواز آتی اور نماز کا وقت ہوتا تو ہمہ تن نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے اور ہم سے

ایسے بے تعلق ہو جاتے جیسے کہ پہلے سے ہماری اور آپ کی شناسائی ہی نہیں گویا کہ آپ ہم کو نہ جانتے تھے اور ہم آپ کو نہ پہچانتے تھے ، اس قدر خدا تعالےٰ کی عظمت میں مشغول ہوتے تھے۔ اللہ تعالےٰ سے بعض پہلی کتابوں میں یوں مروی ہے کہ یہ ارشاد فرمایا ہے کہ میں ہر نمازی کی نماز قبول نہیں کرتا بلکہ اس شخص کی نماز قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کے سامنے فروتنی کرے اور میرے بندوں پر تکبر نہ کرے اور بھوکے فقیر کو کھانا میری رضا کے لئے کھلائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز میں اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیر رہا ہے فرمایا کہ اگر اس کا دل خشوع کرتا تو اس کے سارے اعضاء بھی خشوع کرتے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جب بیت اللہ میں نماز پڑھا کرتے تھے تو حرم شریف کے کبوتر یہ خیال کر کے کہ یہ سوکھا ہوا درخت کھڑا ہے آپ کے اوپر بیٹھ جاتے کیونکہ ہیبت و عظمت خداوندی کے باعث سوکھے درخت کی طرح آپ بالکل بے حس و حرکت کھڑے رہتے تھے۔

حضرت ابراہیم بن شریکؒ کے سجدہ کی کیفیت یہ تھی کہ جب آپ سجدہ کرتے تھے تو جانور آپ کو مٹی کا ٹیلہ خیال کر کے آپ کی پشت پر بیٹھ جاتے تھے۔

سعید تنوخی رحمۃ اللہ علیہ جب نماز پڑھتے تو ان کے آنسو رخساروں پر سے داڑھی پر گرنے سے نہ تھمتے تھے۔ خلف بن ایوبؒ سے کسی نے کہا کہ تمہیں نماز میں مکھیاں نہیں ستاتیں، فرمایا کہ میں اپنے نفس کو ایسی چیز کا عادی نہیں کرتا کہ میری نماز کو فاسد کر دے سائل نے کہا کہ تم کو صبر کیسے ہوتا ہے ، فرمایا کہ فاسق لوگ حکومت کے کوڑے کھاتے ہیں اور حرکت نہیں کرتے تاکہ لوگ کہیں کہ بڑے صابر ہیں اور اس بات کا آپس میں فخر کرتے ہیں ، میں اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہوں اور ایک مکھی کی وجہ سے حرکت کر جاؤں۔

(احیاء)

Marfat.com

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے متعلق نقل کیا گیا ہے کہ جب نماز کا وقت آتا تو بدن پر کپکپی آ جاتی اور چہرے کا رنگ بدل جاتا، کسی نے پوچھا تو فرمایا کہ اس امانت کے ادا کرنے کا وقت ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا اور اس کے اٹھانے سے سب نے انکار کیا اور انسانوں نے اس کو اٹھایا۔ اب نامعلوم میں اس کو (پورا ادا کر رہا ہوں یا) کیسے ادا کر رہا ہوں۔

حضرت زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ رات دن میں ایک ہزار رکعت نفل پڑھا کرتے تھے، جب وضو کرتے تو چہرہ کا رنگ بدل جاتا اور جب نماز کو کھڑے ہوتے تو بدن پر کپکپی آجاتی، کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا تمہیں خبر نہیں کہ کس کے سامنے کھڑا ہوں، ایک مرتبہ سجدہ میں تھے کہ گھر میں آگ لگ گئی لوگوں نے شور مچایا اے رسول اللہ کے بیٹے آگ لگ گئی، آگ آگ، مگر یہ اطمینان سے نماز پڑھتے رہے جب فارغ ہوئے تو آگ بجھ چکی تھی کسی نے ان سے پوچھا تو فرمایا کہ اس سے زیادہ سخت آگ (یعنی جہنم کی آگ) کے خوف نے اس کی طرف متوجہ نہ ہونے دیا۔ (روض)

حاتم اصمؒ سے عاصم بن یوسف نے دریافت کیا کہ آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا جب نماز کا وقت آتا ہے تو بڑی احتیاط کے ساتھ وضو کرتا ہوں کہ کوئی سنت اور مستحب چھوٹ نہ جائے وضو کر کے جائے نماز پر کھڑا ہوتا ہوں، کعبہ کو اپنے منہ کے سامنے، رب العالمین کو اپنے سر پہ حاضر جانتا ہوں، جنت کو اپنی داہنی طرف اور دوزخ کو بائیں طرف، ملک الموت کو اپنے پیچھے خیال کرتا ہوں، پھر نماز کو اپنی آخری نماز تصور کرتا ہوں، بڑی تعظیم سے اللہ اکبر کہتا ہوں، نہایت ادب کے ساتھ قرأت پڑھتا ہوں، بڑے غور اور تامل کے ساتھ قرآن سنتا اور سمجھتا ہوں، پھر نہایت تواضع کے ساتھ رکوع کرتا ہوں اور انتہائی انکساری اور عاجزی کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں، نہایت انکساری کے ساتھ گردن جھکا کر التحیات پڑھتا ہوں، پوری

Marfat.com

امید کے ساتھ سلام پھیرتا ہوں۔ خوفِ الٰہی کو اپنے دل میں جگہ دیتا ہوں اور نماز قبول ہونے کی امید اور نہ قبول ہونے کا ڈر دل میں رکھ کر نماز سے فارغ ہوتا ہوں اور آئندہ ساری عمر ایسی نماز پڑھنے کا عہد اپنے دل میں کرتا ہوں اور پورے تیس سال سے اسی طرح نماز پڑھتا ہوں، عاصم بن یوسف یہ باتیں سن کر چیخیں مار مار کر روتے تھے اور افسوس کے ساتھ کہے جاتے تھے، ہائے ہم سے تو اس طرح کی ایک نماز بھی کبھی ادا نہ ہوئی۔ (روح البیان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝

ترجمہ

بیشک نماز کا مومنوں پر اوقات مقررہ میں ادا کرنا فرض ہے

(سورہ نساء)

فضائل و مسائل نماز

حصّہ دوم

مسائل نماز

مصنف:۔ صوفی خادم حسین چشتی صابری

چک نمبر ۲۶ ر۔ب وڈاہیلا شریف ڈاکخانہ خاص نزد ڈجکوٹ

تحصیل و ضلع فیصل آباد

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	وضو کا بیان	۹۶
۲	وضو کا طریقہ	۹۶
۳	وضو کے فرائض	۹۷
۴	وضو کی سنتیں	۹۷
۵	مستحبات وضو	۹۸
۶	وضو کی دعائیں	۹۸
۷	کلی کرنے کی دُعا	۹۹
۸	ناک میں پانی ڈالنے کی دُعا	۹۹
۹	منہ دھونے کی دُعا	۹۹
۱۰	دایاں ہاتھ دھونے کی دُعا	۹۹
۱۱	بایاں ہاتھ دھونے کی دُعا	۱۰۰
۱۲	سر کے مسح کی دُعا	۱۰۰
۱۳	کانوں کے مسح کی دُعا	۱۰۰
۱۴	گردن کے مسح کی دُعا	۱۰۰
۱۵	دایاں پاؤں دھونے کی دُعا	۱۰۰
۱۶	بایاں پاؤں دھونے کی دُعا	۱۰۰
۱۷	مسواک کے مستحبات	۱۰۱
۱۸	مکروہات مسواک	۱۰۱
۱۹	مکروہات وضو	۱۰۱
۲۰	نواقض وضو	۱۰۲
۲۱	متفرق مسائل	۱۰۲
۲۲	معذور کے احکام	۱۰۸
۲۳	موزوں پر مسح کرنے کا بیان	۱۱۰
۲۴	مسائل	۱۱۱
۲۵	اذان کا بیان	۱۲۰
۲۶	چند ضروری مسائل	۱۲۰
۲۷	اذان	۱۲۰
۲۸	اذان کا طریقہ	۱۲۱
۲۹	چند ضروری مسائل	۱۲۲
۳۰	اذان کی دُعا	۱۲۴
۳۱	اذان کا مطلب	۱۲۴
۳۲	اذان کی فضیلت	۱۲۶
۳۳	اقامت	۱۲۸
۳۴	اجابت اذان و اقامت	۱۲۹

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۵	متفرق مسائل	۱۲۹
۳۶	غسل کا بیان	۱۳۳
۳۷	غسل فرض	۱۳۳
۳۸	غسل واجب	۱۳۳
۳۹	غسل سنت	۱۳۳
۴۰	غسل مستحب	۱۳۳
۴۱	فرائض غسل	۱۳۴
۴۲	غسل کی سنتیں	۱۳۴
۴۳	مستحبات غسل	۱۳۵
۴۴	غسل کا طریقہ	۱۳۵
۴۵	چند ضروری مسائل	۱۳۵
۴۶	جنابت کے احکام و مسائل	۱۳۸
۴۷	حیض کا بیان	۱۴۲
۴۸	نفاس کا بیان	۱۵۰
۴۹	حیض و نفاس وغیرہ کے احکام کا بیان	۱۵۲
۵۰	تیمم کا بیان	۱۵۴
۵۱	تیمم کی شرطیں	۱۵۴
۵۲	تیمم کے رکن	۱۵۵
۵۳	تیمم کی سنتیں	۱۵۵
۵۴	تیمم کا مکمل طریقہ	۱۵۵
۵۵	چند ضروری مسائل	۱۵۶
۵۶	بالوں کے متعلق احکام	۱۶۶
۵۷	پانی کا بیان	۱۶۸
۵۸	کنوئیں کا بیان	۱۷۴
۵۹	آدمی اور جانوروں کے جھوٹے کا بیان	۱۷۹
۶۰	نجاسات کا بیان	۱۸۲
۶۱	نجاست حکمیہ	۱۸۲
۶۲	نجاست حقیقیہ	۱۸۲
۶۳	نجس چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ	۱۸۸
۶۴	استنجے کا بیان	۱۹۵
۶۵	چند ضروری مسائل	۱۹۶
۶۶	اوقاتِ نماز کا بیان	۲۰۰
۶۷	فجر	۲۰۰
۶۸	ظہر	۲۰۰
۶۹	عصر	۲۰۰
۷۰	مغرب	۲۰۰
۷۱	عشاء	۲۰۱
۷۲	چند ضروری مسائل	۲۰۱
۷۳	اوقات مکروہہ	۲۰۲

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۷۴	تعداد رکعات	۲۰۲
۷۵	نماز کی شرطیں، فرائض واجبات اور سنتیں وغیرہ	۲۰۳
۷۶	شرائط نماز	۲۰۳
۷۷	پہلی شرط	۲۰۳
۷۸	دوسری شرط	۲۰۴
۷۹	تیسری شرط	۲۰۴
۸۰	چوتھی شرط	۲۰۵
۸۱	پانچویں شرط	۲۱۰
۸۲	چھٹی شرط	۲۱۴
۸۳	ساتویں شرط	۲۱۴
۸۴	فرائض یا ارکان نماز	۲۱۸
۸۵	تکبیر تحریمہ	۲۱۸
۸۶	قیام	۲۱۹
۸۷	قرأت	۲۲۱
۸۸	رکوع	۲۲۱
۸۹	سجدہ	۲۲۲
۹۰	قعدہ اخیرہ	۲۲۳
۹۱	خروج بصنعہ اپنے کسی فعل کے ساتھ نماز سے فارغ ہونا	۲۲۴
۹۲	واجبات نماز	۲۲۵
۹۳	نماز کی سنتیں	۲۲۶
۹۴	چند ضروری مسائل	۲۲۷
۹۵	مفسدات نماز	۲۳۲
۹۶	اقوال	۲۳۲
۹۷	افعال	۲۳۲
۹۸	چند ضروری مسائل	۲۳۳
۹۹	مکروہات نماز	۲۴۰
۱۰۰	مکروہ تحریمی	۲۴۰
۱۰۱	مکروہ تنزیہی	۲۴۲
۱۰۲	نماز پڑھنے کا طریقہ	۲۴۵
۱۰۳	قیام	۲۴۶
۱۰۴	تعوذ	۲۴۶
۱۰۵	تسمیہ	۲۴۶
۱۰۶	سورہ فاتحہ	۲۴۶
۱۰۷	سورہ اخلاص	۲۴۷
۱۰۸	تسبیح رکوع	۲۴۷
۱۰۹	تسمیع	۲۴۷
۱۱۰	تحمید	۲۴۷
۱۱۱	سجدہ کی تسبیح	۲۴۸

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۱۴	قعدہ	۲۴۸
۱۱۳	تشہد	۲۴۸
۱۱۴	درود شریف	۲۴۹
۱۱۵	سلام	۲۵۱
۱۱۶	عورتوں اور مردوں کی نماز میں فرق	۲۵۱
۱۱۷	نماز توڑنے کے اعذار	۲۵۲
۱۱۸	نماز کے بعد کے اذکار اور دعائیں	۲۵۳
۱۱۹	ذکرِ اوّل	۲۵۴
۱۲۰	ذکرِ دوم	۲۵۴
۱۲۱	ذکرِ سوم	۲۵۴
۱۲۲	ذکرِ چہارم	۲۵۴
۱۲۳	پہلی دُعا	۲۵۵
۱۲۴	دوسری دُعا	۲۵۵
۱۲۵	تیسری دُعا	۲۵۵
۱۲۶	چوتھی دُعا	۲۵۶
۱۲۷	قرآن شریف پڑھنے کا بیان	۲۵۶
۱۲۸	مسائل قرأت بیرون نماز	۲۶۲
۱۲۹	امامت وجماعت کا بیان	۲۶۵
۱۳۰	جماعت کے واجب ہونے کی شرطیں	۲۶۷
۱۳۱	ترکِ جماعت کے اعذار	۲۶۷
۱۳۲	جماعت کے صحیح ہونے کی شرطیں	۲۶۹
۱۳۳	جماعت کے احکام	۲۷۷
۱۳۴	مقتدی اور امام کے متعلق مسائل	۲۷۸
۱۳۵	مقتدی کی قسمیں	۲۸۵
۱۳۶	مسبوق کے متعلق مسائل	۲۸۸
۱۳۷	مقتدیوں اور امام میں اختلاف کے مسائل	۲۸۹
۱۳۸	نمازیں بے وضو ہونے کا بیان	۲۹۰
۱۳۹	بناء کرنے کے لئے شرطیں	۲۹۰
۱۴۰	چند ضروری مسائل	۲۹۱
۱۴۱	خلیفہ کرنے کا بیان	۲۹۳
۱۴۲	چند ضروری مسائل	۲۹۳
۱۴۳	جماعت میں شامل ہونے اور ہونے کے مسائل	۲۹۵
۱۴۴	مساجد کے احکام	۲۹۸
۱۴۵	سجدہ سہو کا بیان	۳۰۵
۱۴۶	سجدہ سہو کا طریقہ	۳۰۵
۱۴۷	چند ضروری مسائل	۳۰۵

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۴۸	سجدۂ تلاوت	۳۱۵
۱۴۹	چند ضروری مسائل	۳۱۶
۱۵۰	نمازِ وتر کا بیان	۳۲۵
۱۵۱	طریقہ	۳۲۶
۱۵۲	دُعائے قنوت	۳۲۷
۱۵۳	چند ضروری مسائل	۳۲۷
۱۵۴	نمازِ جمعہ کا بیان	۳۳۰
۱۵۵	فضائل یوم جمعہ	۳۳۰
۱۵۶	فضائل نمازِ جمعہ	۳۳۲
۱۵۷	جمعہ چھوڑنے پر وعید	۳۳۳
۱۵۸	جمعہ کی تیاری اور آدابِ مجلس	۳۳۴
۱۵۹	ثوابِ جمعہ	۳۳۵
۱۶۰	نمازِ جمعہ کے صحیح ہونے کی شرطیں	۳۳۶
۱۶۱	نمازِ جمعہ کے واجب ہونے کی شرطیں	۳۴۱
۱۶۲	متفرق مسائل	۳۴۳
۱۶۳	قبولِ دُعا کی ساعت	۳۴۸
۱۶۴	نمازِ عیدین کا بیان	۳۴۸
۱۶۵	نمازِ عیدین	۳۵۰
۱۶۶	عید کی سنتیں	۳۵۱
۱۶۷	نمازِ عیدین پڑھنے کا طریقہ	۳۵۱
۱۶۸	چند ضروری مسائل	۳۵۲
۱۶۹	بیماری کا بیان	۳۵۶
۱۷۰	بیماری کے متعلق چند احادیث	۳۵۷
۱۷۱	عیادتِ مریض	۳۶۲
۱۷۲	عیادت کے بارہ میں چند احادیث	۳۶۳
۱۷۳	مسافرانہ زندگی	۳۶۸
۱۷۴	وقتِ مرگ کے احکام	۳۶۹
۱۰۵	نہلانے کا بیان	۳۷۰
۱۷۶	نہلانے کا طریقہ	۳۷۱
۱۷۷	ضروری مسائل	۳۷۲
۱۷۸	کفن کا بیان	۳۷۷
۱۷۹	پہنانے کا طریقہ	۳۷۷
۱۸۰	ضروری مسائل	۳۷۸
۱۸۱	جنازہ کا بیان	۳۸۰
۱۸۲	نمازِ جنازہ	۳۸۳
۱۸۳	نمازِ جنازہ کے واجب ہونے کی شرطیں	۳۸۳
۱۸۴	نمازِ جنازہ کے صحیح ہونے کی شرطیں	۳۸۴

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۸۵	نمازِ جنازہ کے رُکن	۳۸۶
۱۸۶	نمازِ جنازہ کی سنتیں	۳۸۷
۱۸۷	نیت و طریقہ	۳۸۷
۱۸۸	ضروری مسائل	۳۸۸
۱۸۹	دفن کرنے کا طریقہ	۳۹۴
۱۹۰	تعزیت کا بیان	۳۹۵
۱۹۱	تعزیت کے بارہ میں چند احادیث	۳۹۷
۱۹۲	مسافر کی نماز کا بیان	۴۰۴
۱۹۳	مریض کی نماز کا بیان	۴۱۳
۱۹۴	سنن و نوافل کے احکام	۴۱۷
۱۹۵	بعض نفل نمازوں کا بیان	۴۲۵
۱۹۶	تحیۃ الوضو	۴۲۵
۱۹۷	تحیۃ المسجد	۴۲۵
۱۹۸	چند ضروری مسائل	۴۲۵
۱۹۹	نمازِ اشراق	۴۲۶
۲۰۰	نمازِ چاشت	۴۲۷
۲۰۱	نمازِ چاشت کے بارہ میں احادیث	۴۲۷
۲۰۲	نمازِ سفر	۴۲۸
۲۰۳	صلوٰۃ اللیل	۴۲۸
۲۰۴	نمازِ تہجّد	۴۲۸
۲۰۵	طریقِ تہجّد	۴۲۹
۲۰۶	نمازِ تہجّد کے فضائل	۴۲۹
۲۰۷	نمازِ استخارہ	۴۳۳
۲۰۸	طریقِ نماز	۴۳۳
۲۰۹	دُعائے استخارہ	۴۳۴
۲۱۰	صلوٰۃ التسبیح	۴۳۵
۲۱۱	چند ضروری مسائل	۴۳۷
۲۱۲	نمازِ حاجت	۴۳۷
۲۱۳	نمازِ حفظ الایمان	۴۳۹
۲۱۴	نمازِ آسانیٔ ضبطۂ قبر	۴۴۰
۲۱۵	نمازِ آسانیٔ سوال منکر و نکیر	۴۴۰
۲۱۶	نمازِ حفاظتِ نفس	۴۴۱
۲۱۷	ہر مہینے کی نفل نمازوں کا بیان	۴۴۱
۲۱۸	محرم شریف کے نوافل	۴۴۱
۲۱۹	صفر کے نوافل	۴۴۷
۲۲۰	ربیع الاوّل کے نوافل	۴۴۸
۲۲۱	ربیع الآخر کے نوافل	۴۴۹
۲۲۲	جمادی الاولیٰ کے نوافل	۴۵۰
۲۲۳	جمادی الاخریٰ کے نوافل	۴۵۰
۲۲۴	رجب کے نوافل	۴۵۰

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۲۵	شعبان کے نوافل	۴۵۳
۲۲۶	رمضان المبارک کے نوافل	۴۵۶
۲۲۷	شوال کے نوافل	۴۵۹
۲۲۸	ذیقعدہ کے نوافل	۴۶۱
۲۲۹	ذوالحجہ کے نوافل	۴۶۱
۲۳۰	ہفتہ بھر کی نفل نمازوں کا بیان	۴۶۴
۲۳۱	ہفتہ کی رات کے نوافل	۴۶۶
۲۳۲	ہفتہ کے دن کے نوافل	۴۶۷
۲۳۳	اتوار کی رات کے نوافل	۴۶۷
۲۳۴	اتوار کے دن کے نوافل	۴۶۸
۲۳۵	سوموار کی رات کے نوافل	۴۶۹
۲۳۶	سوموار کے دن کے نوافل	۴۷۰
۲۳۷	منگل کی رات کے نوافل	۴۷۱
۲۳۸	منگل کے دن کے نوافل	۴۷۱
۲۳۹	بدھ کی رات کے نوافل	۴۷۲
۲۴۰	بدھ کے دن کے نوافل	۴۷۲
۲۴۱	جمعرات کی رات کے نوافل	۴۷۳
۲۴۲	جمعرات کے دن کے نوافل	۴۷۴
۲۴۳	جمعہ کی رات کے نوافل	۴۷۴
۲۴۴	جمعہ کے دن کے نوافل	۴۷۴
۲۴۵	نماز تراویح	۴۷۶
۲۴۶	ضروری مسائل	۴۷۶
۲۴۷	قضا نمازوں کی ادائیگی	۴۸۰
۲۴۸	ضروری مسائل	۴۸۱
۲۴۹	نماز قتل	۴۸۵
۲۵۰	نماز کسوف و خسوف	۴۸۶
۲۵۱	چند ضروری مسائل	۴۸۷
۲۵۲	نماز استسقاء	۴۸۸
۲۵۳	نماز استسقاء کے بارہ میں چند احادیث	۴۸۹
۲۵۴	نماز خوف	۴۹۱
۲۵۵	چند ضروری مسائل	۴۹۴
۲۵۶	نماز خوف کے بارہ میں چند احادیث	۴۹۴
۲۵۰	شش کلمے	۴۹۵
۲۵۰	پہلا کلمہ طیبہ	۴۹۵
۲۵۹	دوسرا کلمہ شہادت	۴۹۵
۲۶۰	تیسرا کلمہ تمجید	۴۹۵
۲۶۱	چوتھا کلمہ توحید	۴۹۶
۲۶۲	پانچواں کلمہ استغفار	۴۹۶

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۶۳	چھٹا کلمہ ردِ کفر	۴۹۷
۲۶۴	ایمان مفصل	۴۹۷
۲۶۵	ایمان مجمل	۴۹۸

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ ھُدَاۃِ الدِّیْنِ الْمُتِیْنِ وَمَنْ تَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ د

امّا بعد، انگریز کے دورِ غلامی نے ہمارے مذہبی احساسات کو اس قدر مُردہ کر دیا کہ آج آزادی کے بعد بھی ہم اپنے دینی اور قومی مسائل کے جاننے میں شرم محسوس کرتے ہیں۔ حالانکہ اب تو ہمیں پورے انہماک کے ساتھ اپنے آپ کو ہر طرح مسلمان ثابت کر دکھانا چاہیئے۔ اب تو کسی شخص کو عملاً قولاً فعلاً مسلک قبول اسلام کو قبول کرنے میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں۔ بلکہ ہم نے پاکستان بنایا ہی اسلئے تھا کہ ہم مذہبی دینی اور ثقافتی طور پر ترقی کے خواہاں تھے۔ ہمارے عوام اب بھی ہر قسم کے مسائل جاننے کے لئے ایسے آسان وسائل کی تلاش میں ہیں جہاں سے وہ آسانی کے ساتھ دین کی موٹی موٹی باتیں سیکھ سکیں۔ قرنِ اوّل میں مولوی نہیں تھے مگر علم و فضل اور دین جاننے کے لحاظ سے ہر شخص مولوی تھا بنابریں رسالہ ہذا میں نماز کے مسائل نہایت آسان پیرایہ میں لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ سمجھنے اور سمجھانے میں آسانی ہو اور نفع عام ہو جائے اگر کوئی غلطی یا کوتاہی نظر سے گذرے تو وہ میری لغزشِ قلم اور بے علمی کا نتیجہ ہے۔ نظرِ لطف و کرم سے اس کی اصلاح فرما دیں تو موجبِ شکر و منت ہوگا۔

احقر، مؤلف

وضو کا بیان

نماز پڑھنے سے پہلے وضو کرنا شرط ہے بغیر وضو نماز نہیں ہوتی جیساکہ قرآنِ کریم میں ارشاد ہے۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ط (مائدہ ع ۲)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو پہلے مونہوں کو دھوؤ اور اپنے ہاتھوں کو بھی کہنیوں تک اور اپنے سروں کا مسح کرو اور پاؤں دھوؤ ٹخنوں تک۔

وضو کا طریقہ

پہلے پاکیزگی حاصل کرنے اور ثواب پانے کی نیت کرے اور بسم اللہ پڑھ کر تین بار دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھوئے پھر تین بار کلی کرے میسر ہو تو مسواک کرے پھر تین بار ناک میں پانی چڑھائے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے پھر تین بار منہ دھوئے کہ پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونوں کانوں کی لَو تک کوئی جگہ خشک نہ رہے۔ اگر داڑھی ہو تو خلال کرے پھر تین بار دونوں ہاتھ کہنیوں تک (پہلے دایاں پھر بایاں) دھوئے پھر دونوں ہاتھ پانی سے تر کرکے پورے سر کا ایک دفعہ مسح کرے۔ اس طرح کہ دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیاں پیشانی کے بالوں سے سر کے درمیانی حصہ پر پھیرتا ہوا گدی تک لے جائے اور پھر گدی سے ہتھیلیاں سر کے اطراف پر پھیرتا ہوا واپس لائے پھر شہادت کی انگلی سے

کان کے اندرونی حصّہ اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کی بیرونی سطح اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے پھر تین بار دونوں پاؤں پہلے دایاں پھر بایاں ٹخنوں تک بائیں ہاتھ سے دھوئے اور انگلیوں کا خلال کرے۔ وضو کرنے میں بعض اعضاء کا دھونا فرض ہے اور بعض کا دھونا سنت اور مستحب ہے اس لئے ان کو ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔

وضو کے فرائض

اِن کی کوتاہی سے وضو نہیں ہوتا اور یہ چار ہیں ۱۔ منہ دھونا یعنی شروع پیشانی سے تھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک۔ ۲۔ دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔ ۳۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ ۴۔ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضو کی سُنّتیں

۱۔ نیت کرنا رفع حدث کی یا قربت کی۔ ۲۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا۔ ۳۔ پہنچوں تک دونوں ہاتھ دھونا اگر یہ پاک ہوں۔ ۴۔ ہاتھوں کی انگلیوں میں خلال کرنا۔ ۵۔ مسواک کرنا۔ ۶۔ کلی کرنا۔ ۷۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ ۸۔ ہر عضو کو تین بار دھونا۔ ۹۔ اعضاء کو ترتیب سے دھونا۔ ۱۰۔ اعضاء کو پے در پے دھونا یعنی پہلے دھویا ہوا عضو خشک نہ ہو جائے۔ ۱۱۔ داڑھی کا خلال کرنا اس صورت سے کہ پشت دست آنکھوں کے سامنے رہے اور ہتھیلی آگے کو۔ ۱۲۔ سارے سر کا مسح کرنا۔ ۱۳۔ کانوں کا مسح کرنا۔ ۱۴۔ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنا۔ اس طرح کہ بائیں کی چھنگلی کے ساتھ دائیں پاؤں کی چھنگلی سے شروع کرکے بائیں پاؤں کی چھنگلی پر ختم کرے اور بروقت خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلی کو پاؤں کی انگلیوں کے نیچے سے اوپر کی طرف کھینچے۔ (درمختار، شامی)

Marfat.com

مستحباتِ وضو

۱۔ قبلہ رُخ بیٹھنا۔ ۲۔ مٹی کے برتن سے وضو کرنا۔ ۳۔ وضو کا برتن بایں[1] جانب رکھنا۔ ۴۔ اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا۔ ۵۔ بایں ہاتھ سے ناک جھاڑنا۔ ۶۔ ہر عضو پہ پہلے تر ہاتھ ملنا۔ ۷۔ وقت سے پہلے (غیر معذور کو) وضو کرنا۔ ۸۔ انگوٹھی کو پھرانا جبکہ انگوٹھی ڈھیلی ہو ورنہ فرض ہے۔ ۹۔ ہر عضو دھوتے وقت بسم اللہ پڑھنا۔ ۱۰۔ وضو میں درود شریف پڑھنا۔ ۱۱۔ گردن کا مسح کرنا۔ ۱۲۔ وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے[2] ہو کر پینا۔ ۱۳۔ اعضاء کو داہنی طرف سے دھونا۔ ۱۴۔ اعضاء کو حدود معینہ سے زیادہ دھونا۔ ۱۵۔ دونوں پاؤں کو بائیں ہاتھ سے دھونا۔ ۱۶۔ غیر سے مدد نہ چاہنا مگر معذور[3] کو درست ہے۔ ۱۷۔ وضو کے بعد سورہ انا انزلنا[4] و کلمہ شہادت[5] مع اس دعا کے پڑھنا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَ رَسُوْلُکَ ۔۔۔ آسمان کی طرف نظر کر کے پڑھے (شامی و مراقی الفلاح)

وضو کی دُعائیں

وضو میں ہر عضو کے دھوتے وقت علیحدہ علیحدہ دعائیں بھی پڑھی جاتی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ اگر بڑا برتن ہو جس میں چلو ڈال کر وضو کرے تو دایں طرف رکھے (عالمگیری)

۲۔ اس وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ (شرح سفر السعادت)

۳۔ عذر یہ ہیں بدن بھاری ہو یا بیمار ہو یا کبیر سنی ہو (غایۃ الاوطار)

باقی اگلا صفحہ پر

Marfat.com

کُلی کرنے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ میری مدد کر تلاوت قرآن پر اور اپنے ذکر پر اور اپنے شکر پر اور اپنی عبادت کی خوبی پر۔

ناک میں پانی ڈالنے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَۃَ النَّارِ۔

ترجمہ۔ اے اللہ مجھ کو جنت کی خوشبو سنگھا اور جہنم کی بو سے بچا۔

مُنہ دھونے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ۔

ترجمہ۔ اے اللہ! میرا چہرہ روشن کر جس دن کہ بہت سے چہرے روشن ہوں گے اور بہت سے سیاہ ہوں گے۔

دایاں ہاتھ دھونے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

ترجمہ۔ اے اللہ! میرا نامۂ اعمال میرے دائیں ہاتھ میں دیجیو اور میرا حساب آسان کیجیو۔

۴۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو شخص ایک دفعہ بعد وضو سورہ انا انزلنا پڑھے وہ صدیقین میں ہوگا اور جو دو دفعہ پڑھے گا اس کا نام شہداء کے دفتر میں لکھا جائے گا جو تین دفعہ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو گروہ انبیاء کے ساتھ اٹھائے گا۔ (مراقی الفلاح)

۵۔ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ جو کوئی کلمہ شہادت کو بعد وضو کے پڑھے اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھولے جائیں گے جس سے چاہے داخل جنت ہو (رواہ مسلم)

Marfat.com

بایاں ہاتھ دھونے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ ۔ ترجمہ۔ اے اللہ میرا نامۂ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں نہ دیجیو اور نہ میری پیٹھ کے پیچھے سے ۔

سر کے مسح کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ ۔ ترجمہ۔ اے اللہ مجھے اپنے عرش کے سایہ تلے جگہ دیجیو جس دن تیرے عرش کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا۔

کانوں کے مسح کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ ۔ ترجمہ اے اللہ مجھے ان لوگوں میں کردے جو بات سُنتے ہیں اور اچھی بات پر عمل کرتے ہیں ۔

گردن کے مسح کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ ۔ ترجمہ۔ اے اللہ میری گردن آگ سے آزاد کردے ۔

دایاں پاؤں دھونے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ ۔ ترجمہ ۔ اے اللہ میرے پاؤں صراط پر ثابت رکھ جس دن پاؤں پھسلیں گے

بایاں پاؤں دھونے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّ سَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّ تِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ ۔ ترجمہ ۔ اے اللہ میرے گناہوں کو بخش دے اور میری کوشش

بار آور کردے اور میری تجارت برباد نہ ہو۔ (شامی)

مسواک کے مستحبات

۱۔ مسواک داہنے ہاتھ میں اس طریقے سے پکڑنی چاہیئے کہ چھنگلیا اور انگوٹھے نیچے رہے اور تین انگلیاں اوپر رہیں۔ ۲۔ مسواک سیدھی بے گرہ اور ایک بالشت کی مقدار لمبی ہو۔ اگر بالشت سے بڑی ہو تو اس پر شیطان سوار ہوتا ہے۔ ۳۔ موٹائی چھنگلی انگلی کے برابر ہو۔ ۴۔ تلخ لکڑی کی ہو یا زیتون یا پیلو کی۔ ۵۔ دانتوں میں مسواک عرضاً کرنی چاہیئے طولاً نہ کرے ادنیٰ درجہ مسواک کا تین مرتبہ اوپر کے دانتوں میں اور تین مرتبہ نیچے کے دانتوں میں پھیرنا ہے اور ہر مرتبہ مسواک دھو کر منہ میں ڈالے۔ ۶۔ مسواک جب قابل استعمال نہ رہے تو اسے دفن کر دیں یا کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیں کہ کسی ناپاک جگہ نہ گرے کہ ایک تو وہ آلۂ ادائے سنت ہے اس کی تعظیم چاہیئے دوسرے آب دہن مسلم ناپاک جگہ ڈالنے سے خود محفوظ رکھنا چاہیئے (بہار شریعت)

مکروہات مسواک

۱۔ لیٹ کر یا پہلو کے بل مسواک کرنا اس سے تلی بڑھ جاتی ہے۔ ۲۔ مٹھی سے پکڑنا اس سے بواسیر پیدا ہوتی ہے۔ ۳۔ چوسنا اس سے اندھا ہو جاتا ہے۔ ۴۔ بعد فارغ ہونے کے مسواک کو نہ دھونا کہ اس کو شیطان کرتا ہے۔ ۵۔ مسواک کو کھڑی نہ رکھنا کہ اس سے جنون پیدا ہوتا ہے۔ ۶۔ انار، ریحان یا بانس کی لکڑی سے کرنا۔ (در مختار)

مکروہاتِ وضو

دس میں یہ افعال کرنے منع ہیں۔
۱۔ چہرہ پر زور سے پانی مارنا۔ ۲۔ پانی کا حاجت سے کم یا زیادہ کرنا یعنی نہ تو مثل تیل کے چپڑے اور نہ ہی حد اسراف

Marfat.com

کو سننے ۔ ۳۔ وضو کے اندر بلا ضرورت اشد دنیا کی باتیں کرنا۔ ۴۔ تین بار مسح کرنا نئے پانی سے ۔ ۵۔ ناپاک مکان میں وضو کرنا۔ ۶۔ عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا۔ ۷۔ مسجد کے اندر وضو کرنا۔ ۸۔ ایسے پانی میں تھوکنا یا ناک سنکنا جس سے وضو کر رہا ہو، اگرچہ پانی جاری ہو۔ ۹۔ پیر دھونے کے وقت پاؤں کو قبلہ رُخ سے نہ پھیرنا۔ ۱۰۔ کُلّی کے لئے بائیں ہاتھ سے پانی لینا اسی طرح ناک میں بھی ۔ ۱۱۔ داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا بغیر عُذر کے۔ ۱۲۔ کسی برتن کو اپنے لئے خاص کرنا۔ (عالمگیری و درمختار وکبیری)

نواقضِ وضو

۱۔ پاخانہ اور پیشاب کی جگہ سے کوئی چیز نکلنا۔ ۲۔ جسم کے اندر کسی جگہ سے خون یا پیپ کا نکل کر مخرج سے پاک جگہ[1] پر پہنچنا۔ ۳۔ سہارے سے سونا بشرطیکہ سرین زمین پر نہ جمے ہوں ۔ ۴۔ منہ بھر[2] قے آنا۔ ۵۔ رکوع سجود والی نماز کے اندر بالغ کا قہقہہ مارنا اگرچہ سہواً ہی ہو۔ ۶۔ مباشرت فاحشہ یعنی دونوں شرمگاہوں کا بلا حائل بھڑ[3] جانا اگرچہ دو عورتوں کے درمیان ہو۔ ۷۔ بیہوشی اور جنون اور غشی اور اتنا نشہ کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں۔

متفرق مسائل

مسئلہ ۱۔ مرد یا عورت کے آگے[4] سے ہوا نکلی یا پیٹ میں ایسا زخم ہو گیا کہ جھلّی تک پہنچا اس سے ہوا نکلی تو وضو نہیں جائے گا۔ (منیہ وغیرہ)

مسئلہ ۲۔ اگر کسی عورت کی پاخانہ اور پیشاب کی جگہ پھٹ کر ایک ہو جائے اور

---

[1] پاک جگہ سے مراد وہ جگہ ہے جس کے پاک کرنے کا حکم وضو یا غسل میں ہو۔ [2] بلغم کی قے اگرچہ منہ بھر کر ہو ناقض وضو نہیں۔ [3] لیکن مرد کے وضو ٹوٹنے کے لئے انتشار شرط ہے۔ [4] یہ نادر الوقوع ہے۔

اس کو ریح آوے اور یہ معلوم نہ ہو کہ یہ ہوا پاخانہ کی جگہ سے نکلی یا پیشاب کی جگہ سے تو اگر اس عورت کی ریح میں بدبو ہے تب تو اس عورت کا وضو ٹوٹ گیا کیونکہ بدبو اس ریح میں ہوتی ہے جو پاخانہ کی جگہ سے نکلتی ہے اور وہ ناقض وضو ہے اور اگر بدبو نہیں تو یہ ریح پیشاب کی جگہ سے نکلی اور یہ اخراج ہے اور اختلاج وضو کو نہیں توڑتا مگر احتیاط اسی میں ہے کہ وضو کر لے (درمختار، شامی) مسئلہ ۳۔ جو پانی آنکھ یا ناک یا کان یا زخم سے درد کے ساتھ نکلے وہ سب ناقض وضو ہے۔ (درمختار، شامی)

مسئلہ ۴۔ خون یا پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اس نے ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت رکھتی جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وضو جاتا رہا مگر صرف چمکا یا ابھرا اور بہا نہیں جیسے سوئی کی نوک یا بال کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون ابھر یا چمک جاتا ہے یا خلال کیا یا مسواک کی لکڑی سے دانت یا کچھ یا دانت ہے کوئی چیز کاٹی اس پر خون کا اثر پایا یا ناک میں انگلی ڈالی اس پر خون کی سرخی آگئی مگر وہ بہنے کے قابل نہ تھا وضو نہیں ٹوٹتا۔ (بہار شریعت) مسئلہ ۵۔ اور اگر بہا مگر ایسی جگہ پہ کہ نہیں آیا جس کا دھونا فرض ہو تو وضو نہیں ٹوٹا مثلاً آنکھ میں دانہ تھا اور ٹوٹ کر آنکھ کے اندر ہی بھیل گیا باہر نہیں نکلا یا کان کے اندر دانہ ٹوٹا اور اس کا پانی سوراخ سے باہر نہ نکلا تو ان صورتوں میں وضو باقی ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ ۶۔ آنسو اور پسینہ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (درمختار)

مسئلہ ۷۔ کسی کے زخم سے ذرا ذرا خون نکلنے لگا اس نے اس پر مٹی ڈال دی یا کپڑے سے پونچھ لیا پھر ذرا سا نکلا پھر اس نے پونچھ ڈالا اسی طرح کئی دفعہ کیا کہ خون بہنے نہ پایا تو دل میں سمجھے اگر ایسا معلوم ہو کہ اگر پونچھا نہ جاتا تو بہہ پڑتا تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر ایسا ہو کہ پونچھا نہ جاتا تب بھی نہ

Marfat.com

بہتا تو وضو نہ ٹوٹے گا۔ (منیہ) مسئلہ ۸۔ اگر کسی نے زخم پر پٹی باندھی اور خون وغیرہ کی تراوٹ پٹی پہ ظاہر ہوگئی تو اب وضو بعد ظاہر ہونے خون وغیرہ کے ٹوٹ جائے گا۔ کیونکہ یہ تراوٹ بجائے بہنے کے ہے کہ اگر یہ پٹی نہ ہوتی تو خون بہہ جاتا (درمختار) مسئلہ ۹۔ اگر کسی کے کوئی زخم ہوا اس میں سے کیڑا نکلے یا کان سے نکلا یا زخم میں سے کچھ گوشت کٹ کر گر پڑا اور خون نہیں نکلا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (منیہ، درمختار) مسئلہ ۱۰۔ اگر کسی نے فصد لی یا نکسیر پھوٹی یا چوٹ لگی اور خون نکل آیا یا پھوڑے پھنسی سے یا بدن بھر میں اور کہیں سے خون نکلا یا پیپ نکلی تو وضو جاتا رہا، البتہ اگر زخم کے منہ ہی پر رہے زخم کے منہ سے آگے نہ بڑھے تو وضو نہیں گیا۔ (منیہ) مسئلہ ۱۱۔ اگر کسی نے ناک سنکی اور اس میں جمے ہوئے خون کی پھٹکیاں نکلیں تو وضو نہیں ٹوٹا، وضو جب ٹوٹتا ہے کہ پتلا خون نکلے اور بہہ پڑے (منیہ) مسئلہ ۱۲۔ کسی نے اپنے پھوڑے یا چھالے کے اوپر کا چھلکا نوچ ڈالا اور اس کے نیچے خون یا پیپ دکھلائی دینے لگے لیکن وہ خون پیپ اپنی جگہ پر ٹھہرا ہے کسی طرف نکل کر بہا نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا اور جو بہہ پڑا تو وضو ٹوٹ گیا (منیہ) مسئلہ ۱۳۔ کسی کے پھوڑے میں بڑا گہرا گھاؤ ہوگیا تو جب تک خون پیپ اس گھاؤ کے سوراخ کے اندر ہی اندر ہے باہر نکل کر بدن پر نہ آوے اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹتا (منیہ) مسئلہ ۱۴۔ اگر پھوڑے پھنسی کا خون آپ سے نہیں نکلا بلکہ اس نے دبا کے نکالا ہے تب بھی وضو ٹوٹ جاوے گا جبکہ وہ خون بہہ جاوے۔ (منیہ) مسئلہ ۱۵۔ کسی کے تھوک میں خون معلوم ہوا تو اگر تھوک میں خون بہت کم ہے اور تھوک کا رنگ سپیدی یا زردی مائل ہے تو وضو نہیں گیا اور اگر خون زیادہ یا برابر ہے اور رنگ سرخی مائل ہے تو وضو ٹوٹ گیا (منیہ) مسئلہ ۱۶۔ کسی نے جونک لگوائی

Marfat.com

اور جونک میں اتنا خون بھر گیا کہ اگر بیچ سے کاٹ دو تو خون بہ پڑے تو وضو جاتا رہا اور جو اتنا نہ پیا ہو بلکہ بہت کم پیا ہو تو وضو نہیں ٹوٹا۔ اور اگر پھر یا مکھی یا کھٹمل نے خون پیا تو وضو نہیں ٹوٹا۔ (شامی) مسئلہ ۱۷ دنوں کے بعد ناخن کٹائے یا زخم کے اوپر کی مُردار کھال نوچ ڈالی تو وضو میں کوئی نقصان نہیں آیا نہ تو وضو دہرانے کی ضرورت ہے اور نہ ہی اتنی جگہ کے پھر تر کرنے کا حکم ہے (درمختار) مسئلہ ۱۸۔ اگر تھوڑی تھوڑی چند بار قے آئی کہ اس کا مجموعہ منہ بھر ہے تو اگر ایک ہی متلی سے ہے تو وضو توڑ دے گی اور اگر متلی جاتی رہی اور اس کا کوئی اثر نہ رہا پھر نئے سرے سے متلی شروع ہوئی اور قے آئی اور دونوں مرتبہ کی علیحدہ علیحدہ منہ بھر نہیں مگر دونوں جمع کی جائیں تو منہ بھر ہو جائیں تو یہ ناقض وضو نہیں پھر اگر ایک ہی مجلس میں ہے تو وضو کر لینا بہتر ہے (بہار شریعت

مسئلہ ۱۹۔ عورت کے مساس (چھونے) سے وضو نہیں جاتا جب تک مذی وغیرہ نہ نکلے لیکن مستحب ہے کہ وضو کرے (درمختار) مسئلہ ۲۰۔ وضو کے بعد کسی کا ستر دیکھ لیا یا اپنا ستر کھل گیا۔ یا ننگا ہو کر نہایا اور ننگے ہی ننگے وضو کیا تو اس کا وضو درست ہے پھر وضو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے البتہ بدوں لاچاری کے کسی کا ستر دیکھنا یا اپنا دکھلانا گناہ کی بات ہے (کبیری) مسئلہ ۲۱۔ ایک شخص بیٹھا سو رہا ہے اس طرح کہ جھک جھک کر زمین کے قریب ہو جاتا ہے تو جب تک کُرتے نہیں وضو ہے اگر گرتے ہی جاگ پڑا تب بھی وضو رہے گا ورنہ نہیں اسی طرح اگر سوتا ہوا قریب کی باتیں سُنتا رہے تو بھی وضو نہیں جاوے گا (درمختار)

مسئلہ ۲۲۔ نماز وغیرہ کے انتظار میں بعض مرتبہ نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور یہ دفع کرنا چاہتا ہے تو بعض اوقات ایسا غافل ہو جاتا ہے کہ اس وقت جو باتیں ہوئیں ان کی اسے بالکل خبر نہیں بلکہ دو تین آوازیں میں آنکھ کھلی اور اپنے خیال میں یہ سمجھتا

Marfat.com

ہے کہ سویا نہ تھا اس کے اس خیال کا اعتبار نہیں اگر معتبر شخص کہے کہ تو غافل تھا پکارا جواب نہ دیا یا باتیں پوچھی جائیں اور وہ بتا نہ سکے تو اس پر وضو لازم ہے (بہار شریعت) مسئلہ ۲۳۔ درمیان وضو میں اگر ریح خارج ہو یا کوئی ایسی بات ہو جس سے وضو جاتا ہے تو نئے سرے سے پھر وضو کرے وہ پہلے دھلے ہوئے اعضاء بے دھلے ہو گئے۔ (بہار شریعت)
مسئلہ ۲۴۔ چلو میں پانی لینے کے بعد حدث ہوا پانی بے کار ہو گیا کسی عضو کے دھونے میں نہیں کام آسکتا۔ (بہار شریعت) مسئلہ ۲۵۔ اگر ایک وقت وضو کیا تھا پھر دوسرا وقت آگیا اور ابھی وضو ٹوٹا نہیں ہے تو اسی وضو سے نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر تازہ وضو کرلے تو بہت ثواب ملتا ہے (منیہ)
مسئلہ ۲۶۔ جب ایک دفعہ وضو کر لیا اور ابھی وہ ٹوٹا نہیں تو جب تک اس وضو سے کوئی عبادت نہ کرلے اس وقت تک دوسرا وضو کرنا مکروہ اور منع ہے۔ تو اگر نہانے وقت کسی نے وضو کیا ہے تو اسی وضو سے نماز پڑھنا چاہیئے۔ بغیر اس کے ٹوٹے دوسرا وضو نہ کرے ہاں اگر کم سے کم دو ہی رکعت نماز اس وضو سے پڑھ چکا ہو تو دوسرا وضو کرنے میں کچھ حرج نہیں بلکہ ثواب ہے (شامی)
مسئلہ ۲۷۔ ہونٹ کا جو حصہ کہ ہونٹ بند ہونے کے بعد دکھائی دیتا ہے اس کا دھونا فرض ہے (مجتبائی) مسئلہ ۲۸۔ ڈاڑھی یا مونچھ یا بھوں اگر اس قدر گھنی ہوں کہ کھال نظر نہ آئے تو اس کھال کا دھونا جو اس سے چھپی ہوئی ہے فرض نہیں ہے بلکہ وہ بال ہی قائم مقام کھال کے ہیں اُن پر سے پانی بہا دینا کافی ہے (مجتبائی) مسئلہ ۲۹۔ اگر کسی شخص کے مشترک حصہ کا کوئی جزو باہر نکل آئے جس کو ہمارے عرف میں کانچ نکلنا کہتے ہیں تو اس سے وضو جاتا رہے گا خواہ وہ اندر خود بخود چلی جاوے یا کسی لکڑی کپڑے ہاتھ

Marfat.com

دغیرہ کے ذریعہ سے اندر پہنچائی جائے (شامی) مسئلہ ۳۰۔ منی اگر بغیر شہوت خارج ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا مثلاً کسی نے بوجھ اٹھایا یا کسی اونچے مقام سے گر پڑا اور اس صدمہ سے منی بغیر شہوت خارج ہوگئی (عالمگیری) مسئلہ ۳۱۔ اگر کسی کے حواس میں خلل ہو جائے لیکن یہ خلل جنون اور مدہوشی کی حد کو نہ پہنچا ہو تو وضو نہ جائے گا۔ (طحطاوی علی المراقی) مسئلہ ۳۲۔ نماز میں اگر کوئی شخص سو جائے اور سونے کی حالت میں قہقہہ لگائے تو وضو نہ جائے گا۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ ۳۳ جنازے کی نماز اور تلاوت کے سجدے میں قہقہہ لگانے سے وضو نہیں جاتا۔ بالغ ہو یا نابالغ (عالمگیری، شامی)

مسئلہ ۳۴۔ اگر وضو کرنا تو یاد ہے اور اس کے بعد وضو ٹوٹنا اچھی طرح یاد نہیں کہ ٹوٹا ہے یا نہیں ٹوٹا تو اس کا وضو باقی سمجھا جائے گا۔ اسی سے نماز درست ہے لیکن وضو پھر کر لینا بہتر ہے (درمختار) مسئلہ ۳۵ جس کو وضو کرنے میں شک ہو کہ فلانا عضو دھویا یا نہیں تو وہ عضو پھر دھو لینا چاہیے اور اگر وضو کر چکنے کے بعد شک ہوا تو کچھ پرواہ نہ کرے وضو ہو گیا البتہ اگر یقین ہو جاوے کہ فلانی بات رہ گئی ہے تو اس کو کر لیوے (درمختار)

مسئلہ ۳۶۔ وضو کے بعد اگر کسی عضو کی نسبت نہ دھونے کا شبہ ہو لیکن وہ عضو متیقن نہ ہو تو ایسی صورت میں شک دفع کرنے کے لئے بائیں پیر کو دھوئے اسی طرح اگر وضو کے درمیان کسی عضو کی نسبت یہ شبہ ہو تو ایسی حالت میں آخر عضو کو دھوئے مثلاً کہنیوں تک ہاتھ دھونے کے بعد یہ شبہ ہو تو منہ دھو ڈالے اور اگر پیر دھوتے وقت یہ شبہ ہو تو کہنیوں تک ہاتھ دھو ڈالے یہ اس وقت ہے کہ اگر کبھی کبھی شبہ ہوتا ہو۔ اور اگر کسی کو اکثر اس قسم کا شبہ ہوتا ہو تو اس کو چاہیے کہ اس شبہ کی طرف خیال نہ کرے

اور اپنے وضو کو کامل سمجھے (شامی، درمختار)

مسئلہ ۳۔ بے وضو قرآن مجید کا چھونا درست نہیں ہے، ہاں اگر ایسے کپڑے سے چھولے جو بدن سے جدا ہو تو درست ہے، دوپٹہ یا کرتے کے دامن سے جبکہ اس کو پہنے اوڑھے ہوئے ہو چھونا درست نہیں ہاں اگر اترا ہوا ہو تو اس سے چھونا درست ہے، اور زبانی پڑھنا درست ہے، اور اگر کلام مجید کھلا ہوا رکھا ہے اور اس کو دیکھ دیکھ کر پڑھا لیکن ہاتھ نہیں لگایا یہ بھی درست ہے۔ اسی طرح بے وضو ایسے تعویذ اور ایسی طشتری کا چھونا بھی درست نہیں ہے جس میں قرآن کی آیتیں لکھی ہو۔ (عامہ کتب)

معذور کے احکام

مسئلہ ۱۔ جس کو ایسی نکسیر پھوٹی ہو کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی، یا کوئی ایسا زخم ہے کہ برابر بہتا رہتا ہے کوئی ساعت بند نہیں ہوتا، یا پیشاب کی بیماری ہے کہ ہر وقت قطرہ آتا رہتا ہے اتنا وقت نہیں ملتا کہ طہارت سے نماز پڑھ سکے تو ایسے شخص کو معذور کہتے ہیں۔ اس کا یہ حکم ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے جب تک وہ وقت رہے گا تب تک اس کا وضو باقی رہے گا۔ البتہ جس بیماری میں مبتلا ہے اس کے سوا اگر کوئی اور بات ایسی پائی جاوے جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو وضو جاتا رہے گا اور پھر سے کرنا پڑے گا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کسی کو ایسی نکسیر پھوٹی کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی اس نے ظہر کے وقت وضو کر لیا تو جب تک ظہر کا وقت رہے گا نکسیر کے خون کی وجہ سے اس کا وضو نہ ٹوٹے گا البتہ اگر پاخانہ پیشاب کیا، یا سوتی چیز بھیگ گئی اس سے خون نکل کر بہہ پڑا تو وضو جاتا رہا پھر وضو کرے۔ جب یہ وقت پھیلا گیا، دوسری نماز کا وقت آگیا تو اب دوسرے وقت دوسرا وضو کرنا چاہیئے۔ اسی طرح ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے۔ اور اس وضو سے فرض نفل جو نماز چاہے پڑھے۔ (درمختار)

Marfat.com

مسئلہ ۲ ۔ اگر فجر کے وقت وضو کیا تو آفتاب نکلنے کے بعد اس وضو سے نماز نہیں پڑھ سکتا، دوسرا وضو کرنا چاہیئے اور جب آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو اس وضو سے ظہر کی نماز پڑھنا درست ہے ظہر کے وقت نیا وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ جب عصر کا وقت آوے گا تب نیا وضو کرنا پڑے گا۔ ہاں اگر کسی اور وجہ سے وضو ٹوٹ جاوے تو یہ اور بات ہے ۔ (درمختار)

مسئلہ ۳ ۔ کسی کے ایسا زخم تھا کہ ہر دم بہا کرتا تھا اس نے وضو کیا پھر دوسرا زخم پیدا ہو گیا اور بہنے لگا تو وضو ٹوٹ گیا پھر سے وضو کرے ۔ (درمختار)

مسئلہ ۴ ۔ آدمی معذور جب بنتا ہے اور یہ حکم اس وقت لگاتے ہیں کہ پورا ایک وقت اسی طرح گذر جائے کہ خون برابر بہا کرے اور اتنا بھی وقت نہ ملے کہ اس وقت کی نماز طہارت سے پڑھ سکے[1]۔ اگر اتنا وقت مل گیا کہ اس میں طہارت سے نماز پڑھ سکتا ہے تو اس کو معذور نہ کہیں گے اور جو حکم ابھی بیان ہوا ہے اس پر نہ لگادیں گے البتہ جب پورا ایک وقت اسی طرح گذر گیا کہ اس کو طہارت سے نماز پڑھنے کا موقع نہیں ملا یہ معذور ہو گیا۔ اب اس کا وہی حکم ہے کہ ہر وقت نیا وضو کر لیا کرے پھر جب دوسرا وقت آوے تو اس میں ہر وقت خون کا بہنا شرط نہیں ہے بلکہ وقت بھر میں اگر ایک دفعہ بھی خون آجایا کرے اور سارے وقت بند رہے تو بھی معذور ہی رہے گا ہاں اگر اس کے بعد ایک پورا وقت ایسا گذر جاوے جس میں خون بالکل نہ آوے تو اب معذور نہیں رہا۔ اب اس کا حکم یہ ہے کہ جتنی دفعہ خون نکلے گا وضو ٹوٹ جاوے گا ۔ خوب اچھی طرح سمجھ لو۔ (درمختار)

مسئلہ ۵ ۔ ظہر کا وقت کچھ ہو لیا تھا تب زخم وغیرہ کا خون بہنا شروع ہوا ۔ تو آخیر وقت تک انتظار کرے اگر بند ہو جاوے تو خیر ہیں تو وضو کر کے نماز پڑھ لے

---

[1] یعنی جب تک کہ اتنا وقت باقی رہے جس میں وضو کے فرائض ادا کر کے چار رکعت پڑھ سکے ۔

Marfat.com

پھر اگر عصر کے وقت میں اسی طرح بہا کہ نماز پڑھنے کی مہلت نہیں ملی تو اب عصر کا وقت گذرنے کے بعد معذور ہونے کا حکم لگادیں گے اور اگر عصر[1] کے وقت کے اندر ہی اندر بند ہوگیا تو وہ معذور نہیں ہے جو نمازیں اتنے وقت میں پڑھی ہیں وہ درست نہیں ہوئیں، پھر[2] سے پڑھے (شامی) مسئلہ ۶۔ ایسے معذور نے پیشاب، پاخانہ کی وجہ سے وضو کیا اور جس وقت وضو کیا تھا اس وقت خون بند تھا جب وضو کر چکا تب خون آیا، تو اس خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جاوے گا البتہ جو وضو نکسیر وغیرہ کے سبب کیا ہے خاص وہ وضو نکسیر کی وجہ سے نہیں ٹوٹا۔ (درمختار) مسئلہ ۷۔ اگر یہ خون وغیرہ کپڑے میں لگ جائے تو دیکھو اگر ایسا ہو کہ نماز ختم کرنے سے پہلے ہی پھر لگ جاوے تو اس کا دھونا واجب نہیں ہے اور اگر یہ معلوم ہو کہ اتنی جلدی نہ بھرے گا بلکہ نماز طہارت سے ادا ہو جائے گی تو دھو ڈالنا واجب ہے اگر ایک روپے[3] سے بڑھ جاوے تو بے دھوئے ہوئے نماز نہ ہوگی۔ (درمختار وغیرہ)

---

[1] عصر کے وقت بھی غیر مکروہ وقت تک انتظار کرے اگر جب بھی بہنا بند نہ ہو تو وضو کر کے نماز پڑھ لے پھر اگر وقت ہی کے اندر بہنا بند ہوگیا گو وہ وقت مکروہ ہو تو یہ شخص معذور نہ ہوگا اور وقت کی نماز جو پڑھ لی ہے قضا کرنی ہوگی اگر اتنا وقت اب نہیں رہا کہ فرائض وضو ادا کر کے نماز ادا کر سکے۔

[2] اگر نفل یا سنت پڑھی ہوں تو ان کی قضا واجب نہیں۔

[3] روپیہ سے بڑھ جانے کے یہ معنی ہیں کہ روپیہ کے برابر جگہ سے زیادہ جگہ گھیرے۔

Marfat.com

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

موزوں پر مسح کرنا درست ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے عقائد میں علامت اہل سنت و جماعت سے اس کو رکھا ہے۔ امام کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو اسے جائز نہ مانے اس کے کافر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں اس کے جواز پر کچھ مدت نہیں کہ اس میں چالیس صحابہ سے مجھ کو حدیثیں پہنچیں۔

مسائل

مسئلہ ۱۔ اگر چمڑے کے موزے وضو کر کے پہن لیوے اور پھر وضو ٹوٹ جاوے تو پھر وضو کرتے وقت موزوں پر مسح کر لینا درست ہے۔ اور اگر موزہ اتار کر پیر دھو لیا کرے تو یہ سب سے بہتر ہے۔

مسئلہ ۲۔ اگر کوئی ایسی بات ہو گئی جس سے نہانا واجب ہو گیا تو موزے اتار کر نہا دے غسل کے ساتھ موزوں پر مسح کرنا درست نہیں۔ ہدایہ مسئلہ ۳ عورتیں بھی مسح کر سکتی ہیں۔ مسح کرنے کے لئے چند شرطیں یہ ہیں ۱۔ موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں اس سے زیادہ ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر وہ ایسا اکل م ہو جب بھی مسح درست ہے ایڑی نہ کھلی ہو۔ ۲۔ پاؤں سے چپٹا ہو کہ اس کو پہن کر آسانی کے ساتھ خوب چل پھر سکیں۔ ۳۔ چمڑے کا ہو صرف تلا چمڑے کا اور باقی کسی اور دبیز چیز کا جیسے گرگابی وغیرہ۔ ۴۔ وضو کر کے پہنا ہو یعنی پہننے کے بعد اور حدث سے پہلے ایک ایسا وقت ہو کہ اس وقت وہ شخص باوضو ہو خواہ وہ پورا وضو کر کے پہنے یا صرف پاؤں دھو کر پہنے بعد میں پورا وضو کر لیا ہو یہ

Marfat.com

مسئلہ ۵۔ بے وضو موزہ پہن کر پانی میں چلا کہ پاؤں دھل گئے اب اگر حدث سے پیشتر باقی اعضاء دھو لئے اور سر کا مسح کر لیا تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں (بہار شریعت)
مسئلہ ۶۔ وضو کر کے ایک ہی پاؤں میں موزہ پہنا یہاں تک کہ حدث ہوا تو اس ایک پر بھی مسح جائز نہیں دونوں پاؤں کا دھونا فرض ہے (بہار شریعت)
مسئلہ ۷۔ مسافرت میں تین دن تین رات تک موزوں پر مسح درست ہے۔ اور جو مسافرت میں نہ ہو اس کو ایک دن ایک رات اور جس وقت وضو ٹوٹتا ہے اس وقت سے ایک دن رات یا تین دن رات کا حساب کیا جاوے گا جس وقت موزہ پہنا ہے اس کا اعتبار نہ کریں گے جیسے کسی نے ظہر کے وقت وضو کر کے موزہ پہنا پھر سورج ڈوبنے کے وقت وضو ٹوٹا تو اگلے دن کے سورج ڈوبنے تک مسح کرنا درست ہے اور مسافرت میں تیسرے دن کے سورج ڈوبنے تک جب سورج ڈوب گیا تو اب مسح کرنا درست نہیں رہا۔ (ہدایہ) مسئلہ ۸۔ موزہ کے اوپر کی طرف جو کہ ساقے تلوے کی طرف مسح نہ کرے (ہدایہ) مسئلہ ۹ مسح کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیاں مع ہتھیلیوں کے داہنے موزے کے اگلے حصے پر رکھے اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں مع ہتھیلیوں کے بائیں پاؤں کے موزے کے اگلے حصہ پر رکھے اور انگلیوں کو کھولے ہوئے پنڈلی کی طرف ٹخنوں سے اوپر تک کھینچے۔ (عالمگیری) مسئلہ ۱۰ انگلیوں کا تر ہونا ضروری ہے ہاتھ دھونے کے بعد جو تری باقی رہ گئی اس سے مسح جائز ہے اور سر کا مسح کیا اور ہنوز ہاتھ میں تری موجود ہے تو یہ کافی نہیں بلکہ پھر نئے پانی سے ہاتھ تر کرے (بہار شریعت) مسئلہ ۱۱ مسح میں فرض دو ہیں ۱۔ ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا۔ ۲۔ موزے کی پیٹھ پر ہونا (بہار شریعت) مسئلہ ۱۲ اگر کوئی الٹا مسح کرے یعنی ٹخنے کی طرف سے کھینچ کر انگلیوں کی طرف لادے تو بھی جائز ہے لیکن مستحب کے

Marfat.com

خلاف ہے ایسے ہی اگر لمبائی میں مسح نہ کرے بلکہ موزے کے چوڑان میں مسح کرے تو بھی درست ہے لیکن مستحب کے خلاف ہے (منیہ) مسئلہ ۱۳ اگر ٹخنے کی طرف یا ایڑھی پر یا موزہ کے اغل بغل میں مسح کرے تو یہ مسح درست نہیں ہوا (منیہ) مسئلہ ۱۴ اگر پوری انگلیوں کو موزہ پر نہیں رکھا بلکہ فقط انگلیوں کا سرا موزہ پر رکھ دیا اور انگلیاں کھڑی رکھیں تو یہ مسح درست نہیں ہوا۔ البتہ اگر انگلیوں سے پانی برابر ٹپک رہا ہو جس سے بہہ کر تین انگلیوں کے برابر پانی موزہ کو لگ جاوے تو درست ہو جاوے گا (منیہ) مسئلہ ۱۵ مسح میں مستحب تو یہی ہے کہ ہتھیلی کی طرف سے مسح کرے اور اگر کوئی ہتھیلی کے اوپر کی طرف سے مسح کرے تو بھی درست ہے (منیہ) مسئلہ ۱۶۔ اگر کسی نے موزہ پر مسح نہیں کیا لیکن پانی برستے وقت باہر نکلا یا جھگی گھاس میں چلا جس سے موزہ بھیگ گیا تو مسح ہو گیا (منیہ) مسئلہ ۱۷ جو چیز وضو توڑ دیتی ہے اس سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے اور موزوں کے اتار دینے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے تو اگر کسی کا وضو تو نہیں ٹوٹا لیکن اس نے موزے اتار ڈالے تو مسح جاتا رہا۔ اب دونوں پیر دھو لیوے پھر سے وضو کرنے کی ضرورت نہیں

مسئلہ ۱۸۔ اگر ایک موزہ اتار ڈالا تو دوسرا موزہ بھی اتار کر دونوں پاؤں کا دھونا واجب ہے (ہدایہ) مسئلہ ۱۹۔ اگر مسح کی مدت پوری ہو گئی تو بھی مسح جاتا رہا۔ اگر وضو نہ ٹوٹا ہو تو موزے اتار کر دونوں پاؤں دھو دے پورے وضو کا دہرانا واجب نہیں۔ اور اگر وضو ٹوٹ گیا ہو تو موزے اتار کر پورا وضو کرے (ہدایہ)

مسئلہ ۲۰۔ موزہ پر مسح کرنے کے بعد کہیں پانی میں پیر پڑ گیا اور موزہ ڈھیلا تھا اس لئے موزے کے اندر پانی چلا گیا اور سارا پاؤں یا آدھے سے زیادہ پاؤں بھیگ گیا تو بھی مسح جاتا رہا، دوسرا موزہ بھی اتار دیوے اور دونوں پیر اچھی طرح سے دھووے (درمختار) مسئلہ ۲۱ جو موزہ اتنا پھٹ گیا ہو کہ چلنے

(حواشی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

میں پیر کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر کھل جاتا ہے تو اس پر مسح درست نہیں اور اگر اس سے کم کھلتا ہو تو مسح درست ہے (ہدایہ) مسئلہ ۲۲ اگر موزہ کی سیون کھل گئی اس میں سے پیر نہیں دکھائی دیتا تو مسح درست ہے اور اگر ایسا ہو کہ چلتے وقت تو تین انگلیوں کے برابر پیر دکھلائی دیتا ہے اور یوں نہیں دکھلائی دیتا تو مسح درست نہیں (منیہ) مسئلہ ۲۳ اگر ایک موزہ میں دو انگلیوں کے برابر پیر کھل جاتا ہے اور دوسرے موزہ میں ایک انگلی کے برابر تو کچھ حرج نہیں مسح جائز ہے اور اگر ایک ہی موزہ کئی جگہ سے پھٹا ہے اور سب ملا کر تین انگلیوں کے برابر کھل جاتا ہے تو مسح جائز نہیں اور اگر اتنا کم ہو کہ سب ملا کر بھی پوری تین انگلیوں کے برابر نہیں ہوتا تو مسح درست ہے (منیہ) مسئلہ ۲۴ کسی نے موزہ پر مسح کرنا شروع کیا اور ابھی ایک دن گذرنے نہ پایا تھا کہ مسافر ہوا تو تین دن رات تک مسح کرتا رہے اور اگر سفر سے پہلے ایک دن رات گذر جاوے تو مدت ختم ہو چکی۔ پیر دھو کر پھر سے موزے پہنے (ہدایہ، منیہ) مسئلہ ۲۵۔ اور اگر مسافرت میں مسح کرتا تھا پھر گھر پہنچ گیا تو اگر ایک دن رات پورا ہو چکا ہے تو اب موزہ اتار دے اب اس پر مسح درست نہیں۔ اور اگر ابھی ایک دن رات بھی پورا نہیں ہوا تو ایک دن رات پورا کرے۔

حواشی صفحہ گذشتہ

۱؎ سو جب وضو کرے اس وقت مسح بھی موزوں پر کرے مگر مدت کے اندر اندر

۲؎ یعنی جب انگلیوں پر سے نہ پھٹا ہو بلکہ کسی اور جگہ سے پھٹا ہو لیکن اگر انگلیوں پر سے پھٹا ہو تو اس وقت ان انگلیوں کا اعتبار ہوگا جن پر سے پھٹا ہے مثلاً اگر انگوٹھے اور اس کے پاس والی انگلی پر سے پھٹا ہے اور یہ دونوں مل کر چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہو جاتے ہیں تو مسح ناجائز نہ ہوگا۔

Marfat.com

اس سے زیادہ تک مسح درست نہیں (منیہ) مسئلہ ۲۶ اگر جراب کے اوپر موزے پہنے ہیں تب بھی موزوں پر مسح درست ہے (کبیری۔ درمختار)
مسئلہ ۲۷ عمامہ اور ٹوپی اور برقعہ اور دستانوں پر مسح جائز نہیں (شرح وقایہ)
مسئلہ ۲۸۔ انگریزی بوٹ جوتے پر مسح جائز ہے اگر ٹخنے اس سے چھپے ہوں (بہار شریعت)
مسئلہ ۲۹۔ معذور کو اگر وضو کے وقت عذر موجود نہ تھا اور اس لئے بعد وضو کامل موزہ پہنا تو اب اس کو مثل تندرستوں کے مدت معلومہ تک مسح جائز ہے اور اگر وضو کرتے وقت یا ایک موزہ پہنتے وقت عذر پیدا ہوا تو مسح وقت کے اندر جائز ہے خارج وقت میں جائز نہیں (عالمگیری) مسئلہ ۳۰ اعضائے وضو اگر پھٹ گئے ہوں یا ان میں پھوڑا یا اور کوئی بیماری ہو اور ان پر پانی بہانا ضرر کرتا ہو تو یا تکلیف شدید ہوتی ہو تو بھیگا ہاتھ پھیر لینا کافی ہے اور اگر یہ بھی نقصان کرتا ہو تو اس پر کپڑا ڈال کر کپڑے پر مسح کرے اور جو یہ بھی مضر ہو تو معاف ہے اور اگر اس میں کوئی دوا بھر لی تو اس کا نکالنا ضروری نہیں اس پر سے پانی بہا دینا کافی ہے (بہار شریعت)
مسئلہ ۳۱ کسی پھوڑے یا زخم یا فصد کی جگہ پر پٹی باندھی ہو کہ اس کو کھول کر پانی بہانے سے یا اس جگہ مسح کرنے سے یا کھولنے سے ضرر ہو یا کھولنے والا باندھنے والا نہ ہو تو اس پٹی پر مسح کرلے اور اگر پٹی کھول کر پانی بہانے میں ضرر نہ ہو تو دھونا ضروری ہے یا خود عضو پر مسح کر سکتے ہوں تو پٹی کرنا جائز نہیں اور زخم کے گرد اگرد اگر پانی بہانا ضرر نہ کرتا ہو تو دھونا ضروری ہے ورنہ اس پر مسح کرلیں اور اگر اس پر بھی مسح نہ کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کرلیں اور پوری پٹی پر مسح کرلیں تو بہتر ہے اور اکثر حصہ پر ضروری ہے اور ایک بار مسح کافی ہے تکرار کی حاجت نہیں اور اگر پٹی پر بھی نہ کر سکتے ہوں تو خالی چھوڑ دیں جب اتنا آرام ہو جائے کہ پٹی پر سے پانی بہانے میں نقصان نہ ہو تو پانی بہائیں پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ خالص عضو پر مسح

Marfat.com

کرسکتا ہو تو فوراً مسح کرے پھر جب اتنی صحت ہو جائے کہ عضو پر پانی بہا سکتا ہو تو بہائے، غرض جب اعلیٰ پر قدرت حاصل ہو، اور جتنی حاصل ہوتی جائے ادنیٰ پر اکتفا جائز نہیں (بہار شریعت)

مسئلہ ۳۲ ہڈی ٹوٹ جانے سے تختی باندھی گئی ہو، اس کا بھی یہی حکم ہے (بہار شریعت)، مسئلہ ۳۳ تختی یا پٹی کھل جائے اور ہنوز باندھنے کی حاجت ہو تو پھر دوبارہ مسح نہیں کیا جائے گا، وہی پہلا مسح کافی ہے اور جو پھر باندھنے کی ضرورت نہ ہو تو مسح ٹوٹ گیا اب اس جگہ کا دھونا واجب ہے (عالمگیری)

Marfat.com

اذان کا بیان

اذان کے معنیٰ آگاہ اور خبردار کرنے کے ہیں لیکن شریعت میں فرض نمازوں کے لئے مقررہ وقت پر چند مخصوص کلموں سے خبردار کرنا اذان کہلاتا ہے گویا اذان عام مسلمانوں کے لئے ایک اطلاع ہے کہ اب نماز کا وقت آگیا مسجد میں چلنا چاہیئے۔

چونکہ ہر ایک قوم اور ہر ایک مذہب میں عبادت کے لئے بلانے کا کوئی نہ کوئی طریقہ رائج ہے، عیسائی لوگ گرجے میں گھنٹہ بجاتے ہیں تو ہندو اور سکھ ناقوس بجا کر لوگوں کو اطلاع دیتے ہیں لیکن ان طریقوں سے سوائے اس کے اور کچھ فائدہ نہیں کہ سننے والے کو پتہ لگ جاتا ہے کہ اب ان کی عبادت کا وقت آگیا۔ مگر اسلام نے نماز کے لئے بلانے کا جو طریقہ تجویز کیا ہے اس سے صرف بلانا ہی مقصود نہیں بلکہ سچ پوچھو تو اسلام کی تعلیم کا خلاصہ اور لُبِ لباب اس میں آجاتا ہے۔ گویا کلمات اذان تعلیم الاسلام کا ایک مختصر خلاصہ ہیں۔

اذان کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے اور حدیثوں میں بھی اگرچہ اذان کا تمام قرآن مجید میں نہیں، لیکن اس کا مفہوم صاف طور پر پایا جاتا ہے، چنانچہ قرآن مجید میں ہے وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ یعنی جب تم نماز کے لئے بلاتے ہو۔ یہاں اذان کی جگہ اگرچہ نِدا کا لفظ استعمال کیا گیا ہے لیکن مفہوم وہی ہے کیونکہ اذان بھی وہ نِدا یا پکار ہے جو نماز کے لئے دی جاتی ہے۔

احادیث میں بھی اذان کا ذکر نہایت فضیلت کے ساتھ آیا ہے ایک حدیث

Marfat.com

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بارہ برس تک اذان دے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے جس سے ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی اذان دی جاتی تھی اور تمام فرض نمازوں کے لئے اذان کہنا آپ نے سنت مؤکدہ قرار دیا ہے چونکہ اذان سے اسلام کی ایک خاص شان ظاہر ہوتی ہے اس لئے اس کی زیادہ تاکید کی گئی ہے۔

دنیا میں بے شمار زبانیں بولی جاتی ہیں مگر جہاں اذان کی گونجتی ہوئی آواز کانوں میں آئے گی فوراً پتہ لگ جائے گا کہ یہاں کوئی مسلمان ہے نماز، اذان اور السلام علیکم ہی مسلمانوں کی مخصوص علامتیں ہیں جن سے امتیاز قائم رہتا ہے۔ سچ پوچھو تو جیسے مسلمانوں کی نماز تمام اقوام کی عبادتوں سے اعلیٰ ہے ویسے ہی اس کی اذان بھی سب سے بہتر ہے گویا اذان تمام دنیا کے مسلمانوں کا ایک مشترکہ جھنڈا ہے۔

چند ضروری مسائل

مسئلہ ۱، پانچوں وقتوں کی فرض نمازوں کے لئے خواہ ادا ہو یا قضا[1] اذان کہنا سنت مؤکدہ ہے یہاں تک کہ اگر تمام شہر والے اذان ترک کر دیں تو ان سے قتال ہے اس لئے کہ یہ فعل شعائر اسلام سے ہے (تنویر الابصار، شامی) مسئلہ ۲ اگر کسی ادا نماز کے لئے اذان کہی جائے تو اس کے لئے اس نماز کے وقت کا ہونا ضروری ہے اگر وقت آنے سے پہلے اذان دی جائے تو صحیح نہ ہوگی بعد وقت آنے کے پھر اس کا اعادہ کرنا ہوگا خواہ وہ اذان فجر کی ہو یا کسی اور وقت کی (در مجتبائی)

مسئلہ ۳ فرائض کے سوا باقی تمام نمازوں مثلاً وتر، جنازہ، عیدین، نذر، سنن، رواتب

---

[1] قضا نماز اگر مسجد میں پڑھی جاوے تو اذان نہ کہنا مسنون ہے کیونکہ اس میں لوگوں کے لئے پریشان خاطری اور غلط اندازی ہے (در مختار)

Marfat.com

تراویح، استسقاء، چاشت، کسوف، خسوف، نوافل میں اذان نہیں (عالمگیری، مسئلہ ۴ عورتوں کو اذان و اقامت کہنا مکروہ تحریمی ہے کہیں گی تو گناہ گار ہوں گی اور اعادہ کی جائے (عالمگیری۔ ردالمختار) مسئلہ ۵ موذن اپنی نماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا اس میں اذان و اقامت مکروہ ہے اگرچہ جماعت سے پڑھیں۔ (ردالمختار) مسئلہ ۶ خنثیٰ و فاسق اگرچہ عالم ہی ہو اور نشہ والے اور پاگل اور ناسمجھ بچے اور جنب کی اذان مکروہ ہے ان سب کی اذان کا اعادہ کیا جائے (درمختار) مسئلہ ۷ سمجھ والے بچے اور غلام اور اندھے اور ولدالزنا اور بے وضو کی اذان صحیح ہے (درمختار) مگر بے وضو اذان کہنے سے پورا ثواب حاصل نہ ہوگا۔ مسئلہ ۸ اذان کہنے کا اہل وہ ہے جو اوقات نماز پہچانتا ہو اور وقت نہ پہچانتا ہو تو اس ثواب کا مستحق نہیں جو اذان کے لئے ہے (عالمگیری، منیہ) مسئلہ ۹ مستحب یہ ہے کہ موذن مرد عاقل صالح پرہیزگار عالم باسنت ذی وجاہت لوگوں کے احوال کا نگران اور جو جماعت سے رہ جانے والے ہوں ان کی زجر کرنے والا ہو اذان پر مداومت کرتا ہو اور ثواب کے لئے اذان کہتا ہو یعنی اذان پر اجرت نہ لیتا ہو، اگر مؤذن نابینا ہو اور وقت بتانے والا کوئی ایسا ہے کہ صحیح بتادے تو اس کا اور آنکھ والے کا اذان کہنا یکساں ہے (عالمگیری) مسئلہ ۱۰ اگر مؤذن ہی امام بھی ہو تو بہتر ہے (درمختار) مسئلہ ۱۱ جمعہ کے دن شہر میں ظہر کی نماز کے لئے اذان ناجائز ہے اگرچہ ظہر پڑھنے والے معذور ہوں جن پر جمعہ فرض نہ ہو (درمختار، ردالمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲ ایک مؤذن کا دو مسجدوں میں اذان دینا مکروہ ہے جس مسجد میں فرض پڑھے وہیں اذان دے (درمختار) مسئلہ ۱۳ مسجد میں بلا اذان و اقامت جماعت پڑھنا مکروہ ہے (عالمگیری) مسئلہ نمبر ۱۴ اگر کوئی شخص شہر میں گھر میں نماز

Marfat.com

پڑھے اور اذان نہ کہے تو کراہت نہیں کہ وہاں کی مسجد کی اذان اس کے لئے کافی ہے اور کہہ لینا مستحب ہے (ردالمختار) مسئلہ ۱۵ گاؤں میں مسجد ہے کہ اس میں اذان و اقامت ہوتی ہے تو وہاں گھر میں نماز پڑھنے والے کا وہی حکم ہے جو شہر میں ہے اور مسجد نہ ہو تو اذان و اقامت میں اس کا حکم مسافر کا سا ہے (عالمگیری) مسئلہ ۱۶ اگر بیرون شہر و قریہ باغ یا کھیتی وغیرہ میں ہے اور وہ جگہ قریب ہے تو گاؤں یا شہر کی اذان کفایت کرتی ہے پھر بھی کہہ لینا بہتر ہے اور جو قریب نہ ہو تو کافی نہیں، قریب کی حد یہ ہے کہ یہاں کی اذان کی آواز وہاں تک پہنچتی ہو۔ (عالمگیری) مسئلہ نمبر ۱۷ اہل جماعت سے چند نمازیں قضا ہوئیں تو پہلی کے لئے اذان و اقامت دونوں کہیں اور باقیوں میں اختیار ہے خواہ دونوں کہیں یا صرف اقامت پر اکتفا کریں اور دونوں کہنا بہتر یہ اس صورت میں ہے کہ ایک مجلس میں وہ سب پڑھیں اور اگر مختلف اوقات میں پڑھیں تو ہر مجلس میں پہلی کے لئے اذان کہیں (عالمگیری) مسئلہ نمبر ۱۸ اذان و اقامت کی ولایت بانیٔ مسجد کو ہے وہ نہ ہو تو اس کے کنبہ والوں کو اور اگر اہل محلہ نے کسی ایسے کو مؤذن یا امام کیا جو بانی کے مؤذن و امام سے بہتر ہے تو وہی بہتر ہے۔
(درمختار، ردالمختار) مسئلہ نمبر ۱۹ اگر اثنائے اذان میں مؤذن مرگیا یا اس کی زبان بند ہوگئی یا رُک گیا اور کوئی بتانے والا نہیں یا اس کا وضو ٹوٹ گیا اور وضو کرنے چلا گیا یا بے ہوش ہوگیا تو ان سب صورتوں میں سرے سے اذان کہی جائے وہی کہے خواہ دوسرا (ردالمختار، درمختار)

اذان

نمبر شمار	کلمات اذان	تعداد	ترجمہ
۱	اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط	۴ دفعہ	اللہ سب سے بڑا ہے

Marfat.com

نمبر شمار	کلمات اذان	تعداد	ترجمہ
۲	اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط	۲ دفعہ	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
۳	اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط	۲ دفعہ	میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں
۴	حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط	۲ دفعہ	نماز کی طرف آؤ
۵	حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط	۲ دفعہ	کامیابی کی طرف آؤ
۶	اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط	۲ دفعہ	نماز نیند سے بہتر ہے (صبح کی اذان میں زیادہ کرتے)
۷	اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط	۲ دفعہ	اللہ سب سے بڑا ہے
۸	لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط	۱ دفعہ	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اذان کا طریقہ

اذان کہنے کا طریقہ یہ ہے کہ اذان دینے والا وضو کرکے خارج از مسجد اونچی جگہ قبلہ رُو کھڑے ہو کر دونوں کانوں میں شہادت کی انگلی ڈالے اور چار دفعہ اَللّٰہُ اکبر دو بار ایک آواز اور دو بار دوسری آواز میں کہے پھر ہر دو شہادتوں کو دو دفعہ بلند آواز سے کہے اور اس کے بعد دائیں جانب رُخ کرکے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ دو دفعہ پکارے اور بائیں جانب منہ کرکے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط دو دفعہ کہے اس کے بعد ایک ہی آواز میں دو دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اور ایک دفعہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط کہہ کر اذان کو ختم کردے۔ لیکن صبح کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط بھی منہ کو قبلہ کی طرف کرکے دو دفعہ کہے اور یہی اذان

Marfat.com

کا سُنت طریقہ ہے۔

چند ضروری مسائل

مسئلہ نمبر۱۔ بیٹھ کر اذان مکروہ ہے اگر کہی اعادہ کرے مگر مسافر اگر سواری پر اذان کہہ لے تو مکروہ نہیں اور اقامت مسافر بھی اُتر کر کہے اگر نہ اُترا اور سواری پر ہی کہہ لی تو ہو جائے گی۔ (عالمگیری، ردالمختار)

مسئلہ نمبر۲:۔ اذان قبلہ رُو کہے اور اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے اس کا اعادہ کیا جائے مگر مسافر جب سواری پر اذان کہے اور اس کا منہ قبلہ کی طرف نہ ہو تو حرج نہیں۔ (درمختار؛ عالمگیری، ردالمختار)

مسئلہ نمبر۳:۔ مُؤذّن کی حالتِ اذان میں چلنا مکروہ ہے اور اگر کوئی چلتا جائے اور اسی حالت میں اذان کہتا جائے تو اعادہ کریں (غنیہ، ردالمختار)

مسئلہ نمبر۴:۔ اذان اور اقامت میں مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ یعنی دال کو زبر کے ساتھ ادا کرے، دال پر پیش پڑھنا غلط ہے کیونکہ نحو کا قاعدہ ہے کہ جس اسم پر اَنْ آجاتا ہے وہ زبر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ (رُکنِ دین)

مسئلہ نمبر۵:۔ اللّٰہ کے الف کو مد کے ساتھ کہنا موجب کفر ہے (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۶:۔ اکبر کو اکبار یعنی الف کا اضافہ کر کے پڑھنا فاحش غلطی ہے اس سے بچنا چاہیئے۔ (عالمگیری) مسئلہ نمبر۷ یونہی کلمات اذان کو قواعد موسیقی پر گانا لحن و ناجائز ہے۔ (ردالمختار) مسئلہ نمبر۸ سُنت یہ ہے کہ اذان بلند جگہ کہی جائے کہ پڑوس والوں کو خوب سنائی دے اور بلند آواز سے کہے (بحر)

مسئلہ نمبر۹:۔ طاقت سے زیادہ آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۰:۔ اذان متذنہ پر کہی جائے یا خارج مسجد اور مسجد میں اذان نہ کہے۔ (عالمگیری) مسجد میں اذان کہنا مکروہ ہے (غایۃ البیان، فتح القدیر وغیرھا)

Marfat.com

یہ حکم ہر اذان کے لئے ہے، فقہ کی کسی کتاب میں کوئی اذان اس سے مستثنیٰ نہیں۔ اذان ثانی جمعہ بھی اس میں داخل ہے۔ امام التقانی و امام ابن الہمام نے یہ مسئلہ خاص باب جمعہ میں لکھا۔ ہاں اس میں ایک بات یہ زائد ہے کہ خطیب کے محاذی یعنی سامنے باقی مسجد کے اندر ممبر سے باتھ دو ہاتھ کے فاصلہ پر جیسا کہ ہمارے ملک میں اکثر رواج پڑ گیا ہے اس کی کوئی سند کسی کتاب میں نہیں۔ حدیث، و فقہ دونوں کے خلاف ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ نمبر ۱۱:۔ اذان کہتے وقت کانوں کے سوراخوں کو انگلیوں سے بند کرنا مستحب ہے۔ (درمختار) مسئلہ نمبر ۱۲:۔ اذان میں حی علی الصلوٰۃ کہتے وقت داہنی طرف منہ پھیرنا اور حی علی الفلاح کہتے وقت بائیں طرف منہ کو پھیرنا سنت ہے خواہ وہ اذان نماز کی ہو یا کسی اور چیز کی مگر سینہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرنے پائے۔ (مجتبائی) مسئلہ نمبر ۱۳:۔ مؤذن شروع اذان میں باوضو تھا مگر درمیان میں بے وضو ہو گیا تو اب اذان اسی حالت میں پوری کرے قطع نہ کرے کیونکہ جب بے وضو کو شروع سے ہی اذان کہنا درست ہے تو اب کیوں نہیں اگر وضو کرنے چلا گیا تو اب پھر شروع سے اذان دے (درمختار، شامی)

مسئلہ نمبر ۱۴:۔ اذان اور اقامت کے الفاظ کا ترتیب وار کہنا سنت ہے اگر کوئی شخص مؤخر لفظ کو پہلے کہہ جائے مثلاً اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے پہلے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہہ دے یا حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ سے پہلے حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہہ جائے تو اس صورت میں صرف اسی مؤخر لفظ کا اعادہ ضروری ہے جس کو اس نے مقدم کہہ دیا ہے پہلی صورت میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ کر اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر کہے اور دوسری صورت میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہہ کر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پھر کہے پوری

Marfat.com

اذان کا اعادہ کرنا ضروری نہیں۔ (درمختار، شامی وغیرہما)

اذان کی دُعا

اذان کے بعد مُؤذّن اور سامعین درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھیں اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَ الصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَ الْفَضِیْلَۃَ وَ ابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ

ترجمہ:۔ اے اللہ! اس کامل دُعا اور قائم ہونے والی نماز کے مالک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور بزرگی عطا فرما اور آپؐ کو مقام محمود پر مبعوث فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرما رکھا ہے بیشک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

اس دعا کی فضیلت کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اذان کے بعد میرے لئے وسیلہ طلب کرے تو اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت جائز ہو گی۔

اذان کا مطلب

اذان کہنے کو تو ایک ندا ہے جو نمازیوں کو بلانے کے لئے دی جاتی ہے مگر اس کے ایک ایک لفظ اور ایک ایک جملے میں خدا کی توحید کا اقرار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق بھری پڑی ہے اور یہی اسلام کی اصل ہے۔

مثلاً اذان کے پہلے ہی جملے میں اَللّٰہُ اکبر کے ذریعے سے خدا تعالیٰ کی بڑائی اور برتری کا اعلان کیا جاتا ہے یہی کلمہ ہے جو سب سے پہلے مُؤذّن کی زبان سے نکلتا ہے اور یہی کلمہ ہے جو ایک سچے مسلمان کا ایمان ہے۔ اذان میں اس کلمے کو یاد دلا کر یہ بتایا جاتا ہے کہ تمام بندوں اور تمام کاموں سے خدا بڑا ہے اب اس کے دربار میں حاضر ہونے کا وقت ہے اس لئے سب کاموں کو چھوڑ کر نماز کی طرف دوڑنا چاہیئے اگر ایک نوکر اپنے آقا کی خدمت میں مصروف ہے تو اذان کے ان کلمات سے گویا اسے سمجھایا

Marfat.com

جاتا ہے کہ اب تم اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہو جاؤ جو تمہارے اس آقا سے بڑا ہے لہٰذا اس بڑے آقا کے دربار میں حاضر ہونے کے لئے اس چھوٹے حاکم کی خدمت چھوڑ دو۔

چونکہ اسلام کی اصلی غرض یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی بزرگی اور بڑائی تمام دنیا میں پھیلے اس لئے مؤذن بھی اس فقرے کو ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہیں بلکہ چار دفعہ بلند آواز سے دہراتا ہے اور جب خدا تعالیٰ کی بڑائی اور برتری کا نقشہ پوری طرح انسان کے دل میں کھنچ جاتا ہے اور اسے یقین ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ سب سے بڑا ہے اس کا دل اس کی تصدیق کرتا ہے، اس کا ایمان اس کی شہادت دیتا ہے تو بطور نتیجہ بھی بے اختیار ہو کر اس کی عبودیت کا اقرار کرتا ہے اور بلند آواز سے دو دفعہ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے نعرے لگا کر اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ واقعی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

جب توحید کا اقرار کر چکتا ہے اور بلند نعرے لگا کر تمام موجودات کو گواہ بنا لیتا ہے تو توحید کے بہترین متمم یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت کی شہادت دیتا ہے اور بلند آواز سے دو دفعہ "اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ" کا اعلان کر دیتا ہے اور علم کے ساتھ معلم کا ذکر کر کے اپنی شہادت کو مکمل کر دیتا ہے جو لازم و ملزوم ہے۔

توحید و رسالت جو اسلام کے دو بنیادی پتھر ہیں ان کا اعلان کر کے پھر مؤذن نماز کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور دو دفعہ اس کے لئے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کی ندا دیتا ہے اور اسلام جس کی حقیقت پیشتر سمجھا چکا ہے اس کے اہم ترین رکن کو پورا کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

چونکہ نماز ہی تمام نیکیوں کی جڑ ہے اس لئے نماز کی طرف بلانے کے ساتھ

Marfat.com

ہی مختصر الفاظ میں اس کی تعریف بھی کر دیتا ہے اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے ذریعے سے دو دفعہ یہ اعلان کر دیتا ہے کہ اگر نماز پڑھو گے تو کامیابی اور نجات حاصل کرو گے اور نماز کی طرف آنا حقیقت میں کامیابی اور نجات کی طرف آنا ہے۔

صبح کی نماز کا وقت چونکہ نیند کا ہوتا ہے اس وقت انسان میٹھی میٹھی نیند کے مزے لیتا ہے اور نماز کے لئے اٹھنا سونے والوں کو بڑا دُوبھر معلوم ہوتا ہے لہٰذا صبح کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کی دو صدائیں دے کر نیند کو ترک کرنے کی ترغیب دیتا ہے کہ نماز نیند سے بہتر ہے نماز جیسی سونا مگر کا کھونا ہے اور نماز زندگی کا پانا ہے۔

پس جب اذان میں نماز کی مُنادی کر چکتا ہے اس کی تعریف ختم کر دیتا ہے خدائی احکام اس کے بندوں کے کانوں تک پہنچا دیتا ہے تو اذان اور اسلام کی اصلی غرض یعنی خدا کی بزرگی اور اس کی توحید کو ایک دفعہ اور دُہرا دیتا ہے تاکہ اس کی بڑائی اور برتری کی مُہر لوگوں کے دِلوں پر پوری طرح مضبوط ہو جائے چونکہ توحید سے اذان شروع ہوئی تھی اور توحید ہی پر ختم ہونی چاہیئے اس لئے پھر ان کلمات دُہرا دیتا ہے اور اللہ اکبر کے ذریعے سے دو دفعہ نعرۂ توحید لگا کر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی ندا سے اس کی توحید کا بھی اعلان کر دیتا ہے۔

اللہ اللہ! کیسی پاک تعلیم ہے کہ ہر ایک بات موقع اور محل کے مناسب ہے۔ ہر بات کے ساتھ اُس کی دلیل بھی موجود ہے خدا کی عبودیت کا اظہار کیا تو ساتھ ہی دلیل بیان کر دی کہ اللہ سب سے بڑا ہے اگر نماز کے واسطے بلایا تو ساتھ ہی کہہ دیا کہ نماز فلاح کی چیز ہے صبح کی نماز کا ذکر کیا تو اس کا فائدہ بھی بتا دیا اذان کی ابتداء توحید سے کی تو انتہا بھی اسی توحید پر کی کہ توحید ہی اسلام کے ہر ایک کام کی ابتداء اور انتہا قرار پائے۔

اذان کی فضیلت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب نماز کے

Marfat.com

لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ دکھا کر بھاگ جاتا ہے کہ اُسے یہ آواز بُری معلوم ہوتی ہے۔ سو اس حدیث سے ظاہر ہے کہ جو شخص خود اذان دیتا ہے اور جو شخص اذان سن کر نماز کے لئے تیار ہوتا ہے گویا ان دونوں سے شیطان بھاگ جاتا ہے پس ہمیں چاہیئے کہ ہر قسم کی برائی سے بچنے اور حصول ثواب کے لئے اذان اور نماز کو پوری پوری احتیاط اور پابندی سے ادا کرتے رہیں

اذان ویسے تو ہر ایک مسلمان کہہ سکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ اذان کہنے والا شخص عاقل، بالغ، آزاد اور پرہیزگار ہو۔ نماز کے وقت کو پہچانتا ہو۔ اذان کہنے پر مداومت کرتا ہو۔ خوش آواز اور خوش لہجہ ہو۔ بلا اجرت محض حصول ثواب کے لئے اذان کہتا ہو۔ عربی زبان جس میں اذان کہی جاتی ہے اس کے قواعد صرفی و نحوی سے واقف ہو تاکہ اذان میں ایسی غلطیاں نہ کرے جن سے اذان فاسد اور مکروہ ہو جائے۔ علاوہ اس کے سب سے بڑی صفت جو مؤذن میں ہونی چاہیئے وہ یہ ہے کہ بارعب صاحب عزت اور لوگوں کے حال کا نگران ہو۔

مؤذن کو اذان کا اجر ضرور ملتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ" جس کا مطلب ہے کہ جو شخص لوگوں کو نیکی کی طرف بلاتا ہے وہ نیکی کرنے والے کی طرح ہوتا ہے اور اتنے ہی ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ مؤذن چونکہ لوگوں کو نماز کی طرف بلاتا ہے جو نیکی کے حصول کا ذریعہ اور بدیوں سے بچنے کا وسیلہ ہے لہٰذا لازمی طور پر ثواب عظیم کا مستحق ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مدت تواب کی سے سات برس اذان کہے اس کے لئے دوزخ سے نجات لکھی جاتی ہے۔

Marfat.com

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ قیامت کے دن تین اشخاص مشک کے ٹیلے پر ہونگے ایک تو وہ غلام جس نے خدا کا حق ادا کیا اور پھر اپنے آقا کا حق بھی ادا کیا، دوسرے وہ شخص جس نے قوم کی امامت کی اور قوم اس سے راضی رہی، تیسرے وہ شخص جو دن اور رات میں پانچوں نمازوں کی اذان دیتا ہے۔

ایک حدیث میں یہ ارشاد وارد ہوا ہے کہ مُؤذّن کی جہاں تک آواز پہنچتی ہے اس کے لئے بخشش کر دی جاتی ہے اور ہر تر و خشک اس کے لئے گواہی دیتے ہیں۔ میرے آقا کا یہ بھی ارشاد ہے کہ مُؤذّنوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے زیادہ دراز ہوں گی۔ علّامہ عبدالرّوف مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں یہ حدیث متواتر ہے اور حدیث کے معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ مُؤذّن رحمتِ الٰہی کے بہت امیدوار ہوں گے کہ جس کو جس چیز کی امید ہوتی ہے اس کی طرف گردن دراز کرتا ہے یا اس کے یہ معنی ہیں کہ ان کو ثواب بہت ہے اور بعضوں نے کہا یہ کنایہ ہے اس سے کہ شرمندہ نہ ہوں گے اس لئے کہ جو شرمندہ ہوتا ہے اس کی گردن جُھک جاتی ہے۔

اقامت

اذان کے بعد جماعت کھڑی ہونے کے وقت جو تکبیر یا اقامت کہی جاتی ہے یہ بھی سُنت ہونے میں مثل اذان کے ہے بلکہ اذان سے زیادہ افضل اور مؤکدہ ہے اس کے الفاظ بھی مثل اذان کے ہیں چند باتوں میں فرق ہے۔ ۱۔ اس میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط کے بعد دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ط (بیشک نماز کھڑی ہوگئی ہے) کہے

۲۔ اذان کے مقابلہ میں آواز پست ہو۔ ۳۔ اس کے الفاظ جلد جلد کہے جائیں۔ کانوں میں انگلیاں نہ ڈالی جائیں۔ اذان دینے والا ہی اقامت کہے اگر دوسرا آدمی کہے تو مُؤذّن کی اجازت لے، مُؤذّن کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے

شخص کو اس کی موجودگی میں، اور جبکہ وہ دوسرے کی اقامت سے ناراض بھی ہوتا ہو تو اقامت کہنا مکروہ ہے ورنہ اس کی غیبت میں کہے تو بلا کراہت درست ہے۔ (درمختار، تنویر الابصار) اذان اور اقامت کے درمیان اتنی دیر ضرور ٹھہرنا چاہیئے کہ جو لوگ کھانے پینے میں مشغول ہوں یا خانہ پیشاب کر رہے ہوں وہ اپنی ضروریات سے فارغ ہوکر نماز میں شریک ہوسکیں مگر مغرب کی اذان اور اقامت میں صرف اتنا ہی فاصلہ کافی ہوگا جس میں تین آیات پڑھی جاسکیں۔

اجابت اذان و اقامت

اذان اور اقامت کی اجابت مستحب ہے۔ اجابت کا مطلب یہ ہے کہ سننے والا بھی وہ کلمات کہتا جائے مگر اذان میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ و حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ یعنی گناہ سے بچنے اور نیکی حاصل کرنے کی طاقت خدا کی مدد کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی اور اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ یعنی تو نے سچ کہا اور ہماری بھلائی کی بات کہی کہے اور اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَ اَدَامَهَا "یعنی اللہ تعالیٰ اس نماز کو قائم و دائم رکھے"

متفرق مسائل

مسئلہ نمبر ۱:۔ اگر کوئی شخص اذان کا جواب دینا بھول جائے یا قصداً نہ دے اور بعد اذان ختم ہونے کے خیال آوے یا دینے کا ارادہ کرے تو اگر زیادہ زمانہ نہ گذرا تو جواب دے دے ورنہ نہیں۔ (شامی) مسئلہ نمبر ۲:۔ اقامت کہنے کے بعد اگر زیادہ زمانہ گذر جائے اور جماعت قائم نہ ہو تو اقامت کا اعادہ کرنا چاہیئے، ہاں اگر تھوڑی سی دیر ہو جائے تو کچھ ضرورت نہیں اگر اقامت ہو جائے اور امام نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں اور پڑھنے میں مشغول ہو جائے تو یہ زمانہ زیادہ فاصل نہ سمجھا جائیگا

اور اقامت کا اعادہ نہ کیا جائے گا۔ اور اگر اقامت کے بعد دوسرا کام شروع کر دیا جائے جو نماز کی قسم سے نہیں جیسے کھانا پینا وغیرہ تو اس صورت میں اقامت کا اعادہ کر لینا چاہیئے۔ (در مختار) مسئلہ نمبر ۳:۔ اذان اور اقامت کی حالت میں کوئی دوسرا کلام کرنا جائز نہیں اگرچہ سلام کا جواب ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴:۔ اذان کے الفاظ کا ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا اور اقامت کا جلد جلد سنت ہے یعنی اذان کی تکبیروں میں ہر دو تکبیر کے بعد اس قدر سکوت کرے کہ سننے والا اس کا جواب دے سکے اور تکبیر کے علاوہ اور فقرات میں ہر ایک فقرہ کے بعد اسی قدر سکوت کر کے دوسرا فقرہ کہے اور اگر کسی وجہ سے اذان بغیر اس قدر ٹھہرے ہوئے کہہ دے تو اس کا اعادہ مستحب ہے اور اگر اقامت کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کر کہے تو اس کا اعادہ مستحب نہیں۔ (درمجتبائی، درمختار) مسئلہ نمبر ۵:۔ اذان کا جواب دو طرح پر ہے جو شخص مسجد سے خارج ہو، اس کے لئے تو فعلی جواب واجب ہے یعنی اذان سنتے ہی سب کام چھوڑ دے یہاں تک کہ تلاوتِ قرآن شریف بھی ترک کر کے مسجد کو چلے اس کا یہی جواب ہے اور زبان سے بھی جواب دینا اس شخص کو مستحب ہے اور جو شخص مسجد کے اندر ہے اس پر زبان سے ہی جواب دینا مستحب ہے (تنویر الابصار) مسئلہ نمبر ۶:۔ اگر چند اذانیں سنے تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ کہ سب کا جواب دے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷:۔ خطبہ کی اذان کا جواب زبان سے دینا مقتدیوں کو جائز نہیں (درمختار) مسئلہ نمبر ۸:۔ اذانِ نماز کے علاوہ اور اذانوں کا جواب بھی دیا جائے گا جیسے بچہ پیدا ہوتے وقت کی اذان (ردالمحتار) مسئلہ نمبر ۹:۔ اگر غلط اذان کہی گئی مثلاً لحن کے ساتھ تو اس کا جواب نہیں بلکہ ایسی اذان سننے بھی نہیں (ردالمحتار) مسئلہ نمبر ۱۰:۔ جن نمازوں سے پیشتر سنت یا نفل ہے ان

Marfat.com

میں اولیٰ یہ ہے کہ مؤذن بعد اذان سنن و نوافل پڑھے ورنہ بیٹھا رہے (عالمگیری
مسئلہ نمبر ۱۱:۔ جب اذان ہو تو اتنی دیر کے لئے سلام کلام اور جواب سلام تمام
اشغال موقوف کر دے یہاں تک کہ قرآن مجید کی تلاوت میں اذان کی آواز آئے تو تلاوت
موقوف کر دے اور اذان کو غور سے سُنے اور جواب دے یونہی اقامت میں۔
(درمختار، عالمگیری)، جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس پر معاذ اللہ
خاتمہ بُرا ہونے کا خوف ہے۔ (فتویٰ رضویہ) مسئلہ نمبر ۱۲:۔ راستہ پر چل رہا تھا
کہ اذان کی آواز آئی تو اتنی دیر کھڑا ہو جائے سنے اور جواب دے (عالمگیری وغیرہ)
مسئلہ نمبر ۱۳:۔ اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے کھڑے سُننا مکروہ
ہے بلکہ بیٹھ جائے جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر پہنچے اس وقت کھڑا ہو یونہی جو لوگ مسجد
میں موجود ہیں وہ بیٹھے رہیں، اس وقت اٹھیں جب مکبّر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر پہنچے یہی
حکم امام کے لئے ہے (عالمگیری) مسئلہ نمبر ۱۴:۔ جنب و محدث کی اقامت مکروہ ہے
مگر اعادہ نہ کی جائے گی بخلاف اذان کہ جب اذان کہے تو دوبارہ کہی جائے اسلئے
کہ اذان کی تکرار مشروع ہے اور اقامت دو بار نہیں (درمختار)
مسئلہ نمبر ۱۵:۔ مسافر نے اذان و اقامت دونوں نہ کہی یا اقامت نہ کہی تو مکروہ ہے
اور اگر صرف اقامت پر اکتفا کیا تو کراہت نہیں مگر اولیٰ یہ ہے کہ اذان بھی کہے اگرچہ
تنہا ہو، یا اس کے سب ہمراہی وہیں موجود ہوں (درمختار وغیرہ) مسئلہ نمبر ۱۶ بیرون
شہر کسی میدان میں جماعت قائم کی اور اقامت نہ کہی تو مکروہ ہے اور اذان نہ
کہی تو حرج نہیں مگر خلاف اولیٰ ہے (خانیہ) مسئلہ نمبر ۱۷:۔ مسجد محلہ یعنی جس کے
لئے امام و جماعت معیّن ہو کہ وہی جماعت اولیٰ قائم کرتا ہو، اس میں جب جماعت اولیٰ
بطریق مسنون ہو چکی ہو تو دوبارہ اذان کہنا مکروہ ہے اور بغیر اذان اگر دوسری
جماعت قائم کی جائے تو امام محراب میں کھڑا نہ ہو بلکہ دائیں یا بائیں ہٹ کر کھڑا ہو

Marfat.com

کہ امتیاز رہے اس امام جماعت ثانیہ کو محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اور مسجد محلہ نہ ہو جیسے سڑک بازار اسٹیشن سرائے کی مسجدیں جن میں چند اشخاص آتے ہیں اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں پھر کچھ اور آئے اور پڑھی وعلیٰ ہذا تو اس مسجد میں تکرار اذان مکروہ نہیں بلکہ افضل یہی ہے کہ ہر گروہ کہ نیا آئے جدید اذان واقامت کے ساتھ جماعت کرے ایسی مسجد میں ہر امام محراب میں کھڑا ہو۔ (درمختار، عالمگیری فتاویٰ قاضی خاں وغیرہا) مسئلہ نمبر ۱۸:۔ جنب بھی اذان کا جواب دے۔ (درمختار) مسئلہ نمبر ۱۹:۔ آٹھ صورتوں میں اذان کا جواب نہ دینا چاہیئے۔ ۱۔ نماز کی حالت میں۔ ۲۔ خطبہ سننے کی حالت میں خواہ وہ خطبہ جمعہ کا ہو یا کسی اور چیز کا ۳، ۴۔ حیض ونفاس میں ۵۔ علم دین پڑھنے پڑھانے کی حالت میں۔ ۶۔ جماع کی حالت میں۔ ۷۔ پیشاب یا پاخانہ کی حالت میں۔ ۸۔ کھانا کھانے کی حالت میں، ہاں بعد ان چیزوں کی فراغت کے اگر اذان ہوئے زیادہ زمانہ نہ گذرا ہو تو جواب دینا چاہیئے ورنہ نہیں (بحر) مسئلہ نمبر ۲۰:۔ اذان اور اقامت کی اجابت میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتے وقت انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر لگانا اور پہلی مرتبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه اور دوسری مرتبہ قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ کہنا مستحب ہے جو ایسا کرے گا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی شفاعت فرمائیں گے اور اس کی آنکھوں کی روشنی کبھی نہ جائے گی اور نہ آنکھیں دکھیں گی۔ (روح البیان المقاصد الحسنہ، مراقی الفلاح وغیرہا) مسئلہ نمبر ۲۱ بغیر وضو کے اقامت کہنا مکروہ ہے اور اذان اگرچہ درست ہے مگر اس کی بھی عادت کر لینا برا ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

Marfat.com

غسل کا بیان

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا (سورۃ مائدہ ع ۶)

ترجمہ:۔ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو (نہا کر) خوب صاف ستھرے ہو جاؤ

غسل چار طرح کا ہوتا ہے ایک فرض، دوسرا واجب، تیسرا سنت چوتھا مستحب (عالمگیری)

غسلِ فرض

تین ہیں غسل جنابت، غسل بعد انقطاع حیض، غسل بعد انقطاع نفاس

غسلِ واجب

دو ہیں۔ ایک میت کا غسل زندہ پر واجب ہے۔ دوسرا سارے بدن پر نجاست لگ جانے سے یا بعض بدن پر نجاست لگی مگر نجاست کا مقام مخفی ہے یعنی یہ نہیں معلوم کہ نجاست حقیقی کہاں ہے تو اب سارے بدن کا غسل واجب ہے (عالمگیری، درمختار)

غسلِ سنت

پانچ ہیں۔ جمعہ کی نماز کے لئے عیدین کی نماز کے لئے احرام حج یا عمرے کے لئے، وقوف عرفات کے لئے (عالمگیری، درمختار، شامی)

غسلِ مستحب

تیئس ہیں، ۱۔ دیوانگی اور غشی دور ہونے کے بعد ۲۔ پچھنے لگوانے کے بعد ۳۔ شب برات یعنی پندرہویں شعبان المعظم میں ۴۔ شب عرفہ یعنی نویں رات ذوالحجہ کو ۵۔ شب قدر میں ۶۔ نزدیک مزدلفہ کے صبح کو دن قربانی کے ۷۔ نزدیک داخل ہونے منا کیواسطے رمی جمعرات ۸۔ داخل ہونے کے وقت مکہ معظمہ میں واسطے طواف زیارت کے

(حاشیہ ۱، ۲ اگلے صفحہ پر دیکھیں)

Marfat.com

۹۔ سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز کے لئے ۱۰۔ طلب بارش کے لئے ۱۱۔ خوف کے وقت ۱۲۔ دفع مصیبت مثل تاریکی دن یا سخت آندھی وغیرہ کے لئے ۱۳۔ مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے وقت برائے تعظیم جناب رسالت مآب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ ۱۴۔ کپڑے پہننے کے وقت ۱۵۔ مُردہ نہلانے کے بعد ۱۶۔ مقتول پر بروقت قتل خواہ وہ کیسا ہی قتل ہو۔ ۱۷۔ سفر سے مراجعت کے وقت ۱۸۔ عورت مستحاضہ پر خون بند ہو جانے پر ۱۹۔ نابالغ پر جو سن کے لحاظ سے بالغ ہو۔ ۲۰۔ بعد داخل ہونے اسلام کے جب کہ پاک ہو، اور اگر جُنبی ہو تو غسل واجب ہوگا۔ ۲۱۔ لوگوں کے مجمع میں حاضر ہونے کے لئے ۲۲۔ گناہ سے توبہ کرنے والے پر ۲۳۔ محتلم پر جب کہ اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے (تنوالابصار، در مختار، شامی)

فرائض غسل

غسل میں تین چیزیں فرض ہیں جن کے بغیر ناپاکی دُور نہیں ہوتی ۱۔ کُلی کرنا اس طرح کہ منہ کے ہر بُرّہ گوشت ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے ۲۔ ناک میں پانی ڈالنا کہ جہاں تک نرم جگہ ہے ڈھل جائے ۳۔ سارے بدن پر پانی بہانا کہ کوئی جگہ خشک نہ رہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

غسل کی سنتیں

۱۔ ناپاکی دور کرنے کی نیت کرنا۔ ۲۔ دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھونا۔ ۳۔ بسم اللہ پڑھنا۔ ۴۔ پھر شرمگاہ کو پہلے غسل سے دھونا خواہ نجاست ہو یا نہ ہو۔ ۵۔

۱؎ یہ غسل فرض عملی کفایہ ہے فقہا نے انحطاط رتبہ کے باعث واجب کے لفظ سے تعبیر کیا ہے (شامی)، ۲؎ در مختار میں اس مقام پر اس غسل کو واجب ہی لکھا ہے لیکن مختار یہ ہے کہ اس ایک حصّہ کو دھو ڈالنا ہی کافی ہے البتہ غسل کر لینا مستحب ہے۔

Marfat.com

پھر وضو کرنا۔ ۶۔ پھر تین بار سر اور تمام بدن پر پانی ڈالنا۔ ۷۔ قبلہ کی طرف منہ نہ کرنا جبکہ ننگا ہو۔ ۸۔ تمام بدن پر پانی مل لینا تاکہ سارے بدن پر پانی اچھی طرح پہنچ جائے۔ ۹۔ ایسی جگہ نہانا جہاں کوئی نہ دیکھے ۔۱۰۔ پانی میں کمی اور زیادتی نہ کرنا (عالمگیری، درمختار۔ کبیری)

مستحباتِ غسل

غسل کرتے وقت کلام نہ کرنا، بعد غسل کپڑے سے بدن پونچھ ڈالنا اور باقی مستحبات وہی ہیں جو وضو کے ہیں سوائے استقبال قبلہ کے۔ (درمختار)

غسل کا طریقہ

اوّل دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے پھر استنجا کرے اور بدن سے حقیقی نجاست دھو ڈالے پھر وضو کرے پھر تمام بدن کو تھوڑا پانی ڈال کر ہاتھ سے ملے پھر سارے بدن پر تین مرتبہ پانی بہائے۔ کلی کرے، ناک میں پانی ڈالے۔

چند ضروری مسائل

مسئلہ ۱: جب سارے بدن پر پانی پڑ جاوے اور کلی کرے اور ناک میں پانی ڈال لے تو غسل ہو جاوے گا، چاہے غسل کرنے کا ارادہ ہو چاہے نہ ہو تو اگر پانی برستے میں ٹھنڈا ہونے کی غرض سے کھڑا ہو گیا، یا حوض وغیرہ میں گر پڑا اور سب بدن بھیگ گیا اور کلی بھی کر لی اور ناک میں پانی بھی ڈال لیا تو غسل ہو گیا۔ اسی طرح غسل کرتے وقت کلی کرنا بھول گیا یا ناک میں پانی نہیں ڈالا تو بھی غسل نہیں ہوا (منیہ) مسئلہ ۲: اگر غسل کے بعد یاد آوے کہ فلاں جگہ سوکھی رہ گئی تھی تو پھر سے نہانا واجب نہیں بلکہ جہاں سوکھا

Marfat.com

رہ گیا تھا اسی کو دھو لیوے، لیکن فقط ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں ہے بلکہ تھوڑا پانی لے کر اس جگہ بہانا چاہیئے اور اگر کلی کرنا بھول گیا ہو تو اب کلی کرے اگر ناک میں پانی نہ ڈالا ہو تو اب ڈال لے غرضیکہ جو چیز رہ گئی ہو اب اس کو کرے نئے سرے سے غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے (منیہ) مسئلہ ۴ عورتوں کو چوٹی گندھی ہوئی کا کھولنا بر وقت غسل ضروری نہیں ہے فقط بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچا لیں۔ ہاں اگر بال کھلے ہوئے ہوں تو اب عورتوں پر سب کا دھونا واجب ہے اس لئے کہ اب حرج اور مشقت نہیں رہی جس طرح مردوں کو ڈاڑھی کا دھونا اور کھلے بالوں کا دھونا واجب ہے بوجہ حرج نہ ہونے کے صرف جڑوں کا تر کرنا کافی نہیں ہے مرد عورت سے گندھے ہوئے بالوں میں مستثنیٰ ہے اگر مرد کے سر پہ بال گندھے ہوئے ہوں، تو مرد پہ بالوں کا کھولنا اور پھیرنا بھی واجب ہے (درمختار، شرح وقایہ) مسئلہ ۵ ہاتھ پیر پھٹ گئے اور اس میں موم روغن یا اور کوئی دوا بھر لی تو اس کے اوپر سے پانی بہا لینا درست ہے (منیہ) مسئلہ ۶ اگر بالوں میں یا ہاتھ پیروں میں تیل لگا ہوا ہے کہ بدن پر پانی اچھی طرح نہیں ٹھہرتا ہے بلکہ پڑتے ہی ڈھلک جاتا ہے تو اس کا کچھ حرج نہیں جب سارے بدن اور سارے سر پر پانی ڈال لیا غسل ہو گیا (شامی) مسئلہ ۷ اگر کوئی شخص غسل میں کلی کرنا بھول گیا اور نماز کے وقت اس کو یاد بھی نہیں آئی البتہ اس دوران میں پانی ضرور پیا ہے تو اس شخص کو دوبارہ غسل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، درمیان کا پانی پینا بجائے کلی کرنے کے ہے بشرطیکہ منہ بھر کر پیا ہو چسکی سے نہ پیا ہو (درمختار) مسئلہ ۸ ناک میں پپڑی خشک مانع طہارت ہے اسی طرح گندھا ہوا آٹا ناخنوں میں لگا رہنا مانع طہارت ہے پہلے ناک کی پپڑی اور آٹے کو دور کرے تب غسل کرے ورنہ غسل نہ ہوگا (درمختار، شامی) مسئلہ ۹ کسی کی آنکھیں دکھتی

Marfat.com

ہیں اس لئے اس کی آنکھوں سے چیپڑ بہت نکلا اور ایسا سوکھ گیا کہ اگر اس کو نہ چھڑادے گا تو اس کے نیچے آنکھ کے کوے پر پانی نہ پہنچے گا تو اس کا چھڑا ڈالنا واجب ہے، بے اس کے چھڑائے نہ وضو درست ہے نہ غسل (منیہ) مسئلہ ۱۰ کسی کے بدن یا بالوں میں مہندی یا روغن ملا ہوا ہے تو یہ چیزیں مانع طہارت اور غسل نہیں۔ اسی طرح ناخنوں میں اگر میل یا مٹی ہو تو بھی طہارت ہو جائے گی (تنویر الابصار۔ درمختار) مسئلہ ۱۱ دانتوں میں یا شہ گوشت کا یا اور کوئی کھانا رہ جائے تو غسل اتر جائے گا ہاں اگر کوئی چیز سخت ہو گی کہ جو پانی پہنچنے کو مانع ہے تو غسل نہیں اترے گا (درمختار) مسئلہ ۱۲ منھ اور بالیوں اور انگوٹھی چھلوں کو خوب ہلا لیوے کہ پانی سوراخوں میں پہنچ جاوے اور اگر بالیاں نہ پہنے ہو تب بھی قصد کر کے سوراخوں میں پانی ڈال لے ایسا نہ ہو کہ پانی نہ پہنچے اور غسل صحیح نہ ہو۔ البتہ اگر انگوٹھی چھلے ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی پانی پہنچ جاوے تو ہلانا واجب نہیں لیکن ہلا لینا اب بھی مستحب ہے (منیہ شامی) مسئلہ ۱۳ زکام یا آشوب چشم وغیرہ ہو اور یہ گمان صحیح ہو کہ منہ سے نہانے میں مرض میں زیادتی یا اور مرض پیدا ہو جائیں گے تو کلی کرے ناک میں پانی ڈالے اور اگر گردن سے نہا لے اور سر کے ہر ذرہ پر بھیگا ہاتھ پھیرے غسل ہو جانے کا بعد صحت سر دھو ڈالے باقی غسل کے اعادہ کی حاجت نہیں (ہدایہ شریعت) مسئلہ ۱۴ کسی پر غسل فرض ہو اور پردہ کی جگہ نہیں تو اگر جنبی مرد ہے اور بے پردگی بھی مردوں سے ہوتی ہے تو کچھ پرواہ نہ کرے مردوں کے روبرو نہا لے اور عورت عورتوں کے روبرو نہا لے۔ کیونکہ نظر کرنا ہم جنس کا ہم جنس کی طرف خفیف تر ہے برخلاف غیر جنس کے اور اگر جنبی عورت ہے اور بے پردگی مردوں سے ہوتی ہے تو یہ عورت تیمم کرے اگر خوف جاتے رہنے وقت نماز کا ہو ورنہ تاخیر کرے غسل میں (درمختار وغیرہ) مسئلہ ۱۵ جس پر نہانا واجب ہے وہ اگر

Marfat.com

نہانے کے پہلے کچھ کھانا پینا چاہے تو پہلے اپنے ہاتھ اور منہ دھو لیوے تب کھائے پیئے اور اگر بے ہاتھ منہ دھوئے کھا پی لیوے تب بھی کوئی گناہ نہیں ہے (منیہ) مگر مکروہ ہے اور محتاجی لاتا ہے۔ مسئلہ ۱۶ جن کو نہانے کی ضرورت ہے ان کو قرآن مجید کا چھونا اور اس کا پڑھنا اور مسجد میں جانا جائز نہیں اور اللہ تعالےٰ کا نام لینا اور کلمہ پڑھنا، درود شریف پڑھنا جائز ہے (مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا کلی کر کے پڑھیں) (منیہ) مسئلہ ۱۷ تفسیر کی کتابوں کو بے نہائے اور بے وضو کئے چھونا مکروہ ہے اور ترجمہ دار قرآن کو چھونا بالکل حرام ہے (منیہ)

جنابت کے احکام و مسائل

جنابت سے پاک ہونے کے لئے غسل فرض ہے اور جنابت کے پیدا ہونے کے تین سبب ہیں ۱۔ منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا سبب فرضیت ہے۔ مسئلہ ۱ منی اگر اپنی جگہ سے بشہوت جدا نہ ہو تو اگرچہ خاص حصہ سے باہر نکل آئے غسل فرض نہ ہوگا مثلاً کسی شخص نے کوئی بوجھ اٹھایا یا اونچے سے گر پڑا یا کسی نے اس کو مارا اور صدمہ سے اس کی منی بغیر شہوت کے نکل آئی تو غسل فرض نہ ہوگا (شامی) مسئلہ ۲ اگر منی اپنی جگہ سے بشہوت جدا ہوئی مگر خاص حصہ سے باہر نکلتے وقت شہوت نہ تھی تب بھی غسل فرض ہو جائے گا مثلاً منی اپنی جگہ سے بشہوت جدا ہوئی مگر اس نے خاص حصہ کے سوراخ کو ہاتھ سے بند کر لیا یا روئی وغیرہ رکھ لی، تھوڑی دیر کے بعد جب شہوت جاتی رہی تو اس نے خاص حصہ کے سوراخ سے ہاتھ یا روئی ہٹالی اور منی بغیر شہوت خارج ہو گئی تب بھی غسل فرض ہو جائے گا (عالمگیری)

مسئلہ ۳ اگر کسی کے خاص حصے سے کچھ منی نکلی اور اس نے غسل کر لیا، بعد غسل کے دوبارہ کچھ بغیر شہوت کے نکلی تو اس صورت میں پہلا غسل باطل ہو جائے گا دوبارہ پھر غسل فرض ہے بشرطیکہ یہ باقی منی قبل سونے کے اور قبل پیشاب کرنے

Marfat.com

کے اور قبل چالیس قدم یا اس سے زیادہ چلنے کے نکلے مگر اس باقی منی کے نکلنے سے پہلے اگر نماز پڑھ لی ہو تو وہ نماز صحیح رہے گی اس کا اعادہ لازم نہیں (عالمگیری، شامی) مسئلہ ۴ کسی کے خاص حصے سے بعد پیشاب کے منی نکلے تو اس پر بھی غسل فرض ہوگا بشرطیکہ شہوت کے ساتھ ہو (عالمگیری) ۲۔ احتلام یعنی سوتے سے اٹھا اور بدن یا کپڑے پر تری پائی اور اس تری کے منی یا مذی ہونے کا یقین یا احتمال ہو تو غسل واجب ہے اگرچہ خواب یاد نہ ہو اور اگر یقین ہے کہ یہ نہ منی ہے نہ مذی بلکہ پسینہ یا پیشاب یا ودی یا کچھ اور ہے تو اگرچہ احتلام یاد ہو اور لذت انزال خیال میں ہو غسل واجب نہیں اور اگر منی نہ ہونے پر یقین کرتا ہے اور مذی کا شک ہے تو اگر خواب میں احتلام ہونا یاد نہیں تو غسل نہیں ورنہ ہے۔ مسئلہ ۵ اگر احتلام یاد ہے مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں تو غسل واجب نہیں (بہار شریعت) تنبیہ، جوانی کے جوش کے وقت پہلے پہل جو پانی نکلتا ہے اس کے نکلنے سے جوش کم نہیں ہوتا زیادہ ہو جاتا ہے کم نہیں ہوتا، اس کو مذی کہتے ہیں اور خوب مزا آکر جب جی بھر جاتا ہے اس وقت جو نکلتا ہے اس کو منی کہتے ہیں اور پہچان ان دونوں کی یہی ہے کہ منی نکلنے کے بعد جی بھر جاتا ہے اور جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے اور مذی نکلنے سے جوش کم نہیں ہوتا بلکہ زیادہ ہو جاتا ہے اور مذی پتلی ہوتی ہے اور منی گاڑھی ہوتی ہے پس: وضو مذی نکلنے سے غسل واجب نہیں ہوتا البتہ وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ مسئلہ ۶ منی کے نکلنے سے غسل فرض ہو جاتا ہے مذی اور ودی کے نکلنے سے غسل فرض نہیں ہوتا (درمختار، تنویر الابصار) مسئلہ ۷ اگر سونے سے پہلے شہوت تھی آلہ قائم تھا اب جاگا اور اس کا اثر پایا اور مذی ہونا غالب گمان ہے اور احتلام یاد نہیں تو غسل واجب نہیں جب تک اس کے منی ہونے کا ظن غالب نہ ہو، اگر سونے سے پہلے شہوت ہی نہ تھی مگر سونے کے قبل دب چکی تھی اور جو خارج ہوا تھا صاف کر چکا تھا تو منی کے ظن غالب کی ضرورت نہیں بلکہ محض احتمال منی سے غسل واجب ہو جائے گا (بہار شریعت)

Marfat.com

مسئلہ ۸ بیماری وغیرہ سے غش آیا یا نشہ میں بیہوش ہوا ہوش آنے کے بعد کپڑے یا بدن پر تری ملی تو وضو واجب ہوگا غسل نہیں اور سونے کے بعد ایسا دیکھے تو غسل واجب مگر اسی شرط پر کہ سونے سے پہلے شہوت نہ تھی (بہار شریعت)
مسئلہ ۹ کسی کو خواب ہوا اور منی باہر نہ نکلی تھی کہ آنکھ کھل گئی اور آلہ کو پکڑ لیا کہ منی باہر نہ نکلے پھر جب تنذی جاتی رہی چھوڑ دیا اب نکلی تو غسل واجب ہوگیا (بہار شریعت) مسئلہ ۱۰ کھڑے یا بیٹھے یا چلتے ہوئے سو گیا آنکھ کھلی تو تری پائی غسل واجب ہے (بہار شریعت) مسئلہ نمبر ۱۱ عورت کو خواب ہوا تو جب تک منی فرج داخل سے نہ نکلے غسل واجب نہیں (بہار شریعت)
مسئلہ ۱۲ نماز میں شہوت تھی اور منی اترتی ہوئی معلوم ہوئی مگر ابھی باہر نہ نکلی تھی کہ نماز پوری کرلی اب خارج ہوئی غسل واجب ہوگا مگر نماز ہوگئی (بہار شریعت)
مسئلہ ۱۳ ایک شخص کو احتلام ہوا اور جاگنے کے وقت کوئی حالت نہ پائی۔ پھر وضو کیا اور نماز پڑھی۔ اس کے بعد منی نکل آئی تو اس پر غسل واجب ہے اور نماز کا اعادہ نہیں (عالمگیری) مسئلہ ۱۴ مرد و عورت دونوں ہم بستر ہوئے اور دونوں میں مباشرت واقع نہیں ہوئی اور دونوں سو گئے صبح بر وقت بیداری بستر پر دھبہ پایا اور احتلام دونوں کو یاد نہیں تو اس دھبہ کو دیکھنا چاہیئے کہ اگر دھبہ لمبا سفید اور غلیظ ہے تب تو مرد پر غسل واجب ہے اور اگر دھبہ گول رقیق اور زرد ہے تو عورت[1] پر (صغیری)
مسئلہ ۱۵ لڑکے کا بلوغ احتلام کے ساتھ ہوا اس پر غسل واجب ہے (کبیری در مختار وغیرہما) ۳۔ ایلاج یعنی کسی باشہوت مرد کے خاص حصہ کے سر کا کسی زندہ عورت کے خاص حصے میں یا کسی دوسرے زندہ آدمی کے مشترک حصہ میں داخل ہونا خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا خنثیٰ اور خواہ منی گرے یا نہ گرے اس صورت میں اگر دونوں میں غسل کے صحیح ہونے کی شرطیں پائی جاتی ہیں یعنی دونوں بالغ ہیں تو دونوں پر ورنہ جس میں پائی جاتی ہیں اس پر غسل فرض ہو جائے گا (بحر) مسئلہ ۱۶ اگر

[1] احتیاط اسی میں ہے کہ دونوں غسل کرلیں۔ (شامی)

Marfat.com

عورت کم سن ہو مگر ایسی کم سن نہ ہو کہ اس کے ساتھ جماع کرنے سے اس کے خاص حصے اور مشترک حصے کے مل جانے کا خوف ہو تو اس کے خاص حصے میں مرد کے خاص حصے کا سر داخل ہونے سے مرد پر غسل فرض ہو جائے گا اگر وہ بالغ مرد ہے (درمختار) مسئلہ ۱۸ چھوٹی لڑکی سے اگر کسی مرد نے صحبت کی جو ابھی جوان نہیں ہوئی ہے تو اس پر غسل واجب نہیں ہے لیکن عادت ڈالنے کے لئے اس سے غسل کرانا چاہیئے (شامی) مسئلہ ۱۹ اگر کوئی مرد کسی کم سن عورت کے ساتھ جماع کرے تو غسل فرض نہ ہوگا بشرطیکہ منی نہ گرے اور وہ عورت اس قدر کم سن ہو کہ اس کے ساتھ جماع کرنے میں خاص حصے اور مشترک حصے کے مل جانے کا خوف ہو (درمختار) مسئلہ ۲۰ جس مرد کے خصیے کٹ گئے ہوں اس کے خاص حصے کا سرا اگر کسی کے مشترک حصہ یا عورت کے خاص حصے میں داخل ہو تب بھی غسل دونوں پر فرض ہو جائے گا۔ اگر دونوں بالغ ہوں ورنہ اس پر جو بالغ ہوا فتاویٰ قاضی خاں)

مسئلہ ۲۱ اگر کسی مرد کے خاص حصے کا سر کٹ گیا ہو تو اس کے باقی جسم سے اس مقدار کا اعتبار کیا جائے گا یعنی اگر بقیہ منویں سے بقدر حشفہ داخل ہو گیا تو غسل واجب ہوگا ورنہ نہیں (بحر) مسئلہ ۲۲ اگر کوئی مرد اپنے خاص حصے کو کپڑے وغیرہ سے لپیٹ کر داخل کرے تو اگر جسم کی حرارت محسوس ہو تو غسل فرض ہو جائے گا مگر احتیاط یہ ہے کہ جسم کی حرارت محسوس ہو یا نہ ہو غسل فرض ہو جائے گا (بحر) مسئلہ ۲۳ اگر کوئی عورت شہوت کے غلبہ میں اپنے خاص حصہ میں کسی بے شہوت مرد یا جانور کے خاص حصے کو یا کسی لکڑی وغیرہ یا اپنی انگلی کو داخل کرے تب بھی اس پر غسل فرض ہو جائے گا منی گرے یا نہ گرے مگر یہ شارح منیہ کی رائے ہے اور اصل مذہب میں بدوں انزال غسل واجب نہیں اور ممتار شامی

Marfat.com

مسئلہ ۲۳ کسی عورت نے مجامعت کے بعد غسل کیا اور نماز ادا کی پھر اس کی پیشاب گاہ سے اس کے شوہر کی منی برآمد ہوئی تو اس عورت پر نہ اعادہ غسل کا ہے نہ نماز کا۔ (ردالمختار)

حیض کا بیان

بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اسے حیض کہتے ہیں حیض کی کم سے کم مدت تین دن تین راتیں یعنی پورے ۷۲ گھنٹے ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس راتیں ہیں، ۷۲ گھنٹے سے ذرا بھی پہلے ختم ہو جائے تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے، ہاں اگر کرن چمکی تھی کہ شروع ہوا اور تین دن تین راتیں پوری ہو کر کرن چمکنے ہی کے وقت ختم ہوا تو حیض ہے اگرچہ دن بڑھنے کے زمانہ میں طلوع روز بروز پہلے اور غروب بعد کو ہوتا رہے گا اور دن چھوٹے ہونے کے زمانہ میں آفتاب کا نکلنا بعد کو اور ڈوبنا پہلے ہوتا رہے گا جس کی وجہ سے ان تین دن رات کی مقدار بہتر ۷۲ گھنٹے ہونا ضروری نہیں مگر عین طلوع سے

Marfat.com

طلوع اور غروب سے غروب تک ضرور ایک دن رات ہے ان کے ماسوا اگر اور کسی وقت شروع ہوا تو وہی چوبیس ۲۴ گھنٹے پورے کا ایک دن رات لیا جائے گا مثلاً آج صبح کو ٹھیک نو بجے اور اس وقت پورا پہر دن چڑھا تھا تو کل ٹھیک نو بجے ایک دن رات ہوگا اگرچہ ابھی پورا پہر دن نہ آیا جب کہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے بعد کو ہو یا پہر بھر سے زیادہ دن آگیا ہو جبکہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے پہلے ہو۔ تنبیہ۔ استحاضہ بیماری کا نام ہے اس میں خون رحم سے نہیں آتا بلکہ کوئی رگ جو متعلق فرج داخلی سے ہے پھٹ جاتی ہے اس میں جماع و نماز وغیرہ سب درست ہے۔ مگر مستحاضہ ہر نماز کے لئے جدید وضو کرے، معذور کی مانند۔ معذور کے احکام جو ہم اوپر بیان ہو چکے ہیں ملاحظہ ہوں۔ مسئلہ ۱ کسی کو ہمیشہ تین دن یا چار دن خون آتا تھا پھر کسی مہینہ میں زیادہ آگیا لیکن دس دن سے زیادہ نہیں آیا وہ سب حیض ہے اور اگر دس سے بھی بڑھ گیا تو جتنے دن پہلے سے عادت کے ہیں اتنا تو حیض ہے باقی سب استحاضہ ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کسی کو ہمیشہ تین دن حیض آنے کی عادت ہے لیکن کسی مہینہ میں نو دن یا دس دن رات خون آیا تو یہ سب حیض ہے اور دس دن رات سے ایک لحظہ بھی زیادہ خون آوے تو وہی تین دن حیض کے ہیں اور باقی دنوں کا سب استحاضہ ہے ان دنوں کی نمازیں قضا پڑھنا واجب ہیں (ہدایہ)

مسئلہ ۲ ایک عورت ہے جس کی کوئی عادت مقرر نہیں ہے کبھی چار دن خون آتا ہے کبھی سات دن اسی طرح بدلتا رہتا ہے کبھی دس دن بھی آجاتا ہے تو یہ سب حیض ہے ایسی عورت کو اگر کبھی دس دن رات سے زیادہ خون آوے تو دیکھو کہ اس سے پہلے مہینہ میں کتنے دن حیض آیا تھا بس اتنے ہی دن حیض کے اور باقی سب استحاضہ ہے (شامی) مسئلہ ۳ کسی کو ہمیشہ چار دن حیض آتا تھا پھر ایک مہینہ میں پانچ دن خون آیا اس کے بعد دوسرے مہینہ میں پندرہ دن

Marfat.com

خون آیا تو ان پندرہ دن میں سے پانچ دن حیض کے ہیں اور دس دن استحاضہ ہے اور پہلی عادت کا اعتبار نہ کریں گے اور یہ سمجھیں گے کہ عادت بدل گئی اور پانچ دن کی عادت ہوگئی (شامی) مسئلہ ۴ کسی لڑکی نے پہلے پہل خون دیکھا تو اگر دس دن یا اس سے کچھ کم آوے سب حیض ہے اور جو دس دن سے زیادہ آوے تو پورے دس دن حیض ہے اور جتنا زیادہ ہو وہ سب استحاضہ ہے (ہدایہ وغیرہ) مسئلہ ۵ کسی نے پہلے پہل خون دیکھا اور وہ کسی طرح بند نہیں ہوا کئی مہینے تک برابر آتا رہا تو جس دن خون آیا ہے اس دن سے لے کر دس دن رات حیض ہے اس کے بعد بیس دن استحاضہ ہے اسی طرح برابر دس دن حیض اور بیس دن استحاضہ سمجھا جائے گا (شامی) مسئلہ ۶ حیض کے چھ رنگ ہیں ۱۔ سیاہ ۲۔ سرخ ۳۔ سبز ۴۔ زرد ۵۔ گدلا ۶۔ مٹیلا، سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں (بہار شریعت) مسئلہ ۷ اگر صغیرہ پہلے نو برس سے اور حاملہ پہلے جننے سے اور آیاسن ایاس والی بڑھاپے میں خون دیکھے تو یہ خون حیض کا نہیں ہے استحاضہ کا ہے خون حیض اور خون استحاضہ کی شناخت یہ ہے کہ خون حیض میں بدبو ہوتی ہے اور استحاضہ کے خون میں بدبو نہیں ہوتی (عالمگیری، درمختار، طحطاوی) مسئلہ ۸ حمل کے زمانہ میں جو خون آوے وہ بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے چاہے جتنے دن آوے (درمختار) مسئلہ ۹ بچہ پیدا ہونے کے وقت بچہ نکلنے سے پہلے جو خون آوے وہ بھی استحاضہ ہے بلکہ جب تک بچہ آدھے سے زیادہ نہ نکل آوے تب تک جو خون آوے گا اس کو استحاضہ ہی کہیں گے (درمختار) مسئلہ ۱۰ دو حیض کے درمیان میں پاک رہنے کی مدت کم از کم پندرہ دن ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں سو اگر کسی وجہ سے کسی کو حیض آنا بند ہو جاوے تو جتنے مہینے تک خون نہ آوے گا پاک رہے گی (ہدایہ) مسئلہ ۱۱ اگر کسی کو تین دن

Marfat.com

رات خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی پھر تین دن رات خون آیا تو تین دن پہلے کے اور تین دن یہ جو پندرہ دن کے بعد ہیں حیض کے ہیں اور بیچ میں پندرہ دن پاکی کا زمانہ ہے (شامی) مسئلہ ۱۲ اور اگر ایک یا دو دن خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی پھر ایک یا دو دن خون آیا تو بیچ میں پندرہ دن تو پاکی کا زمانہ ہی ہے ادھر ادھر ایک یا دو دن جو خون آیا ہے وہ بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے (شامی) مسئلہ ۱۳ اگر ایک دن یا کئی دن خون آیا پھر پندرہ دن سے کم پاک رہی ہے اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے بلکہ یوں سمجھیں گے کہ گویا اوّل سے آخر تک برابر خون جاری رہا۔ سو جتنے دن حیض آنے کی عادت ہو اتنے دن تو حیض کے ہیں باقی سب استحاضہ ہے مثال اس کی یہ ہے کہ کسی کو ہر مہینہ کی پہلی اور دوسری اور تیسری تاریخ حیض آنے کا معمول ہے پھر کسی مہینہ میں ایسا ہوا کہ پہلی تاریخ خون آیا پھر چودہ دن پاک رہی پھر ایک دن خون آیا تو ایسا سمجھیں گے۔

کہ سولہ دن برابر خون آیا سو اس میں سے تین دن اوّل کے تو حیض کے ہیں اور تیرہ دن استحاضہ ہے اور اگر چوتھی، پانچویں، چھٹی تاریخ حیض کی عادت تھی تو یہی تاریخیں حیض کی ہیں اور تین اوّل کے اور دس دن بعد کے استحاضہ کے ہیں اور اگر اس کی کچھ عادت نہ ہو بلکہ پہلے پہل خون آیا ہو تو دس دن حیض ہے اور چھ دن استحاضہ ہے (شامی) مسئلہ ۱۴ اگر کسی عورت کو اوّل مرتبہ دو دن خون آکر بند ہو گیا اور پھر چھٹے دن خون آیا تین دن پاک رہی۔ تو اس عورت کا چھ دن تک حیض ہی میں شمار ہوگا۔ ان تین دن کی درمیانی پاکی کا کوئی اعتبار نہیں۔ جو پاکی کہ درمیان دو خونوں کے دس دن کے اندر ہوتی ہے ایسا طہر مشتمل بین الدمین سب حیض ہی میں داخل ہے خواہ یہ طہر عادت والی کو ہو یا غیر عادت والی کو۔ (درمختار، شامی) مسئلہ ۱۵ مستحاضہ عورت کہ جس کو عرصہ سے برابر جاری ہے اگر وہ اپنے حیض کے دنوں کی تعداد کو بھول جائے تو اکثر دوڑائے اور خوب

Marfat.com

سوچے ظن غالب پر عمل کرے یعنی جن دنوں کو طہر خیال کرے ان میں نماز وغیرہ سب ادا کرے اور جن دنوں کو حیض سمجھے ان میں نماز وغیرہ ترک کر دے (شامی) مسئلہ ۱۶ ایک مستحاضہ کو حیض کے دنوں کی تعداد یاد ہے مگر عشرات ثلاثہ کا دورہ یاد نہیں کہ کون سے عشرہ میں حائضہ ہوتی تھی پہلے عشرہ میں یا دوسرے میں یا تیسرے میں تو یہ بھی وہی کرے جو دنوں کی تعداد بھولنے والی کرے یعنی جس عشرہ میں حیض کا ظن غالب ہو اس میں اپنے کو حائضہ تصور کرے اور جس عشرہ میں اپنے کو طہر میں سمجھے اس میں وہ طاہرہ ہے (شامی) مسئلہ ۱۷ ایک عورت کو کسی طرف بھی ظن غالب نہیں دونوں جانب اس کی برابر ہیں تو اس عورت کو اب یہ سوچنا چاہیئے کہ طہر اور حیض میں تردد[1] ہے یا طہر اور حیض اور انقطاع حیض میں اگر حیض اور طہر میں تردد ہے تب تو ہر نماز کے واسطے وضو کر کے صرف فرض واجب سنت مؤکدہ ادا کرے اور قرآن بقدر مفروض پڑھے مسجد میں نہ جاوے اور قرآن شریف کو مس نہ کرے اور اگر طہر اور حیض اور انقطاع حیض میں تردد ہے تو ہر نماز کے واسطے غسل کرے اور اس میں بھی نماز غیر مؤکدہ نہ پڑھے اور شوہر کو جماع سے روکے اور مسجد میں بھی نہ جاوے (شامی عالمگیری)

---

[1] فرق تردد بین الحیض والطہر و تردد بین الحیض والطہر والانقطاع اس صورت میں ظاہر ہوگا کہ ایک مہینہ میں ایک مرتبہ حیض ہوتا تھا اور اتنا یاد ہے کہ انقطاع نصف اخیر میں ہوتا تھا اور کوئی خاص عشرہ یاد نہیں تو نصف اول میں طہر اور حیض میں تردد ہوگا اور حرمت اور حلت جب عبادات میں ٹکرائیں تو حلت کو ترجیح دی جائے گی پس وضو کر کے نماز پڑھے اور چونکہ نصف اخیر میں حیض اور طہر کے ساتھ انقطاع حیض کا بھی احتمال ہے بنا بریں غسل کر کے نماز پڑھے کیونکہ انقطاع حیض موجب غسل ہے (شامی)

Marfat.com

حیض کے احکام

مسئلہ ۱: حیض کے زمانہ میں نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا درست نہیں اتنا فرق ہے کہ نماز تو بالکل معاف ہو جاتی ہے پاک ہونے کے بعد بھی اس کی قضا واجب نہیں ہوتی لیکن روزہ معاف نہیں ہوتا۔ پاک ہونے کے بعد قضا رکھنی پڑے گی (ہدایہ)

مسئلہ ۲: اگر فرض نماز پڑھتے میں حیض آجائے تو وہ نماز بھی معاف ہو گئی۔ پاک ہونے کے بعد اس کی قضا نہ پڑھے اور اگر نفل یا سنت میں حیض آگیا تو اس کی قضا پڑھنی پڑھے گی، اور اگر آدھے روزے کے بعد حیض آیا تو وہ روزہ ٹوٹ گیا جب پاک ہو قضا رکھے۔ اگر نفل روزہ میں حیض آجاوے تو اس کی بھی قضا رکھے (شامی) مسئلہ ۳: اگر نماز کے آخر وقت میں حیض آیا اور ابھی نماز نہیں پڑھی ہے تب بھی معاف ہو گئی (شامی) مسئلہ ۴: حیض کے زمانہ میں مرد کے پاس رہنا یعنی صحبت کرنا درست نہیں اور صحبت کے سوا اور سب باتیں درست ہیں یعنی ساتھ کھانا پینا لیٹنا وغیرہ درست ہے (درمختار) مسئلہ ۵: اگر کوئی شخص حائضہ سے جماع یعنی صحبت کرے تو توبہ استغفار کرے اور ایک صدقہ بھی دے۔ صورت صدقہ کی یہ ہے کہ جماع اگر ایسی حالت میں کیا ہے جب کہ خون سرخ آرہا ہے تب تو ساڑھے چار ماشہ سونا دے اور اگر خون کی زردی کی حالت میں جماع کیا ہے تو سوا دو ماشہ سونا دے (شامی) مسئلہ ۶: عورت کے لئے یہ حکم نہیں ہے (درمختار) مسئلہ ۷: کسی کی عادت پانچ دن کی یا نو دن کی تھی سو جتنے دن کی عادت تھی اتنے ہی دن خون آیا پھر بند ہو گیا تو جب تک نہا نہ لیوے تب تک صحبت کرنا درست نہیں ہے۔ اگر غسل نہ کرے تو جب ایک نماز کا وقت گذر جائے کہ ایک نماز کی قضا اس کے ذمہ واجب ہو جاوے تب صحبت درست ہے اس سے پہلے درست نہیں (ہدایہ) مسئلہ ۸: اگر عادت پانچ دن کی تھی

Marfat.com

اور خون چار ہی دن آکے بند ہو گیا تو نہا کے نماز پڑھنا واجب ہے لیکن جب تک پانچ دن پورے نہ ہو لیں تب تک صحبت کرنا درست نہیں ہے کہ شاید پھر خون آجاوے (عالمگیری) مسئلہ ۹ اور اگر پورے دس دن رات حیض آیا تو جب سے خون بند ہو جاوے اسی وقت سے صحبت کرنا درست ہے چاہے نہا چکی ہو یا ابھی نہ نہائی ہو (ہدایہ) مسئلہ ۱۰، اگر ایک یا دو دن خون آکر بند ہو گیا تو نہانا واجب نہیں ہے وضو کر کے نماز پڑھے لیکن ابھی صحبت کرنا درست نہیں اگر پندرہ دن گذرنے سے پہلے خون آجاوے گا تو اب معلوم ہو گا کہ وہ حیض کا زمانہ تھا حساب سے جتنے دن حیض کے ہوں ان کو حیض سمجھے اور اب غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر پندرہ دن بیچ میں گذر گئے اور خون نہیں آیا تو معلوم ہوا کہ وہ استحاضہ تھا سو ایک دن یا دو دن خون آنے کی وجہ سے جو نمازیں نہیں پڑھیں اب ان کی قضا پڑھنی چاہیئے (شامی وغیرہ) مسئلہ ۱۱ تین دن حیض آنے کی عادت ہے لیکن کسی مہینے میں ایسا ہوا کہ تین دن پورے ہو چکے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی غسل نہ کرے نہ نماز پڑھے اگر پورے دس دن رات پر یا اس سے کم میں خون بند ہو جاوے تو ان سب دنوں کی نمازیں معاف ہیں کچھ قضا نہ پڑھنی پڑے گی۔ اور یوں کہیں گے کہ عادت بدل گئی اس لئے یہ سب دن حیض کے ہونگے اور اگر گیارہویں دن بھی خون آیا تو اب معلوم ہوا کہ حیض کے فقط تین ہی دن تھے یہ سب استحاضہ ہے پس گیارہویں دن نہاوے اور آٹھ دن کی نمازیں قضا پڑھے اور اب نمازیں نہ چھوڑے (شامی) مسئلہ ۱۲، اگر دس دن سے کم حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ نماز کا وقت بالکل تنگ ہے کہ جلدی اور پھرتی سے نہا دھو ڈالے تو نہانے کے بعد بالکل ذرا سا وقت بچے گا جس میں صرف ایک دفعہ اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھ سکتی ہے اس سے زیادہ

Marfat.com

کچھ نہیں پڑھ سکتی تب بھی اس وقت کی نماز واجب ہو جاوے گی اور قضا پڑھنی پڑھے گی اور اگر اس سے بھی کم وقت ہو تو نماز معاف ہے اس کی قضا پڑھنا واجب نہیں (شامی) مسئلہ ۱۳، اور اگر پورے دس دن رات حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ بالکل ذرا سا بس اتنا وقت ہے کہ ایک دفعہ اللہ اکبر کہہ سکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتی اور نہانے کی بھی گنجائش نہیں تو بھی نماز واجب ہو جاتی ہے اس کی قضا پڑھنا چاہیئے (شامی وغیرہ) مسئلہ ۱۴، اگر رمضان شریف میں دن کو پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے شام تک روزہ داروں کی طرح سے رہنا واجب ہے لیکن یہ دن روزہ میں محسوب نہ ہوگا بلکہ اس کی بھی قضا رکھنی پڑے گی (ہدایہ) مسئلہ ۱۵، اور اگر رات کو پاک ہوئی اور پورے دس دن رات حیض آیا ہے تو اگر اتنی ذرا سی رات باقی ہو جس میں ایک دفعہ اللہ اکبر بھی کہہ نہ سکے تب بھی صبح کا روزہ واجب ہے اور اگر دس دن سے کم حیض آیا ہے تو اگر اتنی رات باقی ہو کہ پھرتی سے غسل تو کر لے گی لیکن غسل کے بعد ایک دفعہ بھی اللہ اکبر نہ کہہ پاوے گی تو بھی صبح کا روزہ واجب ہے اگر اتنی رات تو تھی لیکن غسل نہیں کیا تو روزہ نہ توڑے بلکہ وہ روزہ کی نیت کر لے اور صبح کو نہا لیوے اور جو اس سے بھی کم رات ہو یعنی غسل بھی نہ کر سکے تو صبح کا روزہ جائز نہیں ہے لیکن دن کو کچھ کھانا پینا بھی درست نہیں بلکہ سارا دن روزہ داروں کی طرح رہے پھر اس کی قضا رکھے (درمختار) مسئلہ ۱۶، جب خون سوراخ سے باہر کی کھال میں نکل آوے تب سے حیض شروع ہو جاتا ہے اس کھال سے باہر چاہے نکلے یا نہ نکلے اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے تو اگر کوئی سوراخ کے اندر روئی وغیرہ رکھ لیوے جس سے خون باہر نہ نکلنے پاوے تو جب تک سوراخ کے اندر ہی اندر خون رہے اور باہر والی روئی پر

Marfat.com

خون کا دھبہ نہ آوے تب تک حیض کا حکم نہ لگاویں گے جب خون کا دھبہ باہر والی کھال میں آجاوے یا روئی وغیرہ کھینچ کر باہر نکال لے تب سے حیض کا حساب ہوگا (شامی) مسئلہ ۱ پاک عورت نے رات کو فرج داخل میں گدّی رکھ لی تھی جب صبح ہوئی تو اس پر خون کا دھبہ دیکھا تو جس وقت سے دھبہ دیکھا ہے اسی وقت سے حیض کا حکم لگا دیں گے (درمختار)

نفاس کا بیان

بچہ پیدا ہونے کے بعد آگے کی راہ سے جو خون آتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں زیادہ سے زیادہ نفاس کے چالیس دن ہیں اور کم کی کوئی حد نہیں اگر کسی کو ایک آدھ گھڑی آکر خون بند ہو جاوے تو وہ بھی نفاس ہے۔ مسئلہ ۱ اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد کسی کو بالکل خون نہ آوے تب بھی جننے کے بعد نہانا واجب ہے (درمختار) مسئلہ ۲ آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا لیکن ابھی پورا نہیں نکلا اس وقت جو خون آوے وہ بھی نفاس ہے اور اگر آدھے سے کم نکلا تھا اس وقت خون آیا تو وہ استحاضہ ہے اگر ہوش و حواس باقی ہوں تو اس وقت بھی نماز پڑھے نہیں تو گنہگار ہوگی نہ ہو سکے تو اشارہ ہی سے پڑھے قضا نہ کرے لیکن اگر نماز پڑھنے سے بچہ کے ضائع ہو جانے کا ڈر ہو تو نماز نہ پڑھے (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳ کسی کا حمل گر گیا تو اگر بچہ کا ایک آدھ عضو بن گیا ہو تو گرنے کے بعد جو خون آوے گا وہ بھی نفاس ہے اور اگر بالکل نہیں بنا بس گوشت ہی گوشت ہے تو یہ نفاس نہیں پس اگر وہ خون حیض بن سکے تو حیض ہے اور اگر حیض بھی نہ بن سکے مثلاً تین دن سے کم آوے یا پاکی کا زمانہ ابھی پورے پندرہ دن نہیں ہوا تو وہ استحاضہ ہے (عالمگیری، درمختار) مسئلہ ۴ ظہور اعضاء ایک سو بیس دن کے بعد ہو جاتا ہے (درمختار) مسئلہ ۵ ایک عورت کا حمل اسقاط

Marfat.com

ہوکر خون جاری ہوا اور یہ خبر نہیں کہ بعض اعضاء کی خلقت ظاہر ہوئی تھی یا نہیں مثلاً اندھیرے میں گر پڑا اور پھینک دیا گیا اور حمل کے دنوں کو بھی بھول گئی تو یہ عورت اپنے حیض کے یقینی دنوں میں نماز وغیرہ ترک کرے اور باقی دنوں میں غسل کرکے نماز وغیرہ ادا کرے (درمختار) مسئلہ ۶ اگر کسی عورت کا بچہ پیٹ چاک کرکے نکالا جائے تو اگر خون رحم سے جاری ہوا ہے تو عورت نفاس والی ہے ورنہ زخم والی ٹھہرے گی اور نماز روزہ سب ادا کرے گی (درمختار) مسئلہ ۷ اگر خون چالیس دن سے بڑھ گیا تو اگر پہلے پہل یہی بچہ ہوا تو چالیس دن نفاس کے ہیں اور جتنا زیادہ آیا ہے وہ استحاضہ ہے۔ پس چالیس دن کے بعد نہا ڈالے اور نماز پڑھنی شروع کرے خون بند ہونے کا انتظار نہ کرے اور اگر یہ پہلا بچہ نہیں بلکہ اس سے پہلے جن چکی ہے اور اس کی عادت معلوم ہے کہ اتنے دن نفاس آتا ہے تو جتنے دن نفاس کی عادت ہو اتنے دن نفاس کے ہیں اور جو اس سے زیادہ ہے وہ استحاضہ ہے (درمختار) مسئلہ ۸ کسی کی عادت تیس دن نفاس آنے کی ہے لیکن تیس دن گذر گئے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی نہ نہاوے، اگر پورے چالیس دن پر خون بند ہوگیا تو یہ سب نفاس ہے اور اگر چالیس دن سے زیادہ ہو جاوے تو فقط تیس دن نفاس کے ہیں اور باقی سب استحاضہ ہے اس لئے اب فوراً غسل کر ڈالے اور دس دن کی نمازیں قضا پڑھے (شامی) مسئلہ ۹ اگر چالیس دن سے پہلے خون نفاس کا بند ہو جاوے تو فوراً غسل کرکے نماز پڑھنی شروع کرے اور اگر غسل نقصان کرے تو تیمم کرکے نماز شروع کرے ہرگز کوئی نماز قضا نہ ہونے دے (شامی) مسئلہ ۱۰ نفاس میں بھی نماز بالکل معاف ہے اور روزہ معاف نہیں بلکہ اس کی قضا رکھنی چاہیئے اور روزہ و نماز اور صحبت کرنے کے یہاں بھی وہی

Marfat.com

مسئلے ہیں۔ جو اوپر بیان ہو چکے ہیں (در مختار) مسئلہ ۱۱ جس عورت کے دو بچے جوڑواں پیدا ہوئے یعنی دونوں کے درمیان چھ مہینے سے کم زمانہ ہے تو پہلا ہی بچہ پیدا ہونے کے بعد نفاس سمجھا جائے گا پھر اگر دوسرا چالیس دن کے اندر پیدا ہوا اور خون آیا تو پہلے سے چالیس دن تک نفاس ہے پھر استحاضہ اور اگر چالیس دن کے بعد پیدا ہوا تو اس پچھلے کے بعد جو خون آیا استحاضہ ہے نفاس نہیں مگر دوسرے کے پیدا ہونے کے بعد بھی نہانے کا حکم دیا جائے گا۔ (بہار شریعت) مسئلہ ۱۲ جس عورت کے تین بچے پیدا ہوئے کہ پہلے اور دوسرے میں چھ مہینے سے کم فاصلہ ہے یونہی دوسرے اور تیسرے میں اگرچہ پہلے اور تیسرے میں چھ مہینے کا فاصلہ ہو جب بھی نفاس پہلے ہی سے ہے پھر اگر چالیس دن کے اندر یہ دونوں بھی پیدا ہو گئے تو پہلے کے بعد سے زیادہ سے زیادہ چالیس دن تک نفاس ہے اور اگر چالیس دن کے بعد ہیں تو ان کے بعد جو خون آئے گا استحاضہ ہے مگر ان کے بعد بھی غسل کا حکم ہے (بہار شریعت) مسئلہ ۱۳۔ اگر دونوں میں چھ مہینے یا زیادہ کا فاصلہ ہے تو دوسرے کے بعد بھی نفاس ہے (بہار شریعت)

حیض و نفاس وغیرہ کے احکام

مسئلہ ۱ جو عورت حیض سے ہو یا نفاس سے ہو اور جس پر نہانا واجب ہو اس کو مسجد میں جانا اور کعبہ شریف کا طواف کرنا اور قرآن مجید کا پڑھنا اور قرآن مجید کا چھونا درست نہیں۔ البتہ اگر قرآن مجید جزدان میں یا رومال میں لپٹا ہو یا اس پر کپڑے وغیرہ کی چولی چڑھی ہوئی ہو اور جلد کے ساتھ سلی ہوئی نہ ہو بلکہ الگ ہو کہ اتارے سے اتر سکے تو اس حال میں قرآن مجید کا چھونا اور اٹھانا درست ہے (ہدایہ) مسئلہ ۲ جس کا وضو نہ ہو

اس کو بھی قرآن مجید کا چھونا درست نہیں البتہ زبانی پڑھنا درست ہے (ہدایہ)
مسئلہ ۳ جس روپیہ یا پیسہ میں یا طشتری میں یا تعویذ میں یا اور کسی چیز میں
قرآن شریف کی کوئی آیت لکھی ہو اس کو بھی چھونا ان لوگوں کے لئے درست نہیں
البتہ اگر کسی تھیلی میں یا برتن وغیرہ میں رکھے ہوں تو اس تھیلی اور برتن کو چھونا
اور اٹھانا درست ہے (ہدایہ) مسئلہ ۴ کرتے کے دامن اور دوپٹے کے
آنچل سے بھی قرآن مجید کو پکڑنا اور اٹھانا درست نہیں البتہ بدن سے الگ کوئی
کپڑا ہو جیسے رومال وغیرہ اس سے پکڑ کے اٹھانا جائز ہے (ہدایہ) مسئلہ ۵
اگر الحمد کی پوری سورت دعا کی نیت سے پڑھے یا اور دعائیں جو قرآن میں آئی ہیں
ان کو دعا کی نیت سے پڑھے تلاوت کے ارادے سے نہ پڑھے تو درست ہے
ان میں کچھ گناہ نہیں ہے جیسے یہ دعا رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی
الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ اور یہ دعا رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ
اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا آخر تک جو سورۂ بقرہ کے آخر میں لکھی ہے یا اور کوئی
دعا جو قرآن شریف میں آئی ہو دعا کی نیت سے سب کا پڑھنا درست ہے (شامی)
مسئلہ ۶ دعائے قنوت کا پڑھنا بھی درست ہے (شامی) مسئلہ ۷ اگر کوئی
عورت لڑکیوں کو قرآن شریف پڑھاتی ہو تو ایسی حالت میں ایک ایک کلمہ سکھا دے
اور دو کلموں کے درمیان توقف کرے اور قرآن کے ہجے بھی کرانا اس کو درست
ہے (عالمگیری) مسئلہ ۸ کلمہ اور درود شریف پڑھنا اور خدا تعالیٰ کا نام لینا
استغفار پڑھنا اور کوئی وظیفہ پڑھنا جیسے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہ پڑھنا منع نہیں ہے یہ سب درست ہے (درمختار)
مسئلہ ۹ ایسی عورت کو عیدگاہ اور قبرستان جانے کی اجازت ہے (درمختار)
مسئلہ ۱۰ حیض کے زمانہ میں مستحب ہے کہ نماز کے وقت وضو کر کے کسی پاک جگہ

Marfat.com

تھوڑی دیر بیٹھ کر اللہ اللہ کر لیا کرے تاکہ نماز کی عادت نہ چھوٹ جاوے اور پاک ہونے کے بعد نماز سے جی گھبراوے نہیں (عالمگیری) مسئلہ ۱۱ کسی کو نہانے کی ضرورت تھی اور ابھی نہانے نہ پائی تھی کہ حیض آگیا تو اب اس پر نہانا واجب نہیں بلکہ جب حیض سے پاک ہو تب نہاوے ایک ہی غسل دونوں باتوں کی طرف سے ہو جاوے گا۔ (بحر، فتاویٰ قاضی خاں)

تیمّم کا بیان

اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَیْدِیْكُمْ مِّنْهُ (سورۂ مائدہ ع ۲)

ترجمہ:۔ جب تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمّم کرو اور اس مٹی سے اپنے مونہوں اور ہاتھوں کا مسح کرو، لغت میں تیمّم مطلق قصد کو کہتے ہیں اور اصطلاحِ شرع میں تیمّم اس قصد کو کہتے ہیں کہ جو پاک کرنے والی مٹی یا جنسِ مٹی کی طرف طہارت حاصل کرنے کی غرض سے کیا جاتا ہے اور یہ مخصوصاتِ امتِ محمدؐ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام سے ہے (تنویر الابصار، شامی)

تیمّم کی شرطیں

سات ہیں ۱۔ اسلام کا ہونا ۲۔ نیّت[1] کرنا ۳۔ مسح کرنا ۴۔ تین یا زیادہ انگلیوں سے مسح کرنا ۵۔ مٹی یا جنسِ مٹی کا ہونا ۶۔ مٹی یا جنسِ مٹی[2] کا مطہّر ہونا۔

---

[1] غسل اور وضو کے لئے تیمّم کا ایک ہی طریقہ ہے صرف نیت میں فرق ہے کہ غسل کے تیمّم کو غسل کے اور وضو کے تیمّم کو وضو کے قائم مقام خیال کرے اور پاکی حاصل کرنے کی نیّت کرے۔

[2] اگر مٹی ناپاک خشک ہے تو اس پر نماز درست ہے مگر اس سے تیمم درست نہیں وہ مستعمل

(باقی اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

۷۔ پانی کا نہ ہونا۔ حکماً[1] یا حقیقتاً[2]

(در مختار۔ شامی) (بہار شریعت)

تیمّم کے رُکن

اوّل رُکن دو ضرب ہیں یعنی اوّل ضرب مٹی پر مار کر منہ پر مسح کرے اور دوسری ضرب مار کر دونوں ہاتھوں کا کہنیوں تک مسح کرے دوسرا رُکن تیمم کا استیعاب ہے یعنی ایسے طور پر منہ اور ہاتھوں پر مسح کرے کہ کوئی مقام مسح سے خالی نہ رہے

(در مختار)

تیمّم کی سُنّتیں

۱۔ بسم اللہ کہنا ۲۔ دونوں ہتھیلیوں کو اندر کی طرف سے مٹی پر مارنا ۳۔ ہتھیلیوں کو مٹی پر رکھ کر آگے کو کھینچنا ۴۔ ہتھیلیوں کا پیچھے کو ہٹانا ۵۔ ہاتھوں کو جھاڑنا ۶۔ مٹی پر ہاتھ رکھنے کے وقت انگلیوں کا کشادہ نہ رکھنا ۷۔ ترتیب یعنی اوّل چہرہ کا مسح کرنا پھر داہنے ہاتھ کا پھر بائیں کا مسح کرنا ۸۔ پے در پے بلا توقف مسح کرنا اس طرح کہ اگر پانی کا استعمال کیا جاتا تو عضوِ مُتقدّم خشک نہ ہوتا (در مختار۔ شامی)

تیمّم کا مکمل طریقہ

سب سے پہلے نیت یا کی حاصل کرنے کی کرے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے پھر اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مار کر اپنے کو لادے پھر پیچھے لے جاوے پھر ان کو جھاڑے کہ مٹی جھڑ جائے اور پھر اپنے منہ کا مسح کرے اس طرح کہ کوئی حصّہ

پانی کی مانند پاک کرنے والی نہیں [1] حکماً یہ کہ بیماری یا خوف زیادتی بیماری وغیرہ سے پانی کا استعمال نہ کر سکتا ہو۔

[2] حقیقتاً یہ کہ پانی کا ایک میل تک اصلاً موجود نہ ہونا۔ خواہ مسافر ہو یا مقیم شہر ہو یا باہر (در مختار۔ عالمگیری)

Marfat.com

باقی نہ رہے پھر اسی طرح اپنے ہاتھ زمین پر مارے اور دونوں بانہوں پر کہنیوں تک مسح کرے۔ مشائخ نے کہا ہے کہ بائیں ہاتھ کی چار انگلیوں کے سروں سے داہنے ہاتھ کے اوپر کی جانب کہنیوں تک مسح کرے پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے دائیں ہاتھ کے نیچے کی طرف پہونچے تک مسح کرے اور بائیں انگوٹھے کے اندر کی جانب کو داہنے انگوٹھے کے اوپر کی جانب پھیرے پھر بائیں ہاتھ کا داہنے ہاتھ سے اسی طرح مسح کرے اس میں احتیاط زیادہ ہے (فتاویٰ عالمگیری)

چند ضروری مسائل

مسئلہ ۱۔ اگر کوئی جنگل میں ہے اور بالکل معلوم نہیں کہ پانی کہاں ہے نہ وہاں کوئی ایسا آدمی ہے جس سے دریافت کرے تو ایسے وقت تیمم کر لیوے اور اگر کوئی آدمی مل گیا اور اس نے ایک میل شرعی کے اندر اندر پانی کا پتہ بتایا اور گمان غالب ہوا کہ یہ سچا ہے، یا آدمی تو نہیں ملا لیکن کسی نشانی سے خود اس کا جی کہتا ہے کہ یہاں ایک میل شرعی کے اندر اندر کہیں پانی ضرور ہے تو پانی کا اس قدر تلاش کرنا کہ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو کسی قسم کی تکلیف اور حرج نہ ہو ضروری ہے بے ڈھونڈھے[1] تیمم کرنا درست نہیں ہے اور اگر خوب یقین ہے کہ پانی ایک میل شرعی کے اندر ہے تو پانی لانا واجب[2] ہے (منیہ)

فائدہ۔ میل شرعی میل انگریزی سے ذرا زیادہ ہوتا ہے یعنی انگریزی ایک میل پورا اور آٹھواں حصہ[3] یہ سب مل کر ایک میل شرعی ہوتا ہے۔

---

[1] اگر ڈھونڈنے میں کچھ تکلیف یا حرج ہو تو اس صورت میں تلاش کرنا ضروری نہیں [2] اگرچہ تکلیف یا حرج اس کا یا ساتھیوں کا ہو [3] یہ مقدار تخمینی ہے صحیح مقدار یہ ہے کہ ایک میل انگریزی اور ایک فرلانگ اور دس گز انگریزی ایک میل شرعی ہوتا ہے۔

Marfat.com

مسئلہ ۲ کنوئیں سے پانی نکالنے کی کوئی چیز نہ ہو اور نہ کوئی کپڑا ہو جس کو کنوئیں میں ڈال کر تر کرلے اس سے نچوڑ کر طہارت کرے یا پانی مٹکے وغیرہ میں ہو اور کوئی چیز پانی نکالنے کی نہ ہو اور مٹکا جھکا کر بھی پانی نہ لے سکتا ہو اور ہاتھ نجس ہوں اور کوئی دوسرا شخص ایسا نہ ہو جو پانی نکال دے یا اس کے ہاتھ دھلا دے ایسی حالت میں تیمم درست ہے (مراقی الفلاح۔ شامی)

مسئلہ ۳۔ اگر کہیں پانی مل گیا لیکن بہت تھوڑا ہے تو اگر اتنا ہو کہ ایک دفعہ منہ اور دونوں ہاتھ پیر دھو سکے تو تیمم کرنا درست نہیں ہے بلکہ ایک ایک دفعہ ان چیزوں کو دھو دے اور سر کا مسح کرلیوے اور کلی وغیرہ کرنا یعنی وضو کی سنتیں چھوڑ دے اور اتنا بھی نہ ہو تو تیمم کرے (در مختار وغیرہ) مسئلہ ۴ اگر بیماری کی وجہ سے پانی نقصان کرتا ہو کہ اگر وضو یا غسل کرے گا تو بیماری بڑھ جاوے گی یا دیر میں اچھا ہوگا تب بھی تیمم درست ہے لیکن اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہو اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے غسل کرنا واجب ہے (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ ۵ جب تک پانی سے وضو نہ کرسکے برابر تیمم کرتا رہے چاہے جتنے دن گذر جاویں کچھ خیال وسوسہ نہ لاوے جتنی پاکی وضو اور غسل کرنے سے ہوتی ہے اتنی ہی پاکی تیمم سے بھی ہو جاتی ہے یہ نہ سمجھے کہ تیمم سے اچھی طرح پاک نہیں ہوتا (ہدایہ) مسئلہ ۶۔ اگر پانی مول بکتا ہے تو اگر اس کے پاس دام نہ ہوں تو تیمم کرلینا درست ہے اور اگر دام پاس ہوں اور رستہ میں کرایہ بھاڑے کی جتنی ضرورت پڑے گی اس سے زیادہ بھی ہے تو خریدنا واجب ہے البتہ اگر اتنا گراں بیچے کہ اتنے دام کوئی لگا ہی نہیں سکتا تو خریدنا واجب نہیں تیمم کرلینا درست ہے اور اگر کرایہ وغیرہ رستہ کے خرچ سے زیادہ دام نہیں ہیں تو بھی خریدنا واجب نہیں تیمم کرلینا درست ہے (منیہ) مسئلہ ۷ اگر کہیں

Marfat.com

اتنی سردی پڑتی ہو کہ نہانے سے مرجانے یا بیمار ہوجانے کا خطرہ یا خوف ہو اور رضائی لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز بھی نہیں کہ نہا کر اس میں گرم ہوجاوے، تو ایسی مجبوری کے وقت تیمم کرلینا درست ہے (ہدایہ) مسئلہ ۸ اگر کسی کے آدھے سے زیادہ اعضاء زخمی ہوں تو تیمم کرے شمار کی راہ سے وضو میں اور پیمائش کی راہ سے غسل میں یعنی وضو میں اکثر اعضاء بلحاظ شمار اعتبار ہے پس چہرہ، دونوں ہاتھ اور سر زخمی ہوں اور پاؤں زخمی نہ ہوں تو تیمم کرے کیونکہ زخمی اعضاء تعداد میں زیادہ ہوئے اور غسل میں اکثریت کا اعتبار بلحاظ پیمائش ہے پس اگر اکثر حصہ بدن کا زخمی ہوا اور تھوڑا نہ ہوا تو غسل کا تیمم کرے (عالمگیری۔ درمختار۔ تنویر الابصار) مسئلہ ۹ اگر کسی میدان میں تیمم کرکے نماز پڑھ لی اور پانی وہاں سے قریب ہی تھا لیکن اس کو خبر نہ تھی تو تیمم اور نماز دونوں درست ہیں، جب معلوم ہو تو دہرانا ضروری نہیں (منیہ)

مسئلہ ۱۰، اگر سفر میں کسی اور کے پاس پانی ہو تو اپنے جی کو دیکھے اگر اندر سے دل کہتا ہو کہ اگر میں مانگوں گا تو پانی مل جاوے گا تو بے مانگے ہوئے تیمم کرلینا درست نہیں اور اگر اندر سے دل یہ کہتا ہو کہ مانگنے سے وہ شخص پانی نہیں دے گا تو بے مانگے بھی تیمم کرکے نماز پڑھ لینا درست ہے لیکن اگر نماز کے بعد اس سے پانی مانگا اور اس نے دے دیا تو نماز کو دہرانا پڑے گا (منیہ) مسئلہ ۱۱، ایک مسافر کے پاس دوسرا آدمی ایسا ہے جس سے پانی کا حل دریافت کرسکتا ہے، لیکن اس مسافر نے بغیر دریافت کئے نماز پڑھ لی، بعد نماز کے اس آدمی سے دریافت کیا اور اس نے قریب پانی بتلا دیا تو یہ نماز نہیں ہوئی، ہاں اگر یہ مسافر نماز سے پہلے دریافت کرلیتا اور وہ نہ بتاتا پھر یہ مسافر تیمم کرکے نماز پڑھتا اور بعد میں پانی کے قریب ہونے کا نشان دیتا تو اس صورت میں نماز جائز ہوجاتی، اس لئے کہ جو اس پر واجب تھا یعنی تلاش، وہ اس مسافر نے کرلیا، اور پہلی صورت میں مسافر نے تلاش کو ترک کردیا اس لئے نماز

جائز نہیں ہوئی (عالمگیری) مسئلہ ۱۲، اگر مسافر بغیر تلاش کئے پانی کے نماز پڑھ لے تو گنہگار ہوگا کیونکہ اس نے اس چیز کو ترک کیا جو اس پر واجب تھی یعنی تلاش (عالمگیری۔ شامی) مسئلہ ۱۳، ایک مسافر کے پاس پانی ہے مگر گمان اس کے کہ یہ پانی کافی نہیں ہے نماز تیمم سے پڑھ لی اور بعد نماز کے معلوم ہوا کہ پانی کافی تھا تو اب وضو کرکے دوبارہ نماز پڑھے گا (درمختار) مسئلہ ۱۴، ایک مسافر نے تیمم کرکے نماز شروع کی اور اثنائے نماز میں دوسرے شخص کے پاس پانی معلوم ہوا تو اگر اس کو گمان غالب ہے کہ پانی مانگنے سے دے دیگا تو نماز کو توڑ دے اور اگر نہ دینے کا گمان ہے تو نماز نہ توڑے اور اگر پہلے نماز سے ایسے شخص کو جانتا تھا اور پھر اس کے بغیر مانگے ہوئے صرف اس وہم پر کہ پانی مانگنے سے نہ دے گا تیمم سے نماز پڑھے گا تو درست نہ ہوگی، اور اگر شک کی حالت میں نماز پوری کرلی اور پھر بعد نماز کے اس شخص سے پانی مانگا اور اس نے دے[1] دیا تو پھر وضو کرکے نماز پڑھے اور اگر انکار کیا اور پھر دیا تو نماز پہلے تیمم کے ساتھ درست ہے لیکن اب تیمم جاتا رہا (عالمگیری شرح وقایہ) مسئلہ ۱۵، دو برتنوں میں پانی بھرا ہے اور ان میں سے ایک برتن کا پانی پاک ہے اور دوسرے کا ناپاک اور مصلی نہیں جانتا کہ ناپاک کونسا ہے تو تیمم کرے۔ (شرح وقایہ) مسئلہ ۱۶، سفر میں ایک مرد ہے اور ایک عورت مر دپر غسل جنابت ہے اور عورت پر غسل حیض اور وہاں پر ایک میت بھی ہے پانی صاف اس قدر ہے کہ ایک کو کافی ہو تو اگر یہ پانی ان میں سے کسی کی ملک ہے تو مالک ہی پر صرف کرنا اس پانی کا اولیٰ ہے اور اگر وہ پانی سب کی ملک ہے تو میت مستحق ہے سب تیمم کریں اور اگر پانی مباح ہے تو جنبی سب سے اولیٰ ہے کیونکہ نجاست جنابت

[1] خواہ وہ قیمتاً ہی پانی دے مگر قیمت دستور سے زیادہ نہ ہو۔

کی سب سے اَشَدّ ہے (عالمگیری درمختار، شامی) مسئلہ ۱۷، اگر زمزم کا پانی زمزمی میں بھرا ہوا ہے تو تیمم کرنا درست نہیں، زمزمیوں کو کھول کر اس پانی سے نہانا وضو کرنا واجب ہے (منیہ) مسئلہ ۱۸ کسی کے پاس پانی تو ہے لیکن راستہ ایسا خراب ہے کہ کہیں پانی نہیں مل سکتا اس لئے راہ میں پیاس کے مارے تکلیف اور ہلاکت کا خوف ہے تو وضو نہ کرے تیمم کر لینا درست ہے (منیہ) مسئلہ ۱۹، اگر غسل کرنا نقصان کرتا ہو اور وضو نقصان نہ کرے تو غسل کی جگہ تیمم کرے، پھر اگر تیمم غسل کے بعد وضو ٹوٹ جائے تو وضو کے لئے تیمم کرے بلکہ وضو کی جگہ وضو کرنا چاہیئے اور اگر تیمم غسل سے پہلے کوئی بات وضو توڑنے والی بھی پائی گئی اور پھر غسل کا تیمم کیا ہو، تو یہی تیمم غسل و وضو دونوں کے لئے کافی ہے (درمختار) مسئلہ ۲۰ عورت ناپاک پھول پہنے ہو تو نکال لے ورنہ پھول کی جگہ باقی رہ جائے گی اور نتھ پہنے ہو جب بھی خیال رکھے کہ نتھ کی وجہ سے کوئی جگہ باقی تو نہیں رہی (بہار شریعت) مسئلہ ۲۱، اگر تیمم کرتے وقت انگوٹھی یا عورتیں چوڑیوں کو اتاریں نہیں تو تیمم درست نہیں ہوگا کیونکہ مسح کے وقت ماتحت انگوٹھی اور چوڑیوں کا مسح سے خالی رہے گا، ہاں اگر چوڑیوں اور انگوٹھی کو جگہ سے ہٹالیں اور مسح اس مقام کا کرلیں تو پھر نہ اتاریں، تیمم درست ہو جائے گا (درمختار) مسئلہ ۲۲ زمین کے سوا اور جو چیز مٹی کی قسم ہو اس پر بھی تیمم درست ہے جیسے مٹی، ریت، پتھر، گچ، چونہ، ہڑتال، سُرمہ گیرو وغیرہ اور جو چیز مٹی کی قسم سے نہ ہو اس سے تیمم درست نہیں جیسے سونا چاندی رانگا، گیہوں، لکڑی، کپڑا اور اناج وغیرہ، ہاں اگر ان چیزوں پر گرد اور مٹی لگی ہو اس وقت البتہ ان پر تیمم درست ہے (منیہ) مسئلہ ۲۳ جو چیز نہ تو آگ میں جلے

لہ یعنی وضو کی ضرورت نہیں۔

Marfat.com

اور نہ گلے[1] وہ چیز مٹی کی قسم سے ہے اس پر تیمم درست ہے اور جو چیز جل کر راکھ ہو جائے یا گل جائے اس پر تیمم درست نہیں، اسی طرح راکھ پر بھی تیمم درست نہیں (شامی، عالمگیری) مسئلہ ۲۴ تانبے کے برتن تکئے اور گدے دبیز کپڑے پر تیمم درست نہیں البتہ اگر ان پر اتنی گرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے خوب اڑتی ہے اور ہتھیلیوں میں خوب اچھی طرح لگ جاتی ہے تو تیمم درست ہے اور اگر ہاتھ مارنے سے ذرا ذرا گرد اڑتی ہو تو بھی اس پر تیمم درست نہیں ہے اور مٹی کے گھڑے بدھنے پر تیمم درست ہے چاہے اس میں پانی بھرا ہوا ہو یا پانی نہ ہو لیکن اگر اس پر نمک پھیر ہوا ہو تو تیمم درست نہیں (درمختار) مسئلہ ۲۵ اگر پتھر پر بالکل گرد نہ ہو تب بھی تیمم درست ہے بلکہ اگر پانی سے خوب دھلا ہوا ہو تب بھی درست ہے ہاتھ پر گرد کا لگنا ضروری نہیں ہے اسی طرح پکی اینٹ پر بھی تیمم درست ہے چاہے اس پر کچھ گرد ہو چاہے نہ ہو (منیہ) مسئلہ ۲۶ کیچڑ سے تیمم کرنا گو درست ہے مگر مناسب نہیں، اگر کہیں کیچڑ کے سوا اور کوئی چیز نہ ملے تو یہ ترکیب کرے کہ اپنے کپڑے میں کیچڑ بھر لیوے جب وہ سوکھ جاوے تو اس سے تیمم کر لیوے البتہ اگر نماز کا وقت ہی نکلا جاتا ہو تو اس وقت جس طرح بن پڑے تر سے یا خشک سے تیمم کر لے نماز قضا نہ ہونے دے (شامی، منیہ) مسئلہ ۲۷ جس طرح دھنوکی جگہ تیمم درست ہے اسی طرح منسل کی جگہ بھی مجبوری کے وقت تیمم درست ہے، ایسے ہی جو عورت حیض اور نفاس سے پاک ہوئی ہو مجبوری کے وقت اس کو بھی تیمم درست ہے

---

[1] یعنی پگھل جائے، [2] اگرچہ راکھ جلتی اور پگھلتی نہیں مگر جب بھی اس پر تیمم درست نہیں، اور چونہ چونکہ گل جاتا ہے جب بھی اس پر تیمم درست ہے اور دونوں چیزیں اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں واضح ہو کہ چونہ چاہے پتھر کا ہو یا کنکر کا دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

Marfat.com

وضو اور غسل کے تیمم میں کوئی فرق نہیں دونوں کا ایک ہی طریقہ ہے (منیہ)
مسئلہ ۲۸، اگر کسی کو بتلانے کے لئے تیمم کر کے دکھلایا لیکن دل میں اپنے تیمم کرنے کی نیت نہیں بلکہ فقط اس کو دکھلانا مقصود ہے تو اس کا تیمم نہ ہوگا کیونکہ تیمم درست ہونے میں تیمم کرنے کا ارادہ ہونا ضروری ہے تو جب تیمم کرنے کا ارادہ نہ ہو بلکہ فقط دوسرے کو بتلانا اور دکھلانا مقصود ہو تو تیمم نہ ہوگا (منیہ)
مسئلہ ۲۹ کسی کو نہانے کی بھی ضرورت ہے اور وضو بھی نہیں ہے تو ایک ہی تیمم کرے دونوں کے لئے الگ الگ تیمم کرنے کی ضرورت نہیں ہے (ہدایہ، عالمگیری)
مسئلہ ۳۰ کسی نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر پانی مل گیا اور وقت ابھی باقی ہے تو نماز کا دہرانا واجب نہیں وہی نماز تیمم سے درست ہوگئی (منیہ) مسئلہ ۳۱، اگر پانی ایک میل شرعی سے دور نہیں لیکن وقت بہت تنگ ہے کہ اگر پانی لینے کو جاوے گا تو وقت جاتا رہے گا تو بھی تیمم درست نہیں ہے پانی لاوے اور قضا پڑھے (ہدایہ)
مسئلہ ۳۲، اگر پانی آگے چل کر ملنے کی امید ہو تو بہتر ہے کہ اول وقت نماز نہ پڑھے بلکہ پانی کا انتظار کرے لیکن اتنی دیر نہ لگا دے کہ وقت مکروہ ہو جاوے، اور اگر پانی کا انتظار نہ کیا اول ہی وقت نماز پڑھ لی تب بھی درست ہے (منیہ)
مسئلہ ۳۳، اگر پانی پاس ہے لیکن یہ ڈر ہے کہ اگر ریل پر سے اترے گا تو ریل چل دیوے گی تب بھی تیمم درست ہے، یا پانی لینے میں دشمن کے سبب سے خوف آبرو جانے کا ہو یا جان جانے کا خوف ہو عام ہے اس سے کہ یہ دشمن آدمی ہو یا غیر آدمی مثلاً سانپ یا آگ وغیرہ تو بھی تیمم درست ہے (منیہ وغیرہ)
مسئلہ ۳۴، اگر وہ عذر جس کی وجہ سے تیمم کیا گیا ہے آدمیوں کی طرف سے ہو تو جب وہ عذر جاتا رہے تو جس قدر نمازیں اس تیمم سے پڑھی ہیں سب دوبارہ پڑھنا چاہیئے مثلاً کوئی شخص جیل خانہ میں ہو اور جیل کے ملازم اس کو پانی نہ دیں یا کوئی

Marfat.com

شخص اس سے کہے کہ اگر تو وضو کرے گا تو میں تجھ کو مار ڈالوں گا اس تیمم سے جو نماز پڑھی ہے اس کو پھر دہرانا پڑے گا (عالمگیری و درمختار) مسئلہ ۳۵ ایک مقام سے اور ایک ڈھیلے سے چند آدمی یکے بعد دیگرے تیمم کریں تو درست ہے (درمختار و عالمگیری) مسئلہ ۳۶ جو شخص پانی اور مٹی دونوں کے استعمال پر قادر نہ ہو خواہ پانی اور مٹی نہ ہونے کی وجہ سے یا بیماری سے تو اس کو چاہئے کہ نماز بلا طہارت پڑھ لے پھر اس کو طہارت سے لوٹائے مثلاً کوئی شخص ریل میں ہو اور اتفاق سے نماز کا وقت آجائے اور پانی اور وہ چیز جس سے تیمم درست ہے جیسے مٹی اور مٹی کے برتن یا گرد و غبار نہ ہو اور نماز کا وقت جاتا ہو تو ایسی حالت میں بلا طہارت نماز پڑھ لے اسی طرح جیل میں جو شخص ہو اور وہ پانی اور مٹی پر قادر نہ ہو تو بے وضو اور تیمم کے نماز پڑھ لے اور دونوں صورتوں میں نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا (درمختار) مسئلہ ۳۷ نماز اس تیمم سے جائز ہے جو پاک ہونے کی نیت سے یا کسی ایسی عبادت مقصودہ کے لئے کیا گیا ہے جو بلا طہارت جائز نہ ہو۔ تو اگر مسجد میں جانے یا نکلنے یا قرآن مجید چھونے یا اذان و اقامت (یہ سب عبادت مقصودہ نہیں) یا سلام کرنے یا سلام کا جواب دینے یا زیارت قبور یا دفن میت یا بے وضو نے قرآن مجید پڑھنے کے لئے تیمم کیا (ان سب کے لئے طہارت شرط نہیں) ہو تو اس سے نماز جائز نہیں بلکہ جس کے لئے کیا گیا اس کے سوا کوئی عبادت بھی جائز نہیں (عالمگیری شرح وقایہ وغیرہما) مسئلہ ۳۸ اگر سجدۂ تلاوت یا نماز جنازہ کے لئے تیمم کیا تو اس سے فرض نماز پڑھ سکتا ہے کیونکہ یہ دونوں مخصوصہ عبادت ہیں اور یہ بلا طہارت درست نہیں (درمختار، شامی) مسئلہ ۳۹ نماز جنازہ کو غیر معذور اس حالت میں کہ پانی موجود ہے اور تندرست بھی ہے تیمم سے ادا کر سکتا ہے جبکہ نماز جنازہ

Marfat.com

فوت ہو جانے کا خوف ہو، اگرچہ جُنبی اور حائضہ کیوں نہ ہو، مگر میّت کے وَلی کو درست نہیں، اسی طرح کسوف اور خسوف اور عیدین کی نمازوں کو بھی بخوف فوت ہو جانے کے تیمم سے صحیح آدمی اور پانی والا پڑھ سکتا ہے غرض جو نمازیں اپنا خلیفہ نہیں رکھتی ہیں وہ فوت ہو جانے کے خوف سے تیمم کے ساتھ باوجود موجود ہوتے پانی کے اور تندرستی کے پڑھی جا سکتی ہیں (درمختار، شامی) مسئلہ ۴۰ سجدۂ تلاوت کو ایسی حالت میں تیمم سے نہیں کر سکتا کیونکہ اس کے فوت ہو جانے کا خوف نہیں، وضو کر سکتا ہے (درمختار، شامی) مسئلہ ۴۱ جمعہ کی نماز بھی تیمم سے نہیں پڑھ سکتا کیونکہ جمعہ کا خلیفہ ظہر موجود ہے (تنویر الابصار، درمختار) مسئلہ ۴۲ کافر نے اسلام لانے کے لئے تیمم کیا اس سے نماز جائز نہیں کہ وہ اس وقت نیت کا اہل نہ تھا بلکہ اگر قدرت پانی پر نہ ہو تو سرے سے تیمم کرے (بہار شریعت) مسئلہ ۴۳ کوئی شخص خود تیمم نہیں کر سکتا تو کوئی دوسرا اس کو تیمم کرا دے انہیں دو ضربوں کے ساتھ: اوّل ضرب سے اس کے منہ کو مسح کرا دے پوری[1] طرح پر دوسری ضرب کے ساتھ اپنے ایک ہاتھ سے اس کے ایک ہاتھ کو اور دوسرے اپنے ہاتھ سے اس کے دوسرے ہاتھ کو مسح کرا دے مگر نیّت کرنے والے پر ہے نہ کرانے والے پر (درمختار، شامی) مسئلہ ۴۴ اسباب کے ساتھ پانی بندھا تھا لیکن یاد نہ رہا اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر یاد آیا کہ میرے اسباب میں تو پانی بندھا ہوا ہے تو اب نماز

---

[1] پوری طور پر اس طرح کہ اگر ایک بال یا ننھنوں کے کناروں کو یا دیوار ناک کو چھوڑ دے گا تو تیمم درست نہ ہوگا، دوسرے کو تیمم کرائے یا خود کرے۔

---

(۱) یہ حکم کل نماز عید فوت ہونے پر ہے اور اگر مقتدی وضو کر کے بعض نماز میں شریک ہو سکتا ہے تو تیمم اب درست نہیں رہا، اسی طرح جنازہ کی بعض تکبیر میں شریک ہو سکتا ہے تو تیمم روا نہیں (شامی، طحطاوی)۔

Marfat.com

کا دُہرانا واجب نہیں (ہدایہ) مسئلہ ۴۵ جتنی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی مل جانے سے بھی ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح اگر تیمم کرکے آگے چلا اور پانی ایک میل شرعی سے کم فاصلہ پر رہ گیا تو بھی تیمم ٹوٹ گیا (درمختار) مسئلہ ۴۶، اگر وضو کا تیمم ہے تو وضو کے موافق[1] پانی ملنے سے تیمم ٹوٹے گا اگر غسل کا تیمم ہے تو جب غسل کے موافق پانی ملے گا تب تیمم ٹوٹے گا۔ اگر پانی کم ملا تو تیمم نہیں ٹوٹا (منیہ) مسئلہ ۴۷۔ اگر راستہ میں پانی ملا لیکن اس کو پانی کی کچھ خبر نہ ہوئی اور معلوم نہ ہوا کہ یہاں پانی ہے تو بھی تیمم نہیں ٹوٹا۔ اسی طرح اگر راستہ میں پانی ملا اور معلوم بھی ہوگیا لیکن ریل پر سے اتر نہ سکا تو بھی تیمم نہیں ٹوٹا (منیہ) مسئلہ ۴۸، اگر بیماری کی وجہ سے تیمم کیا ہے تو جب بیماری جاتی رہی کہ وضو اور غسل نقصان نہ کرے تو تیمم ٹوٹ جاوے گا۔ اب وضو کرنا اور غسل کرنا واجب ہے (درمختار) مسئلہ ۴۹ پانی نہیں ملا اس وجہ سے تیمم کرلیا پھر ایسی بیماری ہوگئی جس سے پانی نقصان کرتا ہے پھر بیماری کے بعد پانی مل گیا تو اب وہ تیمم باقی نہیں رہا جو پانی نہ ملنے کی وجہ سے کیا تھا پھر سے تیمم کرے (درمختار) مسئلہ ۵۰۔ اگر ایک نماز کے لئے تیمم کیا تو دوسرے وقت کی نماز بھی اس سے پڑھنا درست ہے اور قرآن مجید کا چھونا بھی اس تیمم سے درست ہے (ہدایہ وغیرہ) مسئلہ ۵۱۔ اگر نہانے کی ضرورت تھی اس لئے غسل کیا لیکن ذرا سا بدن سوکھا رہ گیا اور پانی ختم ہوگیا تو ابھی وہ پاک نہیں ہوا۔ اس لئے اس کو تیمم کرلینا چاہیئے جب کہیں پانی ملے تو اتنی سوکھی جگہ دھولینے پھر سے نہانے کی ضرورت نہیں ہے (منیہ) مسئلہ ۵۲، اگر ایسے وقت پانی ملا کہ

---

[1] وضو اور غسل کے موافق پانی ملنے کا یہ مطلب ہے کہ اتنا پانی مل جاوے جس سے غسل اور وضو کے فرائض ادا ہوسکیں خواہ سنتیں ادا ہوسکیں یا نہ ہوسکیں۔

Marfat.com

وضو بھی ٹوٹ گیا تو اس سوکھی جگہ کو پہلے دھولیوے اور وضو کے لئے تیمم کرلے اور اگر پانی اتنا کم ہے کہ وضو تو ہوسکتا ہے لیکن وہ سوکھی جگہ اتنے پانی میں نہیں دھل سکتی تو وضو کرلے اور اس سوکھی جگہ کے واسطے غسل کا تیمم کرے، ہاں اگر اس غسل کا تیمم پہلے کرچکا ہو تو اب پھر تیمم کرنے کی ضرورت نہیں وہی پہلا تیمم باقی ہے (منیہ)

مسئلہ ۵۳ کسی کا کپڑا یا بدن بھی نجس ہے اور وضو کی بھی ضرورت ہے اور پانی بھی تھوڑا ہے تو بدن اور کپڑا دھولیوے اور وضو کے عوض تیمم کرے (درمختار)

بالوں کے متعلق احکام

مسئلہ ۱ پورے سر کے بال رکھنا نرمہ گوش تک یا کسی قدر اس سے نیچے سنت ہے اور اگر سر منڈلئے تو پورا سر منڈوا دینا سنت ہے اور کتروا دینا بھی درست ہے مگر سب کتروانا اور آگے کی طرف کسی قدر بڑے رکھنا جو کہ آجکل کا فیشن ہے جائز نہیں اور اسی طرح کچھ حصہ منڈوانا کچھ رہنے دینا درست نہیں (شامی، عالمگیری) مسئلہ ۲، اگر بال بہت بڑھالئے تو عورتوں کی طرح جوڑا باندھنا درست نہیں۔ مسئلہ ۳ عورت کو سر منڈانا بال کتروانا حرام ہے حدیث شریف میں لعنت آئی ہے۔ مسئلہ ۴ لبوں کا کتروانا اس قدر کہ لب کے برابر ہوجائے سنت ہے اور منڈانے میں اختلاف ہے بعضے بدعت کہتے ہیں بعضے اجازت دیتے ہیں لہٰذا نہ منڈانے میں احتیاط ہے (شامی) مسئلہ ۵ مونچھ دونوں طرف دراز رہنے دینا درست ہے بشرطیکہ لبیں دراز نہ ہوں (شامی، عالمگیری) مسئلہ ۶ ڈاڑھی منڈانا کتروانا حرام ہے البتہ ایک مشت سے جو زائد ہو اس کا کتروا دینا درست ہے اسی طرح چاروں طرف سے تھوڑا تھوڑا لے لینا کہ سڈول اور برابر

ہو جائے درست ہے (شامی۔ عالمگیری) مسئلہ ۸ رخسارے کی طرف سے بال بڑھ جاویں ان کو برابر کر دینا یعنی خط بنوانا درست ہے اسی طرح اگر دونوں ابرو کسی قدر لے لی جاویں اور درست کر دی جاویں یہ بھی درست ہے (شامی۔ عالمگیری۔ مسئلہ ۹ حلق کے بال منڈوانا نہ چاہیئے مگر امام ابو یوسف سے منقول ہے کہ اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں (شامی۔ عالمگیری) مسئلہ ۱۰ ریش بچہ کے جانبین لب زیریں کے بال منڈوانے کو فقہاء نے بدعت لکھا ہے اس لئے نہ چاہیئے اسی طرح گدی کے بال بنوانے کو بھی فقہاء نے مکروہ لکھا ہے (شامی۔ عالمگیری۔

مسئلہ ۱۱۔ بغرض زینت سفید بال کا چننا ممنوع ہے البتہ مجاہد کو دشمن پر رعب و ہیبت ہونے کے لئے دور کرنا بہتر ہے (شامی) مسئلہ ۱۲ ناک کے بال اکھیڑنا نہ چاہیئے قینچی سے کتر ڈالنا چاہیئے (شامی۔ عالمگیری) مسئلہ ۱۳ سینہ اور پشت کے بال بنانا جائز ہے مگر خلاف ادب اور غیر اولیٰ ہے (شامی۔ عالمگیری۔

مسئلہ ۱۴ موئے زیر ناف میں مرد کے لئے استرے سے دور کرنا بہتر ہے مونڈتے وقت ابتداء ناف کے نیچے سے کرے اور ہر تال وغیرہ کوئی اور دوا لگا کر زائل کرنا بھی جائز ہے اور عورت کے لئے موافق سنت کے یہ ہے کہ چٹکی یا چمٹی سے دور کرے استرہ نہ لگے (شامی) مسئلہ ۱۵ موئے بغل میں اولیٰ تو یہ ہے کہ موچنے وغیرہ سے دور کئے جائیں اور استرے سے منڈوانا بھی جائز ہے (شامی) مسئلہ ۱۵۔ اس کے علاوہ اور تمام بدن کے بالوں کا مونڈنا رکھنا دونوں درست ہے (عامہ کتب) مسئلہ ۱۶ پیر کے ناخن دور کرنا بھی سنت ہے البتہ مجاہد کے لئے دارالحرب میں ناخن اور مونچھ کا نہ کٹوانا مستحب ہے (شامی) مسئلہ ۱۷ ہاتھ کے ناخن اس ترتیب سے کترانا بہتر ہے دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے شروع کرے اور چھنگلیا تک پہ

Marfat.com

ترتیب کرتا کرائیں چھنگلیا سے یہ ترتیب کٹواوے اور دائیں انگوٹھے پر ختم کرے اور پیر کی انگلیوں میں دائیں چھنگلیا سے شروع کرکے بائیں چھنگلیا پر ختم کرے یہ ترتیب بہتر ہے اور اولیٰ ہے اس کے خلاف بھی درست ہے (شامی)
مسئلہ ۱۸ کٹے ہوئے ناخن اور بال دفن کر دینا چاہیئے دفن نہ کرے تو کسی محفوظ جگہ ڈال دے یہ بھی جائز ہے مگر نجس گندی جگہ نہ ڈالے اس سے بیمار ہو جانے کا اندیشہ ہے (شامی، عالمگیری) مسئلہ ۱۹ ناخن کا دانت سے کاٹنا مکروہ[1] ہے اس سے برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے (شامی، عالمگیری، وغیرہما)
مسئلہ ۲۰ حالت جنابت میں بال بنانا ناخن کاٹنا موئے زیر ناف وغیرہ دور کرنا مکروہ ہے (عالمگیری) مسئلہ ۲۱ ہر ہفتے میں ایک مرتبہ موئے زیر ناف موئے بغل، لبیں ناخن وغیرہ دور کرکے نہا دھوکر صاف ستھرا ہونا افضل ہے اور سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے کہ قبل نماز جمعہ فراغت کرکے نماز کو جاوے ہر ہفتہ نہ ہو تو پندرہویں دن سہی انتہا درجہ چالیسویں دن اس کے بعد رخصت نہیں، اگر چالیس دن گزر گئے اور امور مذکورہ سے صفائی حاصل نہ کی تو گنہگار ہوگا (عالمگیری، شامی)

پانی[2] کا بیان

مسئلہ ۱، آسمان سے برسے ہوئے پانی اور ندی نالے چشمے اور کنوئیں اور تالاب اور دریاؤں کے پانی سے وضو اور غسل کرنا درست ہے چاہے میٹھا

---

[1] یہ کراہت طبعی ہے جس سے بچنا اچھا ہے [2] یعنی کس پانی سے وضو اور غسل درست ہے اور کس سے نہیں۔

پانی ہو یا کھاری (درمختار) مسئلہ ۲: کسی پھل یا درخت یا پتوں سے نچوڑے ہوئے عرق سے وضو کرنا درست نہیں۔ اسی طرح جو پانی تربوز سے نکلتا ہے اس سے اور گنے وغیرہ کے رس سے وضو اور غسل درست نہیں ہے (درمختار) مسئلہ ۳: جس پانی میں کوئی اور چیز مل گئی یا پانی میں کوئی چیز پکالی گئی اور ایسا ہو گیا کہ اب بول چال میں اس کو پانی نہیں کہتے بلکہ اس کا کچھ اور نام ہو گیا تو اس سے وضو اور غسل جائز نہیں، جیسے شربت، شیرہ اور شوربا اور سرکہ اور عرق گلاب اور کاؤ زبان وغیرہ کہ ان سے وضو درست نہیں ہے (درمختار) مسئلہ ۴: جس پانی میں کوئی پاک چیز پڑ گئی اور پانی کے رنگ یا مزے یا بو میں کچھ فرق آ گیا لیکن وہ چیز پانی میں پکائی نہیں گئی۔ نہ پانی کے پتلے ہونے میں کچھ فرق آیا جیسے کہ بہتے ہوئے پانی میں کچھ ریت ملی ہوتی ہے یا پانی میں زعفران پڑ گیا اور اس کا خفیف سا رنگ آ گیا یا صابون پڑ گیا یا اسی طرح کی کوئی اور چیز پڑ گئی تو ان سب صورتوں میں وضو اور غسل درست ہے (درمختار وغیرہ) مسئلہ ۵: اور اگر کوئی چیز پانی میں ڈال کر پکالی گئی اس سے رنگ یا مزہ وغیرہ بدلا تو اس پانی سے وضو اور غسل درست نہیں البتہ اگر ایسی چیز پکالی گئی جس سے میل کچیل خوب صاف ہو جاتا ہے اور اس کے پکانے سے پانی گاڑھا نہ ہوا ہو تو اس سے وضو درست ہے جیسے مُردہ نہلانے کے لئے بیری کی پتیاں پکالیتے ہیں تو اس میں کچھ حرج نہیں البتہ اگر اتنی زیادہ ڈال دیں کہ پانی گاڑھا ہو گیا تو اس سے وضو اور غسل درست نہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ ۶: اگر پانی میں دودھ مل گیا تو اگر دودھ کا رنگ اچھی طرح پانی میں آ گیا ہے تو وضو درست نہیں اور اگر دودھ بہت کم ہے کہ رنگ نہیں آیا تو وضو درست ہے (درمختار) مسئلہ ۷: کسی کنویں وغیرہ میں درخت کے پتے گر پڑے اور پانی میں بدبو آنے لگی اور رنگ اور مزہ بھی بدل گیا تو بھی اس سے وضو درست ہے

جب تک کہ پانی اسی طرح پتلا باقی رہے (درمختار) مسئلہ ۸ جنگل میں کہیں تھوڑا پانی ملا تو جب تک کہ اس کی نجاست کا یقین نہ ہو جائے تب تک اس سے وضو کرے فقط اس وہم پر وضو نہ چھوڑے کہ شاید یہ نجس ہو، اگر اس کے ہوتے ہوئے تیمم کرے گا تو تیمم نہ ہوگا (منیہ) مسئلہ ۹ جس پانی میں نجاست پڑ جائے اس سے وضو، غسل کچھ درست نہیں چاہے وہ نجاست تھوڑی ہو یا بہت ہو، البتہ اگر بہتا ہوا پانی ہو تو وہ نجاست کے پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا، جب تک کہ اس کے رنگ یا مزے یا بو میں فرق نہ آئے اور جب نجاست کی وجہ سے رنگ یا مزہ بدل گیا یا بو آنے لگی تو بہتا ہوا پانی بھی نجس ہو جائے گا۔ اس سے وضو درست نہیں اور جو پانی گھاس تنکے پتے وغیرہ کو بہالے جائے وہ بہتا ہوا پانی ہے چاہے کتنا ہی آہستہ آہستہ بہتا ہو (ہدایہ) مسئلہ ۱۰ بڑا بھاری حوض جو دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا ہو، اور اگر اتنا گہرا ہو کہ اگر چلو سے پانی اٹھاویں تو زمین نہ گھلے یہ بھی بہتے ہوئے پانی کے مثل ہے ایسے حوض کو دَہ دَر دَہ کہتے ہیں اگر اس میں ایسی نجاست پڑ جاوے جو پڑ جانے کے بعد دکھلائی نہیں دیتی جیسے پیشاب، خون، شراب وغیرہ تو چاروں طرف وضو کرنا درست ہے جدھر چاہے وضو کرے اور اگر ایسی نجاست پڑ جاوے جو دکھلائی دیتی ہے جیسے مُردہ کتا تو جدھر پڑا ہو اس طرف وضو نہ کرے اس کے سوا اور جس طرف چاہے کرے البتہ اگر اتنے بڑے حوض میں اتنی نجاست پڑ جاوے کہ رنگ یا مزہ بدل جاوے یا بدبو آنے لگے تو نجس ہو جاوے گا (منیہ) مسئلہ ۱۱، اگر بیس ہاتھ لمبا اور پانچ ہاتھ چوڑا یا پچیس ہاتھ لمبا اور چار ہاتھ چوڑا ہو وہ حوض بھی دَہ دَر دَہ کے مثل ہے (درمختار) مسئلہ ۱۲، دَہ دَر دَہ حوض میں جہاں پر دھوون گرا ہے اگر وہیں سے پھر پانی

لہ کیونکہ خون پانی میں پھیلنے کے بعد نظر نہیں آتا۔

Marfat.com

اٹھا لیوے تو بھی جائز ہے (منیہ) مسئلہ ۱۳، چھت پر نجاست پڑی ہے اور پانی برسا اور پرنالہ چلا تو اگر آدھی یا آدھی سے زیادہ چھت ناپاک ہے تو وہ پانی نجس ہے اور اگر چھت آدھی سے کم ناپاک ہے تو وہ پانی پاک ہے اور اگر نجاست پرنالے کے پاس ہی ہو اور اتنی ہو کہ سب پانی اس سے مل کر آتا ہو تو وہ پانی نجس ہے (منیہ) مسئلہ ۱۴، اگر پانی آہستہ آہستہ بہتا ہو تو بہت جلدی جلدی وضو نہ کرے تاکہ جو دھوون گرتا ہے وہی ہاتھ میں نہ آجائے (منیہ)

مسئلہ ۱۵، اگر کوئی کافر یا لڑکا بچہ اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دے تو پانی نجس نہیں ہوتا البتہ اگر معلوم ہو جاوے کہ اس کے ہاتھ میں نجاست لگی تھی تو ناپاک ہو جاوے گا لیکن چونکہ چھوٹے بچوں کا کچھ اعتبار نہیں اس لئے جب تک کوئی اور پانی ملے اس کے ہاتھ ڈالے ہوئے پانی سے وضو نہ کرنا بہتر ہے (منیہ)

مسئلہ ۱۶، ایسے ناپاک پانی کا استعمال جس کے تینوں وصف یعنی مزہ اور بو اور رنگ نجاست کی وجہ سے بدل گئے ہوں کسی طرح درست نہیں نہ جانوروں کو پلانا درست ہے نہ مٹی وغیرہ میں ڈال کر گارا بنانا جائز ہے اور اگر تینوں وصف نہیں بدلے تو اس کا جانوروں کو پلانا اور مٹی میں ڈال کر گارا بنانا اور مکان میں چھڑکاؤ کرنا درست ہے مگر ایسے گارے سے مسجد نہ لیپے (عالمگیری) مسئلہ ۱۷، جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک ہے مگر اس سے وضو اور غسل جائز نہیں، یونہی اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پورا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہو بلا قصد یا بلا قصد دَہ در دَہ سے کم پانی میں بے دھوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے لائق نہ رہا۔ اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے اس کے جسم کا کوئی بے دُھلا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا۔ اگر دُھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حرج نہیں (بہار شریعت)

Marfat.com

مسئلہ ۱۸، اگر ہاتھ دُھلا ہوا ہے مگر پھر دھونے کی نیت سے ڈالا اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو جیسے کھانے کے لئے یا وضو کے لئے تو یہ پانی مستعمل ہوگیا یعنی وضو کے کام کا نہ رہا اور اس کا پینا بھی مکروہ ہے (بہار شریعت) مسئلہ ۱۹ اگر بضرورت ہاتھ میں پانی ڈالا جیسے بڑے برتن میں ہے کہ اسے جھکا نہیں سکتا نہ کوئی چھوٹا برتن ہے کہ اس سے نکالے تو ایسی صورت میں بقدر ضرورت ہاتھ میں پانی ڈال کر اس سے پانی نکالے یا کنویں میں رسّی ڈول گر گیا اور بے گھسے نہیں نکل سکتا اور پانی بھی نہیں کہ ہاتھ پاؤں دھو کر گھسے تو اس صورت میں اگر پاؤں ڈال کر ڈول رسی نکالے گا مستعمل نہ ہوگا (بہار شریعت) مسئلہ ۲۰ مستعمل پانی اگر اچھے پانی میں مل جاوے مثلاً وضو یا غسل کرتے وقت قطرے لوٹے یا گھڑے میں ٹپکیں تو اگر اچھا پانی زیادہ ہے تو یہ وضو اور غسل کے کام کا ہے ورنہ سب بے کار ہے (بہار شریعت) مسئلہ ۲۱ پانی میں ہاتھ پڑ گیا یا اور کسی طرح مستعمل ہوگیا اور یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچھا پانی اس سے زیادہ اس میں ملا دیں، نیز اس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف بہ جائے سب کام کا ہو جائے گا، یونہی ناپاک پانی کو بھی پاک کر سکتے ہیں یونہی ہر بہتی ہوئی چیز اپنی جنس یا پانی سے اُبال دینے سے پاک ہو جاوے گی (بہار شریعت) مسئلہ ۲۲ جس پانی میں ایسی جاندار چیز مر جاوے جس کے بہتا ہوا خون نہیں ہوتا یا ماہر مر کر پانی میں گر پڑے تو پانی نجس نہیں ہوتا جیسے مچھر، مکھی، بھڑ، بچھو، شہد کی مکھی یا اسی قسم کی اور جو چیز ہو (ہدایہ) مسئلہ ۲۳ جس کی پیدائش پانی کی ہو اور ہر دم پانی ہی میں رہا کرتی ہو، اس کے مر جانے سے پانی خراب نہیں ہوتا پاک رہتا ہے جیسے مچھلی، کچھوا مینڈک، کیکڑا وغیرہ اور کسی دوسری چیز میں مر جائے جیسے سرکہ، شیرہ دودھ وغیرہ

Marfat.com

تو وہ بھی ناپاک نہیں ہوتا، خشکی کا مینڈک اور پانی کا مینڈک دونوں کا ایک حکم ہے یعنی نہ اس کے مرنے سے پانی نجس ہوتا ہے نہ اس کے مرنے سے لیکن اگر خشکی کے کسی مینڈک میں خون ہوتا ہو۔ اس کے مرنے سے پانی وغیرہ جو چیز ہو ناپاک ہو جاوے گی (درمختار)

فائدہ، دریائی مینڈک کی پہچان یہ ہے کہ اس کی انگلیوں کے بیچ میں جھلی ہوتی ہے اور خشکی کے مینڈک کی انگلیاں الگ الگ ہوتی ہیں۔ مسئلہ ۲۴ جو چیز پانی میں رہتی ہو لیکن اس کی پیدائش پانی کی نہ ہو، اس کے مرجانے سے پانی خراب و نجس ہو جاتا ہے جیسے بطخ اور مرغابی اسی طرح الگ مرکر پانی میں گر پڑے تو بھی نجس ہو جاتا ہے (درمختار) مسئلہ ۲۵ مینڈک کچھوا وغیرہ اگر پانی میں مرکر بالکل گل جاوے اور ریزہ ریزہ ہوکر پانی میں مل جاوے تو بھی پانی پاک ہے لیکن اس کا پینا اور اس سے کھانا پکانا درست نہیں البتہ وضو اور غسل اس سے کرسکتے ہیں (درمختار) مسئلہ ۲۶ دھوپ کے جلے ہوئے پانی سے سفید داغ ہو جانے کا ڈر ہے اس لئے اس سے وضو غسل نہ کرنا چاہیئے (شامی) مسئلہ ۲۷ مُردار کی کھال کو جب دھوپ میں سکھا ڈالیں یا کچھ دوا وغیرہ لگا کر درست کریں کہ پانی مرجاوے اور کچنے سے خراب نہ ہو تو پاک ہو جاتی ہے، اس پر نماز پڑھنا درست ہے اور مشک وغیرہ بناکر اس میں پانی رکھنا بھی درست ہے لیکن سُور کی کھال پاک نہیں ہوتی اور سب کھالیں پاک ہو جاتی ہیں مگر آدمی کی کھال سے کوئی کام لینا اور برتنا بہت گناہ ہے (ہدایہ، درمختار) مسئلہ ۲۸ کتا، بندر، بلی، ہتیر وغیرہ جن کی کھال بنانے سے پاک ہو جاتی ہے چاہے بنائی ہو یا بے بنائی ہو البتہ ذبح کرنے سے ان کا گوشت پاک نہیں ہوتا اور ان کا کھانا درست نہیں (ہدایہ)

---

[1] یعنی درست کر لینے سے۔

مسئلہ ۲۹، مُردار[1] کے بال سینگ اور ہڈی اور دانت یہ سب چیزیں پاک ہیں اگر پانی میں پڑ جائیں تو نجس نہ ہوگا، البتہ اگر اس مردار جانور کی ہڈی اور دانت وغیرہ پر کچھ چکنائی وغیرہ لگی ہو تو وہ نجس ہے اور پانی بھی نجس ہو جاوے گا (ہدایہ)
مسئلہ ۳۰، آدمی کی بھی ہڈی اور بال پاک ہیں لیکن ان کو برتنا اور کام میں لانا جائز نہیں بلکہ عزّت سے کسی جگہ گاڑ دینا چاہیئے (ہدایہ)

کنوئیں کا بیان

جن چیزوں کے گرنے سے کنوئیں کا پانی نکالنا واجب ہے وہ دو قسم کی چیزیں ہیں، ایک قسم کی چیزیں تو ایسی ہیں جن کے گرنے سے سارے کنوئیں کا پانی نکلتا ہے، دوسری قسم کی چیزیں وہ ہیں جن سے سارا پانی نہیں نکلتا، کچھ مُعَیَّنہ ڈول نکالے جاتے ہیں۔ مسئلہ ۱ جب کنوئیں میں کچھ نجاست گر پڑے تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے اور پانی کھینچ ڈالنے سے پاک ہو جاتا ہے، چاہے تھوڑی نجاست گرے یا بہت، سارا پانی نکالنا چاہیئے، جب سارا پانی نکل جاوے گا تو پاک ہو جاوے گا، کنوئیں کے اندر کے کنکر دیوار وغیرہ دھونے کی ضرورت نہیں وہ سب آپ ہی آپ پاک ہو جاویں گے اسی طرح رسی ڈول جس سے پانی نکالا ہے کنوئیں کے پاک ہونے سے آپ ہی آپ پاک ہو جاوے گا، ان دونوں کے بھی دھونے کی ضرورت نہیں (ہدایہ)

فائدہ:- سب پانی نکالنے کا یہ مطلب ہے کہ اتنا نکالیں کہ پانی ٹوٹ[2] جاوے اور آدھا ڈول بھی نہ بھرے، مسئلہ ۲ کنوئیں میں کبوتر یا چڑیا کی بیٹ گر پڑی

---

[1] مُردار سے مراد غیر خنزیر ہے [2] یعنی ختم ہو جاوے

تو نجس نہیں ہوا، اور مرغی اور بطخ کی بیٹ سے نجس ہو جاتا ہے اور سارا پانی نکالنا واجب ہے (منیہ) مسئلہ ۳، کتا، بلی، گائے بکری پیشاب کر دے یا کوئی اور نجاست گرے تو سب پانی نکالا جاوے (منیہ) مسئلہ ۴ مینگنیاں اور گوبر اور لید اگرچہ ناپاک ہیں مگر کنویں میں گر جائیں تو بوجہ ضرورت ان کا قلیل معاف رکھا گیا ہے پانی کی ناپاکی کا حکم نہ دیا جائے گا (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ ۵، اگر آدمی یا کتا یا بکری یا اسی کے برابر کوئی اور جانور کنویں کر مر جاوے تو سارا پانی نکالا جاوے اگر باہر مرے پھر کنویں میں گرے تب بھی یہی حکم ہے کہ سب پانی نکالا جاوے (ہدایہ، درمختار) مسئلہ ۶، اگر کوئی جاندار کنویں میں مر جاوے اور پھول جاوے یا پھٹ جاوے تب بھی سب پانی نکالا جاوے چاہے چھوٹا جانور ہو چاہے بڑا، تو اگر چوہا یا چڑیا مر کر پھول جاوے یا پھٹ جاوے تو سب پانی نکالنا چاہیئے (ہدایہ) مسئلہ ۷، اگر چوہا چڑیا یا اسی کے برابر کوئی چیز گر کر مر گئی لیکن پھولی پھٹی نہیں، تو بیس ڈول نکالنا واجب ہے اور تیس ڈول نکال ڈالیں تو بہتر ہے لیکن پہلے چوہا نکال لیں تب پانی نکالنا شروع کریں، اگر چوہا نہ نکالا تو اس پانی نکالنے کا کچھ اعتبار نہیں، چوہا نکالنے کے بعد پھر اتنا ہی پانی نکالنا پڑے گا (ہدایہ) مسئلہ ۸ بڑی چھپکلی جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے اس کا حکم بھی یہی ہے کہ اگر مر جاوے اور پھولے پھٹے نہیں تو بیس ڈول نکالنا چاہیئے اور تیس ڈول نکالنا بہتر ہے اور جس میں بہتا ہوا خون نہ ہوتا ہو، اس کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا مسئلہ ۹، اگر کبوتر یا مرغی یا بلی یا اسی کے برابر کوئی چیز گر کر مر جائے اور پھولے نہیں تو چالیس ڈول نکالنا واجب ہے اور ساٹھ ڈول نکالنا بہتر ہے (ہدایہ) مسئلہ ۱۰، آدمی کا بچہ جو زندہ پیدا ہوا ہو حکم میں آدمی کے ہے بکری کا چھوٹا

Marfat.com

بچہ حکم میں بکری کے ہے (ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ ۱۱، دو چوہے گر کر مرجاویں تو وہی بیس سے تیس ڈول تک نکالے جائیں اور تین یا چار یا پانچ ہوں تو چالیس سے ساٹھ تک اور چھ ہوں تو کل پانی (درمختار وغیرہ) مسئلہ ۱۲ دو بلیاں گر کر مرجائیں تو سب پانی نکالا جائے (درمختار وغیرہ) مسئلہ ۱۳، مسلمان مُردہ بعد غسل کے کنویں میں گر جائے تو اصلاً پانی نکالنے کی ضرورت نہیں اور شہید گر جائے اور بدن پر خون نہ لگا ہو تو بھی کچھ حاجت نہیں اور اگر خون لگا ہے اور قابل بہنے کے نہ تھا تو بھی کچھ حاجت نہیں اگرچہ وہ خون اس کے بدن پر دھل کر پانی میں مل جائے اور اگر بہنے کے قابل خون اس کے بدن پر لگا ہوا ہے اور خشک ہوگیا اور شہید کے گرنے سے اس کے بدن سے جدا ہو کر پانی میں نہ ملا جب بھی پانی پاک رہے گا، کہ شہید کا خون جب تک اس کے بدن پر ہے کتنا ہی ہو پاک ہے ہاں یہ خون اس کے بدن سے جدا ہو کر پانی میں مل گیا تو اب ناپاک ہوگیا (بہارشریعت) مسئلہ ۱۴ کافر مُردہ اگر سو بار دھویا گیا جو کنویں میں گر جائے یا اس کی انگلی یا ناخن پانی سے لگ جائے پانی نجس ہو جائے گا کل پانی نکالا جائے (بہارشریعت) مسئلہ ۱۵ کچّا بچہ یا جو بچہ مُردہ پیدا ہوا کنویں میں گر جائے تو سب پانی نکالا جائے اگرچہ گرنے سے پہلے نہلا دیا گیا ہو (بہارشریعت) مسئلہ ۱۶، سُور کنویں میں گرا اگرچہ نہ مرے پانی نجس ہوگیا کل نکالا جائے (بہارشریعت) مسئلہ ۱۷ سُور کے سوا اگر کوئی اور حیوان کنویں میں گرا اور زندہ نکل آیا اور اس کے جسم میں نجاست لگی ہونا یقینی معلوم نہ ہو، اور پانی میں اس کا منہ نہ پڑا تو پانی پاک ہے اس کا استعمال جائز

---

[1] یہ حکم بوجہ نجس العین ہونے کے ہے، اس کا اگر ایک بال بھی گر جائے تو کنویں کا کل پانی نکالا جائے گا۔

Marfat.com

مگر احتیاطاً بیس ڈول نکالنا بہتر ہے اور اس کے بدن پر نجاست گی ہو یا ظنی معلوم ہو تو کل پانی نکالا جائے اور اگر اس کا منہ پانی میں پڑا تو اس کے لعاب اور جھوٹے کا جو حکم ہے وہی حکم اس پانی کا ہے۔ اگر جھوٹا ناپاک ہے یا مشکوک تو کل پانی نکالا جائے اور اگر مکروہ ہے تو چوہے وغیرہ میں بیس ڈول مرغی چھوٹی ہوئی میں چالیس اور جس کا جھوٹا پاک ہے اس میں بھی بیس ڈول نکالنا بہتر ہے مثلاً بکری گری اور زندہ نکل آئی بیس ڈول نکال ڈالیں (بہار شریعت)

مسئلہ ۱۸ کنویں میں وہ جانور گرا جس کا جھوٹا پاک ہے یا مکروہ اور پانی پھولا نہ نکالا اور وضو کر لیا تو وضو ہو جائے گا (بہار شریعت) مسئلہ ۱۹ جس کو نہانے کی ضرورت ہے وہ ڈول ڈھونڈنے کے واسطے کنویں میں اترا اور اس کے بدن اور کپڑے پر آلودگی نجاست نہیں ہے تو کنواں ناپاک نہ ہوگا، ایسے ہی اگر کافر اترے اور اس کے کپڑے اور بدن پر نجاست نہ ہو تب بھی کنواں پاک ہے البتہ اگر نجاست لگی ہو تو ناپاک ہو جاوے گا اور سب پانی نکالنا پڑے گا، اور اگر شک ہو کہ معلوم نہیں کپڑا پاک ہے یا ناپاک ہے تب بھی کنواں پاک سمجھا جائے گا لیکن اگر دل کی تسلی کے لئے بیس یا تیس ڈول نکلوا دیں تب بھی کچھ حرج نہیں (ہدایہ) مسئلہ ۲۰ جس کنویں پر جو ڈول پڑا رہتا ہے اسی کے حساب سے نکالنا چاہیئے اور اگر اتنے بڑے ڈول سے نکالا جس میں بہت پانی سماتا ہے تو اس کا حساب لگا لینا چاہیئے اگر اس میں دو ڈول پانی سماتا ہے تو دو ڈول سمجھیں اور اگر چار ڈول سماتا تو چار ڈول سمجھنا چاہیئے خلاصہ یہ ہے کہ جتنے ڈول پانی آتا ہوگا اسی کے حساب سے کھینچا جاوے (ہدایہ) مسئلہ ۲۱۔ اگر کنویں میں اتنا بڑا سوت ہے کہ سب پانی نہیں نکل سکتا جیسے چشمے پانی نکالتے ہیں ویسے اس میں سے اور نکلتا آتا ہے تو جتنا پانی اس میں اس وقت موجود ہے اندازہ کر کے اس قدر نکال ڈالیں (ہدایہ)

Marfat.com

فائدہ۔ پانی کے اندازہ کرنے کی کئی صورتیں ہیں ایک یہ کہ مثلاً پانچ ہاتھ پانی ہو تو ایک دم لگاتار سو ڈول پانی نکال کر دیکھو کہ کتنا پانی کم ہوا، اگر ایک ہاتھ کم ہوا تو بس اسی سے حساب لگا لو کہ سو ڈول میں ایک ہاتھ پانی ٹوٹا تو پانچ ہاتھ پانی پانسو ڈول میں نکل جاوے گا، دوسرے یہ کہ جن لوگوں کو پانی کی پہچان ہو اور اس کا اندازہ آتا ہو ایسے دو دیندار مسلمانوں سے اندازہ کرا لو جتنا وہ کہیں نکلوا دو، اور جہاں یہ دونوں باتیں مشکل معلوم ہوں تو تین سو ڈول نکلوا دیں

مسئلہ ۲۲ کنویں میں مرا ہوا چوہا یا اور کوئی جانور نکلا اور یہ معلوم نہیں کہ کب سے گرا ہے اور وہ ابھی پھولا پھٹا نہیں ہے تو جن لوگوں نے اس سے وضو کیا ہے ایک دن رات کی نمازیں دہرا دیں اور اس پانی سے جو کپڑے دھوئے ہیں پھر ان کو دھونا چاہیئے اور اگر پھول گیا ہے یا پھٹ گیا ہے تو تین دن تین رات کی نمازیں دہرانا چاہیئے البتہ جن لوگوں نے اس پانی سے وضو نہیں کیا ہے وہ نہ دہراویں، یہ بات احتیاط کی ہے اور بعضے عالموں نے یہ کہا ہے کہ جس وقت کنویں کا ناپاک ہونا معلوم ہوا ہے اسی وقت سے ناپاک سمجھیں گے اس سے پہلے کی نماز وضو سب درست ہے اگر کوئی اس پر عمل کرے تب بھی درست ہے (ہدایہ، منیہ وغیرہ)

مسئلہ ۲۳، چوہے کو بلی نے پکڑا اور اس کے دانت لگنے سے زخمی ہو گیا پھر اس سے چھوٹ کر اسی طرح خون میں بھرا ہوا کنویں میں گر پڑا تو سارا پانی نکالا جاوے (شامی) مسئلہ ۲۴ چوہے کی دم کٹ کر گر پڑی تو سارا پانی نکالا جائے اسی طرح وہ چھپکلی جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہو، اس کی دم گرنے سے بھی سب پانی نکالا جائے (شامی) مسئلہ ۲۵ جس چیز کے گرنے سے کنواں ناپاک ہوا ہے اگر وہ چیز باوجود کوشش کے نہ نکل سکے تو دیکھنا چاہیئے کہ وہ چیز کیسی ہے اگر وہ چیز ایسی ہے کہ خود تو پاک ہوتی ہے لیکن ناپاکی لگنے سے ناپاک ہو گئی ہے جیسے ناپاک کپڑا ناپاک

Marfat.com

گیند ناپاک جوتہ تب تو اس کا نکالنا معاف ہے ویسے ہی نکال ڈالیں اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ خود ناپاک ہے جیسے مُردہ جانور چوہا وغیرہ تو جب تک یہ یقین نہ ہو جاوے کہ یہ گل سڑ کر مٹی ہوگیا ہے اس وقت تک کنواں پاک نہیں ہو سکتا اور جب یہ یقین ہو جاوے اس وقت سارا پانی نکال دیں کنواں پاک ہو جاوے گا (عالمگیری شامی) مسئلہ ۲۶ جتنا پانی کنویں میں سے نکالنا ضروری ہو چاہے ایک دم سے نکالیں چاہے تھوڑا تھوڑا کر کے کئی دفعہ نکالیں ہر طرح پاک ہو جائے گا (شامی) مسئلہ ۲۷ ، اگر کنواں نجاست کے گڑھے کے قریب ہو تو جب تک اس کنویں کے پانی میں اثر نجاست نہ معلوم ہو پاک ہے خواہ دس گز کے فاصلے پر ہو یا ایک گز کے اس میں فاصلہ معتبر نہیں ہے (عالمگیری)

آدمی اور جانوروں کے جھوٹے کا بیان

مسئلہ ۱ ، آدمی چاہے جُنب ہو یا حیض و نفاس والی عورت اس کا جھوٹا پاک ہے ، کافر کا جھوٹا بھی پاک ہے مگر اس سے بچنا چاہیئے جیسے تھوک ، ریٹھ ، کفر کا کہ پاک ہیں مگر ان سے آدمی گھن کرتا ہے اس سے بہت بدتر کافر کے جھوٹے کو سمجھنا چاہیئے (ہدایہ ، درمختار ، عالمگیری وغیرہا) مسئلہ ۲ کسی کے منہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک میں سرخی آگئی اور اس نے فوراً پانی پیا تو یہ جھوٹا ناپاک ہے اور سرخی جاتے رہنے کے بعد اس پر لازم ہے کہ کلی کر کے منہ پاک کرے اور اگر کلی نہ کی اور چند بار تھوک کا گزر موضع نجاست پر ہوا خواہ نگلنے میں یا تھوکنے میں یہاں تک کہ نجاست کا اثر نہ رہا تو طہارت ہوگئی اس کے بعد اگر پانی پیے گا تو پاک رہے گا اگرچہ ایسی صورت میں تھوک نگلنا سخت ناپاک بات اور گناہ ہے (بہار شریعت)

Marfat.com

مسئلہ ۲، معاذ اللہ شراب پی کر فوراً پانی پیا تو جھوٹا نجس ہوگیا اور اتنی دیر ٹھہرا کہ شراب کے اجزا تھوک میں مل کر حلق سے اتر گئے تو جھوٹا ناپاک نہیں مگر شرابی اور اس کے جھوٹے سے بچنا چاہیئے (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ ۴ شراب خوار کی مونچھیں بڑی ہیں کہ شراب مونچھوں میں لگی تو جب تک ان کو پاک نہ کرے جو پانی پیئے گا وہ پانی اور برتن دونوں ناپاک ہو جائیں گے (بہار شریعت) مسئلہ ۵ مرد کو غیر عورت کا اور عورت کو غیر مرد کا جھوٹا اگر معلوم ہو کہ فلانی یا فلاں کا جھوٹا ہے بطور لذت کھانا پینا مکروہ ہے مگر اس کھانے پانی میں کوئی کراہت نہیں آتی اور اگر معلوم نہ ہو کہ کس کا ہے یا لذت کے طور پر کھایا پیا نہ گیا تو کوئی حرج نہیں بلکہ بعض صورتوں میں بہتر ہے جیسے کہ باشرع عالم یا دیندار پیر کا جھوٹا کہ اسے تبرک جان کر لوگ کھاتے پیتے ہیں (بہار شریعت) مسئلہ ۶ کتے کا جھوٹا نجس ہے اگر کسی برتن میں منہ ڈال دے تو تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا چاہے مٹی کا برتن ہو، چاہے تانبے کا دھونے سے سب پاک ہو جاتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ سات مرتبہ دھوئے اور ایک مرتبہ مٹی لگا کر مانجھ بھی ڈالے کہ خوب صاف ہو جاوے (ہدایہ وغیرہ) مسئلہ ۷، سور کا جھوٹا بھی نجس ہے اسی طرح شیر، بھیڑیا، بندر، گیدڑ وغیرہ جتنے پھاڑ چیر کر کے کھانے والے جانور ہیں سب کا جھوٹا نجس ہے (ہدایہ) مسئلہ ۸ بلی کا جھوٹا پاک تو ہے لیکن مکروہ ہے تو اور پانی ہوتے وقت اس سے وضو نہ کرے البتہ اگر کوئی اور پانی نہ ملے تو اس سے وضو کرے (ہدایہ) مسئلہ ۹ دودھ سالن وغیرہ میں بلی نے منہ ڈال دیا تو اگر اللہ نے سب کچھ دیا ہو تو اسے نہ کھائے اگر غریب آدمی ہو تو کھا لیوے اس میں کچھ حرج اور گناہ نہیں ہے بلکہ ایسے شخص کے واسطے مکروہ بھی نہیں ہے (درمختار، ہدایہ) مسئلہ ۱۰ بلی نے چوہا کھایا اور فوراً اگر برتن میں منہ ڈال دیا تو وہ نجس ہو جاویگا

Marfat.com

اور جو تھوڑی دیر ٹھہر کر منہ ڈالے کہ اپنا منہ زبان سے چاٹ چکی ہو تو نجس نہ ہوگا بلکہ مکروہ ہی رہے گا (ہدایہ) مسئلہ ۱۱ کھلی ہوئی مرغی جو ادھر اُدھر گندی اور پلید چیزیں کھاتی پھرتی ہے اس کا جھوٹا مکروہ ہے اور جو مرغی بند رہتی ہو، اس کا جھوٹا مکروہ نہیں بلکہ پاک ہے (ہدایہ) مسئلہ ۱۲ شکار کرنے والے پرندے جیسے شکرہ، باز وغیرہ ان کا جھوٹا بھی مکروہ ہے لیکن جو پالتو ہے اور مُردار نہ کھانے پاوے نہ اس کی چونچ میں کسی نجاست کے لگے ہونے کا شبہ ہو اس کا جھوٹا پاک ہے (درمختار، ہدایہ) مسئلہ ۱۳ حلال جانور جیسے بھیڑ بکری، بھیڑ، گائے، بھینس، ہرنی وغیرہ اور حلال چڑیاں جیسے مینا، طوطا، فاختہ گویا ان سب کا جھوٹا پاک ہے اسی طرح گھوڑے کا جھوٹا بھی پاک ہے (عالمگیری، درمختار) مسئلہ ۱۴ یونہی بعض گائے جن کی عادت غلیظ کھانے کی ہوتی ہے ان کا جھوٹا مکروہ ہے اور اگر ابھی نجاست کھائی اور اس کے بعد کوئی ایسی بات نہ پائی گئی جس سے اس کے منہ کی طہارت ہو جاتی (مثلاً آب جاری میں پانی پینا یا غیر جاری میں تین جگہ سے پینا) اور اس حالت میں پانی میں منہ ڈال دیا تو ناپاک ہو گیا۔ اسی طرح اگر بیل بھینسے، بکرے نروں نے حسب عادت مادہ کا پیشاب سونگھا اور اس سے ان کا منہ ناپاک ہوا اور نگاہ سے غائب نہ ہوئے نہ اتنی دیر گزری جس میں طہارت ہو جاتی تو ان کا جھوٹا ناپاک ہے اور اگر چار پانیوں میں منہ ڈالیں تو پہلے تین ناپاک چوتھا پاک (بہار شریعت)

مسئلہ ۱۵ جو چیزیں گھروں میں رہا کرتی ہیں جیسے سانپ، چھپکلی، چوہا وغیرہ ان کا جھوٹا مکروہ ہے (ہدایہ) مسئلہ ۱۶، اگر چوہا دفعی کتر کر کھا دے تو بہتر یہ ہے کہ اس جگہ سے ذرا سی توڑ ڈالے تب کھا دے (شامی)

گدھے اور خچر کا جھوٹا پاک ہے لیکن وضو ہونے میں شک ہے سو اگر کہیں فقط

Marfat.com

گدھے، خچر کا جھوٹا پانی ملے اور اس کے سوا اور پانی نہ ملے تو وضو بھی کرلے اور تیمم بھی کرے اور چاہے پہلے وضو کرے چاہے پہلے تیمم کرے دونوں اختیار ہیں (ہدایہ، درمختار) مسئلہ ۱۷ جن جانوروں کا جھوٹا نجس ہے ان کا پسینہ بھی نجس ہے اور جن کا جھوٹا پاک ہے ان کا پسینہ بھی پاک ہے اور جن کا جھوٹا مکروہ ہے ان کا پسینہ بھی مکروہ ہے اور گدھے اور خچر کا پسینہ پاک ہے کپڑے اور بدن پر لگ جاوے تو دھونا واجب نہیں لیکن دھوڈالنا بہتر ہے (درمختار) مسئلہ ۱۸ کسی نے بلی پالی وہ پاس آکر بیٹھتی ہے اور ہاتھ وغیرہ چاٹتی ہے تو جہاں چاٹے یا اس کا لعاب لگے تو اس کو دھوڈالنا چاہیئے اگر نہ دھویا اور یونہی رہنے دیا تو مکروہ اور بُرا کیا (منیہ)

نجاسات کا بیان

نجاست کی دو قسمیں ہیں ایک نجاست حقیقیہ دوسری نجاست حکمیہ، وہ ظاہری ناپاکی جو دیکھنے میں آسکے نجاست حقیقیہ کہلاتی ہے جیسے پیشاب، پاخانہ خون، شراب وہ ناپاکی جو شریعت کے حکم سے ثابت ہو مگر دیکھنے میں نہ آسکے نجاست حکمیہ کہلاتی ہے جیسے بے وضو ہونا، غسل کی حاجت ہونا۔

نجاست حکمیہ اس کی بھی دو قسمیں ہیں ایک چھوٹی نجاستِ حکمیہ اسے حدثِ اصغر کہتے ہیں اور دوسری بڑی نجاستِ حکمیہ اسے حدثِ اکبر اور جنابت کہتے ہیں۔ چھوٹی نجاستِ حکمیہ سے بدن وضو کرنے سے پاک ہوجاتا ہے اور بڑی نجاست حکمیہ سے غسل کرنے سے۔

نجاست حقیقیہ اس کی بھی دو قسمیں ہیں ایک نجاستِ غلیظہ دوسری نجاستِ

Marfat.com

خفیفہ جو ناپاکی کہ سخت ہو اُسے نجاست غلیظہ کہتے ہیں اور جو ناپاکی کہ ہلکی ہو اسے نجاستِ خفیفہ کہتے ہیں، نجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے بے پاک کئے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا، اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کئے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہوئی اور قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ بے پاک کئے نماز ہوگئی مگر خلافِ سنت ہوئی اور اس کا اعادہ بہتر ہے اگر نجاست گاڑھی ہے جیسے پاخانہ، لید، گوبر، تو درہم کے برابر یا کم یا زیادہ کے معنی یہ ہیں کہ وزن میں اس کے برابر یا کم یا زیادہ ہو، اور درہم کا وزن شریعت میں اس جگہ ساڑھے چار ماشے اور زکوٰۃ میں تین ماشہ ۱/۲ رتی ہے اور اگر پتلی ہو جیسے آدمی کا پیشاب اور شراب تو درہم سے مراد اس کی لمبائی چوڑائی ہے اور شریعت نے اس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی یعنی ہتھیلی خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی نہ رک سکے، اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنا بڑا درہم سمجھا جائے اور اس کی مقدار یہاں کے روپے کے برابر ہے

(درمختار وغیرہ)

نجاستِ خفیفہ کا یہ حکم ہے کہ کپڑے کے حصّہ یا بدن کے جس حصّہ میں لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم آستین میں اس کی چوتھائی سے کم یوں ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے) تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی، اور اگر پوری چوتھائی میں ہے تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی (درمختار وغیرہ)

نجاست غلیظہ اور خفیفہ کے جو الگ الگ حکم بتائے گئے یہ اسی وقت ہیں کہ بدن

Marfat.com

یا کپڑے میں لگے اور کسی پتلی چیز جیسے پانی یا سرکہ میں گرے تو چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ کل ناپاک ہو جائے گی اگرچہ ایک قطرہ گرے جب تک وہ پتلی چیز حد کثرت پر یعنی دَہ دَر دَہ نہ ہو۔ مسئلہ ۱ جو چیزیں آدمی کے بدن سے ایسی نکلتی ہیں کہ جن سے غسل یا وضو واجب ہوتا ہے سوائے ریح کے جیسے پاخانہ، پیشاب، منی، مذی، ودی خون حیض، خون نفاس، خون استحاضہ، کچلھو پیپ، خون جاری، منہ[1] بھر کے قے ان کے علاوہ شراب اور پاخانہ اور پیشاب ان چوپایہ جانوروں کا جن کا گوشت حرام ہے خواہ درندے ہوں مثل شیر، بلی وغیرہ کے یا نہ ہوں مثل گدھے وغیرہ کے پاخانہ بط اور مرغی کا اور سانپ اور جونک کا، اور گوبر گائے اور بھینس کا اور مینگنی اونٹ بکری کی اور ہر حلال جانور چوپایہ کا پاخانہ اور غیر ماکول اللحم پرند، جانوروں کا پیشاب سوائے چمگادڑ کے اور مُردار یہ سب نجاست غلیظہ ہیں۔ (کبیری، درمختار، عالمگیری) مسئلہ ۲ حرام پرندوں (جیسے کوّا، چیل، شکرا باز، بہری) کی بیٹ اور حلال جانوروں کا پیشاب جیسے بکری، گائے بھینس وغیرہ اور گھوڑے کا پیشاب نجاست خفیفہ ہے (عالمگیری، درمختار، بہارشریعت) مسئلہ ۳ دکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے نجاست غلیظہ ہے یونہی ناف یا پستان سے درد کے ساتھ پانی نکلے نجاست غلیظہ ہے (بہارشریعت) مسئلہ ۴ چھپکلی یا گرگٹ کا خون نجاستِ غلیظہ ہے (بہارشریعت) مسئلہ ۵ چھوٹے دودھ پیتے بچہ کا پیشاب پاخانہ نجاستِ غلیظہ ہے (عالمگیری، درمختار) مسئلہ ۶ انگور کا شیرہ کپڑے پر پڑا تو اگرچہ کئی دن گذر جائیں کپڑا پاک ہے (بہارشریعت) مسئلہ ۷ ہاتھی کی سونڈ کی رطوبت اور شیر، کتے، چیتے اور دوسرے درندے چوپاؤں کا لعاب نجاستِ غلیظہ ہے (بہارشریعت)

---

[1] بچہ کی قے کا بھی یہی حکم ہے (درمختار)

Marfat.com

مسئلہ ۸ مُرغی، بطخ، مُرغابی کے سوا اور حلال پرندوں کی بیٹ پاک ہے جیسے کبوتر، چڑیا، مینا وغیرہ اور چمگادڑ کا پیشاب اور بیٹ بھی پاک ہے (منیہ، درمختار شامی) مسئلہ ۹ ہر چوپائے کی جو گالی کا وہی حکم ہے جو اس کے پاخانہ کا (عالمگیری) مسئلہ ۱۰ ہر جانور کے پتے کا وہی حکم ہے جو اس کے پیشاب کا، حرام جانوروں کا پتا نجاستِ غلیظہ اور حلال کا نجاست خفیفہ ہے (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ ۱۱ جگر اور تلی کا خون پاک ہے (درمختار، عالمگیری) مسئلہ ۱۲ مچھر اور پسو اور جوں اور مچھلی اور جس قدر جانور پانی میں رہتے ہیں ان سب کا خون پاک ہے اگرچہ بہت ہو (عالمگیری) مسئلہ ۱۳، اگر پیشاب کی چھینٹیں سوئی کی نوک کے برابر بدن یا کپڑے پر پڑ جادیں کہ دیکھنے سے دکھائی نہ دیویں تو دھونا واجب نہیں ہے (عالمگیری درمختار) مسئلہ ۱۴ جس کپڑے پر پیشاب کی ایسی ہی باریک چھینٹیں پڑگئیں اگر وہ کپڑا پانی میں پڑگیا تو پانی بھی ناپاک نہ ہوگا (بہارشریعت) مسئلہ ۱۵ بدن یا کپڑے پر غلیظہ اور خفیفہ دونوں لگیں اور اپنی مقدار معافی سے دونوں کم ہیں تو ایسی صورت میں نجاستِ خفیفہ نجاست غلیظہ کے تابع ہوتی ہے دونوں کی مقدار ملاکر دیکھا جائے اگر غلیظہ کی مقدار کو پہنچ جائیں تو غلیظہ کا حکم ہوگا (درمختار) مسئلہ ۱۶ کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نجاستِ غلیظہ لگی اور کسی جگہ درہم کے برابر نہیں مگر مجموعہ درہم کے برابر ہے تو درہم کے برابر سمجھی جائے گی اور زائد ہے تو زائد ہی نجاست خفیفہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا جائے گا (بہارشریعت) مسئلہ ۱۷ کندہ انڈا حلال جانور کا پاک ہے بشرطیکہ ٹوٹا نہ ہو (بحر، ہدایہ) مسئلہ ۱۸ بلغمی رطوبت ناک یا منہ سے نکلے نجس نہیں اگرچہ پیٹ سے چڑھے اگرچہ بیماری کے سبب ہو (بہارشریعت) مسئلہ ۱۹، سوتے میں آدمی کے منہ سے جو پانی نکلتا ہے وہ پاک

لہ یعنی بدون غور کے نہ دکھائی دیں۔

ہے (عالمگیری) مسئلہ ۲۰ مُردہ انسان جس پانی سے نہلایا جاوے وہ پانی نجس ہے (عالمگیری، شامی) مسئلہ ۲۱ کپڑے میں نجس تیل لگ گیا اور ہتھیلی کے گہراؤ یعنی روپئے سے بھی کم ہے لیکن دو ایک دن میں پھیل کر زیادہ ہو گیا تو جب تک روپے سے زیادہ نہ ہو معاف ہے اور جب بڑھ گیا تو معاف نہیں رہا اب اس کا دھونا واجب ہے بغیر دھوئے ہوئے نماز نہ ہوگی (شامی) مسئلہ ۲۲، روئی کا کپڑا اُدھیڑا گیا اور اس کے اندر چوہا سوکھا ہوا ملا تو اگر اس میں سوراخ ہے تو تین دن تین راتوں کی نمازوں کا اعادہ کرلے اور سوراخ نہ ہو تو جتنی نمازیں اس سے پڑھی ہیں سب اعادہ کرے (بہارشریعت) مسئلہ ۲۳ حرام جانوروں کا دودھ نجس ہے البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے مگر کھانا جائز نہیں (بہارشریعت) مسئلہ ۲۴ چوہے کی مینگنی گیہوں کی گون میں گر جاوے اور گیہوں کے ساتھ پس کر آٹا ہو جاوے تو جب تک اس کا مزہ نہ بدلے آٹا پلید نہ ہوگا (عالمگیری) مسئلہ ۲۵، اگر پاخانہ پر سے بہت سی مکھیاں اُڑ کر کپڑے اور بدن پر بیٹھیں تو کپڑا اور بدن ناپاک ہو جائے گا ورنہ نہیں (عالمگیری) مسئلہ ۲۶، نجس پانی میں جو کپڑا بھیگ گیا تھا اس کے ساتھ پاک کپڑے کو لپیٹ کر رکھ دیا اور اس کی تری اس پاک کپڑے میں آگئی لیکن نہ تو اس میں نجاست کا کچھ رنگ آیا نہ بدبو آئی تو اگر یہ پاک کپڑا اتنا بھیگ گیا ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ قطرہ ٹپک پڑے یا نچوڑتے وقت ہاتھ بھیگ جائے تو وہ کپڑا پاک بھی نجس ہو جائے گا اور اگر اتنا نہ بھیگا ہو تو پاک رہے گا، اور اگر پیشاب وغیرہ خاص نجاست کے بھیگے ہوئے کپڑے کے ساتھ لپیٹ دیا تو جب پاک کپڑے میں ذرا بھی اس کی نمی اور دھبّہ آگیا تو نجس ہو جاوے گا (منیہ، کبیری وغیرہما) مسئلہ ۲۷ پاؤں دھوکر ناپاک زمین پر چلا اور پاؤں کا نشان زمین پر بن گیا تو

Marfat.com

اس سے پاؤں ناپاک نہ ہوگا، ہاں اگر پاؤں کے پانی سے زمین اتنی بھیگ جاوے کہ زمین کی کچھ مٹی یا یہ نجس پانی پاؤں میں لگ جاوے تو نجس ہو جاوے گا (منیہ) مسئلہ ۲۸، نجس بچھونے پر سویا اور پسینہ سے وہ کپڑا نم ہو گیا تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اس کا کپڑا اور بدن ناپاک نہ ہوگا، ہاں اگر اتنا بھیگ جائے کہ بچھونے میں سے کچھ نجاست چھوٹ کر بدن یا کپڑے کو لگ جاوے تو نجس ہو جاوے گا (منیہ) مسئلہ ۲۹ بچھونے کا ایک کونا نجس ہے اور باقی سب پاک ہے تو پاک کونے پر نماز پڑھنا درست ہے (شامی) مسئلہ ۳۰ جس زمین کو گوبر سے لیپا تو وہ نجس ہے اس پر بغیر کوئی پاک چیز بچھائے نماز درست نہیں (کبیری) مسئلہ ۳۱ گوبر کے کنڈے اور لید وغیرہ نجس چیزوں کی راکھ پاک ہے اور ان کا دھواں بھی پاک ہے روٹی میں لگ جاوے تو کچھ حرج نہیں (درمختار) مسئلہ ۳۲ ناپاک چیز پانی میں گرے اور اس کے گرنے سے چھینٹیں اڑ کر کسی پر جا پڑیں تو وہ پاک ہیں، بشرطیکہ اس نجاست کا کچھ اثر ان چھینٹوں میں نہ ہو (کبیری، شامی) مسئلہ ۳۳ رومالی بھیگی ہونے کے وقت ہوا نکلے تو اس سے کپڑا نجس نہیں ہوگا (شامی) مسئلہ ۳۴ راستہ کی کیچڑ پاک ہے جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو تو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نماز پڑھ لی ہوگی مگر دھو لینا بہتر (بہار شریعت) مسئلہ ۳۵ سڑک پر پانی چھڑکا جا رہا تھا زمین سے چھینٹیں اڑ کر کپڑے پر پڑیں کپڑا نجس نہ ہوا مگر دھو لینا بہتر ہے (بہار شریعت) مسئلہ ۳۶ مٹی میں ناپاک بھس ملایا اگر تھوڑا ہو تو مطلقاً پاک ہے اور جو زیادہ ہو تو جب تک خشک نہ ہو ناپاک ہے (بہار شریعت) مسئلہ ۳۷ کھانے کی چیزیں اگر سڑ جائیں اور بُو کرنے لگیں تو ناپاک نہیں ہوئیں جیسے گوشت، حلوہ وغیرہ مگر نقصان کے خیال سے ان کا کھانا درست نہیں (شامی) مسئلہ ۳۸، کتے نے آٹے میں منہ ڈال

دیا یا بندر نے جھوٹا کر دیا تو اگر آٹا گُندھا ہوا ہو تو جہاں منہ ڈالا ہے اتنا نکال ڈالے باقی کا کھانا درست ہے اور اگر سوکھا آٹا ہو تو جہاں جہاں اس کے منہ کا لعاب لگا ہو نکال ڈالے باقی سب پاک ہے (کبیری) مسئلہ ۳۹ کُتے کا لعاب نجس ہے اور خود کتا نجس نہیں سو اگر کتا کسی کے کپڑے یا بدن میں چھو جائے تو نجس نہیں ہوتا چاہے کتے کا بدن سوکھا ہو یا گیلا، ہاں اگر کتے کے بدن پر کوئی نجاست لگی ہو تو اور بات ہے (کبیری) مسئلہ ۴۰ عورت کے پیشاب کے مقام سے جو رطوبت نکلے پاک ہے کپڑے یا بدن میں لگے تو دھونا کچھ ضروری نہیں ہاں دھو لینا بہتر ہے (بہار شریعت)

نجس چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ

جو چیزیں ایسی ہیں کہ وہ خود بخود نجس ہیں (جن کو ناپاکی اور نجاست کہتے ہیں) جیسے شراب یا ایسی چیزیں جب تک اپنی اصل کو چھوڑ کر کچھ اور نہ ہو جائیں پاک نہیں ہو سکتیں، شراب جب تک شراب ہے نجس ہی رہے گی اور سرکہ ہو جائے تو اب پاک ہے، نجس جانور نمک کی کان میں گر کر نمک ہو گیا تو وہ نمک پاک و حلال ہے، اُپلے کی راکھ پاک ہے اور اگر راکھ ہونے سے قبل بجھ گیا تو ناپاک، جو چیزیں بذاتہٖ نجس نہیں بلکہ کسی نجاست کے لگنے سے ناپاک ہوئیں ان کے پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں، پانی اور ہر رقیق بہنے والی چیز سے (جس سے نجاست دُور ہو جاتی ہے) دھو کر نجس چیز کو پاک کر سکتے ہیں مثلاً سرکہ اور گلاب کہ ان سے نجاست دور کر سکتے ہیں مگر بغیر ضرورت گلاب اور سرکہ وغیرہ سے پاک کرنا ناجائز ہے کہ فضول خرچی ہے، گھی اور تیل اور دودھ وغیرہ کسی ایسی چیز سے دھونا درست نہیں جس میں چکنائی ہو وہ چیز[1] ناپاک رہے گی۔ مسئلہ ۴۱، اگر دلدار نجاست لگ

[1] جس کو دھویا ہے۔

Marfat.com

جاوے جیسے پاخانہ خون وغیرہ تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے۔ جب نجاست چھوٹ جائے گی تو کپڑا پاک ہو جائے گا اور بدن میں لگ گئی ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے البتہ اگر پہلی ہی دفعہ میں نجاست چھوٹ گئی تو دو مرتبہ اور دھو لینا بہتر ہے اگر دو مرتبہ میں چھوٹی تو ایک مرتبہ اور دھوئے غرضیکہ تین بار پورے کر لینا بہتر ہے (در مختار) مسئلہ ۲، اگر ایسی نجاست ہے کہ کئی دفعہ دھونے اور نجاست کے چھوٹ جانے پر بھی بدبو نہیں گئی یا کچھ دھبہ رہ گیا تب بھی کپڑا پاک ہو گیا۔ صابون وغیرہ لگا کر دھبہ چھوڑانا اور بدبو دور کرنا ضروری نہیں (در مختار) مسئلہ ۳، اگر پیشاب کے مثل کوئی نجاست لگ گئی تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ بقوت نچوڑنے سے پاک ہوگا۔ اور قوت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہوگا۔ (مراقی الفلاح) مسئلہ ۴، اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر ابھی ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زیادہ ہے نچوڑے تو دو ایک بوند ٹپک سکتی ہے تو اس کے حق میں پاک اور دوسرے کے حق میں ناپاک ہے، اس دوسرے کی طاقت کا اعتبار نہیں۔ ہاں اگر یہ دھونا اور اسی قدر نچوڑنا تو پاک نہ ہوتا (در مختار) مسئلہ ۵ کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر ہر مرتبہ خوب نچوڑ لیا ہے کہ اب نچوڑنے سے نہ ٹپکے گا پھر اس کو لٹکا دیا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے اور اگر خوب نہیں نچوڑا تھا تو یہ پانی ناپاک ہے (بہار شریعت) مسئلہ ۶ دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا ایک ہی حکم ہے کہ ان کا پیشاب کپڑے یا بدن میں لگا ہے تو تین بار دھونا اور نچوڑنا پڑے گا (بہار شریعت) مسئلہ ۷ کپڑے یا بدن میں ناپاک تیل لگا تھا تو تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائیگا

Marfat.com

اگرچہ تیل کی چکنائی موجود ہو۔ اس تکلف کی ضرورت نہیں کہ صابون یا گرم پانی سے دھوئے لیکن اگر مُردار چربی لگی تھی تو جب تک اس کی چکنائی نہ جائے پاک نہ ہوگا (درمختار) مسئلہ ۸ نجس رنگ میں کپڑا رنگا تو اتنا دھووے کہ پانی صاف آنے لگے تو پاک ہو جاوے گا چاہے کپڑے سے رنگ چھوٹے یا نہ چھوٹے۔ (درمختار) مسئلہ ۹ زعفران یا رنگ کپڑا رنگنے کے لئے گھولا تھا اس میں کسی بچے نے پیشاب کر دیا یا اور کوئی نجاست پڑ گئی اس سے اگر کپڑا رنگ لیا تو تین بار دھو ڈالیں پاک ہو جائے گا (بہار شریعت) مسئلہ ۱۰، نجس سرمہ یا کاجل آنکھوں میں لگایا تو اس کا پونچھنا اور دھونا واجب نہیں ہاں اگر پھیل کر آنکھ کے باہر آگیا ہو تو دھونا واجب ہے (شامی) مسئلہ ۱۱، اگر نجاست ایسی چیز میں لگی ہے جو نچوڑنے کے قابل نہیں جیسے چٹائی، برتن، جوتا وغیرہ تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ دھو کر ٹھہر جاوے جب پانی ٹپکنا بند ہو جاوے مرد ھوئے، پھر جب موقوف ہو تب پھر دھوئے، اسی طرح تین مرتبہ دھوئے تو وہ چیز پاک ہو جاوے گی، اسے ہر مرتبہ کے بعد سوکھانا ضروری نہیں یونہی جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب نچوڑنے کے قابل نہیں اسے بھی یونہی پاک کیا جائے (درمختار) مسئلہ ۱۲، اگر ایسی چیز ہو کہ اس میں نجاست جذب نہ ہوتی جیسے چینی کے برتن یا مٹی کا پرانا استعمالی چکنا برتن یا لوہے تانبے پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں تو اسے فقط تین بار دھو لینا کافی ہے، اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے (بہار شریعت) مسئلہ ۱۳، جوتے اور چمڑے کے موزے میں اگر دلدار نجاست لگ کر سوکھ جاوے جیسے گوبر، پاخانہ خون، منی وغیرہ تو زمین پر خوب گھس کر نجاست چھوڑا ڈالنے سے پاک ہو جاتا ہے ایسے ہی کھرچ ڈالنے سے بھی پاک ہو جاتا ہے اور اگر سوکھی نہ ہو تب بھی

Marfat.com

اگر اتنا رگڑ ڈالے اور گھس دیوے کہ نجاست کا نام و نشان باقی نہ رہے تو پاک ہو جاوے گا (درمختار، شامی) مسئلہ ۱۴، اور اگر پیشاب کی طرح کوئی نجاست جوتے میں یا چمڑے کے موزے میں لگ گئی جو دلدار نہیں ہے تو بے دھوئے پاک نہ ہوگا (شامی) مسئلہ ۱۵، آئینہ کا شیشہ اور چھری چاقو چاندی سونے کے زیور پھول تانبے لوہے گلٹ شیشے وغیرہ کی چیزیں اگر نجس ہو جاویں تو خوب پونچھ ڈالنے اور رگڑ دینے یا مٹی سے مانج ڈالنے سے پاک ہو جاتی ہیں لیکن اگر نقشی چیزیں ہوں تو بغیر دھوئے پاک نہ ہوں گی (درمختار) مسئلہ ۱۶ زمین پر نجاست پڑ گئی پھر ایسی سوکھ گئی کہ نجاست کا نشان بالکل جاتا رہا نہ نجاست کا دھبہ باقی ہے نہ بدبو آتی ہے تو اس طرح سوکھ جانے سے زمین پاک ہو جاتی ہے لیکن ایسی زمین پر تیمم درست نہیں البتہ نماز پڑھنا درست ہے جو اینٹیں یا پتھر چونہ یا گارے سے زمین میں خوب جما دیئے گئے ہوں کہ بے کھودے زمین سے جدا نہ ہو سکیں ان کا بھی یہی حکم ہے کہ سوکھ جانے اور نجاست کا نشان نہ رہنے سے پاک ہو جاویں گے (درمختار) مسئلہ ۱۷، جو اینٹیں زمین پر فقط بچھا دی گئی ہیں چونہ یا گارے سے ان کی جڑائی نہیں کی گئی ہے وہ سوکھنے سے پاک نہ ہوں گی ان کو دھونا پڑے گا (درمختار) مسئلہ ۱۸، زمین پر جمی ہوئی گھاس بھی سوکھنے اور نجاست کا نشان جاتے رہنے سے پاک ہو جاتی ہے، اگر کٹی ہوئی گھاس ہو تو بے دھوئے پاک نہ ہوگی (درمختار) مسئلہ ۱۹، نجس مہندی ہاتھوں پیروں میں لگائی تو تین دفعہ خوب[1] دھو ڈالنے سے ہاتھ پیر پاک ہو جاویں گے رنگ کا چھوڑانا واجب نہیں (منیہ، شامی) مسئلہ ۲۰ نجس چاقو چھری یا مٹی اور تانبے وغیرہ کے برتن اگر دہکتی آگ میں ڈال دیئے جائیں تو بھی پاک ہو جاتے ہیں (منیہ)

---

[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تین دفعہ اسقدر دھو لیا کہ پانی صاف گرنے لگے تو ہاتھ پاؤں پاک ہو جائیں گے۔

Marfat.com

مسئلہ ۲۱ ۔ ہاتھ میں کوئی نجس چیز لگی تھی اس کو کسی نے زبان سے چاٹ[1] لیا تو بھی پاک ہو جائے گا مگر چاٹنا منع ہے یا چھاتی پر بچہ کی قے کا دودھ لگ گیا پھر بچہ نے تین دفعہ چوس کر پی لیا تو پاک ہو گیا (منیہ) مسئلہ ۲۲ ، اگر کورا برتن نجس ہو جاوے اور وہ برتن نجاست کو چوس لیوے تو فقط دھونے سے پاک نہ ہوگا بلکہ اس میں پانی بھر دیوے پھر جب نجاست کا اثر پانی میں آجاوے تو گرا کر پھر بھر دیوے، اسی طرح برابر کرتا رہے جب نجاست کا نام و نشان بالکل جاتا رہے نہ رنگ باقی رہے نہ بدبو تب پاک ہوگا (منیہ) مسئلہ ۲۳ نجس مٹی سے جو برتن کمہار نے بنائے تو جب تک وہ کچے ہیں ناپاک ہیں جب پکا لئے گئے تو پاک ہو گئے (عالمگیری) مسئلہ ۲۴ تنور یا توے پر ناپاک پانی کا چھینٹا ڈالا اور آنچ سے اس کی تری جاتی رہی اب روٹی لگائی گئی پاک ہے (بہار شریعت) مسئلہ ۲۵ منی کپڑے میں لگ کر خشک ہو گئی تو فقط مل کر جھاڑنے اور صاف کرنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا اگرچہ بعد ملنے کے کچھ اس کا اثر کپڑے میں باقی رہ جائے، اس مسئلہ میں عورت و مرد اور انسان و حیوان و تندرست و مریض جریان سب کی منی کا ایک حکم ہے۔

(بہار شریعت) مسئلہ ۲۶ ، بدن میں اگر منی لگ جائے تو بھی اسی طرح پاک ہو جائے گا (بہار شریعت) مسئلہ ۲۷ پیشاب کر کے طہارت نہ کی پانی سے نہ ڈھیلے سے اور منی اس جگہ پر گذری جہاں پیشاب لگا ہوا ہے تو یہ ملنے سے پاک نہ ہوگی بلکہ دھونا ضروری ہے۔ اور طہارت کر چکا تھا یا منی جست کر کے نکلی کہ اس موضع نجاست پر نہ گذری تو ملنے سے پاک ہو جائے گی (بہار شریعت) مسئلہ ۲۸ ، اگر منی کپڑے میں لگی ہے اور اب تک تر ہے تو دھونے سے پاک ہوگا ملنا کافی نہیں (بہار شریعت) مسئلہ ۲۹ جس کپڑے کو مل کر پاک کر لیا اگر وہ پانی سے بھیگ جائے تو ناپاک نہ ہوگا (بہارِ شریعت)

---

[1] تین دفعہ

Marfat.com

مسئلہ ۳۰ جو چیز سوکھنے یا رگڑنے وغیرہ سے پاک ہوگئی اس کے بعد بھیگ گئی تو ناپاک نہ ہوگی (بہار شریعت) مسئلہ ۳۱ کپڑے کا کوئی حصّہ ناپاک ہوگیا اور یہ یاد نہیں کہ وہ کون سی جگہ ہے تو بہتر یہی ہے کہ پورا ہی دھو ڈالیں (یعنی جب بالکل نہ معلوم ہو اس حصّہ میں ناپاکی لگی ہے اور اگر معلوم ہے کہ مثلاً آستین نجس ہوگئی مگر یہ معلوم نہیں کہ آستین کا کونسا حصّہ ہے تو آستین کا دھونا ہی پورے کپڑے کا دھونا ہے) اور اگر اندازے سے سوچ کر اس کا کوئی حصّہ دھولے جب بھی پاک ہوجائے گا اور جو بلا سوچے ہوئے کوئی ٹکڑا دھولیا جب بھی پاک ہے مگر اس صورت میں اگر چند نمازیں پڑھنے کے بعد معلوم ہو کہ جس حصّہ نہیں دھویا گیا تو پھر دھوئے اور نمازوں کا اعادہ کرے اور جو سوچ کر دھو لیا تھا اور بعد کو غلطی معلوم ہوئی تو اب دھولے اور نمازوں کے اعادہ کی حاجت نہیں (بہار شریعت)
مسئلہ ۳۲۔ روئی کا اگر اتنا حصّہ نجس ہے جس قدر دُھننے سے اُڑ جانے کا گمان صحیح ہو تو دُھننے سے پاک ہوجائے گی ورنہ بغیر دھوئے پاک نہ ہوگی ہاں اگر معلوم نہ ہو کہ کتنی نجس ہے تو بھی دُھننے سے پاک ہو جائے گی (بہار شریعت) مسئلہ ۳۳ غلّہ کاٹنے کے وقت بیلوں نے اس پر پیشاب کر دیا تو اگر چند شریکوں میں تقسیم ہو گیا اس میں سے مزدوری دے دی گئی یا خیرات کی گئی تو سب پاک ہوگیا اور اگر کل جنسہ موجود ہے تو ناپاک ہے اگر اس میں سے اس قدر جس میں احتمال ہو سکے کہ اس سے زیادہ نجس نہ ہوگا دھو کر پاک کرلیں تو سب پاک ہو جائے گا مسئلہ ۳۴ دودھ دوھتے وقت دو ایک مینگنی دودھ میں پڑ جائیں یا تھوڑا سا گوبر بقدر دو ایک مینگنی کے گر جائے تو معاف ہے بشرطیکہ گرتے ہی نکال ڈالا جائے (عامہ کتب)
مسئلہ ۳۵ رانگ سیسہ پگھلانے سے پاک ہوجاتا ہے (بہار شریعت)
مسئلہ ۳۶ جمے ہوئے گھی میں چوہا گر کر مرگیا تو چوہے کے آس پاس سے گھی

Marfat.com

نکال ڈالیں باقی پاک ہے کھا سکتے ہیں اور اگر پتلا ہے تو سب ناپاک ہوگیا اس کا کھانا جائز نہیں البتہ اس کام میں لا سکتے ہیں جس میں استعمال نجاست ممنوع نہ ہو تیل کا بھی یہی حکم ہے (بہار شریعت) مسئلہ ۳۷ شہد یا شیرہ یا گھی تیل ناپاک ہوگیا تو جتنا تیل دبیزہ ہو اتنا یا اس سے زیادہ پانی ڈال کر پکاوے جب پانی جل جاوے تو پھر پانی ڈال کر جلاوے اسی طرح تین دفعہ کرنے سے پاک ہو جاوے گا۔ یا یوں کرو کہ جتنا گھی تیل ہو اتنا ہی پانی ڈال کر ملاؤ جب وہ پانی کے اوپر آجاوے تو کسی طرح اٹھا لو۔ اسی طرح تین دفعہ پانی ملا کر اٹھاؤ تو پاک ہو جاوے گا۔ اور گھی اگر جم گیا ہو تو پانی ڈال کر آگ پر رکھ دو، جب پگھل جاوے تو اس کو نکال لو (شامی) مسئلہ ۳۸ جا نماز میں ہاتھ پاؤں پیشانی اور ناک رکھنے کی جگہ کا نماز پڑھنے میں پاک ہونا ضروری ہے باقی جگہ اگر نجاست ہو تو نماز میں حرج نہیں ہاں نماز میں نجاست کے قریب سے بچنا چاہیئے (بہار شریعت) مسئلہ ۳۹ کسی کپڑے میں نجاست لگی اور وہ نجاست اسی طرف رہ گئی دوسری جانب اس نے اثر نہیں کیا تو اس کو لوٹ کر دوسری طرف جدھر نجاست نہیں لگی ہے نماز نہیں پڑھ سکتے اگرچہ کتنا ہی موٹا ہو مگر جب کہ وہ نجاست مواضع سجود سے الگ ہو (بہار شریعت) مسئلہ ۴۰ دوتہ کا کوئی کپڑا ہے اور ایک تہ نجس ہے دوسری پاک ہے تو اگر دونوں تہیں سلی ہوئی نہ ہوں تو پاک تہ پر نماز پڑھنا درست ہے اور اگر سلی ہوئی ہوں تو پاک تہ پر بھی نماز پڑھنا درست نہیں (منیہ) مسئلہ ۴۱۔ اگر لکڑی کا تختہ ایک طرف سے نجس ہے اور دوسری طرف سے پاک ہے تو اگر اتنا موٹا ہے کہ بیچ سے چر سکتا ہے تو اس کو پلٹ کر دوسری طرف نماز پڑھنا درست ہے اور اگر اتنا موٹا نہ ہو تو درست نہیں (کبیری) مسئلہ ۴۲ کسی دوسرے مسلمان کے کپڑے میں نجاست لگی دیکھی اور غالب گمان ہے کہ اس کو خبر کرے گا تو

پاک کرے گا تو خبر کرنا واجب ہے (بہار شریعت) مسئلہ ۴۲ فاسقوں کے استعمال کپڑے جن کا نجس ہونا معلوم نہ ہو پاک سمجھے جائیں گے مگر بے نمازی کے پاجامے وغیرہ میں احتیاط یہی ہے کہ رمالی پاک کر لی جائے کہ اکثر بے نمازی پیشاب کر کے ویسے ہی پاجامہ باندھ لیتے ہیں اور کفار کے ان کپڑوں کے پاک کر لینے میں تو بہت خیال کرنا چاہیئے (بہار شریعت)

استنجے کا بیان

آگے یا پیچھے سے جب نجاست نکلے تو ڈھیلوں سے استنجا کرنا سنت ہے اور اگر صرف پانی ہی سے طہارت کر لی تو بھی جائز ہے مگر مستحب یہ ہے کہ ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے طہارت کرے، اگر آگے یا پیچھے سے پاخانہ پیشاب کے سوا کوئی اور نجاست مثلاً خون پیپ وغیرہ نکلے یا اس جگہ خارج سے نجاست لگ جائے تو بھی ڈھیلے سے صاف کر لینے سے طہارت ہو جائے گی جبکہ اس موضع سے باہر نہ ہو مگر دھو ڈالنا مستحب ہے، ڈھیلوں کی کوئی تعداد معین سنت نہیں بلکہ جتنے سے صفائی ہو جائے تو اگر ایک سے صفائی ہو گئی سنت ادا ہو گئی اور اگر تین ڈھیلے لئے اور صفائی نہ ہوئی سنت ادا نہ ہوئی، البتہ مستحب یہ ہے کہ طاق ہوں اور کم سے کم تین ہوں تو اگر ایک یا دو سے صفائی ہو گئی تو تین کی گنتی پوری کرے اور اگر چار سے صفائی ہو تو ایک اور لے کہ طاق ہو جائیں ڈھیلوں سے طہارت اس وقت ہو گی کہ نجاست سے مخرج کے آس پاس کی جگہ ایک درم سے زیادہ آلودہ نہ ہو، اور اگر درم سے زیادہ آلودہ ہو جائے تو دھونا فرض ہے مگر ڈھیلے لینا اب بھی سنت رہے گا، کنکر، پتھر، پھٹا ہوا کپڑا وغیرہ یہ

سب ڈھیلے کے حکم میں ہیں ان سے بھی صاف کر لینا بلا کراہت جائز ہے دیوار سے بھی استنجا سکھا سکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ وہ دوسرے کی دیوار نہ ہو، اگر دوسرے کی ملک ہو یا وقف ہو تو اس سے استنجا مکروہ ہے اور کر لیا تو طہارت ہو جائے گی (بہار شریعت)

چند ضروری مسائل

مسئلہ ۱، ہڈی اور کھانے اور گوبر اور کچی اینٹ اور ٹھیکری اور شیشہ اور کوئلے اور جانور کے چارہ سے اور ایسی چیز سے جس کی قیمت اگرچہ ایک آدھ پیسہ ہی ہو ان چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے (تنویر الابصار، درمختار و غیرہما) مسئلہ ۲ کاغذ سے استنجا منع ہے اگرچہ اس پر کچھ لکھا نہ ہو یا ابوجہل جیسے کافر کا نام لکھا ہو (بہار شریعت) مسئلہ ۳، آلہ کو داہنے ہاتھ سے چھونا یا داہنے ہاتھ سے ڈھیلا لے کر اس پر گزارنا مکروہ ہے (بہار شریعت) مسئلہ ۴ جس ڈھیلے سے ایک بار استنجا کر لیا اسے دوبارہ کام میں لانا مکروہ ہے مگر دوسری کروٹ اس کی صاف ہو تو اس سے کر سکتے ہیں (بہارِ شریعت) مسئلہ ۵ پاک ڈھیلے داہنی جانب رکھنا اور بعد کام میں لانے کے بائیں طرف ڈال دینا اس طرح پر کہ جس رُخ میں نجاست لگی ہو نیچے ہو مستحب ہے (بہارِ شریعت) مسئلہ ۶ سردی کے موسم میں مرد کو ڈھیلوں سے استنجا اس طرح کرنا چاہیئے کہ پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے کو کھینچے اور دوسرا ڈھیلا آگے سے پیچھے کو، تیسرا ڈھیلا پہلے کی مانند کھینچے، گرمی کے موسم میں مرد اس کے برعکس کرے یعنی اوّل ڈھیلا پیچھے کو لے جائے اور دوسرا آگے کو اور پھر تیسرا پیچھے کو اس لئے کہ سردی کے موسم میں انثیین مرد کے سمٹے رہتے ہیں اور گرمیوں میں لٹکے ہوئے، اگر برعکس نہیں کرے گا یعنی اوّل ڈھیلا پہلے آگے کو لادے گا تو انثیین آلودہ نجاست ہو جائیں گے

Marfat.com

اور عورت دونوں موسموں میں آگے کو ہی کھینچے (عالمگیری، مسئلہ ۵) پانی سے استنجا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ قبلہ کی طرف سے رُخ بچا کر بیٹھے اگر روزہ دار نہ ہو تو پاخانہ کی جگہ خوب ڈھیلی کرے اور بائیں ہاتھ کی بیچ کی انگلی کو ابتدائے استنجے میں دوسری انگلی سے اونچا کر کے نجاست کی جگہ کو دھووے پھر بیچ کی انگلی کے پاس کی انگلی کو اونچا کر کے اس سے دھووے پھر چھنگلی انگلی سے دھووے، سب کے بعد انگوٹھے کے پاس انگلی سے دھووے یہاں تک کہ چکنائی دور ہو جاوے اور طہارت کا یقین ہو، اور عورت اوّل دو انگلیوں سے شروع کرے یعنی بیچ کی انگلی اور اس کے برابر والی سے پھر مرد کی طرح طہارت شروع کرے، اگر موسم سرما ہو اور پانی بھی سرد ہو تو دھونے میں زیادہ مبالغہ نہ کیا جائے ورنہ ظن غالب پر عمل کرے اور انگلیوں کی چوڑائی سے استنجا کرے، انگلیوں کے سرے سے نہ کرے پانی بھی نرمی سے ڈالے اور انگلیوں سے ملنے میں سختی نہ کرے (عالمگیری، الفصل السابع مسئلہ ۵) پانی سے استنجا کرنے میں صاحبین کے نزدیک اوّل پیشاب کی جگہ کو دھووے بعد میں پاخانہ کی جگہ کو (عالمگیری، مسئلہ ۹) کنویں یا حوض یا تالاب کے کنارے یا پانی میں اگرچہ بہتا ہوا ہو یا گھاٹ پر یا پھل دار درخت کے نیچے یا اس کھیت میں جس میں زراعت موجود ہو یا سایہ میں جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں یا مسجد اور عیدگاہ کے پہلو میں یا قبرستان یا راستہ میں یا جس جگہ مویشی بندھے ہوں، ان سب جگہوں میں پیشاب پاخانہ مکروہ ہے یوں ہی جس جگہ وضو یا غسل کیا جاتا ہو وہاں پیشاب کرنا مکروہ ہے (شامی، درمختار وغیرہما، مسئلہ ۱۰) پاخانہ پیشاب کے وقت یہ باتیں مکروہ اور خلاف اولیٰ ہیں ۱ ننگے سر پاخانہ پیشاب کرنا ۲ پاخانہ پیشاب کرتے ہوئے کلام[1] کرنا ۳ ایسی چیز جس پر خدا یا نبی یا کسی فرشتے یا کسی معظم کا نام یا کوئی آیت یا حدیث یا دعا لکھی ہوئی ہو اپنے ساتھ رکھنا

نوٹ:- [1] حاشیہ اگلے صفحہ پر دیکھیں

Marfat.com

البتہ اگر ایسی چیز جیب میں ہو یا تعویذ کپڑے وغیرہ میں لپٹا ہوا ہو تو کراہت نہیں، ۴۔ پاخانہ میں بہت دیر تک بیٹھنا ۵۔ کھڑے ہو کر یا لیٹ کر پاخانہ پیشاب کرنا۔ ۶۔ تمام کپڑے اتار کر برہنہ ہو کر پاخانہ پیشاب کرنا ۷۔ بلا ضرورت پاخانہ اور پیشاب اور شرمگاہ کو دیکھنا ۸۔ بلا ضرورت کھانسنا ۹۔ تھوکنا ۱۰۔ ناک سنکنا ۱۱۔ پیشاب گاہ سے عبث فعل کرنا ۱۲۔ دائیں بائیں پھر پھر کر بار بار دیکھنا ۱۳۔ آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھنا ۱۴۔ قبلہ کی طرف منہ کرنا یا پشت کرنا ۱۵۔ اسی طرح چاند سورج اور ہوا کی جانب رُخ کرنا ۱۶۔ نیچے کی جگہ سے اوپر کو پیشاب کرنا ۱۷۔ داہنے[۳] ہاتھ سے استنجا کرنا (عالمگیری، درمختار وغیرہما) مسئلہ ۱۱، ان چیزوں سے استنجا درست ہے مٹی کے ڈھیلوں سے، پتھر سے، پانی سے، ریت سے علاوہ اس کے ہر اس چیز سے جو حرمت والی اور نفع دینے والی نہ ہو لیکن پاک کرنے والی اور نجاست دور کرنے والی ہو جیسے پرانی روئی اور پرانے کپڑے اور پرانی کھال اور پرانی لکڑی وغیرہ طحطاوی، عالمگیری) مسئلہ ۱۲، چھوٹے بچہ کو قبلہ کی طرف بٹھا کر پاخانہ اور پیشاب کرانا مکروہ اور منع ہے (درمختار) مسئلہ ۱۳، ایسی سخت زمین پر جس سے پیشاب کی چھینٹیں اُڑ کر آئیں پیشاب کرنا منع ہے ایسی جگہ کُرید کر نرم کر لے یا گڑھا کھود کر پیشاب کرے (عامہ کتب) مسئلہ ۱۴، پیشاب کے بعد جس کو یہ احتمال ہے کہ کوئی قطرہ باقی رہ گیا یا پھر آئے گا اس پر استبرأ (یعنی پیشاب کرنے کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر قطرہ رُکا ہوا ہو تو گر جائے) واجب ہے استبرأ ٹہلنے سے ہوتا ہے یا زمین پر زور سے پاؤں مارنے یا داہنے پاؤں کو بائیں اور بائیں کو داہنے پر

---

[۱] اسی طرح ذکر بھی زبان سے نہ کرے اور نہ سلام کا جواب دے نہ چھینک کا نہ اذان کا۔ [۲] اس سے بواسیر پیدا ہوتی ہے [۳] اگر کسی کا بایاں ہاتھ بے کار ہو گیا ہو تو اسے داہنے ہاتھ سے جائز ہے (عالمگیری، شامی)

Marfat.com

رکھ کر زور کرنے یا بلندی سے نیچے اترنے یا نیچے سے بلندی پر چڑھنے یا کھنکارنے یا بائیں کروٹ پر لیٹنے سے ہوتا ہے اور استبراء اس وقت تک کرے کہ دل کو اطمینان ہو جائے، ٹہلنے کی مقدار بعض علماء نے چالیس قدم رکھی مگر صحیح یہ ہے کہ جتنے میں اطمینان ہو جائے اور یہ استبراء کا حکم مردوں کے لئے ہے عورت بعد فارغ ہونے کے تھوڑی دیر وقفہ کرکے طہارت کرے (بہارِ شریعت) مسئلہ ۱۵ جب تک بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے اور نہ حاجت سے زیادہ بدن کھولے پھر دونوں پاؤں کشادہ کرکے بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے (نور الایضاح و عالمگیری) مسئلہ ۱۶ ڈھیلے دینے میں نہ زیادہ پھیل کر بیٹھے نہ مبالغہ کرے (بہارِ شریعت) مسئلہ ۱۷ مرد ننجا ہو تو اس کی بیوی استنجا کرا دے اور عورت ایسی ہو تو اس کا شوہر اور بیوی نہ ہو یا عورت کا شوہر نہ ہو تو کسی اور رشتہ دار جیسی بیٹا بھائی بہن سے استنجا نہیں کرا سکتے بلکہ معاف ہے (درمختار، شامی، عالمگیری) مسئلہ ۱۸ طہارت کے بعد ہاتھ پاک ہو گئے مگر پھر دھونا بلکہ مٹی سے کالک دھونا مستحب ہے (بہارِ شریعت) مسئلہ ۱۹ لازم ہے کہ استنجا پاک کرنا مکروہ ہے اور ڈھیلا نہ لیا ہو تو ناجائز (بہارِ شریعت) مسئلہ ۲۰ وضو کے بعد طہارت پانی سے طہارت کرنا خلاف اولیٰ ہے (بہارِ شریعت) مسئلہ ۲۱ طہارت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتے ہیں بعض لوگ جو اس کو پھینک دیتے ہیں یہ نہ چاہیئے، اسراف میں داخل ہے (بہارِ شریعت)

Marfat.com

اوقاتِ نماز کا بیان

ہر نماز کو اس کے وقت کے اندر ادا کرنا چاہیئے جو نماز وقت سے پہلے پڑھی جائے گی وہ ادا نہ ہوگی اور جو بعد میں پڑھی جائے گی وہ بھی ادا نہ ہوگی بلکہ قضا ہوگی۔ نماز کا وقت جاننا و پہچاننا فرض ہے جیساکہ قرآن مجید میں ہے کہ "بیشک نماز مومنوں پر مقررہ وقت میں فرض ہے"

فجر نماز فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہوکر سورج کے طلوع تک رہتا ہے صبح صادق وہ روشنی ہے جو مطلع آفتاب کے اوپر آسمان پر عرضاً پھیل جاتی ہے اور اُجالا ہو جاتا ہے۔

ظہر نماز ظہر کا وقت آفتاب ڈھلنے سے شروع ہوکر اس وقت تک رہتا ہے جب کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ اصلی سایہ کے دوچند (دو مثل) ہو جائے۔ اصلی سایہ وہ ہے جو آفتاب کے خطِ نصف النہار پر پہنچنے کے وقت ہوتا ہے۔

عصر نماز عصر کا وقت ظہر کا وقت ختم ہونے سے شروع ہوکر غروب آفتاب تک رہتا ہے بہتر یہ ہے دھوپ کا رنگ زرد ہونے سے پہلے ادا کرلی جائے کیونکہ دھوپ کے زرد ہونے پر وقت مکروہ ہو جاتا ہے اگرچہ نماز ہو جائے گی۔

مغرب نماز مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شروع ہوکر شفق کے غروب ہونے تک رہتا ہے۔ شفق اس سفیدی کا نام ہے جو مغرب کی طرف سرخی ختم ہونے کے بعد شمالاً جنوباً پھیلی ہوئی رہتی ہے۔

Marfat.com

عشاء

نماز عشاء کا وقت غروب شفق (سفیدی بعد از سرخی) سے شروع ہو کر طلوع فجر تک رہتا ہے مگر نصف شب کے بعد مکروہ ہو جاتا ہے۔ تجربہ سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ بڑی راتوں میں نماز مغرب کے بعد تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ اور چھوٹی راتوں میں تقریباً سوا گھنٹہ کے بعد عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے۔

چند ضروری مسائل

مردوں کے لئے فجر کی نماز کا مستحب وقت ایسے اُجالے میں ہے کہ اگر نماز کا فساد ظاہر ہو تو پھر قرأت مستحبہ[1] کے ساتھ نماز ادا کر سکے اور یہ حکم ہر زمانہ میں ہے ماسوائے یوم نحر حج کرنے والوں کے لئے کہ ان کو اس دن اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے اور ظہر کے وقت میں سایہ مثل کے اندر اندر موسم گرما میں تاخیر اور باقی میں تعجیل مستحب ہے اور عصر کے وقت میں ہر زمانہ میں تاخیر متغیر[2] ہونے سورج تک مستحب ہے، مغرب کے وقت میں تعجیل ہر زمانہ میں مستحب ہے۔ عشاء کا وقت تہائی رات تک مستحب ہے اور تہائی سے آدھی رات تک مباح ہے اور نماز وتر کا وقت عورتوں کے لئے ہر زمانہ میں اندھیرے میں ہے اور باقی اوقات میں عورتوں کے لئے افضل یہ ہے کہ انتظار کریں، یہاں تک کہ مرد جماعت سے فارغ ہو جائیں (عالمگیری، درمختار، شامی) جب ابر چھایا ہوا ہو تو فجر، ظہر اور مغرب کے وقتوں میں تو ادائیگی نماز کے لئے دیر کرے، تاکہ فجر کی نماز رات میں اور ظہر کی زوال سے پہلے اور مغرب کی غروب آفتاب سے پہلے نہ ہو، اور ظہر اور عشاء میں جلدی

---

[1] یعنی بعد سلام اتنا وقت رہے کہ طہارت کر کے چالیس سے ساٹھ آیتوں تک ترتیل کے ساتھ نماز ادا کر سکے (درمختار، شامی) [2] متغیر سورج سے یہ مراد ہے کہ سورج کا کردہ ایسا ہو جائے کہ اس کے دیکھنے سے آنکھ نہ چندھیائے اور اگر تغیر سے پہلے نماز شروع کی اور تغیر تک نماز دراز ہو گئی تو مکروہ نہیں۔

Marfat.com

کرے تاکہ عصر میں مکروہ وقت نہ آجائے اور عشاء میں بسبب بارش اور اندھیری کہ لوگ جماعت میں نہ آسکیں (کبیری، رکن دین) عشاء میں تاخیر زائد نصف شب اور مغرب میں تاخیر تا ظہور نجوم اور عصر میں تاخیر تا زردی اگر بلا عذر سفر وغیرہ کے ہوں تو مکروہ تحریمی ہیں (درمختار)

اوقاتِ مکروہہ

تین وقت ایسے ہیں جن میں فرض، واجب اور نفل سب نمازوں کا پڑھنا ممنوع ہے اوّل طلوع آفتاب کا وقت، دوسرے وقت استواء یعنی سورج کے قائم ہونے سے زوال تک، تیسرے وقت غروب یعنی سورج کے سرخ ہونے سے چھپنے تک مگر اسی دن کی عصر کراہت تحریمی کے ساتھ ادا ہو جائے گی (عالمگیری، شامی، رکن دین)، نیز صبح صادق سے طلوع[1] آفتاب تک سوائے سنت فجر کے اور نماز عصر سے غروب آفتاب تک کوئی نفل نہیں پڑھنے چاہئیں، امام کے خطبہ جمعہ کے لئے کھڑے ہونے سے فرض جمعہ تک کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیئے، عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن آفتاب نکلنے کے بعد سے عیدین کی نماز تک نوافل پڑھنا مکروہ ہے، غروب آفتاب کے بعد قبل از نماز مغرب، ہر فرض نماز کی اقامت کے وقت نوافل مکروہ ہیں (رکن دین بحوالہ درمختار)

تعداد رکعات

نام نماز	سنت غیر موکدہ قبل فرض	سنت موکدہ قبل فرض	فرض	سنت موکدہ بعد فرض	نفل	کل رکعتیں

[1] جب تک انسان سورج کے گردہ (یعنی ٹکیا کو) دیکھنے پر قادر ہے اس وقت آفتاب طلوع کی حالت میں ہے (عالمگیری)

Marfat.com

فجر	۰	۲	۲	۰	۴
ظہر	۰	۴	۴	۲	۲ ۱۲
عصر	۴	۰	۴	۰	۰
مغرب	۰	۰	۳	۲	۲ ۷
عشاء	۴	۰	۴	۲	نفل وتر سے ۰
				۳ وتر واجب	پہلے ۲ وتر ۱ کے بعد

نماز کی شرطیں، فرائض، واجبات اور سنتیں وغیرہ

شرائطِ نماز

صحتِ نماز کی چند شرائط ہیں جن کو پورا کئے بغیر نماز نہیں ہوتی اور یہ سات ہیں

پہلی شرط، نمازی کے بدن کا پاک ہونا ہے نجاست حکمیہ یعنی حدث اصغر سے اور نجاست حقیقیہ مغلظہ اور مخففہ سے حدث اکبر یعنی موجبات غسل اور حدث اصغر یعنی نواقض وضو اور ان سے پاک ہونے کا طریقہ غسل و وضو کے بیان میں گذرا اور نجاست حقیقیہ سے پاک کرنے کا بیان باب الانجاس میں مذکور ہوا، یہ باتیں وہاں سے معلوم کی جائیں۔ مسئلہ ۱۔ اس چیز کا بھی پاک ہونا ضروری ہے جس کو نماز پڑھنے والا اٹھائے ہو بشرطیکہ وہ چیز اپنی قوت سے رُکی ہوئی نہ ہو۔ مثلاً نماز پڑھنے والا کسی بچے کو اٹھائے ہوئے ہو اور اس بچہ کا جسم یا کپڑا نجس ہو، اور وہ بچہ خود اپنی قوت سے رُکا ہوا نہ ہو تب تو اس کا پاک ہونا نماز کی صحت کے لئے شرط ہے پس جب اس بچہ کا بدن اور کپڑا اس قدر نجس ہو جو مانع نماز ہے تو اس صورت میں اس شخص کی نماز درست نہ ہوگی۔ اور

گر خود اپنی طاقت سے رُکا ہوا بیٹھا ہو تو کچھ حرج نہیں اس لئے کہ وہ اپنی قوت اور سہارے سے بیٹھا ہے پس یہ نجاست اسی کی طرف منسوب ہوگی اور نماز پڑھنے والے سے کچھ اس کا تعلق نہ سمجھا جائے گا، پھر بھی بے ضرورت کراہت سے خالی نہیں اگرچہ اس کے بدن اور کپڑوں پر نجاست بھی نہ ہو (درمختار، شامی وغیرہما) مسئلہ ۲، اگر کوئی ایسا انڈہ جس کی زردی خون ہوگئی ہو نماز پڑھنے والے کے پاس ہو اس کے ساتھ نماز جائز ہے برخلاف شیشی کے جس میں پیشاب ہے مانع نماز ہے کیونکہ وہ معدن سے علیحدہ ہے (شامی) مسئلہ ۳ نمازی کا بدن جُنب یا حیض و نفاس والی عورت کے بدن سے ملا رہا یا انہوں نے اس کی گود میں سر رکھا تو نماز ہو جائے گی (درمختار) مسئلہ ۴، اگر نماز پڑھنے والے کے جسم پر کوئی چیز ہو جو اپنی جائے پیدائش میں ہو اور خارج میں اس کا کچھ اثر موجود نہ ہو تو کچھ حرج نہیں مثلاً نماز پڑھنے والے کے جسم پر کوئی کتا بیٹھ جائے اور اس کے منہ سے لعاب نہ نکلتا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اس لئے کہ اس کا لعاب اس کے جسم کے اندر ہے اور وہی اس کے پیدا ہونے کی جگہ ہے، پس مثل اس نجاست کے ہوگا جو انسان کے پیٹ میں رہتی ہے جس سے طہارت شرط نہیں (درمختار، شامی)

دوسری شرط پاک ہونا نمازی کے اس کے کپڑے کا ہے جو نمازی کے بدن سے متصل ہے مثلاً چادر کا ایک آنچل اس کے بدن پر ہے اور دوسرے آنچل پر ایسی نجاست لگی ہے جو مانع نماز ہے، تو اگر نمازی کی حرکت سے ناپاک آنچل بھی حرکت کرے تو نماز کا مانع ہے اور اگر کپڑا اس کے بدن سے متصل نہیں ہے تو نماز ادا ہو جائے گی، تفصیل کے لئے باب الانجاس ملاحظہ فرمایئے۔

تیسری شرط جگہ کا پاک ہونا ہے یعنی نمازی کے دونوں ہاتھوں اور گھٹنوں، قدموں

اور سجدے کی جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے۔ مسئلہ ۵ نمازی کے ایک پاؤں کے نیچے قدر درہم سے زیادہ نجاست ہو نماز نہ ہوگی اور اگر ایک قدم کی جگہ پاک تھی اور دوسرا قدم جہاں رکھے گا ناپاک ہے اس نے اس پاؤں کو اٹھا کر نماز پڑھی ہوگئی ہاں بے ضرورت ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مکروہ ہے (عالمگیری درمختار و غیرہما) مسئلہ ۶ پیشانی پاک جگہ ہے اور ناک نجس جگہ تو نماز ہو جائے گی کہ ناک درہم سے کم جگہ پر لگتی ہے اور بلا ضرورت یہ بھی مکروہ (ردالمحتار) مسئلہ ۷ سجدہ میں ہاتھ یا گھٹنا نجس جگہ ہونے سے صحیح مذہب میں نماز نہ ہوگی (ردالمحتار) مسئلہ ۸ اگر سجدہ کرنے میں دامن وغیرہ نجس زمین پر پڑتے ہوں تو مضر نہیں (شامی، ردالمحتار) مسئلہ ۹ اگر نجس زمین پر اتنا باریک پرہ بچھا کر نماز پڑھی جو ستر کے کام میں نہیں آسکتا یعنی اس کے نیچے کی نجاست جھلکتی ہو نماز نہ ہوئی اور اگر شیشہ پر نماز پڑھی اور اس کے نیچے نجاست ہے اگرچہ نمایاں ہو نماز ہوگئی (ردالمحتار) مسئلہ ۱۰ اگر لکڑی کا تختہ ایک طرف سے جس پر سے اور دوسری طرف سے پاک ہے تو اگر اتنا موٹا ہے کہ نیچ سے پرستا ہے تو اس کو پلٹ کر دوسری طرف نماز پڑھنا درست ہے اور اگر اتنا موٹا نہ ہو تو درست نہیں (کبیری) مسئلہ ۱۱ دو تہ کا کوئی کپڑا ہے اور ایک تہ نجس ہے دوسری پاک ہے تو اگر دونوں تہیں سلی ہوئی نہ ہوں تو پاک تہ کی طرف نماز پڑھنا درست ہے اور اگر سلی ہوئی ہوں تو پاک تہ پر بھی نماز پڑھنا درست نہیں (منیہ)

چوتھی شرط ستر عورت یعنی مرد کو ناف کے نیچے سے گھٹنوں تک اور عورت بالغ آزاد کو تمام بدن کا سوائے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں قدموں کے اور لونڈیوں کو پیٹ اور پیٹھ سے زانو تک۔ مسئلہ ۱۲ مفروض ستر عورت کا کھولنا غرض صحیح یعنی دفع بول و براز یا ختنہ یا علاج یا جماع حلال کے لئے درست

Marfat.com

ہے (عامہ کتب) مسئلہ ۱۳ ۔ اوروں سے ستر فرض کے یہ معنی ہیں کہ ادھر اُدھر سے نہ دیکھ سکیں تو معاذ اللہ کسی شریر نے نیچے جھک کر اعضاء کو دیکھ لیا تو نماز نہ گئی (عالمگیری) مسئلہ ۱۴ لونڈی سر کھولے نماز پڑھ رہی تھی اثنائے نماز میں مالک نے اسے آزاد کر دیا، اگر اس کو فوراً بروقت آزادگی بدن چھپانے کی قدرت مثل حرّہ (آزاد) عورت کے حاصل ہوئی اور اس نے اسی وقت فوراً ستر عورت مثل حُرّہ کے عمل قلیل یعنی ایک ہاتھ کے ساتھ کر لیا تو وہی نماز اس کی درست ہوگی ورنہ فاسد ہو جائے گی (عالمگیری) مسئلہ ۱۵ حرّہ عورت کی چوٹی کے بال بھی عورت ہیں ان کے کھُل جانے سے بھی نماز فاسد ہوگی (درمختار) مسئلہ ۱۶ جو لڑکی ابھی جوان نہیں ہوئی اگر اس کی اوڑھنی سرک گئی اور اس کا سر کھُل گیا تو اس کی نماز ہوگئی (شامی) مسئلہ ۱۷ عورت[1] غلیظہ مرد اور عورت کے حق میں بول و براز کا محل ہے اور وہ جگہ ہے جو ان دونوں کے آس پاس ہے اور جو اس کے سوا ہے عورت خفیفہ ہے چار برس کا لڑکا لڑکی صغر سنی میں شامل ہیں یعنی بدن ان کا ڈھکنے کے لائق نہیں بعد چار برس کے مقام بول و براز چھپانے کے لائق ہے پھر دس برس تک بول و براز کا مقام مع گرد و نواح کے عورت غلیظہ ہو جاتا ہے، بعد دس برس کے برہنگی چھپانے میں جوان کی مانند ہے اور پندرہ برس کا لڑکا عورتوں میں جانے سے منع کیا جائے (درمختار، شامی) مسئلہ ۱۸ جو عضو[2] کہ عورت میں داخل ہے اس کی چوتھائی کھُل جانے سے نماز جائز نہیں۔ اس سے کم کے کھل جانے سے جائز ہے بشرطیکہ فوراً کشف عورت اس

---

[1] عورت غلیظہ اور خفیفہ کا فرق نظر کے اعتبار سے ہے کہ غلیظہ کی طرف نگاہ کرنا بہ نسبت خفیفہ زیادہ سخت ہے اور نماز کے حق میں دونوں کا حکم برابر ہے (شامی)

[2] دو فوطے ایک عضو ہیں ذکر علیحدہ عضو ہے علیٰ ہذا دو سرین علیحدہ علیحدہ (بقیہ آگے)

Marfat.com

مقدار کے ہوتے ہی ڈھک لیا گیا اور اگر ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار کھلا رہا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور یہ بھی اسی صورت میں ہے جبکہ کشف عورت بدون فعل نمازی کے ہوا ہو۔ اور فعل نمازی سے کشف عورت ہو گا تو فور نماز فاسد ہوگی، اگرچہ ادائے رکن کی مقدار سے کم ہو (تنویر الابصار۔ شامی)

مسئلہ ۱۹۔ اگر چند اعضاء میں کچھ کچھ کھلا رہا کہ ہر ایک اس عضو کی چوتھائی سے کم ہے مگر مجموعہ ان کا ان کھلے ہوئے اعضاء میں جو سب سے چھوٹا ہے اس کی چوتھائی کی برابر ہے نماز نہ ہوئی مثلاً عورت کے کان کا نواں حصہ اور پنڈلی کا نواں حصہ کھلا رہا تو مجموعہ دونوں کا کان کی چوتھائی کی قدر ضرور ہے نماز جاتی رہی (عالمگیری ردالمحتار) مسئلہ ۲۰ ستر عورت مطلقاً فرض ہے نماز میں بھی اور خارج نماز میں بھی (درمختار) مسئلہ ۲۱۔ اتنا باریک دوپٹہ جس سے بال کی سیاہی چمکے عورت نے اوڑھ کر نماز پڑھی نہ ہوگی جب تک اس پر کوئی ایسی چیز نہ اوڑھے جس سے بال وغیرہ کا رنگ چھپ جائے (عالمگیری) مسئلہ ۲۲ عورت کا چہرہ اگرچہ عورت نہیں مگر بوجہ فتنہ غیر محرم کے سامنے منہ کھولنا منع ہے یونہی اس کی طرف نظر کرنا غیر محرم کے لئے جائز نہیں اور چھونا تو اور زیادہ منع ہے (درمختار) مسئلہ ۲۳۔ کوئی شخص برہنہ اگر اپنا سارا جسم مع سر کے کسی ایک کپڑے میں چھپا کر نماز پڑھے نماز نہ ہوگی اور اگر سر اس سے باہر نکال لے نماز ہو جائے گی (ردالمحتار)

عضو میں مرد کے حق میں ناف سے لے کر تناسل کی جڑ تک ایک عضو ہے اور ران اور کھٹنا ایک عضو ہے۔ عورت آزاد کے حق میں سر سے پاؤں تک سب عورت ہے یہاں تک کہ کان اور سر کے بال لٹکے ہوئے پیٹ، پیٹھ دونوں چھاتیاں اگر بڑی ہوں تو علیحدہ علیحدہ عضو ہیں ورنہ سینہ کے حکم میں ہیں، سوائے چہرے اور ہتھیلی اور پاؤں کے۔ یہ عورت نہیں ہیں، (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ کسی کے پاس بالکل کپڑا نہیں تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع وسجود کا اشارہ کرے تاکہ برہنگی نہ کھلے اور رات کو کھڑے ہو کر پڑھے اس لئے کہ رات کا اندھیرا اس کی شرمگاہ کا ساتر ہے لیکن افضل یہ ہے کہ رات ہو یا دن نماز بیٹھ کر ہی پڑھے (شامی، عالمگیری) مسئلہ ۲۵، اگر کوئی شخص اندھیرے مکان میں باوجود قدرت ستر عورت کے پھر برہنہ نماز ادا کرے تو ہرگز درست نہیں کیونکہ یہ شخص شرعاً مستور نہیں (عالمگیری، درمختار) مسئلہ ۲۶، اگر کسی کے پاس سوائے ریشمی کپڑے کے اور کوئی ساتر عورت نہیں تو اسی کپڑے سے بدن چھپا کر نماز پڑھے برہنہ نہ پڑھے (عالمگیری) مسئلہ ۲۷، اگر ننگے کو نماز کے اندر کپڑا مل جائے تو اس نماز کو توڑ کر پھر سے پڑھے (عالمگیری) مسئلہ ۲۸، اگر دوسرے کے پاس کپڑا ہے اور غالب گمان ہے کہ مانگنے سے دے دے گا تو مانگنا واجب ہے (ردالمحتار) مسئلہ ۲۹، اگر کپڑا مول ملتا ہے اور اس کے پاس دام حاجت اصلیہ سے زائد ہیں تو اگر اتنے دام مانگتا ہو جو اندازہ کرنے والوں کے اندازہ سے باہر نہ ہوں تو خریدنا واجب (ردالمحتار) یونہی اگر ادھار دینے پر راضی ہو تو خریدنا واجب ہوتا چاہیئے (بہار شریعت) مسئلہ ۳۰، اگر ننگے کو کپڑا دینے کا کسی نے وعدہ کیا تو آخر وقت تک انتظار کرے جب دیکھے نماز جاتی رہیگی برہنہ ہی پڑھ لے (ردالمحتار) مسئلہ ۳۱ چند شخص برہنہ ہیں تو تنہا دور دور نمازیں پڑھیں اور اگر جماعت کی تو امام بیچ میں کھڑا ہو (عالمگیری) مسئلہ ۳۲ کوئی نمازی اپنے کسی کپڑے میں نجاست مانع صلوٰۃ اس وقت دیکھے جب کہ وہ نماز پڑھ چکا ہے اور یہ نہیں معلوم کہ نجاست کب لگی تھی تو اسی وقت اس نجاست کو دھو ڈالے اور کسی نماز کا اعادہ نہ کرے (رکن دین) مسئلہ ۳۳، اگر ننگے کو ایسا کپڑا ملا کہ جس کا چوتھائی حصہ پاک ہو، اور باقی ناپاک اور کوئی چیز ایسی بھی نہیں کہ جو اس کی

نجاست کو دور کر دے تو اسی کپڑے سے نماز پڑھے، اب برہنہ پڑھے گا تو نماز نہیں ہوگی، اور اگر کل کپڑا یا چوتھائی سے زیادہ کپڑا ناپاک ہے تو بھی افضل اسی کپڑے سے ہے (تنویر الابصار) مسئلہ ۳۴ ننگے کو صرف اس قدر کپڑا میسر ہو کہ جس سے پاخانہ کی جگہ یا پیشاب کی جگہ کو ڈھک لے تو پیشاب کی جگہ کو ڈھک کر نماز ادا کرے اس لئے کہ اس میں ادب قبلہ کا بھی ملحوظ ہو گیا، اور اگر اس قدر نہ ڈھکے گا تو گنہگار ہوگا۔ ننگے کو جس قدر کپڑا اور چیز کہ جو برہنگی کی ساتر ہو مثل بورہ یا پتے وغیرہ کے میسر آوے اسی سے قبل اور دبر کو چھپا دے اور یہ چھپانا، بالاتفاق واجب ہے (عالمگیری) مسئلہ ۳۵، ایک آدمی کا پاجامہ اس طرح پھٹا ہوا ہے کہ اگر یہ شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے تو اس کا ستر اس قدر کھلتا ہے کہ جس سے نماز جائز نہیں اور اگر بیٹھ کر پڑھتا ہے تو اس قدر کھلتا ہے کہ جس سے نماز جائز ہے تو یہ شخص بیٹھ کر ادا کرے، اسی طرح رکوع و سجود اشارے سے ادا کرے جبکہ کشف عورت ہو (عالمگیری)، مسئلہ ۳۶ مرد کو تین کپڑوں سے نماز پڑھنا مستحب ہے، ۱۔ پاجامہ، ۲۔ کرتہ یا اور کچھ، ۳۔ عمامہ اور ایک کپڑے سے بھی جائز ہے بشرطیکہ تمام بدن ڈھک جائے، صرف تنہا پاجامہ سے مکروہ ہے (عالمگیری) مسئلہ ۳۷ عورت کو بھی تین کپڑوں میں نماز پڑھنا مستحب ہے، پاجامہ، کرتہ، دوپٹہ اور دو سے بھی پڑھ لے تو جائز ہے، اور ایک کپڑے سے بھی بشرط ڈھک جانے تمام بدن کے درست ہے ورنہ نہیں (عالمگیری) مسئلہ ۳۸، ناپاک کپڑے کا پہننا علاوہ نماز کے اور اوقات میں جائز ہے (در مختار) مسئلہ ۳۹، اگر کپڑے کے استعمال سے معذوری بوجہ آدمیوں کے فعل کے ہو تو جب معذوری جاتی رہے گی نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا، مثلاً کوئی شخص جیل میں ہو، اور جیل کے ملازموں نے اس کے کپڑے اتار لئے ہوں یا کسی دشمن نے اس کے کپڑے اتار لئے ہوں یا کوئی

دشمن کہتا ہو کہ اگر تو کپڑے پہنے گا تو میں تجھے مار ڈالوں گا، اور اگر آدمیوں کیطرف سے نہ ہو تو پھر نماز کے اعادہ کی ضرورت نہیں مثلاً کسی کے پاس کپڑے ہی نہ ہوں (در مختار) مسئلہ ۴۰ وہ پتلا کپڑا جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو مگر بدن سے بالکل ایسا چپکا ہوا ہے کہ دیکھنے سے عضو کی ہیئت معلوم ہوتی ہے ایسے کپڑے سے نماز ہو جائے گی مگر اس عضو کی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں (رد المحتار) اور ایسا کپڑا لوگوں کے سامنے پہننا بھی منع ہے اور عورتوں کے لئے بذریعہ اولیٰ ممانعت، بعض عورتیں جو بہت چست پاجامے پہنتی ہیں اس سے سبق لیں (بہار شریعت)

پانچویں شرط استقبال قبلہ یعنی کعبہ کی طرف منہ ہونا خواہ حقیقتاً ہو یا حکماً جیسے کہ مسافر جس کو جنگل میں سمت کعبہ معلوم نہیں ہے اور وہ اٹکل سے دوسری طرف کو کعبہ ٹھہرا کر نماز پڑھ رہا ہے تو اس کا یہ کعبہ حکمی ہے نہ حقیقی، مسئلہ ۴۱ نماز اللہ ہی کے لئے پڑھی جائے اور اسی کے لئے سجدہ ہو نہ کہ کعبہ کو اگر کسی نے معاذ اللہ کعبہ کے لئے سجدہ کیا حرام و گناہ کبیرہ کیا اگر عبادت کعبہ کی نیت کی جب تو کھلا کافر ہے کہ غیر خدا کی عبادت کفر ہے (در مختار وغیرہ) مسئلہ ۴۲ استقبال قبلہ عام ہے کہ بعینہ کعبہ معظمہ کی طرف منہ ہو جیسے مکہ مکرمہ والوں کے لئے یا اس جہت کو منہ ہو جیسے اوروں کے لئے (در مختار) یعنی تحقیق یہ ہے کہ جو عین کعبہ کی سمت خاص تحقیق کر سکتا ہے اگرچہ کعبہ آڑ میں ہو جیسے مکہ معظمہ کے مکانوں میں جب کہ چھت پر چڑھ کر کعبہ کو دیکھ سکتے ہیں تو عین کعبہ کی طرف منہ کرنا فرض ہے جہت کافی نہیں اور جسے یہ تحقیق ناممکن ہو اگرچہ خاص مکہ معظمہ میں ہو اس کے لئے جہت کعبہ کو منہ کرنا کافی ہے (افادات رضویہ) مسئلہ ۴۳ جیسا کہ کعبہ شریفہ کے باہر اس کے رُخ پر نماز پڑھنا درست ہے ویسا ہی کعبہ مکرمہ کے اندر بھی نماز پڑھنا درست ہے، استقبال قبلہ ہو جائے گا خواہ جس طرف پڑھے اس وجہ سے کہ وہاں چاروں طرف قبلہ ہے جس طرف منہ کیا جائے

Marfat.com

کعبہ ہی کعبہ ہے اور جس طرح نفل نماز جائز ہے اسی طرح فرض نماز بھی (بحر)
مسئلہ ۴۴ کعبہ شریف کی چھت پر بھی نماز ہو جائے گی لیکن چونکہ اس میں کعبہ کی
بے تعظیمی ہے اور کعبہ کی چھت پر چڑھنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے
اس لئے مکروہ تحریمی ہوگی (بحر، درمختار وغیرہما) مسئلہ ۴۵ قبلہ بنائے کعبہ کا نام
نہیں بلکہ وہ فضا ہے اس بنا کی محاذات میں ساتویں زمین سے عرش تک قبلہ ہی ہے
تو اگر وہ عمارت وہاں سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دی جائے اب اس عمارت کی
طرف منہ کر کے نماز پڑھی، نہ ہوگی یا کعبہ معظمہ کسی ولی کی زیارت کو گیا اور اس فضا کی
طرف نماز پڑھی ہوگئی یونہی اگر بلند پہاڑ یا کنویں کے اندر نماز پڑھی اور قبلہ کی طرف نہ
کیا نماز ہوگئی کہ فضا کی طرف توجہ پائی گئی گو عمارت کی طرف نہ ہو (ردالمحتار)
مسئلہ ۴۶ ایک ایسا مریض ہے جو خود قبلہ کی طرف منہ نہیں پھیر سکتا نہ اس کے
پاس کوئی ایسا شخص ہے قبلہ کی طرف پھیر دے تو وہ جدھر کو چاہے نماز پڑھ لے اسی
طرح اگر کوئی منہ پھیرنے والا تو ہے لیکن منہ پھیرنا مریض کو ضرر کرتا ہے تو بھی اس کے
لئے یہ ہی حکم ہے کیونکہ یہ صاحب عذر ہے اور ہر صاحب عذر کا یہ ہی حکم ہے
(عالمگیری) مسئلہ ۴۷ نمازی کے پاس مال ہے اور اندیشہ ضرر ہے کہ استقبال
کرے گا تو چوری ہو جائے گا ایسی حالت میں کوئی ایسا شخص مل گیا جو حفاظت کرے
اگرچہ باجرت مثل استقبال فرض ہے (ردالمحتار) یعنی جب کہ وہ اجرت حاجت
اصلیہ سے زائد اس کے پاس ہو یا محافظ آئندہ لینے پر راضی ہو اور اگر وہ نقد
مانگتا ہے اور اس کے پاس نہیں پاتا ہے مگر حاجت اصلیہ سے زائد نہیں پاتا ہے مگر
وہ اجرت مثل سے بہت زیادہ مانگتا ہے تو اجیر کرنا ضرور نہیں یونہی پڑھے
(افادات رضویہ) مسئلہ ۴۸ کوئی شخص قید میں ہے اور وہ لوگ اسے استقبال
سے مانع ہیں تو جیسے بھی ہو سکے نماز پڑھ لے پھر جب موقعہ ملے وقت میں یا بعد میں

Marfat.com

تو اس نماز کا اعادہ کرے (ردالمختار) مسئلہ ۴۹ چلتی کشتی میں نماز پڑھے تو بوقت تحریمہ قبلہ کو منہ کرے اور جیسے وہ گھومتی جائے یہ بھی قبلہ کو منہ پھیرتا رہے اگرچہ نفل نماز ہو (غنیہ) مسئلہ ۵۰، اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلہ کی شناخت نہ ہو نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جو بتا دے نہ وہاں مسجدیں محرابیں ہیں نہ چاند ستارے نکلے ہوں یا ہوں مگر اس کو اتنا علم نہیں کہ ان سے معلوم ہو سکے تو ایسے کے لئے حکم ہے کہ تحرّی کرے یعنی اٹکل دوڑائے جدھر اس کی اٹکل قبلہ کی سمت مقرر کر دے اسی طرف نماز پڑھ لے، اگر بغیر تحرّی کے پڑھے گا نماز نہ ہوگی (تنویر الابصار، در مختار وغیرہما) مسئلہ ۵۱، ایک شخص کی اٹکل کسی جانب کو نہ ہو، اور سب سمتوں میں تذبذب ہو، تو یہ شخص احتیاطاً ہر سمت کو ایک ایک بار نماز پڑھے گا (در مختار) مسئلہ ۵۲ تحرّی کر کے نماز پڑھی بعد کو معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی ہوگئی اعادہ کی ضرورت نہیں، (تنویر الابصار وغیرہما) مسئلہ ۵۳، ایک شخص نے تحرّی سے ایک سمت مقرر کی مگر نماز دوسری طرف پڑھی تو اس کی نماز نہیں ہوئی پھر ادا کرے[1] (عالمگیری) مسئلہ ۵۴، اگر کوئی جاننے والا موجود ہے اس سے دریافت نہیں کیا خود تحرّی کر کے کسی طرف کو پڑھ لی تو اگر قبلہ ہی کی طرف منہ تھا ہوگئی ورنہ نہیں (ردالمختار) مسئلہ ۵۵ جاننے والے سے پوچھا اس نے نہیں بتایا اس نے تحرّی کر کے نماز پڑھ لی اب بعد نماز اس نے بتایا نماز ہوگئی اعادہ کی حاجت نہیں (غنیہ) مسئلہ ۵۶ مسجدیں اور محرابیں وہاں ہیں مگر ان کا اعتبار نہ کیا بلکہ اپنی رائے سے ایک طرف کو متوجہ ہو لیا یا تارے وغیرہ موجود ہیں اور اس کو علم ہے کہ ان کے ذریعہ سے معلوم کر لے اور نہ کیا بلکہ تحرّی کر کے پڑھ لی دونوں صورتوں میں نہ ہوئی اگر خلاف جہت کی طرف پڑھی (ردالمختار) مسئلہ ۵۷ ایک شخص تحرّی کر کے ایک طرف پڑھ رہا ہے تو دوسرے کو اس کا اتباع جائز نہیں بلکہ اسے بھی تحرّی کا حکم ہے اگر اس کا اتباع کیا اس کی نماز نہ

---

[1] اگرچہ ٹھیک قبلہ کی طرف ہی نماز پڑھی ہو (عالمگیری)

Marfat.com

ہوئی (ردالمحتار) اگر تحرّی کرکے نماز پڑھ رہا تھا اور اثنائے نماز میں اگرچہ سجدہ سہو میں رائے بدل گئی یا غلطی معلوم ہوئی تو فرض ہے کہ فوراً گھوم جائے اور پہلے جو پڑھ چکا ہے اس میں خرابی نہ آئے گی، اسی طرح اگر چاروں رکعتیں چار جہات میں پڑھیں جائز ہے اور اگر فوراً نہ پھرا یہاں تک کہ ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کا وقفہ ہوا نماز نہ ہوئی (درمختار، ردالمحتار) مسئلہ ۵۸۔ نابینا غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھ رہا تھا کوئی بینا آیا اس نے اسے سیدھا کرکے اس کی اقتدا کی تو اگر کوئی شخص وہاں ایسا تھا جس سے قبلہ کا حال نابینا دریافت کرسکتا تھا مگر نہ پوچھا دونوں کی نمازیں نہ ہوئیں اور اگر کوئی ایسا نہ تھا تو نابینا کی ہوگئی اور مقتدی کی نہ ہوئی (بہارِ شریعت بحوالہ خانیہ و ہندیہ و ردالمحتار) مسئلہ ۵۹۔ اگر امام تحرّی کرکے ٹھیک جہت میں پہلے ہی سے نماز پڑھ رہا ہے تو اگرچہ مقتدی تحرّی کرنے والوں میں نہ ہو اس کی اقتدا کرسکتا ہے (درمختار) مسئلہ ۶۰۔ اندھیری رات ہے چند شخصوں نے جماعت سے تحرّی کرکے مختلف جہتوں میں نماز پڑھی مگر اثنائے نماز میں یہ معلوم نہ ہوا کہ اس کی جہت امام کی جہت کے خلاف ہے نہ مقتدی امام سے آگے ہے نماز ہوگئی اور اگر بعد نماز معلوم ہوا کہ امام کے خلاف اس کی جہت تھی کچھ حرج نہیں اور اگر امام کے آگے ہونا معلوم ہوا نماز میں یا بعد کو تو نماز نہ ہوئی (درمختار ردالمحتار) مسئلہ ۶۱۔ اگر قبلہ معلوم نہ ہونے کی صورت میں جماعت سے نماز پڑھی جائے تو امام اور مقتدی سب کو اپنے غالب گمان پر عمل کرنا چاہیے لیکن اگر کسی مقتدی کا غالب گمان امام کے خلاف ہوگا تو اس کی نماز اس امام کے پیچھے نہ ہوگی اس لئے کہ وہ امام اس کے نزدیک غلطی پر ہے اور کسی کو غلطی پر سمجھ کر اس کی اقتدا جائز نہیں (درمختار) مسئلہ ۶۲۔ اگر مسبوق اور لاحق کی رائے بعد سلام پھرنے امام کے بدل گئی تو مسبوق اپنی رائے کی سمت پھر جائے اور نماز پوری کرے، اس

Marfat.com

اس کی نماز ہو جائے گی اور لاحق از سر نو ادا کرے کیونکہ مسبوق باقی نماز پڑھنے میں مثل منفرد کے ہے اور لاحق باقی نماز میں امام کے پیچھے ہے جیسے مدرک مقتدی کہ جب اس کو معلوم ہوا کہ امام قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھ رہا ہے تو اب وہ اپنی نماز کی اصلاح دوسری رکعت میں نہیں کر سکتا اس لئے اگر وہ دوسری طرف اپنی رائے کے موافق منہ پھیرتا ہے تو صریحاً امام کی مخالفت لازم آتی ہے اور اگر نہیں پھیرتا تو دیدہ دانستہ قبلہ کی مخالف سمت کو نماز پڑھتا ہے کہ جو مفسدِ نماز ہے پس یہی حال لاحق کا ہے (در مختار، شامی، عالمگیری) مسئلہ ۶۳، اگر پہلے ایک طرف کو رائے ہوئی اور نماز شروع کی پھر دوسری طرف کو رائے پلٹی پلٹ گیا پھر تیسری یا چوتھی بار وہی رائے ہوئی جو پہلی مرتبہ تھی تو اسی طرف پھر جائے سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں (در مختار) مسئلہ ۶۴ تحرّی کر کے ایک رکعت پڑھی دوسری میں رائے بدل گئی اب یاد آیا کہ پہلی رکعت کا ایک سجدہ رہ گیا تھا تو سرے سے نماز پڑھے (در مختار) مسئلہ ۶۵، اٹکل سے جیسے نماز کے لئے قبلہ کو تجویز کرنا ضروری ہے ویسے ہی سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ کے لئے بھی ہے بلکہ مجالس میں بھی اس کا خیال رہے تو بہتر ہے (در مختار، طحطاوی) مسئلہ ۶۶ نمازی نے قبلہ سے بلا عذر قصداً سینہ پھیر دیا، اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا نماز فاسد ہو گئی اور اگر بلا قصد پھر گیا اور بقدر تین تسبیح کے وقفہ نہ ہوا تو ہو گئی (منیہ، بحر) مسئلہ ۶۷، اگر صرف منہ قبلہ سے پھیرا تو اس پر واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف منہ کر لے اور نماز نہ جائے گی مگر بلا عذر مکروہ ہے (منیہ، بحر)

چھٹی شرط، نماز کا وقت ہے اس کے مسائل پہلے مستقل باب میں بیان ہوئے

ساتویں شرط، نیّت ہے، نیت نماز میں داخل ہونے کے ارادے کو کہتے ہیں یعنی نماز کے وقت اس طرح دل میں جانے کہ دریافت کرنے پر فوراً جواب دے سکے کہ

Marfat.com

مثلاً آج کی نماز فرض ظہر پڑھتا ہوں، اگر یہ جواب تامل سے ہوگا تو نماز جائز نہ ہوگی
مسئلہ ۶۸ نیت میں زبان کا اعتبار نہیں یعنی اگر دل میں مثلاً ظہر کا قصد کیا اور
زبان سے لفظ عصر نکلا ظہر کی نماز ہوگئی (درمختار، ردالمحتار) مسئلہ ۶۹ بعض
شخص انکار اور تشویشات میں اس قدر منہمک ہے کہ نماز کے وقت دل حاضر کرنے
سے عاجز ہے یہاں تک کہ بلا تامل نہیں بتلا سکتا کہ کون سے وقت کی نماز پڑھتا
ہوں تو ایسے شخص کے حق میں زبان سے ہی کہنا جائے دل کے عمل کے کافی ہے
(عالمگیری، درمختار) مسئلہ ۷۰ زبان سے کہہ لینا مستحب ہے اور اس میں جیسے
عربی کی تخصیص نہیں فارسی وغیرہ میں بھی ہوسکتی ہے اور تلفظ بالنیۃ کا قید ہونا شرط
نویت یا نیت کی میں نے (درمختار) مسئلہ ۷۱ احوط یہ ہے کہ اللہ کہتے
وقت نیت حاضر ہو (منیہ) مسئلہ ۷۲ تکبیر سے پہلے نیت کی اور شروع نماز اور
نیت کے درمیان کوئی امر اجنبی مثلاً کھانا پینا کلام وغیرہ وہ امور جو نماز سے غیر متعلق
ہیں فاصل نہ ہوں نماز ہوجائے گی اگرچہ تحریمہ کے وقت نیت حاضر نہ ہو (درمختار)
مسئلہ ۷۳ وضو سے پیشتر نیت کی تو وضو کرنا فاصل اجنبی نہیں نماز ہوجائے گی
یونہی وضو کے بعد نیت کی اس کے بعد نماز کے لئے چلنا پایا گیا نماز ہوجائے گی
اور یہ چلنا فاصل اجنبی نہیں (غنیہ) مسئلہ ۷۴ اگر شروع کے بعد نیت پائی
گئی اس کا اعتبار نہیں یہاں تک کہ اگر تحریمہ میں اللہ کہنے کے بعد نیت کی
کی نماز نہ ہوگی (درمختار، ردالمحتار) مسئلہ ۷۵ نماز کی نیت میں فرض
واجب کی تعیین فرض ہے یعنی اگر نیت میں یہ متعین نہیں ہوگا کہ یہ نماز جو میں پڑھ
کرتا ہوں فرض ہے یا واجب اور مثلاً آج کی نماز ظہر کی ہے یا عصر کی تو نماز نہیں
کی نہیں ہوگی، اسی طرح نماز واجب میں یہ تعین نہیں کیا کہ یہ نماز عید کی ہے یا نذر وغیرہ
کی اور عید کی ہے تو کونسی عید کی اور نذر کی ہے تو کونسی نذر کی تو بھی اس کی نماز

Marfat.com

نہیں ہوگی، برخلاف سنت کے کہ اس میں بلا تعین سنت اور نفل کے مطلق نماز کی نیت درست ہے مگر بہتر اس میں بھی یہی ہے کہ تعیّن کرے تاکہ سب کے نزدیک ادا ہو جائے (در مختار، شامی) مسئلہ ۷۶، جمعہ میں فرض وقت کی نیت کافی نہیں خصوصیت جمعہ کی نیت ضروری ہے (تنویر الابصار وغیرہ) مسئلہ ۷۷، ایک شخص نماز تو پڑھتا ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ فرض کس کو کہتے ہیں اور سنت کس کو تو اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی کیونکہ اس کی نیت صحیح نہیں (در مختار، عالمگیری) مسئلہ ۷۸، نیت میں تعداد رکعات کی ضرورت نہیں البتہ افضل ہے تو اگر تعداد رکعات میں خطا واقع ہوئی مثلاً تین رکعتیں ظہر یا چار رکعتیں مغرب کی نیت کی تو نماز ہو جائے گی (در مختار، رد المختار) مسئلہ ۷۹، فرض قضا ہو گئے ہوں تو ان میں تعیّن یوم اور تعیّن نماز ضروری ہے مثلاً فلاں دن کی فلاں نماز مطلقاً ظہر وغیرہ یا مطلقاً نماز قضا نیت میں ہونا کافی نہیں۔ (در مختار) مسئلہ ۸۰، اگر اس کے ذمہ ایک ہی نماز قضا ہو تو دن معین کرنے کی ضرورت نہیں (مثلاً میرے ذمہ فلاں نماز ہے کافی ہے) (رد المختار) مسئلہ ۸۱، اگر کسی کے ذمہ بہت سی نمازیں ہیں اور دن تاریخ بھی یاد نہ ہو تو اس کے لئے آسان طریقہ نیّت کا یہ ہے کہ سب میں پہلی یا سب میں پچھلی جو فلاں نماز میرے ذمہ ہے (در مختار) مسئلہ ۸۲، کسی کے ذمہ اتوار کی نماز تھی مگر اس کو گمان ہوا کہ ہفتہ کی ہے اور اس کی نیت سے نماز پڑھی بعد کو معلوم ہوا کہ اتوار کی تھی ادا نہ ہوئی (غنیہ) مسئلہ ۸۳، مقتدی کو اپنے امام کی اقتداء کی نیت کرنا بھی شرط ہے (در مختار) مسئلہ ۸۴، امام کو صرف اپنی نماز کی نیت کرنا شرط ہے، امامت کی نیت کرنا شرط نہیں ہاں اگر کوئی عورت اس کے پیچھے نماز پڑھنا چاہے اور مردوں کے برابر کھڑی ہو، اور نماز جنازہ اور جمعہ اور عیدین کی نہ ہو تو اس کی اقتداء صحیح ہونے کے لئے اس کی امامت کی نیت کرنا شرط ہے اور اگر مردوں کے برابر نہ کھڑی ہو یا نماز، جنازہ یا

Marfat.com

جمعہ یا عیدین کی ہو تو پھر شرط نہیں (درمختار) مسئلہ ۵: مقتدی کو امام کی تعیین شرط نہیں کہ وہ زید ہے یا عمر بلکہ صرف اسی قدر نیت کافی ہے کہ میں اس امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں ہاں اگر نام لے کر تعین کرلے گا اور پھر اس کے خلاف ظاہر ہوگا تو اس کی نماز نہ ہوگی مثلاً کسی شخص نے یہ نیت کی کہ میں زید کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں حالانکہ جس کے پیچھے نماز پڑھتا ہے وہ خالد ہے تو اس کی نماز نہ ہوگی (عالمگیری) مسئلہ ۶: جنازے کی نماز میں یہ نیت کرنی چاہیے کہ میں یہ نماز اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس میت کی دعا کے لئے پڑھتا ہوں اور اگر مقتدی کو یہ معلوم نہ ہو کہ یہ میت مرد ہے یا عورت تو اس کو یہ نیت کرلینا کافی ہے کہ میں امام جس کی نماز پڑھتا ہے اس کی میں بھی پڑھتا ہوں (شامی) مسئلہ ۷: اگر مرد کی نیت کی بعد کو عورت ہونا معلوم ہوا یا بالعکس جائز نہ ہوئی بشرطیکہ جنازہ حاضر کی طرف اشارہ نہ ہو، یونہی اگر زید کی نیت کی بعد کو اس کا عمرو ہونا معلوم ہوا نفع نہیں اور اگر یوں نیت کی کہ اس جنازہ کی اور اس کے علم میں وہ زید ہے بعد کو معلوم ہو کہ عمرو ہے تو ہوگئی (درمختار، ردالمحتار) مسئلہ ۸: یونہی اگر اس کے علم میں وہ مرد ہے بعد کو عورت ہونا معلوم ہوا یا بالعکس تو نماز ہوجائے گی جبکہ اس نیت پر نماز نیت میں ہے (ردالمحتار) مسئلہ ۹: چند جنازے ایک ساتھ پڑھے تو ان کی تعداد معلوم ہونا ضروری نہیں ہے اور اگر اس نے تعداد معین کرلی اور اس سے زائد تھے تو کسی جنازہ کی نہ ہوئی (درمختار) یعنی جب کہ نیت میں اشارہ نہ ہو صرف اتنا ہو کہ دس میتوں کی نماز اور وہ تھے گیارہ تو کسی پر نہ ہوئی اور اگر نیت میں اشارہ تھا مثلاً ان دس میتوں پر نماز اور وہ ہوں بیس تو سب کی ہوگئی (بہار شریعت) مسئلہ ۱۰: نماز بہ نیت فرض شروع کی پھر درمیان نماز میں یہ گمان کیا کہ نفل ہے اور بہ نیت نفل پوری کی تو فرض ادا ہوئے اور اگر بہ نیت

Marfat.com

نفل شروع کی اور درمیان میں فرض کا گمان کیا اور اسی گمان کے ساتھ پوری کی تو نفل ہوئی (عالمگیری) مسئلہ ۹۱: اگر دل میں نماز توڑنے کی نیت کی مگر زبان سے کچھ نہ کہا تو وہ بدستور نماز میں ہے (درمختار) جب تک کوئی فعل قاطع نماز نہ کرے (بہار شریعت) مسئلہ ۹۲: نماز خالصاً للہ شروع کی پھر معاذ اللہ ریا کی آمیزش ہوگئی تو شروع سے اعتبار کیا جائے گا (درمختار۔ عالمگیری) مسئلہ ۹۳: پورا ارشاد یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے ہے اس وجہ سے پڑھ لی ورنہ پڑھتا ہی نہیں اور اگر یہ صورت ہے کہ تنہائی میں پڑھتا مگر اچھی نہ پڑھتا اور لوگوں کے سامنے خوبی کے ساتھ پڑھتا ہے تو اس کو اصل نماز کا ثواب ملے گا اور اس خوبی کا ثواب نہیں (ردالمحتار، عالمگیری) اور ریا کا استحقاق عذاب بہرحال ہے (بہار شریعت) مسئلہ ۹۴: نماز خلوص کے ساتھ پڑھ رہا تھا لوگوں کو دیکھ کر یہ خیال ہوا کہ ریاء کی مداخلت ہو جائے گی یا شروع کرنا چاہتا تھا کہ ریاء کی مداخلت کا اندیشہ ہوا تو اس کی وجہ سے ترک نہ کرے نماز پڑھے اور استغفار کرے (درمختار، ردالمحتار)

نماز پڑھنے میں کچھ باتیں فرض ہیں اور کچھ واجب، سنت اور مستحب ہیں، نمازی کو چاہیئے کہ ان کو یاد کرے تاکہ نماز صحیح پڑھ سکے ان کو صفات نماز کہتے ہیں۔

فرائض یا ارکان نماز

سات ہیں ۱۔ تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنا اس تکبیر کے کہنے سے نماز شروع ہو جاتی ہے اور جو باتیں کہ نماز کے خلاف ہیں وہ حرام ہو جاتی ہیں۔ اس لیے اسے تکبیر تحریمہ کہتے ہیں حقیقتاً یہ شرائط نماز سے ہے مگر چونکہ افعال نماز سے اس کو بہت زیادہ اتصال ہے اس وجہ سے فرائض نماز میں اس کا شمار ہوا۔ مسئلہ ۱: جن نمازوں میں قیام فرض ہے ان میں تکبیر تحریمہ کے لیے قیام فرض ہے تو اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہا پھر کھڑا ہو گیا، نماز شروع ہی نہ ہوئی (درمختار، عالمگیری) مسئلہ ۲: مقتدی امام کی اللہ اکبر کی رے سے

اپنے ہمزہ کو ملادے، اگر اکبر کا تلفظ امام کے کہنے سے پہلے کرے گا تو نماز شروع نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر امام کو رکوع میں پایا اور اللہ کا لفظ اس نے رکوع میں جاکر کہا تو نماز شروع نہ ہوگی، اسی طرح اگر اللہ بحالت قیام کہا اور اکبر رکوع میں جاکر کہا تو بھی نہ ہوگی[1] (عالمگیری) مسئلہ ۲۔ ایک شخص نے امام کو رکوع میں پایا اور اس نے کھڑے ہوکر تکبیر کہی مگر رکوع کی تکبیر کی نیت کی نہ تکبیر تحریمہ کی تو یہ شخص نماز کا شروع کرنے والا ہوگیا اور نیت اس کی رکوع کی خو ہوئی (عالمگیری) مسئلہ ۳۔ جو شخص تکبیر کے تلفظ پر قادر نہ ہو مثلاً گونگا ہو یا اور کسی وجہ سے زبان بند ہو اس پر تلفظ واجب نہیں دل میں ارادہ کافی ہے (درمختار) مسئلہ ۴۔ جبکہ رکعت کا رکوع مل گیا تو تکبیر اولیٰ کی فضیلت پاگیا (عالمگیری) ۲۔ قیام یعنی سیدھا کھڑا ہونا اس قدر پر کہ اگر ہاتھ چھوڑ دیے جاویں تو گھٹنوں پر نہ پہنچیں۔ اگر گھٹنوں پر پہنچ جائیں تو قیام ادا نہ ہوگا، مسئلہ ۶۔ فرض نماز اور جو عمل بفرض ہے جیسے نماز نذر اور سنت فجر اور وتر ان سب میں بلا عذر قیام فرض ہے۔ نفل نماز میں قیام فرض نہیں، جو نفل بلا عذر بیٹھ کر جائز ہے (درمختار) مسئلہ ۷۔ قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر تک قرأت ہے یعنی بقدر قرأت فرض قیام فرض اور بقدر واجب واجب اور بقدر سنت سنت (درمختار) یہ حکم پہلی رکعت کے سوا اور رکعتوں کا ہے رکعت اولیٰ میں قیام فرض میں مقدار تکبیر تحریمہ بھی شامل ہوگی اور قیام مسنون میں مقدار ثناء و تعوذ و تسمیہ بھی (بہار شریعت) مسئلہ ۸۔ قیام اور قرأت کا واجب ہونا اس معنی میں ہے کہ ان کے ترک

---

[1] بعض: واقف جب مسجد میں آکر امام کو رکوع میں پاتے ہیں تو جلدی کے خیال سے اتنے ہی جھک جاتے ہیں اور اسی حالت میں تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔ ان کی نماز نہیں ہوتی۔

Marfat.com

پر ترک واجب و سنت کا حکم دیا جائے گا، ورنہ بجالانے میں جتنی دیر قیام کیا اور جو کچھ قرأت کی سب فرض ہی ہے، فرض کا ثواب ملے گا (در مختار، رد المختار) مسئلہ ۹، ایک شخص اگر مسجد میں آکر جماعت سے نماز ادا کرے تو قیام مفروض کی طاقت نہیں رہتی ہے اور گھر پر پڑھے تو نماز کھڑے ہو کر ادا کر سکتا ہے تو ایسا شخص جماعت میں حاضر نہ ہو گھر میں قیام کے ساتھ نماز ادا کرے کیونکہ قیام فرض ہے اور جماعت واجب تو واجب کے لئے فرض کو ترک نہ کرے (در مختار) مسئلہ ۱۰ قیام کی صورت یہ ہے کہ اگر اپنے ہاتھ لمبے کرے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں، اس صورت سے تھوڑی دیر ٹھہرنے سے بھی قیام ہو جائے گا (عالمگیری) مسئلہ ۱۱ بلا عذر ایک پاؤں سے قیام مکروہ ہے (عالمگیری) مسئلہ ۱۲، اگر قیام پر قادر ہے مگر سجدہ نہیں کر سکتا تو اسے بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے پڑھے اور کھڑے ہو کر بھی پڑھ سکتا ہے (در مختار) مسئلہ ۱۳ جو شخص سجدہ تو کر سکتا ہے مگر سجدہ کرنے سے زخم بہتا ہے جب بھی اسے بیٹھ کر اشارے سے پڑھنا مستحب ہے اور کھڑے ہو کر اشارے سے پڑھنا بھی جائز ہے (در مختار) مسئلہ ۱۴ جس شخص کو کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہے یا زخم بہتا ہے اور بیٹھنے سے نہیں تو اسے فرض ہے کہ بیٹھ کر پڑھے اگر اور طور پر اس کی رو ک نہ کر سکے یونہی کھڑے ہونے سے چوتھائی ستر کھل جائے گا یا قرأت بالکل نہ کر سکے گا تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر کھڑے ہو کر بھی کچھ پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ جتنے پر قادر ہو کھڑے ہو کر پڑھے باقی بیٹھ کر (در مختار، رد المختار) مسئلہ ۱۵ کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف ہونا عذر نہیں بلکہ قیام اس وقت ساقط ہوگا کہ کھڑا نہ ہو سکے یا سجدہ نہ کر سکے یا کھڑے ہونے یا سجدہ کرنے میں زخم بہتا ہے یا کھڑے ہونے میں قطرہ آتا ہے یا چوتھائی ستر کھلتا ہے یا قرأت سے مجبور محض ہو جاتا ہے یوہیں کھڑا ہو سکتا ہے مگر اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہے یا دیر میں اچھا ہوگا یا ناقابل

Marfat.com

برداشت تکلیف ہوگی تو بیٹھ کر پڑھے (غنیہ) مسئلہ ۱۶، اگر عصا یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے (غنیہ) مسئلہ ۱۷ اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ لے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ جائے (غنیہ) مسئلہ ۱۸، کشتی پر سوار ہے اور وہ چل رہی ہے تو بیٹھ کر اس پر نماز پڑھ سکتا ہے (غنیہ) یعنی جبکہ چکر آنے کا گمان غالب ہو اور کنارے پر اتر نہ سکتا ہو (بہار شریعت) (۳) قرأت یعنی ایک آیت پڑھنا، مسئلہ ۱۹ چھوٹی آیت جس میں دو یا دو سے زیادہ کلمات ہوں پڑھ لینے سے فرض ادا ہو جائے گا مثلاً ثُمَّ نَظَرَ کے پڑھنے سے فرضیت ادا ہو جائے گی (درمختار، عالمگیری) لیکن اس قدر پر اکتفا کرنے والا گنہگار ہوگا (عالمگیری) مسئلہ ۲۰ قدرت ہونے پر اگر صحیح حروف[1] ادا نہ کرے گا تو قرأت جائز نہیں، اور یہی حکم ذبح میں ہے علاوہ معذور کے (عالمگیری) مسئلہ ۲۱ توتلا، ہکلا اگر ان سے غیر صحیح حروف بھی نکلیں تو عذر کے سبب معاف ہے (عامہ کتب) مسئلہ ۲۲ قرأت کی جگہ فرض نمازوں میں دو رکعت ہیں خواہ وہ فرض دو رکعتوں کا ہو یا تین کا یا چار کا اور یہ دو رکعتیں پہلی ہوں یا پچھلی اگر کسی رکعت میں بھی قرأت نہ پڑھی یا صرف ایک رکعت میں پڑھی تو نماز نہ ہوئی (عالمگیری) مسئلہ ۲۳ وتر اور نفل کی سب رکعتوں میں قرأت فرض ہے (کبیری) ۴۔ رکوع یعنی اس قدر جھکنا کہ اگر دونوں ہاتھ پھیلا دے زانو پکڑ لیوے ورنہ رکوع نہ ہوگا اور بیٹھ کر رکوع کرنے میں پیشانی مقابل زانو کے ہو، مسئلہ ۲۴، اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں کو پہنچ جائیں یہ رکوع کا ادنیٰ درجہ ہے (درمختار) اور پورا یہ

[1] صحت اغلاط کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ خود کو کلام سنا جائے، اگر اس قدر آہستہ پڑھا کہ خود بھی نہ سنا تو کافی نہ ہوگا، اس طرح ہر موقع تکلم میں اسماع لنفسہ ضروری ہے مثل طلاق، عتاق، ذبح، بیع و شرا وغیرہ وغیرہ کے (عالمگیری)

Marfat.com

کہ سیٹھ سیدسی بچھادے (بہار شریعت) مسئلہ ۲۵ کبڑا آدمی کہ جس کی پیٹھ
اتنی جھکی ہو کہ اس کے ہاتھ ہر وقت رکوع کی حد تک پہنچ رہے ہوں وہ رکوع
کے لئے سر سے اشارہ کرلے یعنی صرف سر کو جھکا دینے سے اس کا رکوع ہوجائیگا
(عالمگیری) ۵ سجدہ یعنی ناک اور پیشانی دونوں زمین پر رکھے اور پاؤں کی انگلیوں
میں سے ایک انگلی کا ٹکا رہنا بھی شرط سجدہ ہے اگر ایک انگلی نہ ٹکی رہے گی اور
دونوں پاؤں سجدہ میں اٹھ جائیں گے تو سجدہ نہ ہوگا۔ مسئلہ ۲۶ ہر رکعت میں
دو بار سجدہ فرض ہے (عالمگیری) مسئلہ ۲۷، اگر کسی نے بلا عذر صرف ناک ہی سجدہ
میں رکھی اور پیشانی نہیں رکھی تو اس کا سجدہ نہیں ہوا، اسی قول پر فتوے ہے
مگر صاحب عذر کا سجدہ درست ہے (عالمگیری) مسئلہ ۲۸ ایک نے صرف پیشانی
پر سجدہ کیا اور ناک سجدہ میں نہیں رکھی تو اس کا سجدہ مکروہ ہے (عالمگیری)
مسئلہ ۲۹ پیشانی پر عذر کے باعث ناک کے اس حصہ پر سجدہ کرے جو سخت ہے اگر صرف
نرم جگہ پر کہ جو ناک کا سرا ہے سجدہ کرے گا تو جائز نہیں (عالمگیری) مسئلہ ۳۰، اگر کسی
کی ناک اور پیشانی دونوں میں عذر ہو تو وہ سجدہ کا اشارہ کرے (عالمگیری) مسئلہ
۳۱ کسی نرم چیز مثلاً گھاس روئی قالین وغیرہا پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی
کہ اب دبانے سے نہ دبے تو جائز ہے ورنہ نہیں (عالمگیری) بعض جگہ جاڑوں میں
مسجدیں پیال بچھاتے ہیں ان لوگوں کو سجدہ کرنے میں اس کا لحاظ بہت ضروری ہے
کہ اگر پیشانی خوب نہ دبے تو نماز ہی نہ ہوئی اور ناک ہڈی تک نہ دبی تو مکروہ تحریمی
واجب الاعادہ ہوئی، کمانی دار گدّے پر سجدے میں پیشانی خوب نہیں دبتی لہٰذا نماز نہ
ہوگی، ریل کے بعض درجوں میں بعض گاڑیوں میں اسی قسم کے گدّے ہوتے ہیں اس گدّے
سے اتر کر نماز پڑھنی چاہیے (بہار شریعت) مسئلہ ۳۲ دو پہیہ گاڑی یکہ وغیرہ پر سجدہ
کیا تو اگر اس کا جُوا یا بم بیل اور گھوڑے پر ہے سجدہ نہ ہوا اور زمین پر رکھا ہے تو ہو

گیا (عالمگیری) مسئلہ ۳۳ جوار، باجرہ وغیرہ چھوٹے دانوں پر جن پر پیشانی نہ جمے سجدہ نہ ہوگا البتہ اگر بوری وغیرہ میں خوب کس کر بھر دیئے گئے کہ پیشانی جمنے سے مانع نہ ہوں تو ہوجائے گا (عالمگیری) مسئلہ ۳۴ اگر دو نمازی ایک دوسرے کی پیٹھ پر سجدہ کیا اور وہ اس نماز میں اس کا شریک ہے تو جائز ہے ورنہ ناجائز خواہ دونوں نماز ہی میں نہ ہو یا نماز میں تو ہے مگر اس کا شریک نہ ہو یعنی دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہوں (عالمگیری) مسئلہ ۳۵ ہتھیلی یا آستین یا عمامہ کے پیچ یا کسی اور کپڑے پر جسے پہنے ہوئے ہے سجدہ کیا اور نیچے کی جگہ ناپاک ہے تو سجدہ نہ ہوا ہاں ان سب صورتوں میں جب کہ پھر پاک جگہ پر سجدہ کر لیا تو ہو گیا (منیہ۔ درمختار) مسئلہ ۳۶ عمامہ کے پیچ پر سجدہ کیا اگر ماتھا خوب جم گیا سجدہ ہوگیا اور ماتھا نہ جما بلکہ فقط چھو گیا کہ دبانے سے دبے گا یا سر کو کوئی حصہ لگا تو نہ ہوا (درمختار) مسئلہ ۳۷ قدموں سے ایک بالشت اونچی جگہ پر سجدہ جائز ہے اگر اس سے زیادہ اونچی جگہ ہوگی تو بلا عذر جائز نہیں (شامی) مسئلہ ۳۸ دونوں سجدوں کی حد فاصل بیٹھنے کے قریب ہوجاتا ہے اگر اس نے پہلے دوسرا سجدہ کرے گا تو بموجب صحیح قول کے سجدہ نہ ہوگا (درمختار) مسئلہ ۳۹ ایک شخص ناک اور پیشانی زمین پر رکھنے کے بعد پھر کسی سبب سے مثل کانٹے وغیرہ کے کہ جس سے ناک اور پیشانی کو ضرر پہنچے اٹھا کر پھر دوبارہ ناک اور پیشانی رکھے تو اس میں یہ ایک ہی سجدہ ہوا۔ اسی طرح اگر مقتدی اپنے امام سے پہلے دوسرے سجدہ سے اٹھا لیوے اور پھر جھکا دیوے تو بھی ایک رکوع اور سجدہ ہوگا اور نماز درست ہوجائے گی (عالمگیری، درمختار، شامی) مسئلہ ۴۰ کسی چھوٹے پتھر پر سجدہ کیا اگر [illegible] حصہ پیشانی کا لگ گیا ہوگیا ورنہ نہیں (عالمگیری) ۴۱ قعدہ اخیرہ یعنی تشہد اخیر نماز میں بیٹھنا۔ مسئلہ ۴۲ قعدہ اخیرہ سب نمازوں میں فرض ہے اسی طرح اور ارکان بھی سب نمازوں میں فرض ہیں سوائے قیام کے کہ وہ نفلوں میں

Marfat.com

فرض نہیں (عالمگیری، کبیری) مسئلہ ۴۲ چار رکعت پڑھنے کے بعد بیٹھا پھر یہ گمان کرکے کہ تین ہی ہوئیں کھڑا ہوگیا پھر یاد کرکے کہ چار ہوچکیں بیٹھ کر پھر سلام پھیر دیا اگر دونوں دفعہ کا بیٹھنا مجموعۃً بقدر تشہد ہوگیا فرض ادا ہوگیا ورنہ نہیں (در مختار) مسئلہ ۴۳ پورا قعدہ اخیرہ سوتے میں گزر گیا بعد بیداری بقدر تشہد بیٹھنا فرض ہے ورنہ نماز نہ ہوگی یونہی قیام، قرأت رکوع سجود میں اوّل سے آخر تک سوتا ہی رہا تو بعد بیداری ان کا اعادہ فرض ہے ورنہ نماز نہ ہوگی اور سجدہ سہو بھی کرے لوگ اس میں غافل ہیں خصوصاً تراویح میں خصوصاً گرمیوں میں (بہار شریعت بحوالہ منیہ در والمختار) مسئلہ ۴۴ چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور پانچویں کا سجدہ کر لیا یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا اور تیسری کا سجدہ کر لیا یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا سجدہ کر لیا تو ان سب صورتوں میں فرض باطل ہوگئے مغرب کے سوا اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملا لے (غنیہ) مسئلہ ۴۵ بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد یاد آیا کہ سجدہ تلاوت یا نماز کا کوئی سجدہ کرنا ہے اور کر لیا تو فرض ہے کہ سجدہ کے بعد پھر بقدر تشہد بیٹھے وہ پہلا قعدہ جاتا رہا قعدہ نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی (منیہ) (۷) خروج بصنعہ اپنے کسی فعل کے ساتھ نماز سے فارغ ہونا یعنی دونوں طرف سلام پھیرنا۔ یہ فرض متفق علیہ نہیں ہے اور صحیح یہ ہے کہ فرض نہیں (در مختار۔ عالمگیری) مسئلہ ۴۶ قیام و رکوع و سجود و قعدہ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا پھر قیام کیا تو وہ رکوع جاتا رہا اگر بعد قیام پھر رکوع کرے گا نماز ہوجائے گی ورنہ نہیں یونہی رکوع کرنے سے پہلے سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع پھر سجدہ کر لیا ہوجائے گی ورنہ نہیں۔ (در والمختار) مسئلہ ۴۷ جو چیزیں فرض ہیں ان میں امام کی متابعت مقتدی پر فرض

Marfat.com

ہے یعنی ان میں سے کوئی فعل امام سے پیشتر ادا کر چکا اور امام کے ساتھ یا امام کے ادا کرنے کے بعد ادا نہ کیا تو نماز نہ ہوگی مثلاً امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کر لیا اور امام رکوع یا سجدہ میں ابھی آیا بھی نہ تھا کہ اس نے سر اٹھا لیا تو اگر امام کے ساتھ یا بعد کو ادا کر لیا ہوگئی ورنہ نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار) مسئلہ ۲۰ مقتدی کے لئے یہ بھی فرض ہے کہ امام کی نماز کو اپنے خیال میں صحیح تصور کرتا ہو اور اگر اپنے نزدیک امام کی نماز باطل سمجھتا ہے تو اس کی نہ ہوئی اگرچہ امام کی نماز صحیح ہو (درمختار)

واجبات نماز

۱۔ فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لئے مقرر کرنا۔ ۲۔ فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا۔ ۳۔ فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب اور سنت اور نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا۔ ۴۔ سورہ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا ۵۔ قرأت اور رکوع میں اور سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا۔ ۶۔ قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا ۷۔ جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان میں سیدھا بیٹھ جانا۔ ۸۔ تعدیل ارکان یعنی رکوع و سجود و قومہ و جلسہ میں ایک بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔ ۹۔ امام کو جہری نمازوں میں مثلاً فجر، مغرب، عشا، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کے وتروں میں پکار کر پڑھنا اور دوسری نمازوں میں مثل ظہر، عصر کے آہستہ پڑھنا۔ ۱۰۔ قعدۂ اولیٰ یعنی تین یا چار رکعتوں والی نماز میں خواہ نفل ہو دو رکعتوں کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا۔ ۱۱۔ دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا ۱۲۔ لفظ السلام

لہ پس جبکہ امام نے سلام پھیرا اور زبان سے لفظ السلام نکالا تو اس سے پہلے کہ لفظ علیکم امام کی زبان سے نکلے کوئی آکر اقتدا کرے تو یہ اقتدا درست نہ ہوگا کیونکہ السلام کہتے ہی وقت

Marfat.com

کے ساتھ نماز سے نکلنا۔ ۱۳۔ نماز وتر میں قنوت کے لئے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا ۱۴۔ دونوں عیدوں کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا ۱۵۔ امام کی قرأت کے وقت مقتدی کا چپ رہنا ۱۶۔ امام کی تابعداری مقتدی کو کرنا ۱۷۔ سجدہ تلاوت۔ (کبیری وشامی وغیرہما) ان واجبات میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے یا اس میں تاخیر ہو جائے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز درست ہو جاتی ہے سجدہ نہ کرنے اور قصداً ترک کرنے سے نماز کا لوٹانا (دوبارہ پڑھنا) واجب ہے۔

سجدۂ سہو کا بیان آگے آئے گا۔

نماز کی سُنّتیں

مندرجہ ذیل باتیں نماز میں سُنّت ہیں۔

۱۔ تکبیر تحریمہ کے لئے دونوں ہاتھوں کا کانوں کی لو تک اٹھانا۔ ۲۔ تکبیر تحریمہ کے وقت انگلیوں کا قبلہ رُخ اور کشادہ[1] رکھنا۔ ۳[2] امام کا تمام تکبیریں بلند آواز سے کہنا بقدر ضرورت۔ ۴۔ ناف کے نیچے داہنا ہاتھ بایں ہاتھ کے اوپر باندھنا۔ ۵۔ ثنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنا۔ ۶۔ تعوّذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنا۔ ۷۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا۔ ۸۔ فاتحہ کے بعد آمین کہنا ۹۔ ثنا، تعوذ، بسم اللہ اور آمین کا آہستہ پڑھنا۔ ۱۰۔ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں صرف الحمد شریف پڑھنا۔ ۱۱۔ قرأت مسنونہ پڑھنا ۱۲۔ رکوع اور سجدے وغیرہ کے لئے اللہ اکبر کہنا۔ ۱۳۔ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین بار کہنا۔ ۱۴۔ رکوع میں دونوں گھٹنوں کو ہاتھوں کی کشادہ انگلیوں سے پکڑنا

---

[1] یعنی نہ زیادہ کشادہ ہوں نہ بالکل ملی ہوئی بلکہ ان کی حالت پر چھوڑنا چاہیئے

[2] امام کے سوا مقتدی اور منفرد اتنی آہستہ کہیں کہ خود سن لیں۔

بقیہ سابقہ صفحہ:۔ اقتدا ختم ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ امام پر سجدہ سہو نہ ہو (در مختار)

Marfat.com

۱۵۔ امام کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا اور مقتدی کا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا اور تنہا کو دونوں کہنا ۱۶۔ سجدوں میں دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنوں کا پیشانی سے پہلے رکھنا اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رخ رکھنا ۱۷۔ سجدوں میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنا ۱۸۔ جلسہ اور قعدہ میں داہنے[1] پاؤں کو اس طرح کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا ۱۹۔ تشہد میں اَنْ لَّا اِلٰہَ پر کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرنا ۲۰۔ قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا۔ ۲۱۔ درود شریف کے بعد دُعا پڑھنا ۲۲۔ سلام کے وقت دائیں اور بائیں طرف منہ پھیرنا ۲۳۔ امام کو فرشتوں اور مقتدیوں کی نیت کرنا ۲۴۔ امام کو پست کرنا دوسرے سلام کا بہ نسبت پہلے سلام کے ۲۵۔ سلام پھیرنا ان لفظوں سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ (درمختار، شامی۔ عالمگیری وغیرھا) ان سنتوں میں سے اگر کوئی سنت بھول کر رہ جائے تو نہ نماز ٹوٹتی ہے نہ سجدہ سہو واجب ہوتا ہے لیکن چھوڑنے والا گنہگار ہوتا ہے۔

چند ضروری مسائل

مسئلہ ۱۔ اگر تکبیر کہہ لی اور ہاتھ نہ اٹھایا تو اب نہ اٹھائے اور اللہ اکبر کہنے سے پیشتر یاد آگیا تو اٹھائے اور اگر موضع مسنون تک ممکن نہ ہو تو جہاں تک ہو سکے اٹھائے (عالمگیری) مسئلہ ۲۔ عورت کے لئے سنت یہ ہے کہ مونڈھوں تک ہاتھ اٹھائے (ردالمحتار) مسئلہ ۳۔ کوئی شخص ایک ہاتھ اٹھا سکتا ہے تو ایک ہی اٹھائے اور اگر ہاتھ موضع مسنون سے زیادہ بلند کرے جب ہی اٹھتا ہے تو اٹھائے۔ (عالمگیری)

---

[1] داہنے پاؤں کی انگلیوں کو بھی قبلہ رُخ رکھنا سنت ہے (درمختار)

Marfat.com

مسئلہ ۴، اگر امام کی تکبیر کی آواز تمام مقتدیوں کو نہ پہنچتی ہو تو بہتر ہے کہ کوئی مقتدی بھی بلند آواز سے تکبیر کہے کہ نماز شروع ہونے اور انتقالات کا حال سب کو معلوم ہو جائے اور بلا ضرورت مکروہ و بدعت ہے (رد المختار) مسئلہ ۵ مقتدی و منفرد کو جہر کی حاجت نہیں صرف اتنا ضروری ہے کہ خود سنیں (درمختار، بحر) مسئلہ ۶، امام نے بالجہر قرأت شروع کر دی تو مقتدی ثنا نہ پڑھے اگرچہ بوجہ دور ہونے یا بہرے ہونے کے امام کی آواز نہ سنتا ہو جیسے جمعہ و عیدین میں پچھلی صف کے مقتدی کہ بوجہ دور ہونے کے قرأت نہیں سنتے (عالمگیری، غنیہ) امام آہستہ آہستہ پڑھتا ہو تو پڑھ لے (رد المختار) مسئلہ ۷، امام کو رکوع یا پہلے سجدہ میں پایا تو اگر غالب گمان ہے کہ ثنا پڑھ کر پالے گا تو پڑھے اور قعدہ یا دوسرے سجدہ میں پایا تو بہتر یہ ہے کہ بغیر ثناء پڑھے شامل ہو جائے (درمختار، رد المختار) مسئلہ ۸ نماز میں اعوذ باللہ اور بسم اللہ قرأت کے تابع ہیں اور مقتدی پر قرأت نہیں لہٰذا تعوذ و تسمیہ بھی ان کے لئے مسنون نہیں ہاں جس مقتدی کی کوئی رکعت جاتی رہی ہو تو جب وہ اپنی باقی رکعت پڑھے اس وقت ان دونوں کو پڑھے (درمختار) مسئلہ ۹ تعوذ صرف پہلی رکعت میں ہے اور تسمیہ ہر رکعت کے اوّل میں مسنون ہے فاتحہ کے بعد اگر اوّل سورت شروع کی تو سورت پڑھتے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحسن ہے، قرأت خواہ سرّی ہو یا جہری مگر بسم اللہ بہرحال آہستہ پڑھی جائے (درمختار، رد المختار) مسئلہ ۱۰، اگر ثناء و تعوذ و تسمیہ پڑھنا بھول گیا اور قرأت شروع کر دی تو اعادہ نہ کرے کہ ان کا محل ہی فوت ہو گیا یونہی اگر ثنا پڑھنا بھول گیا اور تعوذ شروع کر دیا تو ثناء کا اعادہ نہیں (رد المختار) مسئلہ ۱۱ مسبوق شروع میں ثنا نہ پڑھ سکا تو جب اپنی باقی رکعت پڑھنا شروع کرے اس وقت پڑھ لے (غنیہ) مسئلہ ۱۲، امام کی آواز اس کو نہ پہنچی مگر اس کے برابر والے دوسرے مقتدی نے آمین کہی اور اس

Marfat.com

نے آمین کی آواز سن لی اگرچہ اس نے آہستہ کہی ہے تو یہ بھی آمین کہے غرض یہ کہ امام کا وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہنا معلوم ہو تو آمین کہنا سنت ہو جائے گا۔ امام کی آواز سننے یا کسی مقتدی کے آمین کہنے سے معلوم ہوا ہو (درمختار) مسئلہ ۱۳ سری نمازوں میں امام نے آمین کہی اور یہ اس کے قریب تھا کہ امام کی آواز سن لی تو یہ بھی کہے (درمختار، مسئلہ ۱۴، اگر ظ ادا نہ کر سکے تو سبحان ربی العظیم کی جگہ سبحان ربی الکریم کہے (ردالمحتار) مسئلہ ۱۵ بہتر یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع کو جائے یعنی جب رکوع کے لئے جھکنا شروع کرے تو اللہ اکبر شروع کرے اور ختم رکوع پر تکبیر ختم کرے (عالمگیری) اس مسافت کے پورا کرانے کے لئے اللہ کے لام کو بڑھائے اکبر کی ب وغیرہ کسی طرف کو نہ بڑھائے (بہار شریعت) مسئلہ ۱۶ ہر تکبیر میں اللہ اکبر کی ر کو جزم پڑھے (عالمگیری) مسئلہ ۱۷ کسی آنے والے کی وجہ سے رکوع یا قرأت میں طول دینا مکروہ تحریمی ہے جب کہ اسے پہچانتا ہو یعنی اس کی خاطر ملحوظ ہو اور نہ پہچانتا ہو تو طویل کرنا نفل ہے کہ نیکی پر اعانت ہے مگر اس قدر طول نہ دے کہ مقتدی گھبرا جائیں (ردالمحتار) مسئلہ ۱۸ مقتدی نے ابھی تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے رکوع یا سجدہ سے سر اٹھا لیا تو مقتدی پر امام کی متابعت واجب ہے اور مقتدی نے امام سے پہلے سر اٹھا لیا تو مقتدی پر لوٹنا واجب ہے نہ لوٹے گا تو کراہت تحریم کا مرتکب ہوگا کہ گناہ ہوگا (درمختار، ردالمحتار) مسئلہ ۱۹ رکوع میں پیٹھ خوب سیدھی رکھے یہاں تک کہ اگر پانی کا پیالہ اس کی پیٹھ پر رکھ دیا جائے تو ٹھہر جائے (فتح القدیر) مسئلہ ۲۰ رکوع میں سر نہ جھکائے نہ اونچا ہو بلکہ پیٹھ کے برابر ہو (ہدایہ) حدیث میں ہے اس شخص کی نماز ناکافی ہے (یعنی کامل نہیں) جو رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہیں کرتا یہ حدیث ابوداؤد، ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکوع و سجود کو اچھی طرح ادا کرو کہ خدا کی قسم میں تمہیں پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں - اس حدیث کو بخاری و مسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کیا کہ دونوں گھٹنے ایک ساتھ زمین پر رکھے اور کسی عذر سے ایک ساتھ نہ رکھ سکتا ہو تو پہلے داہنا رکھے پھر بایاں (ردالمختار) مسئلہ ۲۱ سجدہ میں ایک پاؤں اٹھا ہوا رکھنا مکروہ و ممنوع ہے (درمختار) مسئلہ ۲۲ سجدہ میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا سنت ہے اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا واجب اور دسوں کا قبلہ رُو ہونا سنت (فتاویٰ رضویہ) مسئلہ ۲۳ جب دونوں سجدے کرلے تو دوسری رکعت کے لئے پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھے یہ سنت ہے ہاں کمزوری وغیرہ عذر کے سبب اگر زمین پر ہاتھ رکھ کر اٹھا جب بھی حرج نہیں (درمختار، ردالمختار) مسئلہ ۲۴ نماز فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں افضل سورہ فاتحہ پڑھنا ہے اور سبحان اللہ کہنا بھی جائز ہے اور بقدر تین تسبیح کے چپکا کھڑا رہا تو بھی نماز ہو جائے گی مگر سکوت نہ چاہیئے (درمختار) مسئلہ ۲۵ امام نے جب سلام پھیرا تو وہ مقتدی بھی سلام پھیر دے جس کی کوئی رکعت نہ گئی ہو البتہ اگر اس نے تشہد پورا نہ کیا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا تو امام کا ساتھ نہ دے بلکہ واجب ہے کہ تشہد پورا کرکے سلام پھیرے (درمختار) مسئلہ ۲۶، امام کے سلام پھیر دینے سے مقتدی نماز سے باہر نہ ہوا جب تک یہ خود بھی سلام نہ پھیرے یہاں تک کہ اگر اس نے امام کے سلام کے بعد اور اپنے سلام کے پیشتر قہقہہ لگایا وضو جاتا رہے گا (درمختار) مسئلہ ۲۷ مقتدی کو امام سے پہلے سلام پھیرنا جائز نہیں مگر بضرورت مثلاً خوف حدث ہو یا اندیشہ ہو کہ آفتاب طلوع کر آئے گا یا جمعہ یا عیدین میں وقت ختم ہو جائے گا (ردالمختار) مسئلہ ۲۸، امام داہنے سلام میں خطاب سے ان مقتدیوں کی نیت کرے جو داہنی طرف ہیں اور بائیں سے بائیں طرف والوں کی مگر عورت کی نیت نہ کرے

Marfat.com

اگرچہ شریک جماعت ہو نیز دونوں سلاموں میں کراماً کاتبین اور ان ملائکہ کی نیت کرے جن کو اللہ عزوجل نے حفاظت کے لئے مقرر کیا اور نیت میں کوئی عدد معین نہ کرے (درمختار) مسئلہ ۳۰ مقتدی بھی ہر طرف سلام میں اس طرف والے مقتدیوں اور ملائکہ کی نیت کرے نیز جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرے اور امام اس کے محاذی ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کرے اور منفرد صرف ان فرشتوں ہی کی نیت کرے (درمختار) مسئلہ ۳۱ سلام کے بعد سنت یہ ہے کہ امام دائیں یا بائیں طرف کو انحراف کرے اور دائیں طرف افضل ہے اور مقتدیوں کی طرف بھی منہ کرکے بیٹھ سکتا ہے جبکہ کوئی مقتدی اس کے سامنے نماز میں نہ ہو اگرچہ وہ کسی پچھلی صف میں نماز پڑھتا ہو (حلیہ وغیرہ) مسئلہ ۳۲ منفرد بغیر انحراف اگر دیر دعا مانگے تو جائز ہے (عالمگیری) مسئلہ ۳۳ ظہر مغرب عشاء کے بعد مختصر دعاؤں پر اکتفا کرکے سنت پڑھے زیادہ طویل دعاؤں میں مشغول نہ ہو (عالمگیری) مسئلہ ۳۴ فجر وعصر کے بعد اختیار ہے جس قدر اذکار اوراد وادعیہ پڑھنا چاہے پڑھے مگر مقتدی اگر امام کے ساتھ مشغول بہ دعا ہوں اور ختم کے منتظر ہوں تو امام اس قدر دعا طویل نہ کرے کہ گھبرا جائیں (فتاویٰ رضویہ) مسئلہ ۳۵ سنتیں دیر میں نہ پڑھے بلکہ دائیں بائیں آگے پیچھے ہٹ کر پڑھے یا گھر جاکر پڑھے (عالمگیری، درمختار) مسئلہ ۳۶ جن فرضوں کے بعد سنتیں ہیں ان میں بعد فرض کلام نہ کرنا چاہیے اگرچہ سنتیں ہو جائیں گی مگر ثواب کم ہوگا اور سنتوں میں تاخیر بھی مکروہ ہے یونہی بڑے بڑے وظائف واوراد کی بھی اجازت نہیں (غنیہ، ردالمحتار)

نماز کے مستحبات

۱ مرد کو تکبیر تحریمہ کے وقت صفحہ پر ہاتھ آستینوں سے باہر نکال لینا ۲ دونوں قدموں کے درمیان بقدر چار انگشت کے فاصلہ چھوڑنا ۳ منفرد کو رکوع اور سجدے میں تین

بار سے زیادہ تسبیح[1] کہنا ۴۔ قیام کے وقت اپنی سجدہ گاہ پر اور رکوع میں دونوں پاؤں کی پیٹھ پر اور سجدے میں ناک کے سرے پر اور قعدہ میں اپنی گود پر اور پہلے سلام میں اپنے داہنے شانہ اور دوسرے سلام میں بائیں شانہ پر نظر رکھنا۔ ۵ جمائی[2] کے وقت منہ بند رکھنا۔ ۶۔ جہاں تک ممکن ہو کھانسی کو روکنا (درمختار، شامی)

مفسداتِ نماز

وہ تمام چیزیں جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے انکو مفسداتِ نماز کہتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں ۱۔ اقوال، ۲۔ افعال

اقوال ۱۔ کلام کرنا خواہ قصداً ہو یا سہواً، خواب میں ہو یا بیداری میں، تھوڑا ہو یا بہت، ۲۔ سلام تحیۃ کرنا (یعنی کسی سے السلام کہنا) قصداً ہو یا سہواً ۳۔ سلام کا جواب دینا قصداً ہو سہواً ۴۔ چھینک کا جواب دینا ۵۔ بری خبر سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا اچھی خبر سن کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا ۶۔ خبر تعجب پر سُبْحَانَ اللّٰہِ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنا ۷۔ اپنے امام کے سوا کسی اور کو نماز میں لقمہ دینا ۸۔ نماز میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگتے ہیں مثلاً کہے کہ یا اللہ فلاں عورت سے میرا نکاح کر دے یا مجھ کو ہزار دینار دے ۹۔ درد یا رنج کی وجہ سے آہ یا اوہ یا اُف کہنا ۱۰۔ قرآن شریف سے دیکھ کر پڑھنا مطلقاً ۱۱۔ قرآن مجید کا غلط پڑھنا (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

افعال، ۱۔ عمل کثیر[2] ۲۔ جان کر یا بھول کر کھانا اور پینا ۳۔ بلا عذر قبلہ کی طرف سے سینہ کا پھیرنا ۴۔ بقدر دو صفوں کے بلا ضرورت ایک بار چلنا۔ ۵۔ بقدر تین کلموں

---

[1] لیکن جب ختم کرے تو عدد طاق پر ختم کرے مثل پانچ سات نو مرتبہ کے (شامی) [2] جمائی نماز میں اگر بحالت قیام آوے اور نہ روک سکے تو داہنا ہاتھ منہ پر رکھے اور اگر اور حرکت سوائے قیام کے آوے تو بائیں ہاتھ سے روک لے خارج نماز ہر وقت بائیں ہاتھ سے روکے [2] عمل کثیر اس کو کہتے ہیں جس کے سبب سے دور کا دیکھنے والا یہ سمجھ لے کہ اس

Marfat.com

کے نماز میں لکھنا ۶۔ امام سے آگے بڑھ جانا ۷۔ درد اور مصیبت سے رونا ۸۔ بالغ کا نماز میں پکار کر ہنسنا ۹۔ نماز میں غیر نمازی کا کہنا ماننا ۱۰۔ خلیفہ بنانا ایسے کو جو امامت کے قابل نہ ہو ۱۱۔ امام کا بغیر خلیفہ کے مسجد سے باہر چلے جانا ۱۲۔ حدث کے بعد نمازی کا مقدار ایک رکن کے مقام حدث پر ٹھہرنا ۱۳۔ ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا ۱۴۔ ستر کھل جانے کی حالت میں ایک رکن کی مقدار ٹھہرنا (عالمگیری۔ درمختار وغیرہما)

چند ضروری مسائل

مسئلہ ۱ کلام وہی مفسد نماز ہے جس میں اتنی آواز ہو کہ اگر کوئی مانع نہ ہو تو وہ خود اس کے اور اگر اتنی آواز بھی نہ ہو بلکہ صرف تصحیح حروف ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی (عالمگیری)

مسئلہ ۲ کلام میں قلیل و کثیر کا فرق نہیں اور یہ بھی فرق نہیں کہ وہ کلام اصلاح نماز کے لئے ہو یا نہیں مثلاً امام کو بیٹھنا تھا کھڑا ہو گیا مقتدی نے بتانے کو کہا کہ بیٹھ جایا ہوں کہا نماز جاتی رہی (درمختار، عالمگیری) مسئلہ ۳ نمازی نے کوئی چیز مانگی یا کوئی بھی بات پوچھی اس نے سر یا ہاتھ سے ہاں یا نہیں کا اشارہ کیا نماز فاسد نہ ہوئی البتہ مکروہ عمل کا کرنے والا نماز کے اندر نہیں ہے بشرطیکہ وہ عمل اصلاح نماز کے لئے نہ ہو تو وہ عمل کثیر اختیاری ہو جیسے کپڑے پہننا یا اختیاری نہ ہو جیسے کسی کے دھکے سے نمازی کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا کہ ان سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ اس لئے کہ یہ عمل کثیر اصلاح نماز کے لئے نہیں ہیں اگر وہ عمل کثیر اصلاح نماز کے لئے ہے تو نماز نہیں ٹوٹے گی جیسے نماز میں بے وضو ہو جانے سے وضو کو جانا حالانکہ اس فعل سے دور کا دیکھنے والا کبھی نہیں جان سکتا کہ یہ شخص نماز کے اندر ہے مگر چونکہ یہ عمل کثیر اصلاح نماز کے لئے ہے اس لئے مفسد نماز نہیں اگر دور سے دیکھنے والے کو شک و شبہ ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں تو عمل قلیل ہے (درمختار وغیرہ) ۵ اگر کوئی خائن نماز نمازی سے کہے کہ ہٹ جا اور وہ اس کے کہنے سے بلا خیال امر شرعی ہٹ گیا تو نماز ٹوٹ جائیگی اور اگر ہٹنے یعنی جگہ دینے میں اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال کر لیا تو نماز فاسد نہ ہوگی

ہوئی (عالمگیری) مسئلہ ۴ کسی نے آنے کی اجازت چاہی اس نے یہ ظاہر کرنے کو کہ نماز میں ہے زور سے الحمد للہ یا اللہ اکبر یا سبحان اللہ پڑھا نماز فاسد نہ ہوئی (غنیہ) مسئلہ ۵، اللہ عزوجل کا نام مبارک سن کر جل جلالہ کہا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک سن کر درود پڑھا یا امام کی قرأت سن کر صَدَقَ اللّٰہُ و صَدَقَ رَسُوْلُہٗ کہا تو ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی جبکہ بقصدِ جواب کہا ہو اور اگر جواب میں نہ کہا تو حرج نہیں یونہی اگر اذان کا جواب دیا نماز فاسد ہو جائے گی (در مختار، رد المختار) مسئلہ ۶، اپنے مقتدی کے سوا دوسرے کا لقمہ لینا بھی مفسد نماز ہے البتہ اگر اس کے بتاتے وقت اسے خود یاد آ گیا اس کے بتانے سے نہیں یعنی اگر وہ نہ بتاتا جب بھی اسے یاد آجاتا اس کے بتانے کو دخل نہیں تو اس کا پڑھنا مفسد نہیں (در مختار، رد المختار) مسئلہ ۷، اپنے امام کو لقمہ دینا اور امام کا لقمہ لینا مفسد نہیں ہاں اگر مقتدی نے دوسرے سے سن کر جو نماز میں اس کا شریک نہیں ہے لقمہ دیا اور امام نے لے لیا تو سب کی نماز گئی اور امام نے نہ لیا تو صرف اس مقتدی کی گئی (در مختار) مسئلہ ۸ لقمہ دینے والا قرأت کی نیت نہ کرے بلکہ لقمہ دینے کی نیت سے وہ الفاظ کہے (عالمگیری) مسئلہ ۹ فوراً ہی لقمہ دینا مکروہ ہے تھوڑا توقف چاہیئے کہ شاید امام خود نکال لے گا مگر جبکہ اس کی عادت اسے معلوم ہے کہ رُکتا ہے تو بعض ایسے حروف نکلتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو فوراً بتائے یونہی امام کو مکروہ ہے کہ مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور کرے بلکہ کسی دوسری سورت کی طرف منتقل ہو جائے یا دوسری آیت شروع کر دے بشرطیکہ اس کا وصل مفسد نماز نہ ہو، اگر بقدر حاجت پڑھ چکا ہے تو رکوع کرے مجبور کرنے کے یہ معنی ہیں کہ بار بار پڑھے یا ساکت کھڑا رہے (عالمگیری، رد المختار) مگر وہ غلطی اگر ایسی ہے جس میں فساد معنی تھا تو اصلاح نماز کے لئے اس کا اعادہ لازم تھا اور یاد نہیں آتا تو مقتدی کو آپ ہی مجبور کرے گا اور وہ بھی نہ بتا سکے گا تو

ہوگئی (بہارِ شریعت) مسئلہ ذالقمہ دینے والے کے لئے بالغ ہونا شرط نہیں مراہق بھی لقمہ دے سکتا ہے (عالمگیری) بشرطیکہ نماز جانتا ہو اور نماز میں ہو، مسئلہ ۱۱ کھنکارنے میں جب وہ حرف ظاہر ہوں جیسے اخ مفسد نماز ہے جب کہ نہ عذر ہو نہ کوئی صحیح غرض اگر عذر سے ہو مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی غرض کے لئے مثلاً آواز صاف کرنے کے لئے یا امام سے غلطی ہوگئی ہے اس لئے کھنکارتا ہے کہ درست کرلے یا اس لئے کھنکارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی (درمختار وغیرہ) مسئلہ ۱۲ نجس زمین پر چونہ مٹی خوب بچھا دیا اب اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں اور اگر معمولی طرح سے خاک چھڑک دی ہے تو ناجائز ہے جب کہ مواضع سجود پر نجاست ہو (منیہ) مسئلہ ۱۳ دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نماز میں نگل گیا۔ اگر وہ چنے سے کم ہے نماز فاسد نہ ہوئی مکروہ ہوئی اور چنے برابر ہے تو فاسد ہوگئی (درمختار وغیرہ) مسئلہ ۱۴ کسی کے دانتوں سے نماز کی حالت میں خون نکلا اور وہ اس کو نگل گیا تو اگر خون تھوک پر غالب تھا تو نماز فاسد ہوئی اور اگر خون مغلوب تھا تو نماز فاسد نہیں ہوتی (عالمگیری) غلبہ کی علامت یہ ہے کہ حلق سے خون کا مزہ محسوس ہو نماز توڑنے میں مزہ کا اعتبار ہے اور وضو توڑنے میں رنگ کا۔ مسئلہ ۱۵۔ اگر کسی نے مٹھائی کھا کر نماز شروع کی نماز میں مٹھاس کا مزہ آتا رہا تو اس سے نماز فاسد نہ ہوگی ہاں اگر مٹھائی منہ میں بچے یا کوئی چیز مقدار تل کے نماز کے اندر باہر سے منہ میں گئی اور اس کو چبا کر نگل گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی (عالمگیری، شامی) مسئلہ ۱۶ منہ میں پان دبا ہوا ہے اور اس کی پیک حلق میں جاتی رہی تو نماز نہیں ہوئی (شامی) مسئلہ ۱۷ کسی کو چوپایہ نے ایک دم بقدر تین قدم کے کھینچ لیا یا دھکیل دیا تو نماز فاسد ہوگئی (درمختار) مسئلہ ۱۸۔ ایک عورت کا بچہ بحالت نماز دودھ پینے لگ جائے تو اگر دودھ پستان سے نکلا نماز

Marfat.com

ٹوٹ گئی ورنہ خالی تین چسکیوں کے ساتھ نماز ٹوٹ جائے گی خواہ وہ دودھ پستان سے نکلے یا نہ نکلے (عالمگیری) مسئلہ ۱۹ عورت نماز میں تھی مرد نے بوسہ لیا یا شہوت کے ساتھ اس کے بدن کو ہاتھ لگایا نماز جاتی رہی ہاں اگر ہاتھ میں تیل لگا ہوا ہے اس کو سر یا بدن میں کسی جگہ پونچھ دیا تو نماز فاسد نہ ہوئی (منیہ، غنیہ) مسئلہ ۲۰ کسی آدمی کو نماز پڑھتے میں طمانچہ یا کوڑا مارا نماز جاتی رہی اور جانور پر سوار نماز پڑھ رہا تھا اور ایک بار ہاتھ یا ایڑی سے ہانکنے میں نماز فاسد نہ ہوگی۔ تین بار پے در پے کرے گا تو جاتی رہے گی۔ ایک پاؤں سے ایڑ لگائی اگر پے در پے تین بار ہو نماز جاتی رہی ورنہ نہیں اور دونوں پاؤں سے لگائی تو فاسد ہوگئی لیکن اگر آہستہ پاؤں ہلائے کہ دوسرے کو بغور دیکھنے سے پتا چلے تو فاسد نہ ہوئی (منیہ، غنیہ) مسئلہ ۲۱ گھوڑے کو چابک سے راستہ بتایا اور مارا بھی نماز فاسد ہوگئی، نماز پڑھتے میں گھوڑے پر سوار ہوگیا نماز جاتی رہی اور سواری پر نماز پڑھ رہا تھا اتر آیا فاسد نہ ہوئی (منیہ، فتاویٰ قاضی خاں) مسئلہ ۲۲ مون وجنون و بے ہوشی سے نماز جاتی رہتی ہے اگر وقت میں اضافہ ہو تو ادا کرے ورنہ قضا بشرطیکہ ایک دن رات سے متجاوز نہ ہو (درمختار، ردالمحتار) مسئلہ ۲۳ سانپ بچھو مارنے سے نماز نہیں جاتی جب کہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب کی حاجت ہو ورنہ جاتی رہے گی مگر مارنے کی اجازت ہے اگرچہ نماز جاتی رہے (عالمگیری، غنیہ) مسئلہ ۲۴ سانپ بچھو کو نماز میں مارنا اس وقت مباح ہے کہ سامنے سے گذرے اور ایذا دینے کا خوف ہو، اور اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مکروہ ہے (عالمگیری) مسئلہ ۲۵ پے در پے تین بال اکھیڑے یا تین جوئیں ماریں یا ایک ہی جوں کو تین بار مارا نماز جاتی رہی اور پے در پے نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوئی مگر مکروہ ہے (عالمگیری، غنیہ) مسئلہ ۲۶ موزہ کشادہ ہے اسے اتارنے

Marfat.com

سے نماز فاسد نہ ہوگی اور موزہ پہننے سے نماز جاتی رہے گی (عالمگیری، مسئلہ ۲۰) ایک رکن میں تین بار کھجلانے سے نماز جاتی رہتی ہے یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجایا پھر ہاتھ اٹھایا وعلیٰ ہذا اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ حرکت دی تو ایک ہی مرتبہ کھجایا کہا جائے گا (عالمگیری، غنیہ) مسئلہ ۲۸ تکبیرات انتقال میں اللہ یا اکبر کے الف کو دراز کیا اللہ یا آکبر کہا یا لمبے کے بعد الف بڑھایا اکبار کہا نماز فاسد ہو جائے گی اور تحریمہ میں ایسا ہوا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی (درمختار وغیرہ) مسئلہ ۲۹ کسی خط یا کسی کتاب پر نظر پڑی اور اس کو اپنی زبان سے نہیں پڑھا لیکن دل ہی دل میں مطلب سمجھ گیا تو نماز نہیں ٹوٹی۔ البتہ اگر زبان سے پڑھ لیوے تو نماز جاتی رہے گی (ہدایہ) مسئلہ ۳۰۔ اکثر لوگ سجدہ میں جانے کے وقت دونوں ہاتھوں سے پاجامہ کو چڑھایا کرتے ہیں ایک قول کے موافق جو عمل کثیر میں ہے ان کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ اس لئے اس قول میں کثیر کی تعریف یہ ہے کہ جو فعل "دو ہاتھوں سے کیا جاوے" ورنہ مکروہ ہونے میں کلام نہیں اس سے احتیاط رکھنی چاہیے (رکن دین) مسئلہ ۳۱ نمازی کے آگے سے جلد موضع سجود[1] سے کسی کا گذرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا خواہ گذرنے والا مرد ہو یا عورت یا کتا یا گدھا ہو (عالمگیری) مسئلہ ۳۲ نمازی کے آگے سے گذرنا بہت سخت گناہ ہے حدیث شریف میں فرمایا کہ اس میں جو کچھ گناہ ہے اگر گذرنے والا جانتا تو چالیس تک کھڑے رہنے کو گذرنے سے بہتر جانتا۔ راوی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ چالیس دن کہے یا چالیس مہینے یا چالیس برس یہ حدیث صحاح ستہ میں ابوجہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اور بزاز کی روایت میں چالیس برس کی تصریح ہے اور ابن ماجہ کی روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے سے نماز میں آڑے ہو کر گذرنے میں کیا ہے تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم

[1] موضع سجود سے کیا مراد ہے یہ آگے مذکور ہوگا۔

Marfat.com

چلنے سے بہتر تھا۔ امام مالکؒ نے روایت کیا کہ کعب احبار فرماتے ہیں کہ نمازی کے سامنے گذرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو زمین دھنس جانے کو بہتر جانتا گذرنے سے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس کو زمین میں دھنسایا جانا زیادہ آسان معلوم ہو۔ صحیح مسلم و صحیح بخاری میں ہے حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں دیکھا۔ آپ مقام ابطح میں چمڑے کے ایک سرخ خیمہ کے اندر تشریف فرما تھے اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے بچا ہوا پانی لائے لوگوں نے اس پانی کو دوڑ دوڑ کر لیا۔ جس کو مل گیا اس نے چہرے پر مل لیا اور جس کو نہ ملا اس نے دوسروں کے ہاتھ کی تری سے اٹھایا۔ پھر میں نے دیکھا کہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے ایک نیزہ گاڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ دھاری دار جوڑا پہنے تشریف لائے اور نیزہ کی طرف منہ کر کے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی اور میں نے آدمیوں اور چوپاؤں کو نیزے کے اس طرف سے گزرتے دیکھا۔ مسئلہ ۳۳ میدان اور بڑی مسجد میں نمازی کے قدم سے موضع سجود تک گزرنا ناجائز ہے۔ موضع سجود سے مراد یہ ہے کہ قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ کی طرف نظر کرے تو جتنی دور تک نگاہ پھیلے وہ موضع سجود ہے اس کے درمیان سے گزرنا ناجائز ہے مکان اور چھوٹی مسجد میں قدم سے دیوار قبلہ تک کہیں سے گزرنا جائز نہیں اگر سترہ نہ ہو (عالمگیری، درمختار) مسئلہ ۳۴ کوئی شخص بلندی پر نماز پڑھ رہا ہے اس کے نیچے سے گذرنا بھی جائز نہیں جبکہ گذرنے والے کا کوئی عضو نمازی کے سامنے ہو چھت یا تخت پر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گذرنے کا بھی یہی حکم ہے اور اگر ان چیزوں کی اتنی بلندی ہو کہ کسی عضو کا سامنا نہ ہو تو حرج نہیں (درمختار) مسئلہ ۳۵ نمازی کے آگے سے گھوڑے وغیرہ پر سوار ہو کر گذرا۔ اگر گذرنے والے کا پاؤں وغیرہ نیچے

کا بدن نمازی کے سر کے سامنے ہُوا تو ممنوع ہے (ردالمحتار) مسئلہ ۳۶ نمازی کے آگے سترہ ہو یعنی کوئی چیز جس سے آڑ ہو جائے تو سترہ کے بعد سے گذرنے میں کوئی حرج نہیں (عامہ کتب) مسئلہ ۳۷ اگر نمازی ایسی جگہ کھڑا ہوا ہے کہ راستہ صرف وہی تھا اور گذرنے والے کو ضرورت گزرنے کی ہے تو اس صورت میں گزرنے والے پر کوئی گناہ نہیں، نمازی پر ہے نمازی کو چاہیئے کہ جنگل میں اپنے سامنے سُترہ جو کہ طول میں بقدر ایک ہاتھ اور موٹائی میں کم از کم بقدر انگلی کے ہو کھڑا کر لے اور اگر کھڑا نہ کر سکے تو آگے ڈال لے مگر طُولاً ڈالے عرضاً نہ ڈالے۔ امام کا سُترہ مقتدیوں کو کافی ہے پھر اگر کوئی جماعت کے آگے سے گذرے تو گنہگار نہیں اس لئے کہ امام کا سُترہ مقتدیوں کا سُترہ ہے (عالمگیری، شامی) مسئلہ ۳۸ سُترہ نمازی کو تین ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑا کرنا چاہیئے اور اس کو مقابل میں داہنے ابرو کے رکھے (درمختار) مسئلہ ۳۹ نمازی کے آگے سے کوئی چیز ہاتھ بڑھا کر لی جائے تو اس میں کوئی گناہ نہیں (غایۃ الاوطار) مسئلہ ۴۰ درخت اور جانور اور آدمی وغیرہ کا بھی سترہ ہو سکتا ہے کہ ان کے بعد گزرنے میں کچھ حرج نہیں (غنیہ) مگر آدمی کو اس حالت میں سُترہ کیا جائے جب اس کی پیٹھ نمازی کی طرف ہو کہ نمازی کی طرف منہ کرنا منع ہے (ابا شریعت) مسئلہ ۴۱ سوار اگر نمازی کے آگے سے گذرنا چاہتا ہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کو آگے کر لے اور اس طرف سے گذر جائے (عالمگیری) مسئلہ ۴۲ دو شخص برابر امام کے آگے سے گذر گئے تو نمازی سے جو قریب ہے وہ گنہگار ہوا اور دوسرے کے لئے یہی سُترہ ہو گیا (عالمگیری) مسئلہ ۴۳ اگر اس کے پاس عصا ہے مگر نصب نہیں کر سکتا تو کھڑا کر کے نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے جبکہ اس کو اپنے ہاتھ سے

لہ سُترہ اس لکڑی کو کہتے ہیں جو نمازی کے آگے آڑ ہو۔

Marfat.com

چھوڑ کر گرنے سے پہلے گذر جائے (بہار شریعت) مسئلہ ۴۴ اگلی صف میں جگہ تھی اُسے خالی چھوڑ کر پیچھے کھڑا ہوا تو آنے والا شخص اس کی گردن پھلانگتا ہوا جا سکتا ہے کہ اس نے اپنی حُرمت اپنے آپ کھوئی (در مختار) مسئلہ ۴۵ جب آنے جانے والوں کا اندیشہ نہ ہو نہ سامنے راستہ ہو تو سُترہ نہ قائم کرنے میں بھی حرج نہیں، پھر بھی اُولیٰ سُترہ قائم کرنا ہے (در مختار) مسئلہ ۴۶ نمازی کے سامنے سُترہ نہیں اور کوئی شخص گذرنا چاہتا ہے یا سُترہ ہے مگر وہ شخص نمازی اور سُترہ کے درمیان سے گذرنا چاہتا ہے تو نمازی کو رخصت ہے کہ اسے گذرنے سے روکے خواہ سُبحان اللہ کہے یا جہر کے ساتھ قرأت کرے یا ہاتھ یا سر یا آنکھ کے اشارے سے منع کرے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں مثلاً کپڑا پکڑ کر جھٹکنا یا مارنا بلکہ اگر عمل کثیر ہو گیا تو نماز جاتی رہی (ردالمحتار، در مختار)

مکروہاتِ نماز

مکروہ کی دو قسمیں ہیں۔ مکروہ تحریمی اور مکروہ تنزیہی، مکروہ تحریمی اس کام کو کہتے ہیں جس کی ممانعت قطعی دلیل سے ثابت نہ ہو، البتہ دلیل ظنی سے ثابت ہو، اس کا چھوڑنے والا ثواب اور کرنے والا عذاب پاتا ہے مگر اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں ہوتا۔ مکروہ تنزیہی اس کام کو کہتے ہیں جس کو چھوڑنے میں ثواب ہے اور کرنے میں عذاب تو نہیں لیکن ایک قسم کی برائی ضرور ہے۔

نماز میں مندرجہ ذیل مکروہ تحریمی ہیں ۱۔ کپڑے یا داڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا ۲۔ کپڑا سمیٹنا مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھا لینا اگرچہ گرد سے بچانے کے لئے ہو ۳۔ سدل یعنی کپڑے کی دونوں طرفیں چھوڑ دینا بدوں پہننے معمول کے (یعنی چادر یا دوپٹہ کو اپنے دونوں مونڈھوں سے لٹکا دے) اور اسی میں داخل ہے یہ صورت کہ کرتہ یا انگرکھا کی آستین گردن پر رکھ کر پیچھے کو ڈال لیوے اسطرح

Marfat.com

کہ جس سے ہاتھ سب نکلے رہیں ۴۔ کنکریوں کا مقام سجدہ سے بلا عذر ہٹانا۔ ۵۔ آدھی کلائی سے زیادہ آستین چڑھانا اگرچہ پہلے چڑھی ہوئی ہو یا نماز میں چڑھائی ۶۔ دامن سمیٹ کر نماز پڑھنا۔ ۷۔ شدت کا پاخانہ پیشاب معلوم ہوتے وقت یا غلبہ ریاح کیوقت نماز پڑھنا۔ ۸۔ جوڑا باندھے ہوئے پڑھنا۔ اگر نماز میں جوڑا باندھا تو نماز فاسد ہوگئی ۹۔ انگلیاں چٹکانا یا انگلیوں کی قینچی باندھنا ۱۰۔ کمر پر کولھوں پر ہاتھ رکھنا۔ ۱۱۔ ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا ۱۲۔ تشہد یا سجدوں کے درمیان کتے کی طرح بیٹھنا یعنی گھٹنوں کو سینہ سے ملا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر سرین کے بل بیٹھنا ۱۳۔ مرد کا سجدے میں کلائیوں کا بچھانا۔ ۱۴۔ کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا۔ دوسرے شخص کو بھی نمازی کی طرف منہ کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ ۱۵۔ کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو ۱۶۔ سُر کا درمیان سے ننگا ہونا ۱۷۔ ناک اور منہ کو چھپانا اور بے ضرورت کھنکار نکالنا ۱۸۔ قصداً جمائی لینا۔ جمائی کو روکنا چاہیئے لیکن نہ رُک سکے تو قیام میں داہنے ہاتھ سے منہ ڈھانکے اور دوسرے موقع پر بائیں سے۔ یاد رہے کہ جمائی لینا شیطان کا فعل ہے بعض روایتوں میں ہے کہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے بعض میں ہے کہ شیطان دیکھ کر ہنستا ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ جو جماہی میں منہ کو کھول دیتا ہے شیطان اس کے منہ میں تھوک دیتا ہے اور جو قاہ قاہ کی آواز آتی ہے وہ شیطان کا قہقہہ ہے کہ اس کا منہ بگڑا دیکھ کر ٹھٹھا لگاتا ہے اور وہ جو رطوبت ہے شیطان کا تھوک ہے اسکے روکنے کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ جب آتی معلوم ہو تو دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں فوراً رُک جائے گی۔ ۱۹۔ جس کپڑے پر جاندار (ں) کی تصویریں ہوں پہننا نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا ناجائز ہے۔ ۲۰۔ اسی طرح نمازی کے سر پر یا سامنے یا دائیں بائیں تصویر (ں) کا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ ۲۱۔ الٹا قرآن مجید پڑھنا۔ ۲۲۔ کسی واجب کو ترک کرنا مثلاً رکوع اور سجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرنا

Marfat.com

اسی طرح قومہ اور جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدہ میں چلے جانا۔ ۲۳۔ امام سے پہلے ارکان کا بجا لانا۔ ۲۴۔ قیام کے علاوہ کسی اور موقع پر قرآن مجید پڑھنا یا۔ ۲۵۔ رکوع میں قرأت ختم کرنا۔ ۲۶۔ صرف پاجامہ یا تہبند میں نماز پڑھنا کرتہ یا چادر کی موجودگی میں اور دوسرا کپڑا نہیں تو معافی ہے۔ ۲۷۔ امام کا کسی آنے والے کے لئے نماز کو طول دینا ہاں اگر اس کو پہچانتا ہو اور اس کی خاطر مدنظر ہو، اور اگر نماز پر اس کی اعانت کے لئے بقدر ایک دو تسبیح کے طول دیا تو کراہت نہیں۔ ۲۸۔ مقتدی کو امام کے پیچھے قرأت پڑھنا۔ ۲۹۔ صف کے باہر ہی اللہ اکبر کہہ کر شامل ہونا۔ ۳۰۔ زمین مغضوب یا پرائے کھیت میں جس میں زراعت موجود ہو یا جتے ہوئے کھیت میں نماز پڑھنا۔ ۳۱۔ قبر کے سامنے نماز پڑھنا جبکہ قبر اور مصلی کے سامنے کوئی چیز حائل نہ ہو۔ ۳۲۔ کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا۔ ۳۳۔ الٹا کپڑا پہن یا اوڑھ کر نماز پڑھنا۔ ۳۴۔ اچکن یا کرتے کے بٹن کھلے چھوڑنا سینہ کھلا رہا تو ظاہر کراہت تحریمیہ ہے اسی طرح انگرکھے کے بند نہ باندھنا (تنویر، درمختار، شامی، طحطاوی وغیرہا)

مکروہات تنزیہی

مندرجہ ذیل باتیں نماز میں مکروہ تنزیہی ہیں ۱۔ ایسے میلے کچیلے کپڑوں سے نماز پڑھنا جن کو پہن کر دوسروں کے پاس نہ جائے بشرطیکہ اور کپڑے موجود ہوں ۲۔ امام کا اکیلے محراب میں بلا عذر کھڑے ہونا یا امام کا دروں میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے یونہی امام جماعت اولیٰ کو مسجد کے زاویہ وجانب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اُسے سنت یہ ہے کہ وسط میں کھڑا ہو، اور اسی وسط کا نام محراب ہے خواہ وہاں طاق معروف ہو یا نہ ہو، اگر وسط چھوڑ کر دوسری جگہ کھڑا ہو تو اگر اس کے دونوں طرف صف کے برابر برابر حصے نہ ہوں مکروہ ہے (ردالمختار) ۳۔ چادر وغیرہ کو داہنی بغل کے نیچے سے لے کر بائیں مونڈھوں پر اس کے دونوں کنارے ڈالنا ۴۔ بلا عذر چار زانو یعنی آلتی پالتی

مار کر بیٹھنا ۵۔ جمائی کے وقت منہ کھلا رہنا ۶۔ آنکھوں کا بند کرنا اگر خشوع کے لئے ہو تو جائز ہے ۷۔ سبحان اللہ وغیرہ کا انگلیوں یا تسبیح سے کر شمار کرنا۔ اگر انگلیوں کے پوروں کو دبا کر شمار کرے گا تو مکروہ نہیں ۸۔ ہر عمل قلیل بغیر عذر کرنا ۹۔ بلا عذر تھوکنا ۱۰۔ آسیتن سے عمل قلیل کے ساتھ ہوا کرنا ۱۱۔ ننگے سر نماز پڑھنا بلا عذر خشوع خضوع اور اگر ٹوپی یا عمامہ گر جائے تو عمل قلیل کے ساتھ اس کو سر پر رکھ لینا افضل ہے ۱۲۔ سجدہ میں پاؤں کو ڈھکنا ۱۳۔ دائیں بائیں طرف کو جھک جانا ۱۴۔ دائیں یا بائیں پاؤں پر بلا عذر زور ڈالنا ۱۵۔ نماز میں خوشبو سونگھنا ۱۶۔ سجدہ وغیرہ میں اپنے پاؤں اور ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ کی طرف سے پھیرنا ۱۷۔ مسجد میں نماز کے لئے جگہ خاص مقرر کرنا ۱۸۔ انگڑائی لینا ۱۹۔ رکوع میں گھٹنے پر اور سجدہ میں زمین پر بلا عذر ہاتھ نہ رکھنا ۲۰۔ دونوں ہاتھ کانوں سے اوپر اٹھانا یا گھٹنوں سے نیچے رکھنا ۲۱ پیٹ کو رانوں سے ملانا ۲۲۔ بغیر امام کے صفوں کا کھڑے ہو جانا ۲۳۔ امام کا اسقدر جلدی ارکان نماز میں کھڑے ہو جانا کہ مقتدی اذکار مسنونہ کو ادا نہ کر سکیں ۲۴۔ مکھی وغیرہ کا بلا عذر ہٹانا ۲۵۔ منہ میں کوئی چیز لئے ہوئے نماز پڑھنا جبکہ قرأت سے مانع نہ ہو مکروہ اور اگر مانع قرأت ہو تو نماز فاسد ہو جائے گی ۲۶ پیشانی سے خاک یا گھاس جھاڑنا جبکہ ان کی وجہ سے تشویش نہ ہو، اور اگر تکبر مقصود ہو تو مکروہ تحریمی ہے اور اگر خیال بٹتا ہو یا تکلیف دہ ہوں تو حرج نہیں۔ اسی طرح حالت کے وقت پیشانی سے پسینہ پونچھنا بلکہ ہر وہ عمل قلیل کہ نمازی کے لئے مفید ہو جائز ہے اور جو مفید نہ ہو مکروہ ہے۔ نماز میں ناک سے پانی بہنا اس کو پونچھ لینا زمین پر گرنے سے بہتر ہے اور اگر مسجد میں ہے تو ضروری ہے ۲۷۔ ہاتھ یا سر کے اشارے سے جواب دینا سلام کا ۲۸۔ اسبال یعنی کپڑا حد معتاد سے بافراط دراز رکھنا منع ہے۔ دامنوں اور پائچوں میں اسبال یہ ہے کہ ٹخنوں سے نیچے ہوں اور

Marfat.com

آستینوں میں انگلیوں سے نیچے اور عمامہ میں یہ کہ بیٹھنے سے دبے ۲۹۔ صف میں منفرد کو کھڑا ہونا ۳۰۔ اسی طرح مقتدی کو صف کے پیچھے تنہا کھڑے ہونا جبکہ صف میں جگہ موجود ہو۔ اور اگر صف میں جگہ موجود نہ ہو تو حرج نہیں اور اگر صف میں سے کسی کو کھینچ لے اور اس کے ساتھ کھڑا ہو تو بہتر ہے مگر یہ خیال رہے کہ جس کو کھینچے وہ اس مسئلہ سے واقف ہو کہ کہیں اس کے کھینچنے سے اپنی نماز نہ توڑ دے بہتر یہ ہے کہ کسی کو اشارہ کرے اور اسے چاہیئے کہ پیچھے نہ ہٹے اس پر کراہت رفع ہوگئی ۳۱۔ فرض کی ایک رکعت میں کسی ایک آیت کو بار بار پڑھنا حالتِ اختیار میں مکروہ ہے اور عذر و نسیان سے ہو تو حرج نہیں ۳۲۔ اسی طرح ایک سورت کو بار بار پڑھنا بھی مکروہ ہے ۳۳۔ سجدہ کو جاتے ہوئے گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھنا اور اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھانا بلا عذر مکروہ ہے ۳۴۔ رکوع میں سر کو پشت سے اونچا یا نیچا کرنا ۳۵۔ آستین کو بچھا کر سجدہ کرنا تاکہ چہرہ پر خاک نہ لگے مکروہ ہے اور براہِ تکبر ہو تو کراہت تحریمی اور گرمی سے بچنے کے لئے کپڑے پر سجدہ کیا تو حرج نہیں ۳۶۔ آیت رحمت پر سوال کرنا اور آیت عذاب پر پناہ مانگنا منفرد نفل پڑھنے والے کے لئے جائز ہے۔ امام اور مقتدی کو مکروہ اور اگر مقتدیوں پر ثقل ہو تو مکروہ تحریمی ۳۷۔ اٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں اٹھانا ۳۸۔ امام کا تنہا بلند جگہ کھڑا ہونا مکروہ ہے بلندی کی مقدار یہ ہے کہ دیکھنے میں اس کی اونچائی ظاہر ممتاز ہو پھر بلندی اگر قلیل ہو تو کراہت تنزیہی ورنہ ظاہر تحریم۔ امام نیچے اور مقتدی بلند جگہ پر یہ بھی مکروہ و خلاف سُنت ہے ۳۹۔ جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا باعثِ کراہت ہے شمع یا چراغ میں کراہت نہیں ۴۰۔ ایسی چیز جو دل کو مشغول رکھے سامنے رکھ کر نماز پڑھنا ۴۱۔ نماز کے لئے دوڑنا مکروہ ہے ۴۲۔ عام راستہ کوڑا ڈالنے کی جگہ۔ مذبح۔ قبرستان۔ غسل خانہ۔ حمام۔ نالہ مویشی خانہ خصوصاً اونٹ باندھنے کی جگہ

Marfat.com

اصطبل، پاخانہ کی چھت۔ اور صحرا میں بلاستترہ کے جبکہ خوف ہو کہ لوگ آگے سے گزریں گے ان موقعوں میں نماز مکروہ ہے ۴۳۔ ہاتھ میں کوئی ایسا مال ہو جس کے روکنے کی ضرورت ہوتی ہے اس کو لئے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر جب ایسی جگہ ہو کہ بغیر اس کے حفاظت ناممکن ہو (۴۴) سامنے پاخانہ وغیرہ نجاست ہونا یا ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ وہ منطقہ نجاست ہو مکروہ ہے ۴۵۔ قالین اور بچھونے پر نماز پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ اتنے نرم اور موٹے نہ ہوں کہ سجدہ میں پیشانی نہ ٹھہرے ورنہ نماز نہ ہوگی ۴۶۔ تلوار و کمان وغیرہ حمائل کئے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے جبکہ ان کی حرکت سے توجہ بٹے ورنہ حرج نہیں ۴۷۔ عمامہ کو اتار کر زمین پر رکھ لینا یا زمین سے اٹھا کر سر پر رکھ لینا مفسد نماز نہیں البتہ مکروہ ہے ۴۸۔ بسم اللہ، تعوذ و ثنا اور آمین زور سے کہنا یا اذکار کو ان کی جگہ سے ہٹا کر پڑھنا مکروہ ہے (عالمگیری، طحطاوی۔ درمختار۔ منیہ وغیرہا)

نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز صحیح طور پر پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نماز سے پہلے نمازی کا بدن، کپڑے اور نماز کی جگہ پاک ہو یعنی شرائط نماز جو پیچھے مذکور ہوئے پورا کرے پھر باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے دونوں پاؤں کے درمیان چار یا پانچ انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو اور جو نماز پڑھنی ہے اس کا دل سے ارادہ کرے اور زبان سے بھی کہے کیونکہ زبان سے کہنا مستحب ہے۔ مثلاً نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز فرض، وقت فجر اللہ تعالیٰ کے لئے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اگر امام کے پیچھے ہو تو کہے، پیچھے اس امام کے اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائے کہ ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں انگلیاں قدرتی کھلی ہوئی یعنی اپنی حالت پر ہوں۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے اس طرح پر کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں

Marfat.com

کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پُشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا کلائی کے اغل بغل ہو اور نظر سجدہ کی جگہ پر رہے اور ثنا پڑھے

قیام، ثنا

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ط اے اللہ تو پاک ہے اور آپ ہی کی حمد ہے آپ کا ہی نام برکت والا ہے اور آپ کی شان بہت بلند ہے اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اگر جماعت کے ساتھ ہو تو ثناء پڑھ کر خاموش رہے اور امام کی قرأت سُنے اور اگر اکیلا ہو تو تعوذ اور تسمیہ پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھے پھر سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص یا کوئی اور سورۃ پڑھے۔

تعوذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں پناہ مانگتا ہوں۔ اللہ کی شیطان مردود سے۔

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سورہ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ اٰمِيْنَ ۝
سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے، بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے، قیامت کے دن کا مالک ہے، ہم تیری ہی عبادت

Marfat.com

کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں، ہمیں سیدھے راستہ پر چلا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا نہ ان لوگوں کا راستہ جو تیرے غضب میں مبتلا ہوئے اور نہ ہی گمراہوں کا (اس کے بعد امام و مقتدی کہیں) الٰہی قبول فرما

سورہ اخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

آپ فرما دیجئے وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے (کسی کو) جنا اور نہ وہ (کسی سے) جنا گیا، اور کوئی بھی اس کا ہمسر نہیں۔

پھر اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ کی انگلیوں سے مضبوط پکڑے اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنوں پر ہوں اور انگلیاں دونوں طرف خوب پھیلی ہوں اور اتنا جھکے کہ سر اور کمر برابر ہو جائیں اور کم سے کم تین بار تسبیح پڑھے

تسبیح رکوع

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ۝

پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا

اگر جماعت ہو تو پھر رکوع سے اٹھتے ہوئے صرف امام تسمیع کہے اور مقتدی دونوں ہاتھ چھوڑ کر سیدھے کھڑے ہو جائیں اور تحمید کہیں۔

تسمیع

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ۝

اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی

تحمید

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ۝

اے ہمارے پروردگار سب تعریف تیرے ہی لئے ہے

تنہا نماز پڑھنے والا تسمیع اور تحمید دونوں کہے گا پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے گا اس طرح کہ پہلے گھٹنے پھر دونوں ہاتھ زمین پر رکھے پھر ناک اور پیشانی

Marfat.com

خوب جمائے اور چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھے اور مرد بازوؤں کو کروٹوں سے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جُدا رکھے اور کہنیاں زمین سے اُٹھی ہوئی ہوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کے پیٹ قبلہ رُو زمین پر جمے ہوئے ہوں اور کم سے کم تین بار سجدہ کی تسبیح پڑھے۔

سجدہ کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ط

پاک ہے میرا پروردگار بہت بلند

پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ سے اس طرح اٹھے کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھیں اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھے اور دایاں پاؤں کھڑا کر کے رکھے کہ اسکی انگلیاں قبلہ رُخ رہیں اور دونوں ہاتھ دونوں زانو پر رکھے اس بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔

پھر اللہ اکبر کہتا ہوا اسی طرح دوسرا سجدہ کرے اور پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے اب دوسری رکعت شروع کرے یعنی جماعت کے ساتھ ہو تو خاموش کھڑا رہے امام کی قرأت سنے اور اس کی تابع دونوں سجدے کرے۔ لیکن اگر تنہا ہو تو کھڑا ہو کر تسمیہ (بسم اللہ) اور فاتحہ اور اخلاص پڑھ کر رکوع و سجود کرے۔

قعدہ

دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر اسی طرح بیٹھ جائے جس طرح دونوں سجدوں کے درمیان (جلسہ) میں بیٹھا تھا اس بیٹھنے کو قعدہ کہتے ہیں اور تشہد پڑھے۔

تشہد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَ الصَّلَوٰتُ وَ الطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ہ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ہ

تمام قولی عبادتیں، تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں سلام

Marfat.com

ہو آپؐ پر اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالےٰ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

جب تشہد میں کلمہ لا پر پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے اور لا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے اور الا پر انگلی گرا دے اور سب انگلیاں نو۔ اسی طرح کرے اگر دو رکعت والی نماز ہے تو تشہد کے بعد درود شریف اور دعاء پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر چار رکعت والی نماز ہے تو تشہد کے بعد اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو جائے اور دونوں رکعتوں میں اگر فرض ہوں تو صرف تسمیہ اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر قاعدہ کے مطابق رکوع و سجود کرے اور اگر سنت و نفل ہوں تو الحمد کے بعد سورہ بھی ملائے لیکن امام کے پیچھے مقتدی بسم اللہ اور فاتحہ نہیں پڑھے گا بلکہ خاموش کھڑا رہے۔ اسی طرح چار رکعتیں پوری کر کے بیٹھ جائے اور تشہد اور درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

الٰہی حضرت محمد[1] صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر

[1] اگر حضور کے اسم شریف سے پہلے لفظ سیدنا اور داخل کر دیا جائے اور یوں کہا جائے کہ

Marfat.com

رحمت بھیج جس طرح رحمت بھیجی تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے، الٰہی برکت دے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو جس طرح تو نے برکت دی ابراہیم علیہ السلام کو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

دعا

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ق رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۔

اے میرے پروردگار مجھے نماز کا پابند بنا دے اور میری اولاد کو بھی اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول فرما، اے ہمارے پروردگار مجھے اور میرے ماں باپ کو اور سارے مسلمانوں کو بخشش دے اس روز جبکہ (عملوں کا) حساب ہونے لگے

یا یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور بیشک تیرے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں ہے تو اپنی طرف سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر بے شک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

یا یہ دعا پڑھے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اے اللہ ہمارے پروردگار تو ہم کو دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں نیکی دے اور ہم کو عذاب جہنم سے بچا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تو یہ مستحب ہے اسی طرح اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کی بجائے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کہے۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام پاک سے پہلے بھی سَیِّدِنَا کہنا مستحب ہے (درمختار)

پھر نماز سے فارغ ہونے کے لئے ایک بار دائیں طرف پھر بائیں طرف منہ کر کے سلام کہے۔

سلام اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ط
تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت۔

داہنی طرف کے سلام میں داہنی طرف کے نمازیوں اور فرشتوں کی نیت کرے کہ میں ان کو سلام کہہ رہا ہوں اور بائیں طرف کے سلام میں بائیں طرف کے نمازیوں اور فرشتوں کی نیت کرے اور جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرے اور اسی طرح امام بھی دونوں طرف کے سلاموں میں فرشتوں اور مقتدیوں کی نیت کرے اور جب تنہا ہو تو دونوں طرف کے فرشتوں کی نیت کرے۔

یہ نماز پڑھنے کا طریقہ مردوں کے لئے ہے، عورتوں کے لئے چند باتوں میں فرق ہے جو یہ ہیں۔ ۱۔ عورت تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے صرف شانوں تک ہاتھ اٹھائے گی مرد کانوں کی لو تک اٹھائے گا۔ ۲۔ عورت آستینوں سے ہاتھ باہر نہ نکالے گی اور مرد باہر نکالے گا۔ ۳۔ عورت قیام میں داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے، مرد کے لئے پہلے ذکر ہو چکا۔ ۴۔ عورت سینہ پر ہاتھ باندھے، ناف کے نیچے ہاتھ باندھے گا۔ ۵۔ عورت رکوع میں کم جھکے مرد پورا جھکے گا۔ ۶۔ عورت رکوع میں ہاتھ پر سہارا نہ دے اور مرد ہاتھ پر سہارا دے گا۔ ۷۔ عورت رکوع میں انگلیوں کو کشادہ نہ رکھے مرد کشادہ رکھے گا۔ ۸۔ عورت رکوع میں صرف گھٹنوں پر ہاتھ رکھے اور مرد ان کو زور سے پکڑیگا۔ ۹۔ عورت رکوع میں اپنے گھٹنوں کو جھکائے گی۔ مرد نہیں جھکائے گا۔ ۱۰۔ عورت رکوع میں سمٹی رہے، مرد برخلاف کرے گا۔ ۱۱۔ عورت سجدے میں اپنی بغلیں نہ کھولے سمٹی رہے، مرد برعکس کرے گا۔ ۱۲۔ عورت سجدے

Marfat.com

میں دونوں ہاتھ بچھادے گی۔ مرد برخلاف کرے گا۔ ۱۳۔ قعدہ میں عورت اپنے دونوں پاؤں داہنی طرف کو نکال کر اپنی سرین پر بیٹھے، مرد بایاں پاؤں بچھا کر بیٹھے گا اور دایاں پاؤں کھڑا کرلے گا۔ ۱۴۔ قعدہ اور جلسہ میں عورت اپنی انگلیاں ملی رکھے اور مرد اپنی حالت پر رکھے۔ ۱۵۔ نمازی عورت کے آگے سے جب کوئی گزرے تو عورت ہاتھ پر ہاتھ مارے اور مرد سبحان اللہ کہہ کر خبردار کرے گا۔ ۱۶۔ عورت مرد کی امامت نہ کرے گی برخلاف مرد کے کہ وہ اس کی امامت کرسکتا ہے۔ ۱۷۔ عورت کی جماعت مکروہ تحریمی ہے اور مرد کے حق میں واجب ہے۔ ۱۸۔ اگر عورتیں جماعت کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کریں گی تو امام وسط میں ہو۔ ۱۹۔ عورتوں پر جمعہ اور عیدین نہیں اور مردوں پر واجب ہیں۔ ۲۰۔ عورت پر نماز فجر اندھیرے میں مستحب ہے برخلاف مرد کے کہ اس پر ایسے وقت میں نماز فجر کا پڑھنا مستحب ہے کہ خوب اجالا ہو۔ (شامی)

نماز توڑنے کے اعذار

۱۔ پاخانہ اور پیشاب کے دباؤ کے وقت۔ ۲۔ فریاد کرنے والے کی فریاد کو پہنچنے کے لئے۔ ۳۔ جلتے ہوئے اور ڈوبتے ہوئے کے نکالنے کے واسطے۔ ۴۔ اندھے کو کنوئیں میں گرتے ہوئے دیکھنے کے وقت۔ ان اعذار میں نماز توڑ دینا واجب ہے۔

ان اعذار کے ہوتے ہوئے نماز کا توڑ دینا جائز ہے ۱۔ سانپ بچھو کے مارنے کے لئے ۲۔ مقیم کو سواری کے بھاگ جانے کے سبب ۳۔ بکریوں پر بھیڑیئے کے حملہ کرنے کے خوف سے ۴۔ اپنے یا پرائے کے ایک درہم کے نقصان کا خوف مثلاً دودھ اُبل جائے گا یا سالن روٹی وغیرہ جل جائے گی۔ وہ چیز نمازی کی ہو یا دوسرے کی۔

Marfat.com

مسئلہ ۱: پیشاب یا خانہ معلوم ہوا یا کپڑے یا بدن پر اتنی نجاست لگی دیکھی جو مانع نماز نہیں یا اس کو کسی اجنبی عورت نے چھو دیا تو ان حالتوں میں نماز توڑ دینا مستحب ہے بشرطیکہ وقت جماعت نہ فوت ہو، اور پیشاب و پاخانہ کی شدید حاجت کی صورت میں تو جماعت کے فوت ہونے کا بھی حرج نہیں البتہ فوت وقت کا لحاظ ہوگا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲: ماں باپ، دادا دادی وغیرہ اصول کے محض بلانے سے نماز توڑنا جائز نہیں البتہ اگر ان کا پکارنا ابھی کسی بڑی مصیبت کے لیے ہو جیسے اوپر مذکور ہوا تو توڑ دے۔ یہ حکم فرض نماز کا ہے اور اگر نفل ہے اور ان کو معلوم ہے کہ نماز پڑھتا ہے تو ان کے معمولی پکارنے سے نماز نہ توڑے اور اگر نہیں جس کا نماز پڑھنا معلوم نہ ہو اور پکارا تو نماز توڑ دے اور جواب دے اگرچہ معمولی طور سے بلائیں اور اسی حکم میں مزید اور شاید بھی شامل ہیں (درمختار وشامی)

نماز کے بعد کے اذکار و دعائیں

نماز کے بعد جو اذکار طویلہ احادیث میں وارد ہیں وہ ظہر و مغرب و عشاء میں سنتوں کے بعد پڑھے جائیں قبل سنت، مختصر دعا پڑھنی چاہیئے ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائے گا۔

احادیث میں کسی دعاء کی نسبت جو تعداد وارد ہے اس سے کم یا زیادہ نہ کرے کہ جو فضائل ان اذکار کے لئے ہیں وہ اسی عدد کے ساتھ مخصوص ہیں ان میں کم و زیادہ کرنے کی مثال یوں ہے کہ کوئی قفل کسی خاص قسم کی کنجی سے کھلتا ہے اب اگر کنجی میں دندانے کم یا زیادہ کر دیں تو اس سے نہ کھلے گا البتہ اگر شمار میں شک واقع ہو تو زیادہ کر سکتا ہے اور یہ زیادت نہیں بلکہ اتمام ہے۔ دعا

Marfat.com

کے اوّل و آخر درود شریف پڑھنا اجابت دعا کا ذریعہ ہے۔

ذکرِ اوّل ہر نماز کے بعد تین دفعہ استغفار پڑھے۔
استغفار یہ ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے اور میں اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔

ذکرِ دوم ہر نماز کے بعد پڑھے ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ، پاک ہے اللہ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور ایک بار یہ کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ذکرِ سوم نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد کسی سے ہمکلام ہونے سے پہلے سات بار یہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ اے اللہ مجھے دوزخ سے بچا۔

ذکرِ چہارم ہر نماز کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی پڑھے۔
آیۃ الکرسی یہ ہے۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ج وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ

Marfat.com

الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۔ اللہ ہی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے ہمیشہ قائم رہنے والا، نہیں پکڑتی اس کو اونگھ اور نہ نیند، اسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے، کون ہے جو اس کے پاس سفارش کرے مگر اسی کے حکم سے وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور لوگ اس کے معلومات میں سے کسی چیز پہ احاطہ نہیں کر سکتے مگر وہ جتنا چاہے، اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے اور انکی حفاظت اس کو تھکاتی نہیں اور وہ عالی شان عظمت والا ہے۔

علاوہ ان کے بے شمار اذکار ہیں۔ تیسرے قل مجید اور چوتھے قل توحید کے بڑے فضائل ہیں۔ ان کا ذکر بھی کسی شمار سے کیا جا سکتا ہے۔

پہلی دعا

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ ۔ اے اللہ آپ سلامتی والے ہیں۔ آپ سے سلامتی حاصل ہوتی ہے آپ بابرکت ہیں اے بزرگی اور عزت والے

دوسری دعا

رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ ۔ اے میرے پروردگار! مجھے مدد دے کہ آپ کی یاد، آپ کا شکر اور آپ کی عبادت کرتا رہوں

تیسری دعا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ وَ لَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَ لَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے وہی سزاوار حمد و ثنا ہے اور وہی ہر چیز پہ قادر ہے، اے اللہ! کوئی روک نہیں سکتا جو آپ عطا کریں اور کوئی

Marfat.com

دے نہیں سکتا جو چیز آپ روک دیں اور آپ کے عذاب سے کسی دولت مند کو اسکی دولت فائدہ نہیں دے سکتی۔

چوتھی دُعا

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

اے ہمارے پروردگار ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت بخشی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، بیشک تو تو بہت عطا فرمانے والا ہے۔

قرآن شریف پڑھنے کا بیان

مسئلہ ۱۔ قرآن شریف کو صحیح صحیح پڑھنا واجب ہے۔ ہر حرف کو ٹھیک ٹھیک پڑھے، ہمزہ اور عین میں جو فرق ہے اسی طرح بڑی ح اور ہ میں اور ذ ظ ض میں اور س ص ث میں ٹھیک نکال کے پڑھے۔ ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف نہ پڑھے (جزری) مسئلہ ۲۔ اگر کسی سے کوئی حرف نہیں نکلتا جیسے ح کی جگہ ہ پڑھتا ہے یا عین نہیں نکلتا یا ث س ص سب کو سین ہی پڑھتا ہے تو صحیح پڑھنے کی مشق کرنا لازم ہے اگر صحیح پڑھنے کی محنت نہ کرے گا تو گنہگار ہوگا اور اس کی کوئی نماز صحیح نہ ہوگی۔ البتہ اگر محنت سے بھی درستی نہ ہو تو لاچاری ہے (کبیری، درمختار) مسئلہ ۳۔ قرأت میں اتنی آواز درکار ہے کہ اگر کوئی مانع نہ ہو مثل ثقل سماعت شور وغل تو خود سن سکے اگر اتنی آواز بھی نہ ہو تو نماز نہ ہوگی۔ اسی طرح ہر موقع تکلم میں اِسْمَاع لِنَفْسِہٖ ضروری ہے مثل طلاق عتاق، ذبح، بیع وشراء وغیرہ وغیرہ کے (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۴۔ فجر ومغرب وعشاء کی دو پہلی میں اور جمعہ وعیدین وتراویح اور وتر

Marfat.com

رمضان کی سب میں امام پر جہر واجب ہے اور مغرب کی تیسری اور عشاء کی تیسری چوتھی اور ظہر و عصر کی تمام رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے (در مختار وغیرہ) مسئلہ ۵ جہر کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے لوگ یعنی وہ کہ صف اوّل میں ہیں سن سکیں یہ ادنٰے درجہ ہے اور اعلٰے کے لئے کوئی حد مقرر نہیں اور آہستہ یہ کہ خود سن سکے (عامہ کتب) مسئلہ ۶ اس طرح پڑھنا کہ فقط دو ایک آدمی جو اس کے قریب ہیں سن سکیں جہر نہیں بلکہ آہستہ ہے (در مختار) مسئلہ ۷ حاجت سے زیادہ اس قدر بلند آواز سے پڑھنا کہ اپنے یا دوسرے کے لیے باعث تکلیف ہو مکروہ ہے (رد المحتار) مسئلہ ۸ آہستہ پڑھ رہا تھا کہ دوسرا شخص شامل ہو گیا تو جو باقی ہے اُسے جہر سے پڑھے اور جو پڑھ چکا ہے اس کا اعادہ نہیں (رد المحتار) مسئلہ ۹ ایک بڑی آیت جیسے آیت الکرسی یا آیت مداینہ اگر ایک رکعت میں اس میں کا بعض پڑھا اور دوسری میں بعض تو جائز ہے جب کہ ہر رکعت میں جتنا پڑھا بقدر تین آیت کے ہو (عالمگیری) مسئلہ ۱۰ دن کے نوافل میں آہستہ پڑھنا واجب ہے اور رات کے نوافل میں اختیار ہے اگر تنہا پڑھے اور جماعت سے رات کے نفل پڑھے تو جہر واجب ہے (در مختار) مسئلہ ۱۱ جہری نمازوں میں منفرد کو اختیار ہے اور افضل جہر ہے جبکہ ادا پڑھے اور جب قضا ہے تو آہستہ پڑھنا واجب ہے (در المختار) مسئلہ ۱۲ جہری کی قضا اگرچہ دن میں ہو امام پر جہر واجب ہے اور سرّی کی قضا میں آہستہ پڑھنا واجب ہے اگرچہ رات میں ادا کرے (عالمگیری، در مختار) مسئلہ ۱۳ چار رکعتی فرض کی پہلی دونوں رکعتوں میں سورت بھول گیا تو پچھلی رکعتوں میں پڑھنا واجب ہے اور ایک میں بھول گیا تو تیسری یا چوتھی میں پڑھے اور مغرب کی پہلی دونوں میں بھول گیا تو تیسری میں پڑھے اور ایک رکعت کی قرأت سورت جاتی رہی

Marfat.com

اور ان سب سورتوں میں فاتحہ کے ساتھ پڑھے جہری نماز ہو تو فاتحہ و سورت جہراً ورنہ آہستہ اور سب صورتوں میں سجدہ سہو کرے اور قصداً چھوڑی تو اعادہ کرے (در مختار، رد المحتار) مسئلہ ۱۴ سورت ملانا بھول گیا رکوع میں یاد آیا تو کھڑا ہو جائے اور سورت ملائے پھر رکوع کرے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے۔ اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی۔ (در مختار) مسئلہ ۱۵ فرض کی پہلی رکعتوں میں فاتحہ بھول گیا تو پچھلی رکعتوں میں اس کی قضا نہیں اور رکوع سے پیشتر یاد آیا تو فاتحہ پڑھ کر پھر سورت پڑھے یونہی اگر رکوع میں یاد آیا تو قیام کی طرف عود کرے اور فاتحہ و سورت پڑھے پھر رکوع کرے اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا نماز نہ ہوگی (در مختار، رد المحتار) مسئلہ ۱۶ ایک آیت کا حفظ کرنا ہر مسلمان مکلف پر فرض عین ہے اور پورے قرآن مجید کا حفظ کرنا فرض کفایہ اور سورت فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کی مثل مثلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا حفظ واجب عین ہے (در مختار) مسئلہ ۱۷ بقدر ضرورت مسائل فقہ کا جاننا فرضِ عین ہے اور حاجت سے زیادہ سیکھنا حفظ جمیع قرآن سے افضل ہے (رد المحتار) مسئلہ ۱۸ سفر میں اگر امن و قرار ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں سُورۂ بروج یا اس کی مثل سورتیں پڑھے اور عصر و عشاء میں اس سے چھوٹی اور مغرب میں قصار مفصل کی چھوٹی سورتیں اور جلدی ہو تو ہر نماز میں جو چاہے پڑھے (عالمگیری) مسئلہ ۱۹ اضطراری حالت میں مثلاً وقت جاتے رہنے یا دشمن یا چور کا خوف ہو تو بقدر حال پڑھے خواہ سفر میں ہو یا حضر میں مثلاً فجر کا وقت اتنا تنگ ہے کہ صرف ایک ایک آیت پڑھ سکتا ہے تو یہی کرے (در مختار، رد المحتار) مگر بعد بلندی آفتاب اس نماز کا اعادہ کرے (بہار شریعت) مسئلہ ۲۰ سُنتِ فجر میں جماعت جانے کا خوف ہو تو

Marfat.com

صرف واجبات پر اقتصار کرے ثنا و تعوذ کو ترک کرے اور رکوع و سجود میں ایک بار تسبیح پر اکتفا کرے (ردالمحتار) مسئلہ ۲۱ حضر میں جبکہ وقت تنگ نہ ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں طوال مفصل پڑھے اور عصر و عشاء میں اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل اور ان سب میں امام و منفرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے (درمختار وغیرہ) **فائدہ** حجرات سے آخر تک قرآن مجید کی سورتوں کو مفصل کہتے ہیں اس کے یہ تین حصے ہیں سورہ حجرات سے بروج تک طوال مفصل اور بروج سے لم یکن تک اوساط مفصل اور لم یکن سے آخر قرآن مجید تک قصار مفصل، مسئلہ ۲۲ عصر کی نماز وقت مکروہ میں ادا کرے جب کہ صواب یہ ہے کہ قرأت مسنونہ کو پورا کرے جبکہ وقت میں تنگی نہ ہو (عالمگیری)، مسئلہ ۲۳ وتر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ دوسری میں قل یاایھا الکفرون تیسری میں قل ھو اللہ احد پڑھی ہے لہذا کبھی تبرکاً انہیں پڑھے (عالمگیری) اور کبھی پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ کی جگہ انا انزلنا، مسئلہ ۲۴ قرأت مسنونہ پر زیادت نہ کرے جب کہ مقتدیوں پر گراں ہو اور شاق نہ ہو تو زیادت قلیلہ میں حرج نہیں (ردالمحتار)، مسئلہ ۲۵ فرضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قرأت کرے اور تراویح میں متوسط انداز پر اور رات کے نوافل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم از کم مد کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اس کو ادا کرے ورنہ حرام ہے اس لئے کہ ترتیل سے قرآن پڑھنے کا حکم ہے (درمختار، ردالمحتار) مسئلہ ۲۶ سات قرأتیں جائز ہیں مگر اولیٰ یہ ہے کہ عوام جس سے ناآشنا ہوں وہ نہ پڑھے کہ اس میں ان کے دین کا تحفظ ہے جیسے ہمارے یہاں قرأت امام عاصم بروایت حفص رائج ہے لہذا یہی پڑھے (درمختار، ردالمحتار) مسئلہ ۲۷ فجر کی پہلی رکعت

Marfat.com

کو بہ نسبت دوسری کے دراز کرنا مسنون ہے اور اس کی مقدار یہ رکھی گئی ہے کہ پہلی میں دو تہائی دوسری میں ایک تہائی (عالمگیری) مسئلہ ۲۸ اگر فجر کی پہلی رکعت میں طول فاحش کیا مثلاً پہلی میں چالیس آیتیں دوسری میں تین تو بھی مضائقہ نہیں مگر بہتر نہیں (ردالمحتار) مسئلہ ۲۹ بہتر یہ ہے کہ اور نمازوں میں بھی پہلی رکعت کی قرأت دوسری سے قدرے زیادہ ہو یہی حکم جمعہ وعیدین کا بھی ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ ۳۰ سُنن ونوافل میں دونوں رکعتوں میں برابر کی سورتیں پڑھے (منیہ) مسئلہ ۳۱ دوسری رکعت کی قرأت پہلی سے طویل کرنا مکروہ ہے بلکہ بیّن فرق معلوم ہوتا ہو اور اس کی مقدار یہ ہے کہ اگر دونوں سورتوں کی آیتیں برابر ہوں تو بتین آیت کی زیادتی سے کراہت ہے اور چھوٹی بڑی ہوں تو آیتوں کی تعداد کا اعتبار نہیں بلکہ حروف کلمات کا اعتبار ہے اگر کلمات وحروف میں بہت تفاوت ہو کراہت ہے اگرچہ آیتیں گنتی میں برابر ہوں مثلاً پہلی رکعت میں اَلَمْ نَشْرَحْ پڑھی اور دوسری میں لَمْ یَکُنْ تو کراہت ہے اگرچہ دونوں میں آٹھ آٹھ آیتیں ہیں، (درمختار، ردالمحتار) مسئلہ ۳۲ جمعہ وعیدین کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ دوسری میں ھَلْ اَتٰکَ پڑھنا سُنت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے یہ اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے (درمختار، ردالمحتار) مسئلہ ۳۳ سورتوں کا معین کرلینا کہ اس نماز میں ہمیشہ وہی سورت پڑھا کرے مکروہ ہے مگر جو سورتیں احادیث میں وارد ہیں ان کو کبھی کبھی پڑھ لینا مستحب ہے مگر مداومت نہ کرے کہ کوئی واجب نہ گمان کرلے (درمختار، ردالمحتار) مسئلہ ۳۴ فرض نماز میں آیت ترغیب (جس میں ثواب کا بیان ہے) وترہیب (جس میں عذاب کا ذکر ہے) پڑھے تو مقتدی وامام اس کے ملنے اور اس سے بچنے کی دُعا نہ کریں نوافل یا جماعت کا بھی یہی حکم ہے ہاں نفل تنہا پڑھتا ہو تو دعا کرسکتا ہے (درمختار، ردالمحتار) مسئلہ ۳۵

Marfat.com

دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کی تکرار مکروہ تنزیہی ہے جبکہ کوئی مجبوری نہ ہو اور مجبوری ہو تو بالکل کراہت نہیں مثلاً پہلی رکعت میں پوری قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھی تو اب دوسری میں بھی یہی پڑھے یا دوسری میں بلا قصد وہی پہلی سورت شروع کر دی یا دوسری سورت یاد نہیں آتی تو وہی پہلی پڑھے (ردالمختار)
مسئلہ ۳۶ نوافل کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کو مکرر پڑھنا یا ایک رکعت میں اسی سورت کو بار بار پڑھنا بلا کراہت جائز ہے (غنیہ) مسئلہ ۳۷ ایک رکعت میں پورا قرآن مجید ختم کر لیا تو دوسری میں سورہ فاتحہ کے بعد الٓمّٓ سے شروع کرے (عالمگیری) مسئلہ ۳۸ فرائض کی پہلی رکعت میں چند آیتیں پڑھیں اور دوسری میں دوسری جگہ سے چند آیتیں پڑھیں اگرچہ اسی سورت کی ہوں تو اگر درمیان میں دو یا زیادہ آیتیں رہ گئیں تو حرج نہیں مگر بلا ضرورت ایسا نہ کرے اور ایک ہی رکعت میں چند آیتیں پڑھیں پھر کچھ چھوڑ کر دوسری جگہ سے پڑھا تو مکروہ ہے اور بھول کر ایسا ہوا تو لوٹے اور چھوٹی ہوئی آیتیں پڑھے (ردالمختار)
مسئلہ ۳۹ پہلی رکعت میں کسی سورت کا آخر پڑھا اور دوسری میں کوئی چھوٹی سورت مثلاً پہلی میں اَفَحَسِبْتُمْ اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تو حرج نہیں (عالمگیری) مسئلہ ۴۰ فرض کی ایک رکعت میں دو سورت نہ پڑھے اور منفرد پڑھ لے تو حرج بھی نہیں بشرطیکہ ان دونوں سورتوں میں فاصلہ نہ ہو اور اگر بیچ میں ایک یا چند سورتیں چھوڑ دیں تو مکروہ ہے (ردالمختار) مسئلہ ۴۱ پہلی رکعت میں کوئی سورت پڑھی اور دوسری میں ایک چھوٹی سورت درمیان سے چھوڑ کر پڑھی تو مکروہ ہے اور اگر وہ درمیان کی سورت بڑی ہے کہ اس کو پڑھے تو دوسری کی قرأت پہلی سے طویل ہو جائے گی تو حرج نہیں جیسے وَالتِّیْنِ کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنَا پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور اِذَا جَآءَ کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

Marfat.com

پڑھنا نہ چاہیئے (درمختار وغیرہ) مسئلہ ۴۲ قرآن مجید اُلٹا پڑھنا کہ دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت پڑھے یہ مکروہ تحریمی ہے مثلاً پہلی میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھی اور دوسری میں اَلَمْ تَرَ کَیْفَ۔ (درمختار) اس کے لئے سخت وعید آئی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ فرماتے ہیں جو قرآن اُلٹ کر پڑھتا ہے کیا خوف نہیں کرتا کہ اللہ اس کا دل اُلٹ دے اور بھول کر ہو تو نہ گناہ نہ سجدۂ سہو (بہارِ شریعت) مسئلہ ۴۳ بچوں کی آسانی کے لئے پارہ عم خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا جائز ہے (ردالمحتار) مسئلہ ۴۴ بھول کر دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کر دی یا ایک چھوٹی سورت کا فاصلہ ہوگیا پھر یاد آیا تو جو شروع کر چکا ہے اسی کو پورا کرے اگرچہ ایک ہی حرف پڑھا ہو مثلاً پہلی میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھی اور دوسری میں اَلَمْ تَرَ کَیْفَ یا تَبَّتْ شروع کر دی اب یاد آنے پر اسی کو ختم کرے چھوڑ کر اِذَا جَآءَ پڑھنے کی اجازت نہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ ۴۵ بہ نسبت ایک بڑی آیت کے تین چھوٹی آیتوں کا پڑھنا بہتر ہے اور جزو سورت اور پوری سورت میں افضل وہ ہے جس میں زیادہ آیتیں ہوں (درمختار) مسئلہ ۴۶ رکوع کے لئے تکبیر کہی مگر ابھی رکوع میں نہ گیا تھا یعنی گھٹنوں تک ہاتھ پہنچنے کے قابل نہ جھکا تھا کہ اور زیادہ پڑھنے کا ارادہ ہوا تو پڑھ سکتا ہے کچھ حرج نہیں (عالمگیری)

مسائلِ قرأت بیرونِ نماز

مسئلہ ۴۷ قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا، زبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور ہاتھ سے اس کا چھونا بھی یہ سب عبادت ہیں (عامہ کتب) مسئلہ ۴۸ مستحب یہ ہے کہ باوضو قبلہ رو اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کرے

Marfat.com

اور شروع تلاوت میں اعوذ پڑھنا واجب ہے اور ابتدائے سورت میں بسم اللہ سنت ورنہ مستحب اور اگر جو آیت پڑھنا چاہتا ہے اس کی ابتداء میں ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے جیسے هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ تو اس سورت میں اعوذ کے بعد بسم اللہ پڑھنے کا استحباب مؤکدہ ہے، درمیان میں کوئی دنیوی کام کرے تو اعوذ باللہ بسم اللہ پھر پڑھ لے اور دینی کام کیا مثلاً سلام یا اذان کا جواب دیا یا سبحان اللہ اور کلمہ طیبہ وغیرہ اذکار پڑھے اعوذ باللہ پھر پڑھنا اس کے ذمے نہیں (غنیہ وغیرہ) مسئلہ ۴۹ سورہ برأت سے اگر تلاوت شروع کی تو اعوذ باللہ بسم اللہ کہہ لے اور جو اس سے پہلے تلاوت شروع کی اور سورت برأت آگئی تو تسمیہ پڑھنے کی حاجت نہیں (غنیہ) مسئلہ ۵۰ گرمیوں میں صبح کو قرآن مجید ختم کرنا بہتر ہے اور جاڑوں میں اول شب کو کہ حدیث میں ہے جس نے شروع دن میں قرآن ختم کیا شام تک فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اس حدیث کو دارمی نے سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا تو گرمیوں میں چونکہ دن بڑا ہوتا ہے تو صبح کے ختم کرنے میں استغفار ملائکہ زیادہ ہوگی اور جاڑوں میں راتیں بڑی ہوتی ہیں تو شروع رات میں ختم کرنے سے استغفار زیادہ ہوگی (غنیہ) مسئلہ ۵۱ تین دن سے کم میں قرآن کا ختم خلاف اولیٰ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تین رات سے کم میں قرآن پڑھا اس نے قرآن کو نہیں سمجھا (یعنی قرآن کے مفہوم کو وہ اچھی طرح نہیں سمجھا) اس حدیث کو ترمذی و ابو داؤد و نسائی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ مسئلہ ۵۲ جب ختم ہو تو تین بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد پڑھنا بہتر ہے اگرچہ تراویح میں ہو، البتہ اگر فرض نماز میں ختم کرے تو ایک بار سے زیادہ نہ پڑھے (غنیہ وغیرہ) مسئلہ ۵۳ لیٹ کر قرآن پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ پاؤں سمٹے ہوں

Marfat.com

اور منہ کھلا ہو یونہی چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے جب کہ دل نہ بٹے ورنہ مکروہ ہے (غنیہ) مسئلہ ۵۴ غسل خانہ اور مواضع نجاست میں قرآن مجید پڑھنا ناجائز ہے (غنیہ) مسئلہ ۵۵ جب بلند آواز سے قرآن پڑھا تو تمام حاضرین پر سننا فرض ہے جبکہ وہ مجمع بغرض سننے کے حاضر ہو ورنہ ایک کا سننا کافی ہے اگرچہ اور اپنے کام میں ہوں (غنیہ وغیرہ) مسئلہ ۵۶ مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے اکثر تیجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے اگرچہ چند پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ ۵۷ بازاروں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں بلند آواز سے پڑھنا ناجائز ہے لوگ نہ سنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اس نے پڑھنا شروع کر دیا ہو، اور اگر وہ جگہ کام کرنے کے لئے مقرر نہ ہو تو اگر پہلے پڑھنا اس نے شروع کیا اور لوگ نہیں سنتے تو لوگوں پر گناہ اور اگر کام شروع کرنے کے بعد اس نے پڑھنا شروع کیا تو اس پر گناہ (غنیہ) مسئلہ ۵۸ جہاں کوئی شخص علم دین پڑھا رہا ہے یا طالب علم، علم دین کی تکرار کرتے یا مطالعہ کر رہے ہوں وہاں بھی بلند آواز سے پڑھنا منع ہے (غنیہ) مسئلہ ۵۹ قرآن مجید سننا تلاوت کرنے اور نفل پڑھنے سے افضل ہے (غنیہ) مسئلہ، تلاوت کرنے میں کوئی شخص معظم دینی بادشاہ اسلام یا عالم دین یا پیر یا استاد یا باپ آجائے تو تلاوت کرنے والا اس کی تعظیم کو کھڑا ہو سکتا ہے (غنیہ) مسئلہ ۶۰ عورت کو عورت سے قرآن مجید پڑھنا غیر محرم نابینا سے پڑھنے سے بہتر ہے کہ اگرچہ وہ اسے دیکھتا نہیں مگر آواز تو سنتا ہے اور عورت کی آواز بھی عورت ہے یعنی غیر محرم کو بلا ضرورت سنانے کی اجازت نہیں (غنیہ) مسئلہ ۶۱ قرآن مجید پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے

Marfat.com

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری امت کے ثواب میرے روبرو پیش کئے گئے یہاں تک کہ مسجد سے کوڑا اور خاک نکالنے اور صفائی کرنے کا ثواب بھی اور پیش کئے گئے میرے سامنے میری اُمت کے گناہ۔ ان گناہوں میں مجھ کو اس سے بڑا کوئی گناہ نظر نہیں آیا کہ کسی کو قرآن کی کوئی سورت یا آیت یاد ہو، پھر اُس نے اس کو بھلا دیا ہو، اس حدیث کو ترمذی و ابو داؤد نے روایت کیا دوسری روایت میں ہے جو قرآن مجید پڑھ کر بھول جائے قیامت کے دن کوڑھی ہو کر آئے گا۔ اس حدیث کو ابو داؤد و دارمی نے روایت کیا اور قرآن مجید میں ہے کہ اندھا ہو کر اٹھے گا۔ مسئلہ ۶۲ جو شخص غلط پڑھتا ہو تو سننے والے پر واجب ہے کہ بتا دے بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ و حسد پیدا نہ ہو (غنیہ) اسی طرح اگر کسی کا مصحف شریف اپنے پاس عاریت ہے اگر اس میں کتابت کی غلطی دیکھے بتا دینا واجب ہے۔ مسئلہ ۶۳ قرآن مجید نہایت باریک قلم سے لکھ رہا ہو کر دینا جیسا کہ آجکل تعویذی قرآن چھپتے ہیں مکروہ ہے کہ اس میں تحقیر کی صورت ہے (غنیہ) بلکہ حمائل بھی نہ چاہیئے (بہار شریعت) مسئلہ ۶۴ قرآن مجید جہر آواز سے پڑھنا افضل ہے جبکہ کسی نمازی یا مریض یا سوتے کو ایذا نہ پہنچے (غنیہ) مسئلہ ۶۵ دیواروں اور محرابوں پر قرآن مجید لکھنا اچھا نہیں اور مصحف شریف کو مطلا کرنے میں حرج نہیں (غنیہ) بلکہ بہ نیت تعظیم مستحب ہے (بہار شریعت)

امامت و جماعت کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔ نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا واجب ہے۔ حدیث

Marfat.com

ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار ہوتا ہے اور ترک جماعت کا عادی سخت گنہگار اور سزا کا مستحق ہے۔ جمعہ وعیدین میں جماعت شرط ہے اور تراویح میں سُنّت کفایہ کہ محلہ کے چند لوگوں نے باجماعت پڑھ لی تو سب کے ذمہ سے ساقط ہو گئی اگر کسی نے بھی جماعت قائم نہ کی تو سب نے بُرا کیا۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ ثواب ہے جماعت مسجد کے علاوہ گھر میں اور ہر اس جگہ پر جہاں ایک سے زیادہ نمازی ہوں ہو سکتی ہے ہاں مسجد کا ثواب زیادہ ہے۔ سب سے زیادہ استحقاق امامت اس شخص کو ہے جو نماز کے مسائل خوب جانتا ہو بشرطیکہ ظاہراً اس میں کوئی فسق وغیرہ کی بات نہ ہو، اور جس قدر قرأت مسنون ہے اسے یاد ہو اور قرآن صحیح پڑھتا ہو پھر وہ شخص جو قرآن مجید اچھا پڑھتا ہو یعنی قرأت کے قواعد کے موافق پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ عمر رکھتا ہو پھر وہ شخص جو سب میں زیادہ خلیق ہو پھر وہ شخص جو سب میں زیادہ خوبصورت ہو، پھر وہ شخص جو سب میں زیادہ شریف ہو پھر وہ شخص جس کی آواز سب سے عمدہ ہو پھر وہ شخص جو عمدہ لباس پہنے ہو پھر وہ شخص جس کا سر سب سے بڑا ہو مگر تناسب کے ساتھ، پھر وہ شخص جو مقیم ہو بہ نسبت مسافروں کے پھر وہ شخص جو اصلی آزاد ہو پھر وہ شخص جس نے حدثِ اصغر سے تیمّم کیا ہو بہ نسبت اس کے جس نے حدثِ اکبر سے تیمّم کیا ہو، اور بعض کے نزدیک حدثِ اکبر سے تیمّم کرنے والا مقدم ہے اور جس شخص میں دو وصف پائے جائیں وہ زیادہ مستحق ہے بہ نسبت اس کے جس میں ایک ہی وصف پایا جاتا ہو مثلاً وہ شخص جو نماز کے مسائل بھی جانتا ہو، اور قرآن مجید بھی اچھا پڑھتا ہو زیادہ مستحق ہے بہ نسبت اس کے جو صرف نماز کے مسائل جانتا ہو اور قرآن مجید اچھا نہ پڑھتا ہو۔ اگر کئی ایسے شخص ہوں جو امامت کی لیاقت میں برابر ہوں تو قرعہ ڈالا جائے جس کے نام

Marfat.com

کا قرعہ نکلے وہ امامت کرے یا ان میں سے جماعت جس کو منتخب کرے وہ امام ہو اور جماعت میں اختلاف ہو تو جس طرف زیادہ لوگ ہوں وہ امام ہو اور اگر جماعت سے کسی ایسے شخص کے ہوتے ہوئے جو امامت کے زیادہ لائق ہے کسی ایسے شخص کو امام بنا دیا جو اس سے کم لیاقت رکھتا ہو تو بُرا کیا مگر گنہگار نہ ہوئے (در مختار وغیرہ) بدمذہب کہ جس کی بدمذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو اور فاسق معلن جیسے شرابی، جواری، زنا کار، سود خوار، چغل خور وغیرہم جو کبیرہ گناہ علی الاعلان کرتے ہیں ان کو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے (در مختار، ردالمحتار وغیرہما) غلام، دہقانی، اندھے، ولد الزنا، امرد، کوڑھی، فالج کی بیماری والے برص والے کی جس کا برص ظاہر ہو، سفیہ (یعنی بے وقوف کہ تصرفات مثلاً بیع و شراء میں دھوکے کھاتا ہو) کی امامت مکروہ تنزیہی ہے اور کراہیت اس وقت ہے کہ جماعت میں اور کوئی ان سے بہتر ہو اور اگر یہی مستحق امامت ہیں تو کراہت نہیں اور اندھے کی امامت میں تو خفیف کراہت ہے (در مختار، غنیہ)

جماعت کے واجب ہونے کی شرطیں

۱۔ مرد ہونا، عورتوں پر جماعت واجب نہیں ۲۔ بالغ ہونا نابالغ بچوں پر جماعت واجب نہیں ۳۔ آزاد ہونا، غلام پر جماعت واجب نہیں ۴۔ تمام عذروں سے خالی ہونا۔ ان عذروں کی حالت میں جماعت واجب نہیں مگر ادا کرے تو بہتر ہے نہ ادا کرنے میں ثواب جماعت سے محروم رہے گا (شامی و بحر الرائق)

ترکِ جماعت کے اعذار

یہ چودہ ہیں۔ ۱۔ لباس بقدر ستر عورت کے نہ پایا جانا۔ ۲۔ مسجد کے راستے میں سخت کیچڑ ہو کہ چلنا سخت دشوار ہو، امام ابو یوسفؒ نے حضرت امام اعظمؒ

Marfat.com

سے پوچھا کہ کیچڑ وغیرہ کی حالت میں جماعت کے لئے آپ کیا حکم دیتے ہیں فرمایا کہ جماعت کا چھوڑنا مجھے پسند نہیں ۳۔ پانی بہت زور سے برستا ہو ایسی حالت میں امام محمدؒ نے موطا میں لکھا ہے کہ اگرچہ نہ جانا جائز ہے مگر بہتر یہی ہے کہ جماعت سے جاکر نماز پڑھے ۴۔ سردی سخت ہو اور باہر نکلنے میں یا مسجد تک جانے میں کسی بیماری کے پیدا ہو جانے کا یا بڑھ جانے کا خوف ہو ۵۔ مسجد جانے میں مال و اسباب کے چوری ہو جانے کا خوف ہو۔ ۶۔ مسجد جانے میں کسی دشمن کے مل جانے کا خوف ہو ۷۔ مسجد جانے میں کسی قرض خواہ کے ملنے اور اس سے تکلیف پہنچنے کا خوف ہو بشرطیکہ اس کے قرض کے ادا کرنے پر قادر نہ ہو اور اگر قادر ہو تو وہ ظالم سمجھا جائے گا اور اس کو ترک جماعت کی اجازت نہ ہوگی ۸۔ اندھیری رات ہو کہ راستہ نہ دکھلائی دیتا ہو لیکن اگر روشنی کا سامان خدا نے دیا ہو تو جماعت نہ چھوڑنا چاہیئے ۹۔ رات کا وقت ہو اور آندھی بہہ سخت چلتی ہو ۱۰۔ کسی مریض کی تیمارداری کرتا ہو کہ اس کے جماعت میں چلے جانے سے اس مریض کی تکلیف یا وحشت کا خوف ہو ۱۱۔ کھانا تیار ہو یا تیاری کے قریب اور بھوک ایسی لگی ہو کہ نماز میں جی نہ لگنے کا خوف ہو ۱۲۔ پیشاب یا پاخانہ زور کا معلوم ہوتا ہو ۱۳۔ سفر کا ارادہ رکھتا ہو اور خوف ہو کہ جماعت سے نماز پڑھنے میں دیر ہو جائے گی قافلہ نکل جائے گا۔ ریل کا مسئلہ اسی پر قیاس کیا جا سکتا ہے مگر فرق اس قدر ہے کہ وہاں ایک قافلے کے بعد دوسرا قافلہ بہت دنوں میں ملتا ہے اور یہاں ریل ایک دن میں کئی بار جاتی ہے اگر ایک وقت کی ریل نہ ملے تو دوسرے وقت جا سکتا ہے ہاں اگر کوئی ایسا ہی سخت حرج ہوتا ہو تو مضائقہ نہیں۔ ۱۴۔ کوئی ایسی بیماری ہو جس کی وجہ سے چل پھر نہ سکے یا نابینا ہو یا لنجا ہو یا کوئی پیر کٹا ہوا ہو لیکن جو نابینا بے تکلف مسجد تک پہنچ سکے اس کو ترک جماعت نہ چاہیئے۔

(شامی۔ بحرالرائق۔ درمختار۔ عالمگیری)۔

جماعت کے صحیح ہونے کی شرطیں

شرط ۱۔ اسلام، کافر کی جماعت صحیح نہیں (درمختار، شامی) شرط ۲۔ عاقل ہونا، مست، بے ہوش، دیوانے کی جماعت صحیح نہیں (درمختار، شامی)، شرط ۳۔ مقتدی کو نماز کی نیت کے ساتھ امام کے اقتدا کی بھی نیت کرنا یعنی یہ ارادہ دل میں کرنا کہ میں اس امام کے پیچھے فلاں نماز پڑھتا ہوں نیت کا بیان پہلے بہ تفصیل ہو چکا ہے شرط ۴۔ امام اور مقتدی دونوں کے مکان کا متحد ہونا خواہ حقیقۃً متحد ہوں جیسے دونوں ایک ہی مسجد یا ایک ہی گھر میں کھڑے ہوں جبکہ وہ مسجد یا گھر بہت بڑے نہ ہوں کیونکہ بڑی مسجد بڑے گھر کا حکم آگے آئے گا)، یا حکماً متحد ہوں جیسے کسی دریا کے پل پر جماعت قائم کی جائے اور امام پل کے اس پار ہو مگر درمیان میں برابر صفیں کھڑی ہوں تو اس صورت میں اگرچہ امام کے اور ان مقتدیوں کے درمیان میں جو پل کے اس پار ہیں دریا حائل ہے اور اس وجہ سے دونوں کا مکان حقیقۃً متحد نہیں مگر چونکہ درمیان میں برابر صفیں کھڑی ہوئی ہیں اس لئے دونوں کا مکان حکماً متحد سمجھا جائے گا اور اقتدا صحیح ہو جائے گی۔ مسئلہ ۱، اگر مقتدی مسجد کی چھت پر کھڑا ہو اور امام مسجد کے اندر تو درست ہے اس لئے کہ مسجد کی چھت مسجد کے حکم میں ہے اور یہ دونوں مقام حکماً متحد سمجھے جائیں گے۔ اسی طرح اگر کسی کی چھت مسجد سے متصل ہو اور درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو تو وہ بھی حکماً مسجد سے متحد سمجھی جائے گی اور اس کے اوپر کھڑے ہو کر اس امام کی اقتدا کرنا جو مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے درست ہے۔

(عالمگیری) مسئلہ ۲، اگر مسجد بہت بڑی ہو اور اسی طرح اگر گھر بہت بڑا یا جنگل ہو اور امام اور مقتدی کے درمیان اتنا خالی میدان ہو کہ جس میں دو صفیں ہو سکیں

Marfat.com

تو یہ دونوں مقام یعنی جہاں مقتدی کھڑا ہے اور جہاں امام ہے مختلف سمجھے جائیں گے اور اقتدا درست نہ ہوگی (شامی)، مسئلہ ۳ اسی طرح اگر امام اور مقتدی کے درمیان کوئی نہر ہو جس میں ناؤ وغیرہ چل سکے یا کوئی اتنا بڑا حوض ہو جس کی طہارت کا حکم شریعت نے دیا ہو یا کوئی عام رہگذر ہو جس سے بیل گاڑی وغیرہ نکل سکے اور درمیان میں صفیں نہ ہوں تو وہ دونوں متحد نہ سمجھے جائیں گے اور اقتدا درست نہ ہوگی البتہ بہت چھوٹی گلی اگر حائل ہو جس کی برابر تنگ راستہ نہیں ہوتا وہ مانع اقتدا نہیں (شامی)، مسئلہ ۴ اسی طرح اگر دو صفوں کے درمیان میں کوئی ایسی نہر یا ایسا رہگذر واقع ہو جائے تو اس صف کی اقتدا درست نہ ہوگی جو ان چیزوں کے اس پار ہے (شامی)، مسئلہ ۵ پیادے کی اقتدا سوار کے پیچھے یا ایک سوار کی دوسرے سوار کے پیچھے صحیح نہیں اس لئے کہ دونوں کے مکان متحد نہیں ہاں اگر ایک ہی سواری پر دونوں سوار ہوں تو درست ہے (در مختار)

شرط ۵۔ مقتدی اور امام دونوں کی نماز کا مغایر نہ ہونا۔ اگر مقتدی کی نماز امام کی نماز سے مغایر ہوگی تو اقتدا درست نہ ہوگی مثلاً امام ظہر کی نماز پڑھتا ہو اور مقتدی عصر کی نماز کی نیت کرے یا امام کل کی ظہر کی قضا پڑھتا ہو اور مقتدی آج کے ظہر کی ہاں اگر دونوں کل کے ظہر کی قضا پڑھتے ہوں یا دونوں آج ہی کے ظہر کی قضا پڑھتے ہوں تو درست ہے۔ البتہ اگر امام فرض پڑھتا ہو اور مقتدی نفل تو اقتدا صحیح ہے اس لئے کہ امام کی نماز قوی ہے (در مختار، شامی)

مسئلہ ۶ مقتدی اگر تراویح پڑھنا چاہے اور امام نفل پڑھتا ہو تب بھی اقتدا نہ ہوگی کیونکہ امام کی نماز ضعیف ہے (شامی) شرط ۶۔ امام کی نماز کا صحیح ہونا اگر امام کی نماز فاسد ہوگی تو سب مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی خواہ یہ فساد نماز ختم ہونے سے پہلے معلوم ہو جائے یا بعد ختم ہونے کے مثل اس کے کہ

Marfat.com

امام کے کپڑوں میں نجاست غلیظہ ایک درم سے زیادہ تھی اور بعد نماز ختم ہونے کے یا اثنائے نماز میں معلوم ہوئی یا امام کو وضو نہ تھا اور بعد نماز کے یا اثنائے نماز میں اس کو خیال آیا۔ (درمختار، شامی)

مسئلہ ۴ امام کی نماز اگر کسی وجہ سے فاسد ہو گئی ہو اور مقتدیوں کو معلوم نہ ہو تو امام پر ضروری ہے کہ اپنے مقتدیوں کو حتی الامکان اس کی اطلاع کر دے تاکہ وہ لوگ اپنی نمازوں کا اعادہ کر لیں۔ خواہ آدمی کے ذریعہ سے کی جائے یا خط کے ذریعہ سے (مراقی الفلاح۔ شامی) شرط ۷۔ مقتدی کا امام سے آگے نہ کھڑا ہونا خواہ برابر کھڑا ہو یا پیچھے۔ اگر مقتدی امام سے آگے کھڑا ہو تو اس کی اقتداء درست نہ ہوگی۔ امام سے آگے کھڑا ہونا اس وقت سمجھا جائے گا کہ جب مقتدی کی ایڑی امام کی ایڑی سے آگے ہو جائے۔ اگر ایڑی آگے نہ ہو اور انگلیاں آگے بڑھ جائیں خواہ پیر کے بڑے ہونے کے سبب سے یا انگلیوں کے لمبے ہونے کی وجہ سے تو یہ آگے کھڑا ہونا نہ سمجھا جائے گا اور اقتداء درست ہو جائے گی (شامی)

شرط ۸۔ مقتدی کو امام کے انتقالات مثل رکوع قومے سجدوں اور قعدوں وغیرہ کا علم ہونا خواہ امام کو دیکھ کر یا اس کی یا کسی مکبر (تکبیر کہنے والے) کی آواز سن کر یا کسی مقتدی کو دیکھ کر۔ اگر مقتدی کو امام کے انتقالات کا علم نہ ہو خواہ کسی چیز کے حائل ہونے کے سبب سے یا اور کسی وجہ سے تو اقتداء صحیح نہ ہوگی اور اگر کوئی حائل مثل پردے یا دیوار وغیرہ کے ہو مگر انتقالات معلوم ہوتے ہوں تو اقتداء درست ہے (درمختار و شامی)

مسئلہ ۵ اگر امام کا مسافر یا مقیم ہونا معلوم نہ ہو لیکن قرائن سے اس کے مقیم ہونے کا خیال ہو یعنی یہ کہ وہ شہر یا گاؤں کے اندر ہو اور نماز پڑھاوے مسافر کی سی یعنی چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دے اور مقتدی کو اس سلام سے امام کے متعلق سہو کا شبہ ہو تو اس مقتدی کو اپنی چار رکعتیں پوری کر لینے کے بعد امام

Marfat.com

کی حالت کی تحقیق کرنا واجب ہے کہ امام کو سہو ہوا یا وہ مسافر ہے۔ اگر تحقیق سے مسافر ہونا معلوم ہوا تو نماز صحیح ہوگئی اور اگر سہو کا ہونا متحقق ہوا تو نماز کا اعادہ کرے اور اگر کچھ تحقیق نہیں کیا مگر مقتدی اس شُبہ کی حالت میں نماز پڑھ کر چلا گیا تو اس صورت میں بھی اس پر نماز کا اعادہ واجب ہے (شامی)

مسئلہ ۹ اگر امام کے متعلق مقیم ہونے کا خیال ہے مگر وہ نماز شہر یا گاؤں میں نہیں پڑھا رہا بلکہ شہر یا گاؤں سے باہر پڑھا رہا ہے اور اس نے چار رکعت والی نماز مسافر کی سی پڑھائی اور مقتدی کو امام کے سہو کا شُبہ ہوا اس صورت میں بھی مقتدی اپنی چار رکعت پوری کرلے اور بعد نماز کے امام کا حال معلوم کر لے تو اچھا ہے اگر نہ معلوم کرے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ شہر یا گاؤں سے باہر امام کا مسافر ہونا ہی ظاہر ہے اور اس کے متعلق مقتدی کا یہ خیال کہ شاید اس کو سہو ہوا ہے ظاہر کے خلاف ہے لہٰذا اس صورت میں تحقیق حال ضروری نہیں اسی طرح اگر امام چار رکعت والی نماز شہر یا گاؤں میں پڑھائے یا جنگل وغیرہ میں اور کسی مقتدی کو اس کے متعلق مسافر ہونے کا شُبہ ہو لیکن امام نے پوری چار رکعت پڑھائیں تب بھی مقتدی کو بعد نماز کے تحقیق حال امام واجب نہیں اور فجر اور مغرب کی نماز میں کسی وقت بھی امام کے مسافر یا مقیم ہونے کی تحقیق ضروری نہیں کیونکہ ان نمازوں میں مقیم و مسافر سب برابر ہیں خلاصہ یہ کہ اس تحقیق کی ضرورت صرف ایک صورت میں ہے جبکہ امام شہر یا گاؤں میں یا کسی جگہ چار رکعت کی نماز میں دو رکعت پڑھائے اور مقتدی کو امام پر سہو کا شبہ ہو۔ (شامی)

شرط ۹۔ مقتدی کو تمام ارکان میں سوا قرأت کے امام کا شریک رہنا خواہ امام کے ساتھ ادا کرے یا اس کے بعد یا اس سے پہلے بشرطیکہ اسی رکن

Marfat.com

کے اخیر تک امام اس کا شریک ہو جائے۔ پہلی صورت کی مثال امام کے ساتھ ہی رکوع سجدہ وغیرہ کرے۔ دوسری صورت کی مثال امام رکوع کر کے کھڑا ہو جائے اس کے بعد مقتدی رکوع کرے۔ تیسری صورت کی مثال امام سے پہلے رکوع کرے مگر رکوع کرنے میں اتنی دیر تک رہے کہ امام کا رکوع اس سے مل جائے (شامی) مسئلہ ۱۔ اگر کسی رکن میں امام کی شرکت نہ کی جائے مثلاً امام رکوع کرے اور مقتدی رکوع نہ کرے یا امام دو سجدے کرے اور مقتدی ایک ہی سجدہ کرے یا کسی رکن کی ابتدا امام سے پہلے کی جائے اور اخیر تک امام اس میں شریک نہ ہو مثلاً مقتدی امام سے پہلے رکوع میں جائے اور قبل اس کے کہ امام رکوع کرے کھڑا ہو جائے ان دونوں صورتوں میں اقتدا درست نہ ہوگی (شامی) شرط ۱۰۔ مقتدی کی حالت کا امام سے کم یا برابر ہونا مثال ۱۔ قیام کرنے والے کی اقتدا قیام سے عاجز کے پیچھے درست ہے شرع میں معذور کا قعود بمنزلہ قیام کے ہے ۲۔ تیمم کرنے والے کے پیچھے خواہ وضو کا ہو یا غسل کا وضو اور غسل کرنے والے کی اقتدا درست ہے اس لیے کہ تیمم اور وضو اور غسل کا حکم طہارت میں یکساں ہے کوئی کسی سے کم زیادہ نہیں (در مختار، عالمگیری و شامی) ۳۔ مسح کرنے والے کے پیچھے خواہ موزوں پر کرتا ہو یا پٹی پر دھونے والے کی اقتدا درست ہے اس لئے کہ مسح کرنا اور دھونا دونوں ایک ہی درجے کی طہارت ہیں کسی کو کسی پر فوقیت نہیں (در مختار، شامی و عالمگیری) ۴۔ معذور کی اقتدا معذور کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ دونوں ایک ہی عذر میں مبتلا ہوں مثلاً دونوں کو سلسل بول ہو یا دونوں کو خروج ریح کا مرض (در مختار، عالمگیری و شامی) ۵۔ اُمّی کی اقتدا اُمّی کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ مقتدیوں میں کوئی قاری نہ ہو (عالمگیری و شامی) ۶۔ عورت یا نابالغ کی اقتدا بالغ مرد کے پیچھے درست ہے (عالمگیری و شامی) ۷۔ عورت کی اقتدا عورت

کے پیچھے مکروہ ہے (عالمگیری) ۸۔ نابالغ عورت یا نابالغ مرد کی اقتدا نابالغ مرد کے پیچھے درست ہے (عالمگیری) ۹۔ نفل پڑھنے والے کی اقتدا واجب پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے مثلاً کوئی شخص ظہر کی نماز پڑھ چکا ہو اور وہ کسی ظہر کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھے یا عید کی نماز پڑھ چکا ہو اور وہ دوبارہ پھر نماز میں شریک ہو جائے (درمختار) ۱۰۔ نفل پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے (درمختار) قسم کی نماز پڑھنے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے اس لئے کہ قسم کی نماز بھی فی نفسہ نفل ہے یعنی ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں دو رکعت نماز پڑھوں گا اور پھر کسی متنفل کے پیچھے اس نے دو رکعت پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی اور قسم پوری ہو جائے گی (شامی) نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتدا نذر کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ دونوں کی نذر ایک ہو مثلاً ایک شخص کی نذر کے بعد دوسرا شخص کہے کہ میں نے بھی اس چیز کی نذر کی جس کی فلاں شخص نے نذر کی اور اگر یہ صورت نہ ہو بلکہ ایک نے دو رکعت کی مثلاً الگ نذر کی اور دوسرے نے الگ تو ان میں سے کسی کو دوسرے کی اقتدا درست نہ ہوگی (درمختار، شامی)

حاصل یہ کہ جب مقتدی امام سے کم یا برابر ہوگا تو اقتدا درست ہو جائے گی اب ہم وہ صورتیں لکھتے ہیں جن میں مقتدی امام سے زیادہ ہے خواہ یقیناً یا احتمالاً اور اقتدا درست نہیں ۱۔ بالغ کی اقتدا خواہ مرد ہو یا عورت، نابالغ کے پیچھے درست نہیں۔ ۲۔ خنثی کی خنثی کے پیچھے درست نہیں۔ خنثی اس کو کہتے ہیں جس میں مرد اور عورت ہونے کی علامات ایسی متعارض ہوں کہ نہ اس کا مرد ہونا تحقیق ہو نہ عورت ہونا اور ایسی مخلوق شاذ و نادر ہوتی ہے (درمختار، شامی) ۳۔ جس عورت کو اپنے حیض کا زمانہ یاد نہ ہو اس کی اقتدا اسی قسم کی عورت کے پیچھے درست

Marfat.com

نہیں۔ ان دونوں صورتوں میں مقتدی کا امام سے زیادہ ہونا محتمل ہے اس لئے اقتداء جائز نہیں کیونکہ پہلی صورت میں جو خنثیٰ امام ہے شاید عورت ہو اور جو خنثیٰ مقتدی ہے شاید مرد ہو۔ اسی طرح دوسری صورت میں جو عورت امام ہے شاید یہ زلۃ اس کے حیض کا ہو اور جو مقتدی ہے اس کی طہارت کا ہو۔ ۵۔ خنثیٰ کی اقتدا عورت کے پیچھے درست نہیں اس خیال سے کہ شاید وہ خنثیٰ مرد ہو (درمختار۔ شامی) ۶۔ ہوش وحواس والے کی اقتداء مجنون مست بے ہوش، بے عقل کے پیچھے درست نہیں (عالمگیری)، ۷۔ طاہر کی اقتدا معذور کے پیچھے مثل اس شخص کے جس کو سلسل بول وغیرہ کی شکایت ہو درست نہیں (عالمگیری)، ۸۔ ایک عذر والے کی اقتداء دو عذر والے کے پیچھے درست نہیں مثلاً کسی کو صرف خروجِ ریح کا مرض ہو اور وہ ایسے شخص کی اقتدا کرے جس کو خروج ریح اور سلسل بول دو بیماریاں ہوں (عالمگیری)، ۹۔ ایک طرح کے عذر والے کی اقتدا دوسری طرح کے عذر والے کے پیچھے درست نہیں مثلاً سلسل بول والا ایسے شخص کی اقتدا کرے جس کو نکسیر بہنے کی شکایت ہو (عالمگیری)، ۱۰۔ قاری کی اقتدا اُمّی کے پیچھے درست نہیں اور قاری وہ کہلاتا ہے جس کو اتنا قرآن صحیح یاد ہو جس سے نماز ہو جاتی ہے اور اُمّی وہ جس کو اتنا بھی یاد نہ ہو (درمختار)

۱۱۔ اُمّی کی اقتدا اُمّی کے پیچھے جبکہ مقتدیوں میں کوئی قاری موجود ہو درست نہیں کیونکہ اس صورت میں اس امام اُمّی کی نماز فاسد ہو جائے گی اس لئے کہ ممکن تھا کہ وہ اس قاری کو امام کر دیتا اور اس کی قرأت سب مقتدیوں کی طرف سے کافی ہو جاتی ہے اور جب امام کی نماز فاسد ہو گئی تو سب مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی جن میں وہ اُمّی مقتدی بھی ہے (درمختار) ۱۲۔ اُمّی کی اقتدا گونگے کے پیچھے درست نہیں اس لئے کہ اُمّی اگرچہ بالفعل قرأت نہیں کر سکتا

Marfat.com

مگر قادر تو ہے اس وجہ سے کہ وہ قرأت سیکھ سکتا ہے۔ گونگے میں تو یہ قدرت بھی نہیں (در مختار) ۱۳۔ جس شخص کا جسم جس قدر ڈھانکنا فرض ہے چھپا ہوا ہو اس کی اقتدا برہنہ کے پیچھے درست نہیں (در مختار) ۱۴۔ رکوع و سجود کرنے والے کی اقتدا ان دونوں سے عاجز کے پیچھے درست نہیں اور کوئی شخص صرف سجدے سے عاجز ہو اس کے پیچھے بھی اقتدا درست نہیں (در مختار) ۱۵۔ فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں۔ (در مختار) ۱۶۔ نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں اس لئے کہ نذر کی نماز واجب ہے۔ ۱۷۔ نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتدا قسم کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں مثلاً اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں آج چار رکعت پڑھوں گا اور کسی نے نذر کی تو وہ نذر کرنے والا اگر اس کے پیچھے نماز پڑھے تو درست نہ ہوگی اس لئے کہ نذر کی نماز واجب ہے اور قسم کی نفل کیونکہ قسم سے برّ ہی واجب ہوتا ہے اور اس میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کفارہ دیدے اور وہ نماز نہ پڑھے۔ ۱۸۔ جس شخص سے صاف حروف نہ ادا ہو سکتے ہوں مثلاً سین کو ثے یا رے کو غین پڑھتا ہو یا کسی اور حرف میں ایسا ہی تبدل تغیر ہوتا ہو تو اس کے پیچھے صاف اور صحیح پڑھنے والے کی نماز درست نہیں۔ ہاں اگر پوری قرأت میں ایک آدھ حرف ایسا واقع ہو جائے تو اقتدا صحیح ہو جائے گی (در مختار) شرط ۱۱۔ امام کا واجب الافراد نہ ہونا یعنی ایسے شخص کے پیچھے اقتدا درست نہیں جس کا اس وقت منفرد رہنا ضروری ہے جیسے مسبوق کہ اس کو امام کی نماز ختم ہو جانے کے بعد اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کا تنہا پڑھنا ضروری ہے پس اگر کوئی شخص کسی مسبوق کی اقتدا کرے تو درست نہ ہوگی (در مختار) شرط ۱۲۔ امام کو کسی کا مقتدی نہ ہونا

یعنی ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہیئے جو خود کسی کا مقتدی ہو خواہ حقیقتہً جیسے مُدرک یا حُکماً جیسے لاحق، لاحق اپنی ان رکعتوں میں جو امام کے ساتھ اس کو نہیں ملیں مقتدی کا حکم رکھتا ہے لہٰذا اگر کوئی شخص کسی مُدرک یا لاحق کی اقتدا کرے تو درست نہیں اسی طرح مسبوق اگر لاحق کی یا لاحق مسبوق کی اقتدا کرے تب بھی درست نہیں۔ یہ بارہ شرطیں جو جماعت کے صحیح ہونے کی بیان کی گئیں اگر ان میں سے کوئی شرط کسی مقتدی میں نہ پائی جائے گی تو اس کی اقتدا صحیح نہ ہوگی اور جب کسی مقتدی کی اقتدا صحیح نہ ہوگی تو اس کی وہ نماز بھی نہ ہوگی جس کو اس نے بحالت اقتدا ادا کیا ہے۔

جماعت کے احکام

جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں جماعت شرط ہے یعنی یہ نمازیں تنہا صحیح ہی نہیں ہوتیں۔ پنج وقتی نمازوں میں واجب ہے بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو اور تراویح میں سنت کفایہ ہے یعنی اگر محلّے کی مسجد میں نمازِ تراویح جماعت سے پڑھی جائے اور کوئی شخص اکیلا گھر میں پڑھ لے تو گنہگار نہ ہوگا لیکن اگر تمام محلے والے جماعت سے نہ پڑھیں تو سب گنہگار ہوں گے اور رمضان کے وتر میں مستحب ہے نوافل اور علاوہ رمضان کے وتر میں اگر تداعی کے طور پر ہو تو مکروہ ہے۔ تداعی کے یہ معنی ہیں کہ تین سے زیادہ مقتدی ہوں۔ سورج گہن میں جماعت سُنت ہے اور چاند گہن میں تداعی کے طور پر مکروہ ہے (درمختار ردالمحتار۔ عالمگیری)

مسجد محلہ میں جس کے لئے امام مقرر ہو امام محلہ نے اذان و اقامت کے ساتھ بطریق مسبوق جماعت پڑھ لی ہو تو اذان و اقامت کے ساتھ ہیئات اُولیٰ پر دوبارہ جماعت قائم کرنا مکروہ ہے اور اگر بے اذان جماعت ثانیہ ہوئی تو حرج نہیں جبکہ

Marfat.com

محراب سے ہٹ کر ہو اور اگر پہلی جماعت بغیر اذان ہوئی یا آہستہ اذان ہوئی یا غیروں نے جماعت قائم کی تو پھر جماعت قائم کی جائے اور یہ جماعت جماعت ثانیہ نہ ہوگی۔ ہئیات بدلنے کے لئے امام کا محراب سے دائیں یا بائیں ہٹ کر کھڑا ہونا کافی ہے۔ شارع عام کی مسجد جس میں لوگ جوق در جوق آتے اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں یعنی اس کے نمازی مقرر نہ ہوں اس میں اگرچہ اذان و اقامت کے ساتھ جماعت ثانیہ قائم کی جائے کوئی حرج نہیں بلکہ یہی افضل ہے کہ جو گروہ آئے نئی اذان و اقامت سے جماعت کرے اسٹیشن و سرائے کی مسجدیں اسی زمرہ میں آتی ہیں (درمختار، ردالمحتار وغیرہا)

مقتدی اور امام کے متعلق مسائل

مسئلہ ۱، اگر کسی کے گھر میں جماعت کی جائے تو صاحب خانہ امامت کے لئے زیادہ مستحق ہے اس کے بعد وہ شخص جس کو وہ امام بنا دے۔ ہاں اگر صاحب خانہ بالکل جاہل ہو اور دوسرے لوگ مسائل سے واقف ہوں تو انہیں کو استحقاق ہوگا (درمختار) مسئلہ ۲، جس مسجد میں کوئی امام مقرر ہو اس مسجد میں اس کے ہوتے ہوئے دوسرے کو امامت کا استحقاق نہیں۔ ہاں اگر وہ کسی دوسرے کو امام بنا دے تو پھر مضائقہ نہیں (عالمگیری) مسئلہ ۳، قاضی یعنی حاکم شرع یا بادشاہ اسلام کے ہوتے ہوئے دوسرے کو امامت کا استحقاق نہیں (شامی) مسئلہ ۴، بے رضامندی قوم کے امامت کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر وہ شخص سب سے زیادہ استحقاق امامت رکھتا ہو یعنی امامت کے اوصاف اس کے برابر کسی میں نہ پائے جاویں تو پھر اس کے اوپر کچھ کراہت نہیں بلکہ جو اس کی امامت سے ناراض ہو وہی غلطی پر ہے (شامی) مسئلہ ۵، امام کو نماز میں زیادہ بڑی بڑی سورتیں جو مقدار مسنون سے

Marfat.com

بھی زیادہ ہوں یا رکوع سجدے وغیرہ میں بہت زیادہ دیر تک رہنا مکروہ تحریمی ہے بلکہ امام کو چاہیئے کہ اپنے مقتدیوں کی حاجت وضرورت اور ضعف وغیرہ کا خیال رکھے جو سب میں زیادہ صاحب ضرورت ہو اس کی رعایت کرکے قرأت وغیرہ کرے بلکہ زیادہ ضرورت کے وقت مقدار مسنون سے بھی کم قرأت کرنا بہتر ہے تاکہ لوگوں کا حرج نہ ہو جو قلت جماعت کا سبب ہو جائے (درمختار، شامی)

مسئلہ ۶: اگر ایک ہی مقتدی ہو اور وہ مرد ہو یا نابالغ لڑکا تو اس کو امام کی دائیں جانب امام کے برابر یا کچھ پیچھے ہٹ کر کھڑا ہونا چاہیئے اگر بائیں جانب یا امام کے پیچھے کھڑا ہو تو مکروہ ہے (درمختار، عالمگیری) مسئلہ ۷: اور اگر ایک سے زیادہ مقتدی ہوں تو ان کو امام کے پیچھے صف باندھ کر کھڑا ہونا چاہیئے اگر امام کی دائیں بائیں جانب کھڑے ہوں اور دو ہوں تو مکروہ تنزیہی ہے اور اگر دو سے زیادہ ہوں تو مکروہ تحریمی ہے اس لئے کہ جب دو سے زیادہ مقتدی ہوں تو امام کا آگے کھڑا ہونا واجب ہے (درمختار، عالمگیری) مسئلہ ۸: اگر نماز شروع کرتے وقت ایک ہی مرد مقتدی تھا اور وہ امام کی دائیں جانب کھڑا ہو اس کے بعد اور مقتدی آگئے تو پہلے مقتدی کو چاہیئے کہ پیچھے ہٹ آئے تاکہ سب مقتدی مل کر امام کے پیچھے کھڑے ہوں اگر وہ نہ ہٹے تو ان مقتدیوں کو چاہیئے کہ اس کو کھینچ لیں اور اگر نادانستگی سے وہ مقتدی امام کی دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہو جائیں پہلے مقتدی کو پیچھے نہ ہٹایں تو امام کو چاہیئے کہ وہ آگے بڑھ جائے تاکہ وہ مقتدی سب مل جائیں اور امام کے پیچھے ہو جائیں اسی طرح اگر پیچھے ہٹنے کی جگہ نہ ہو تب بھی امام ہی کو چاہیئے کہ آگے بڑھ جاوے لیکن اگر مقتدی مسائل سے ناواقف ہو تو اس کو ہٹانا مناسب نہیں کبھی کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھے جس سے نماز ہی غارت ہو (شامی)

Marfat.com

مسئلہ ۹، اگر مقتدیوں میں مختلف قسم کے لوگ ہوں کچھ مرد کچھ عورت کچھ نابالغ تو امام کو چاہیئے کہ اس ترتیب سے ان کی صفیں قائم کرے پہلے مردوں کی صفیں پھر نابالغ لڑکوں کی پھر بالغ عورتوں کی پھر نابالغ لڑکیوں کی (درمختار۔ بحر) مسئلہ ۱۰ امام کو چاہیئے کہ صفیں سیدھی کرے یعنی صف میں لوگوں کو آگے پیچھے ہونے سے منع کرے سب کو برابر کھڑے ہونے کا حکم دے صف کو ایک کو دوسرے سے مل کر کھڑا ہونا چاہیئے درمیان میں خالی جگہ نہ رہنا چاہیئے (درمختار) مسئلہ ۱۱، امام صف کے بیچ کے مقابلہ میں آگے کھڑا ہو، اگر دائیں بائیں کھڑا ہوگا تو مخالفت سنت کی لازم آئے گی پھر امام کے پیچھے مقابلہ میں وہ شخص کھڑا ہوگا جو جماعت میں سب سے افضل ہے (عالمگیری) مسئلہ ۱۲ پہلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے دوسری صف میں کھڑا ہونا مکروہ ہے ہاں جب صف پوری ہو جائے تب دوسری صف میں کھڑا ہونا چاہیئے (درمختار، شامی) مسئلہ ۱۳ تنہا ایک شخص کا صف کے پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے بلکہ ایسی حالت میں چاہیئے کہ اگلی صف سے کسی آدمی کو کھینچ کر اپنے ہمراہ کھڑا کرے لیکن کھینچنے میں اگر احتمال ہو کہ وہ اپنی نماز خراب کرے گا یا بُرا مانے گا تو جانے دے اکیلا امام کے پیچھے سیدھ میں کھڑا ہو جائے اس وقت میں اکیلا کھڑا ہونا مکروہ نہیں (درمختار، شامی) مسئلہ ۱۴ مردوں کی صف کہ امام سے قریب ہے دوسری صف سے افضل ہے اور دوسری تیسری سے علیٰ ہذا القیاس (عالمگیری) مقتدی کے لئے افضل جگہ یہ ہے کہ امام سے قریب ہو اور دونوں طرف برابر ہوں تو داہنی طرف افضل ہے (عالمگیری) مسئلہ ۱۵ صف مقدم کا افضل ہونا غیر جنازہ میں ہے اور جنازہ میں آخر صف افضل ہے (عالمگیری) مسئلہ ۱۶ مرد کو صرف عورتوں کی امامت کرنا ایسی جگہ مکروہ تحریمی ہے جہاں کوئی مرد نہ ہو نہ کوئی محرم عورت مثل اس کی زوجہ یا ماں بہن وغیرہ کے موجود ہو

Marfat.com

ہاں اگر کوئی مرد یا محرم عورت موجود ہو تو پھر مکروہ نہیں (درمختار، شامی)

مسئلہ ۱۷: اگر کوئی شخص تنہا فجر یا مغرب یا عشاء کا فرض آہستہ آواز سے پڑھ رہا ہو اسی اثناء میں کوئی شخص اس کی اقتدا کرے تو اس میں دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ یہ شخص دل میں قصد کرلے کہ میں اب امام بنتا ہوں تاکہ نماز جماعت سے ہو جاوے۔ دوسری صورت یہ کہ یہ قصد نہ کرے بلکہ بدستور اپنے کو یہی سمجھے کہ گو یہ میرے پیچھے آ کھڑا ہوا لیکن میں امام نہیں بنتا بلکہ بدستور تنہا پڑھتا ہوں پس پہلی صورت میں تو اس پر اسی جگہ سے بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے پس اگر سورۂ فاتحہ یا کسی قدر دوسری سورت بھی آہستہ آواز سے پڑھ چکا ہو تو اس کو چاہیئے کہ اسی جگہ سے بقیہ فاتحہ اور بقیہ سورت کو بلند آواز سے پڑھے اس لئے کہ امام کو فجر، مغرب، عشاء کے وقت بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے اور دوسری صورت میں بلند آواز سے پڑھنا واجب نہیں اور اس مقتدی کی نماز بھی درست رہے گی کیونکہ صحت صلوٰۃ مقتدی کے لئے امام کا نیت امامت کرنا ضروری نہیں (درمختار و شامی)

مسئلہ ۱۸: مقتدیوں کو ہر رکن کا امام کے ساتھ ہی بلا تاخیر ادا کرنا سنت ہے تکبیر تحریمہ بھی امام کی تکبیر تحریمہ کے ساتھ کریں رکوع بھی امام کے ساتھ قومہ بھی اس کے قومے کے ساتھ سجدہ بھی اس کے سجدے کے ساتھ، غرضیکہ ہر فعل اس کے ہر فعل کے ساتھ ہاں اگر قعدۂ اولیٰ میں امام قبل اس کے کھڑا ہو جائے کہ مقتدی التحیات تمام کریں تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ التحیات تمام کرکے کھڑے ہوں[1] اسی طرح قعدۂ اخیرہ میں اگر امام قبل اس کے کہ مقتدی التحیات تمام کریں

---

[1] اگرچہ یہ احتمال ہو کہ امام رکوع میں چلا جاوے اور اگر ایسا واقعہ ہو جائے تو بعد تشہد کے تین تسبیح کی قدر قیام کرکے رکوع میں جاوے اور اسی طرح ترتیب وار سب ارکان ادا کرتا رہے خواہ امام کو کتنا ہی دور جاکر پاوے یہ اقتدا کے خلاف نہ ہوگا

Marfat.com

سلام پھیر دے تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ التحیات تمام کر کے سلام پھیریں ہاں رکوع سجدہ وغیرہ میں اگر مقتدیوں نے تسبیح[۲] نہ پڑھی ہو تو بھی امام کے ساتھ ہی کھڑا ہونا چاہیئے (شامی) مسئلہ[۱۹] عورت اگر مرد کے محاذی ہو تو مرد کی نماز جاتی رہے گی۔ اس کے لئے چند شرطیں ہیں ۱۔ عورت مشتہاۃ ہو یعنی اس قابل ہو کہ اس سے جماع ہو سکے اگرچہ نابالغہ ہو اور مشتہات میں سن کا اعتبار نہیں نو برس کی ہو یا اس سے کچھ کم کی جب کہ اس کا جثہ اس قابل ہو اور اگر اس قابل نہیں تو نماز فاسد نہ ہوگی اگرچہ نماز پڑھنا جانتی ہو۔ بڑھیا بھی اس مسئلے میں مشتہاۃ ہے وہ عورت اگر اس کی زوجہ ہو یا محارم میں ہو جب بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔ ۲۔ کوئی چیز انگلی برابر موٹی اور ایک ہاتھ اونچی حائل نہ ہو نہ دونوں کے درمیان اتنی جگہ خالی ہو کہ ایک مرد کھڑا ہو سکے نہ عورت اتنی بلندی پر ہو کہ مرد کا کوئی عضو اس کے کسی عضو سے محاذی ہو ۳۔ رکوع و سجود والی نماز میں یہ محاذات واقع ہو۔ اگر نماز جنازہ میں محاذات ہوئی تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

۴ وہ نماز دونوں میں تحریمۃً مشترک ہو یعنی عورت نے اس کی اقتداً کی ہو یا دونوں نے کسی امام کی اگرچہ شروع سے شرکت نہ ہو تو اگر دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہوں تو فاسد نہ ہوگی مکروہ ہوگی۔ ۵۔ ادا میں مشترک ہو کہ اس میں مرد اس کا امام ہو یا ان دونوں کا کوئی دوسرا امام ہو جس کے پیچھے ادا کر رہے ہیں حقیقۃً یا حکماً مثلاً دونوں لاحق ہوں کہ بعد فراغ امام اگرچہ امام کے پیچھے نہیں مگر حکماً امام کے پیچھے ہی ہیں اور مسبوق امام کے پیچھے نہ حقیقۃً ہے نہ حکماً بلکہ وہ منفرد ہے۔ ۶۔ دونوں ایک ہی جہت کو متوجہ ہوں اگر جہت بدل جائے جیسے تاریک شب میں کہ پتہ نہ چلتا ہو

کیونکہ اقتدا جیسے امام کے ساتھ رہنے کو کہتے ہیں اسی طرح امام کے پیچھے پیچھے جانے کو اقتدا کہتے ہیں۔ امام سے پہلے کوئی کام کرنا یہ اقتدا کے خلاف ہے[۱۲] یعنی رکوع میں

ایک طرف امام کا منہ ہے اور دوسری طرف مقتدی کا یا کعبہ معظمہ میں پڑھی اور جہت بدلی ہو تو نماز ہو جائے گی۔ ۷۔ عورت عاقلہ ہو، مجنونہ کی محاذات میں نماز فاسد نہ ہوگی۔ ۸۔ امام نے امامت زنان کی نیت کر لی ہو اگرچہ شروع کرتے وقت عورتیں شریک نہ ہوں اور اگر امامت زنان کی نیت نہ ہو تو عورت ہی کی فاسد ہوگی مرد کی نہیں ۹۔ اتنی دیر تک محاذات رہے کہ ایک کامل رکن ادا ہو جائے یعنی بقدر تین تسبیح کے ۱۰۔ دونوں نماز پڑھنا جانتے ہوں۔ ۱۱۔ مرد عاقل و بالغ ہو (درمختار، ردالمحتار عالمگیری وغیرہا) مسئلہ ۲۰ مرد کے شروع کرنے کے بعد عورت اگر برابر کھڑی ہو گئی اور اس نے امامت عورت کی نیت بھی کر لی مگر شریک ہوتے ہی پیچھے ہٹنے کو اشارہ کیا مگر نہ ہٹی تو عورت کی نماز جاتی رہے گی مرد کی نہیں یونہی اگر مقتدی کے برابر کھڑی ہوئی اور اشارہ کر دیا اور نہ ہٹی تو اس عورت ہی کی نماز فاسد ہوگی (ردالمحتار) مسئلہ ۲۱ ایک عورت مرد کے برابر کھڑی ہو تو تین مردوں کی نماز جاتی رہے گی دو دائیں بائیں اور ایک پیچھے والے کی اور دو عورتیں ہوں تو چار مردوں کی نماز فاسد ہو جائے گی دو دائیں بائیں اور دو پیچھے کے آدمیوں کی اور تین عورتیں ہوں تو دو دائیں بائیں اور پیچھے کی صف سے تین تین آدمیوں کی اور اگر عورتوں کی پوری صف ہو تو پیچھے جتنی صفیں ہیں ان سب کی نماز فاسد ہوگی (ردالمحتار) مسئلہ ۲۲ مسجد میں بالاخانہ ہے اس پر عورتوں نے امام مسجد کی اقتدا کی اور بالاخانے کے نیچے مردوں نے اسی کی اقتدا کی اگرچہ مرد عورتوں سے پیچھے ہوں نماز فاسد نہ ہوگی اور عورتوں کی صف نیچے ہو اور مرد بالاخانہ پر تو ان میں جتنے مرد عورتوں کی صف سے پیچھے ہوں گے ان کی نماز فاسد

بقیہ سابقہ صفحہ۔ سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ بالکل نہ پڑھا ہو یا تین بار سے کم پڑھا ہو۔

Marfat.com

ہو جائے گی (عالمگیری۔ ردالمختار) مسئلہ ۲۳ ایک ہی صف میں ایک طرف مرد کھڑے ہوئے دوسری طرف عورتیں تو صرف ایک مرد کی نماز نہیں جو درمیان میں ہے باقیوں کی ہو جائے گی (عالمگیری) مسئلہ ۲۴ کوئی شخص صالح امامت ہے اور اپنے محلہ کی امامت نہیں کرتا اور وہ ماہ رمضان میں دوسرے محلہ والوں کی امامت کرتا ہے اُسے چاہیئے کہ عشاء کا وقت آنے سے پہلے چلا جائے وقت ہو جانے کے بعد جانا مکروہ ہے (عالمگیری) مسئلہ ۲۵ امام کی نماز خود اس کے گمان میں صحیح ہے اور مقتدی کے گمان میں صحیح نہ ہو تو جب بھی اقتدا صحیح نہ ہوئی مثلاً شافعی المذہب امام کے بدن سے خون نکل کر بہ گیا جس سے حنفیہ کے نزدیک وضو ٹوٹتا ہے اور بغیر وضو کئے امامت کی تو حنفی اس کی اقتدا نہیں کر سکتا اگر کرے گا نماز باطل ہوگی اور اگر امام کی نماز خود اس کے طور پر صحیح نہ ہو مگر مقتدی کے طور پر صحیح ہو تو اس کی اقتدا صحیح ہے جبکہ امام کو اپنی نماز کا فساد معلوم نہ ہو مثلاً شافعی امام نے عورت یا عضو تناسل چھونے کے بعد بغیر وضو کئے بھول کر امامت کی تو حنفی اس کی اقتدا کر سکتا ہے اگرچہ اس کو معلوم ہو کہ اس سے ایسا واقعہ ہوا تھا اور اس نے وضو نہ کیا (ردالمختار) مسئلہ ۲۶ وقت نماز میں تو یہی معلوم تھا کہ امام کی نماز صحیح ہے بعد کو معلوم ہوا کہ صحیح نہ تھی مثلاً مسح موزہ کی مدت گزر چکی تھی یا بھول کر بے وضو نماز پڑھائی تو مقتدی کی نماز بھی نہ ہوئی۔ (ردالمختار) مسئلہ ۲۷ شافعی یا دوسرے مقلد کی اس وقت اقتدا کر سکتے ہیں جب وہ مسائل طہارت و نماز میں ہمارے فرائض مذہب کی رعایت کرتا ہو یا معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت کی ہے یعنی اس کی طہارت ایسی نہ ہو کہ حنفیہ کے طور پر غیر طاہر کہا جائے نہ نماز اس قسم کی ہو کہ ہم اسے فاسد کہیں پھر بھی حنفی کو حنفی کی اقتدا افضل ہے اور اگر معلوم نہ ہو کہ ہمارے مذہب کی رعایت کرتا ہے

نہ یہ کہ اس نماز میں رعایت کی ہے تو جائز ہے مگر مکروہ ہے اور اگر معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت نہیں کی ہے تو باطل محض ہے (عالمگیری، منیہ، ردالمختار)

مسئلہ ۲۸ پانچ چیزیں وہ ہیں کہ امام چھوڑ دے تو مقتدی بھی نہ کرے اور امام کا ساتھ دے۔ تکبیرات عیدین، قعدۂ اولیٰ، سجدۂ تلاوت، سجدۂ سہو قنوت جبکہ رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع کرے (عالمگیری صغیری) مگر قعدہ اولیٰ نہ کیا اور ابھی سیدھا کھڑا نہ ہوا تو مقتدی ابھی اس کے ترک میں متابعت امام کی نہ کرے بلکہ اسے بتائے تاکہ وہ واپس آئے اگر واپس آ گیا فبہا اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو اب نہ بتائے کہ نماز جاتی رہے گی بلکہ خود بھی قعدہ چھوڑ دے اور کھڑا ہو جائے۔ مسئلہ ۲۹ چار چیزیں وہ ہیں کہ امام کرے تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں ۱۔ نماز میں کوئی زائد سجدہ کیا ۲۔ تکبیرات میں اقوال صحابہ پر زیادتی کی۔ ۳۔ جنازہ میں پانچ تکبیریں کہیں۔ ۴۔ پانچویں رکعت کے لیے بھول کر کھڑا ہو گیا پھر اگر اس صورت میں قعدۂ اخیرہ کر چکا ہے تو مقتدی بھی اس کا ساتھ دے اس کے ساتھ سلام پھیرے اور اس کے ساتھ سجدہ سہو کرے اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا تو مقتدی تنہا سلام پھیر دے اور اگر قعدہ اخیرہ نہیں لیا تھا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو سب کی نماز فاسد ہو گئی اگرچہ مقتدی نے تشہد پڑھ کر سلام پھیر لیا ہو (عالمگیری) مسئلہ ۳۰ نو چیزیں ہیں کہ امام اگر نہ کرے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کرے بلکہ بجالائے ۱۔ تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اٹھانا۔ ۲۔ ثنا پڑھنا جب کہ امام فاتحہ میں ہو اور آہستہ پڑھتا ہو۔ ۳۔ رکوع ۴۔ سجود کی تکبیرات ۵۔ تسبیحات۔ ۶۔ تسمیع، ۷۔ تشہد پڑھنا۔ ۸۔ سلام پھیرنا ۹۔ تکبیرات تشریق (عالمگیری، صغیری)

مقتدی کی قسمیں

مقتدی کی قسمیں چار ہیں ۱۔ مدرک ۲۔ لاحق

Marfat.com

۳۔ مسبوق ۴۔ لاحق مسبوق (شامی)
مقتدی مُدرک وہ ہے جس نے پوری نماز اوّل سے آخر تک امام کے ساتھ ادا کی اور مقتدی لاحق وہ ہے جس کی کل یا بعض رکعت بعد اقتدا تکبیر تحریمہ کے کسی عذر سے فوت ہو جائیں اور مسبوق وہ ہے جس کی اقتدا سے پہلے امام سب یا بعض رکعتیں پڑھ چکا ہو اور یہ آخر رکعت کے رکوع کے بعد پہلی یا دوسری رکعت میں ملا ہوا ہو۔ اور مسبوق لاحق وہ ہے کہ جو مثلاً دوسری رکعت میں امام کے ساتھ شریک ہوا اور پھر تیسری یا چوتھی رکعت میں سو گیا یا حدث ہو گیا اور امام کے دو رکن ادا کرنے یا پوری نماز ادا کرنے کے بعد بیدار ہوا یا وضو سے فارغ ہوا (درمختار۔ شامی)

لاحق بر وقت بیداری اس رکن کو کہ جس میں اس کا امام موجود ہے اپنی ترتیب نماز توڑ کر نہ مل جائے بلکہ اسی ترتیب سے ادا کرے جس طرح اس کا امام ادا کر رہا ہے مثلاً یہ پہلی رکعت کے سجدہ میں سو گیا۔ اس کو حدث ہو گیا اور اس کے جاگنے اور وضو سے فارغ ہونے تک امام دوسری رکعت کے قعدہ میں جا پہنچا تو اب اس مقتدی لاحق کو یہ کرنا چاہیئے کہ سجدہ دوبارہ ادا کر کے پھر تمام ارکان بالترتیب ادا کرے۔ گو اس کا امام آگے بڑھتا جائے یہاں تک کہ امام نماز سے باہر ہو جائے تب بھی یہ لاحق اپنی ترتیب نہ چھوڑے بلکہ اپنی ترتیب کے ساتھ امام کی پیروی کئے جائے اسی کا نام اقتدا ہے اس لئے کہ لاحق مثل مُدرک کے ہے یعنی نہ تو فوت شدہ رکعتوں میں قرأت پڑھے گا۔ اور نہ سجدہ سہو اپنے سہو سے کرے گا (درمختار)

مسبوق امام کے ساتھ آخر نماز تک شریک رہے جب امام سلام پھیرے تو مسبوق اس کے ساتھ سلام نہ پھیرے بلکہ کھڑا ہو جائے اور چھوٹی ہوئی رکعتوں کو اس

Marfat.com

طرح ادا کرے کہ گویا اس نے ابھی نماز شروع کی ہے مثلاً جب کسی کی صرف ایک رکعت چھوٹی ہو تو امام کے سلام کے بعد اس طرح پڑھے کہ پہلے ثنا اور اَعُوذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھے پھر کوئی اور سورت ملائے۔ پھر قاعدہ کے موافق رکعت پوری کر کے قعدہ کرے اور سلام پھیرے یہ طریقہ ہر نماز کی چھوٹی ہوئی رکعت پوری کرنے کا ہے اور جب کسی کی ظہر یا عصر یا عشاء یا فجر کی دو رکعتیں رہ گئی ہوں تو پہلی رکعت میں ثنا اور تعوذ اور تسمیہ کے بعد فاتحہ اور سورت اور دوسری رکعت میں (تسمیہ) فاتحہ اور سورت پڑھ کر رکوع سجدے کر کے قعدہ کرے اور سلام پھیرے اور اگر ظہر یا عصر یا عشاء کی صرف ایک رکعت امام کے ساتھ ملی تو اپنی تین رکعتیں اس طرح پوری کرے کہ پہلی رکعت میں ثنا، تعوذ اور تسمیہ کے بعد فاتحہ سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرے اور پھر ایک رکعت تسمیہ فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھے پھر ایک رکعت میں صرف تسمیہ فاتحہ پڑھ کر رکعت پوری کرے اور سلام پھیرے اور اگر مغرب کی ایک رکعت امام کے ساتھ ملی ہو تو ایک رکعت میں ثنا، تعوذ اور تسمیہ کے بعد فاتحہ اور سورت پڑھ کر قعدہ کرے پھر دوسری رکعت بھی فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرے اور سلام پھیرے۔ غرض جب نماز کی صرف ایک رکعت امام کے ساتھ ملی ہو تو اپنی نماز میں ایک رکعت کے بعد قعدہ کرنا چاہیئے۔ خواہ کسی وقت کی نماز ہو (درمختار وغیرہ)

مسبوق لاحق پہلے اپنی اس رکعت کو ادا کرے جو اقتدا کی حالت میں فوت ہوئی پھر اس رکعت کو ادا کرے جو اقتدا سے پہلے فوت ہوئی۔ مثلاً دوسری رکعت میں اس نماز کی جو چار رکعت والی ہے ایک شخص آکر ملا۔ اور تیسری رکعت میں اس کو حدث ہو گیا یا سو گیا ——————

Marfat.com

تو اب بعد وضو یا بیداری پہلے تیسری رکعت کو بلا قرأت ادا کرے۔ اگر امام اس کو اخیرہ قعدہ تک مل جائے تو خیر ورنہ سب ارکان جو اس کا امام کر گیا ہے اخیر قعدہ تک یہ بھی تبعاً ادا کرے بعد ادائیگی قعدہ اخیرہ دو رکعت جو اقتدا سے پہلے فوت ہوئی اسے ادا کرے۔ اس رکعت میں بحالت مسبوق ثنا اور تعوذ اور تسمیہ اور فاتحہ اور سورت سب پڑھے۔ اس رکعت میں جس میں مسبوق ہے قرأت کے حکم میں منفرد کی مانند ہے اور ان رکعتوں میں جس میں لاحق تھا حکماً امام کے پیچھے ہے اس لئے قرأت نہیں پڑھے گا۔ مقدار قرأت خاموش رہے گا۔ اس حالت میں اگر اسے کوئی سہو ہو جائے تو سجدہ سہو بھی نہ کرے کیونکہ اس وقت بھی وہ مقتدی ہے اور مقتدی کے سہو پر سجدہ سہو نہیں آتا (عالمگیری وغیرہ)

مسبوق کے متعلق مسائل

مسئلہ ۱: مسبوق نے امام کو قعدہ میں پایا تو تکبیر تحریمہ سیدھے کھڑے ہونے کی حالت میں کرے پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا قعدہ میں جائے (عالمگیری) رکوع و سجود میں پائے جب بھی یونہی کرے اگر یہی تکبیر کہتا ہوا جھکا اور حد رکوع تک پہنچ گیا تو سب صورتوں میں نماز نہ ہوگی (بہار شریعت) مسئلہ ۲: مسبوق نے اپنی فوت شدہ پڑھ کر امام کی متابعت کی تو نماز فاسد ہوگئی (در مختار) مسئلہ ۳: مسبوق کو چاہیئے کہ امام کے سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑا نہ ہو جائے بلکہ اتنی دیر صبر کرے کہ معلوم ہو جائے کہ امام کو سجدہ سہو نہیں کرنا ہے مگر جب کہ وقت میں تنگی نہ ہو۔ اگر مسبوق امام کے سلام پھیرتے ہی کھڑا ہو گیا اور امام نے سجدہ سہو کیا تو لوٹ آئے اور امام کے ساتھ سجدہ سہو میں شریک ہو جائے اگر مسبوق نے بھولے سے امام کے ساتھ خود بھی سلام پھیر دیا تو اگر امام کے سلام سے پہلے یا ٹھیک اس کے ساتھ ساتھ سلام پھیرا تو مسبوق کے ذمے سجدہ سہو نہیں ہے اور نماز

Marfat.com

پوری کرلے اور اگر امام کے سلام کے بعد اس نے سلام پھیرا تو اپنی نماز کے آخر میں سجدہ سہو کرلے (در مختار وغیرہ) مسئلہ ۴، امام کے سلام سے پہلے مسبوق کسی عذر کی وجہ سے کھڑا ہو گیا مثلاً سلام کے انتظار میں خوفِ حدث ہو یا فجر و جمعہ و عیدین کے وقت ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے یا وہ مسبوق معذور ہے اور وقت نماز ختم ہو جانے کا گمان ہے یا موزہ پر مسح کیا ہے اور مسح کی مدت پوری ہو جائے گی تو ان سب صورتوں میں کراہت نہیں (در مختار)

مقتدیوں اور امام میں اختلاف کے مسائل

مسئلہ ۱، اگر امام اور مقتدیوں کے درمیان کسی رکن کے ادا ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف ہو مثلاً قوم کہے کہ تین رکعت پڑھی گئی ہیں اور امام کہے کہ چار تو اگر امام کو چار رکعت ہونے کا یقین ہے تو امام ہی کا قول معتبر ہے قوم کے کہنے سے نماز کا اعادہ نہ ہو گا۔ اور اگر امام کو شک ہو تو پھر مقتدیوں کا قول معتبر ہے اور وہ نماز دوبارہ پڑھی جائے گی (عالمگیری) مسئلہ ۲، اگر مقتدیوں میں باہم اختلاف ہو بعض کہیں تین رکعت پڑھی ہیں اور بعض کہیں چار تو اس صورت میں جس فریق کے ساتھ امام ہو گا اسی کا قول معتبر ہے خواہ ایک ہی آدمی کے ساتھ امام ہو (عالمگیری) مسئلہ ۳، ایک شخص کو مقتدیوں میں سے یقین ہے کہ تین رکعت ہوئی ہیں اور ایک کو یقین ہے کہ چار رکعت اور امام اور باقی مقتدیوں کو شک ہو تو کچھ بھی نہ کیا جائے اسی نماز پر رہیں جو پڑھ لی گئی ہے البتہ اس مقتدی پر جس کو تین رکعت ہونے کا یقین ہے لازم ہے کہ اپنی نماز کا اعادہ کرے (عالمگیری) مسئلہ ۴، ایک مقتدی کو یقین ہے کہ امام نے تین رکعت پڑھی ہیں اور باقی قوم اور امام کو شک ہے تو اس صورت میں ایک مقتدی کے یقین پر اور اس کی مخالفت پیدا ہونے پر احتیاطاً نماز کا اعادہ کریں (عالمگیری)

Marfat.com

نماز میں بے وضو ہونے کا بیان

نماز میں جس کا وضو جاتا رہے اگرچہ قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد سلام سے پہلے تو وضو کرکے جہاں سے باقی ہے وہیں سے پڑھ سکتا ہے اس کو بنا کہتے ہیں مگر افضل یہ ہے کہ سرے سے پڑھے اسے استیناف کہتے ہیں۔ اس حکم میں عورت مرد کا ایک ہی حکم ہے بناء سب کو جائز ہے مگر منفرد کو افضل بناء سے از سر نو نماز پڑھنا ہے اور امام اور مقتدی کو افضل بناء[1] ہے اس لئے کہ مقتدی اگر بناء نہ کرے گا تو جماعت کے ثواب سے محروم رہے گا۔

بنا کرنے کے لئے شرطیں

ان شرطوں کے بغیر بناء درست نہیں۔ اوّل شرط یہ ہے کہ ایسا حدث ہو کہ جو موجب وضو ہو اور اس میں اس کا اختیار بھی نہ ہو۔ دوسری شرط یہ ہے کہ نمازی کے بدن سے حدث کا ہونا۔ اگر خارج سے بدن پر نجاست مانع صلوٰۃ آلگے تو بناء درست نہیں۔ تیسری شرط یہ ہے کہ حدث کثیر الوقوع ہونا در الوقوع نہ ہو جیسے کہ بے ہوشی کہ یہ حدث نادر الوقوع ہے اس پر بناء درست نہیں۔ چوتھی شرط نمازی کا حدث کی حالت میں کسی رکن کا ادا نہ کرنا ہے یعنی اگر سجدہ میں حدث ہو اور بقصد ادا سر اٹھا لیا ہے تو نماز فاسد ہوگی۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ چلنے کی حالت میں کوئی رکن ادا نہ کرے مثلاً جب وضو کو گیا پھر لوٹنے کے وقت قرأت پڑھتا ہوا آیا تو بناء درست نہیں۔ چھٹی شرط یہ ہے کہ کوئی فعل نماز کے مخالف نہ کرے مثلاً کھانا کھالے گا یا پانی پی لے گا یا اور کوئی حرکت مانع صلوٰۃ کر بیٹھے گا۔ تو

---

[1] امام اور مقتدی کو بنا اسی وقت افضل ہے کہ اس جماعت کے سوا اور کوئی جماعت نہ مل سکے اور اگر دوسری جماعت مل سکے تو ان کے لئے بھی استیناف افضل ہے (عالمگیری)

Marfat.com

نماز ٹوٹ جائے گی اور بنا صحیح نہ ہوگی۔ ساتویں شرط یہ ہے کہ بلا ضرورت نہ چلے مثلاً وضو کے لئے پاس پانی کے ہوتے ہوئے دور چلا جائے۔ اس صورت میں بھی بنا نہ ہوگی۔ آٹھویں شرط یہ ہے کہ بلا عذر دیر نہ لگائے۔ نویں شرط یہ ہے کہ کوئی حدث پہلا ظاہر نہ ہو جائے اگر اس وقت کوئی اور حدث پہلا[1] ظاہر ہو گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اسی طرح صاحب ترتیب کو فوت شدہ نماز کا یاد آنا ہے دسویں شرط یہ ہے کہ امام اور مقتدی کے درمیان آڑ نہ ہو یہ شرطیں ہیں جن کے ساتھ بناء جائز ہے (عالمگیری)

چند ضروری مسائل

مسئلہ ۱ وضو کے لئے کوئیں سے پانی بھرنا پڑا تو بناء ہو سکتی ہے اور بلا ضرورت ہو تو نہیں (عالمگیری) مسئلہ ۲ وضو کرنے میں ستر کھل گیا یا بضرورت ستر کھولا مثلاً عورت نے وضو کے لئے کلائی کھولی تو نماز فاسد نہ ہوئی اور بلا ضرورت ستر کھولا تو نماز فاسد ہو گئی مثلاً عورت نے وضو کے لئے ایک ساتھ دونوں کلائیاں کھول دیں تو نماز ہو گئی (عالمگیری) مسئلہ ۳ کنواں نزدیک ہے مگر پانی بھرنا پڑے گا اور رکھا ہوا پانی دور ہے تو اگر پانی بھر کر وضو کیا تو یہیں سے پڑھے (عالمگیری) مسئلہ ۴ نماز میں حدث ہوا اور اس کا گھر حوض کی بہ نسبت قریب ہے اور گھر میں پانی موجود ہے مگر حوض پر وضو کے لئے گیا۔ اور حوض و مکان میں دو صف سے کم فاصلہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی اور زیادہ فاصلہ ہو تو فاسد ہو گئی اور اگر گھر میں پانی ہونا یاد نہ رہا اور اس کی عادت بھی حوض سے وضو کی ہے تو بناء کر سکتا ہے (عالمگیری) مسئلہ ۵ حدث کے بعد وضو کے لئے

---

[1] یعنی وضو کر نے گیا تھا کہ اثنائے وضو میں موزہ کی مدت مسح ختم ہو گئی ہے یا صاحب عذر تھا اور وضو کرتے ہوئے وقت نکل گیا۔ تو ان صورتوں میں حدث سابق ظاہر ہونے کی وجہ سے بنا نہیں کر سکتا۔ از سر نو نماز پڑھے۔ (عالمگیری) [1] کی وضاحت اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

Marfat.com

گھر گیا اور دروازہ بند پایا اسے کھولا اور وضو کیا اگر چور کا خوف ہو تو واپسی میں بند کر دے ورنہ کھلا چھوڑ دے (عالمگیری) مسئلہ ۶ وضو کرنے میں سُنن و مستحبات کے ساتھ وضو کرے البتہ اگر تین تین بار کی جگہ چار چار بار دھویا تو ہرے سے پڑھیں گے (عالمگیری) مسئلہ ۷ حوض میں جو جگہ زیادہ نزدیک ہو وہاں وضو کرے بلا عذر اسے چھوڑ کر دوسری جگہ دو صف سے زائد ہٹا نماز فاسد ہو گئی اور وہاں بھیڑ تھی تو فاسد نہ ہوئی (عالمگیری) مسئلہ ۸ اگر وضو میں مسح بھول گیا جب تک نماز میں کھڑا نہ ہوا جا کر مسح کر آئے اور نماز میں کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو ہرے سے پڑھے اور اگر وہاں کپڑا بھول آیا تھا اور جا کر اٹھا لیا تو ہرے سے پڑھے (عالمگیری) مسئلہ ۹ مسجد میں پانی ہے اس سے وضو کر کے ایک ہاتھ سے برتن نماز کی جگہ اٹھا لیا تو بنا کر سکتا ہے۔ دونوں ہاتھ سے اٹھایا تو نہیں یونہی برتن سے لوٹے میں پانی لے کر ایک ہاتھ سے اٹھایا تو بنا کر سکتا ہے دونوں ہاتھ سے اٹھایا تو نہیں (عالمگیری) مسئلہ ۱۰ موزہ پر مسح کیا تھا نماز میں حدث ہوا وضو کے لئے گیا اثنائے وضو میں مسح کی مدت ختم ہو گئی یا تیمم سے نماز پڑھ رہا تھا اور حدث ہوا اور پانی پایا یا پٹی پر مسح کیا تھا حدث کے بعد زخم اچھا ہو کر پٹی کھل گئی تو ان سب صورتوں میں بنا نہیں کر سکتا (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ ۱۱ بے وضو ہو جانے کا گمان کر کے مسجد سے نکل گیا اب معلوم ہوا کہ وضو نہ گیا تھا تو سرے سے پڑھے اور مسجد سے باہر نہ ہوا تھا تو مابقی پڑھ

لہ یعنی وضو کرنے کے بعد یہ مقتدی اسی مقام سے اقتدا کر لے۔ بشرطیکہ امام اور اس کے درمیان کوئی آڑ نہ ہو کہ جو جواز اقتداء کے لئے مانع ہو ورنہ امام کے پاس آ کر اقتدا کرے اور اس مقتدی کے وضو تمام کرنے تک امام فارغ ہو گیا۔ تو اسی مقام پر پڑھے عود نہ کرے (عالمگیری)

Marfat.com

لے (ہدایہ) عورت کو ایسا گمان ہوا تو مُصلّے سے ہٹتے ہی نماز فاسد ہوگئی (عالمگیری)۔

خلیفہ کرنے کا بیان

اگر امام کو نماز میں حدث ہو جائے تو ان شرائط کے مطابق جو اوپر مذکور ہوئیں فوراً ہٹ کر اسی رکن میں اپنا خلیفہ مقرر کرے اور ہٹنے کی صورت یہ ہے کہ جھکا ہوا ناک پر ہاتھ رکھے ہوئے اپنی جگہ سے علیٰحدہ ہو تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ امام کی نکسیر بھوٹی ہے بہتر یہ ہے کہ اپنے مقتدیوں میں جس کو امامت کے لائق سمجھتا ہو اس کو اپنی جگہ کھڑا کر دے۔ مُدرک کو خلیفہ کرنا بہتر ہے۔ اگر مسبوق کو کر دے تب بھی جائز ہے اور اس مسبوق کو اشارے سے بتلا دے کہ میرے اوپر اتنی رکعتیں وغیرہ باقی ہیں رکعتوں کے لئے انگلی سے اشارہ کرے مثلاً ایک رکعت باقی ہو تو ایک انگلی اٹھا دے دو رکعت باقی ہوں تو دو انگلی۔ رکوع باقی ہو تو گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دے سجدہ باقی ہو تو پیشانی پر قرأت باقی ہو تو مُنہ پر۔ سجدہ تلاوت باقی ہو تو پیشانی اور زبان پر۔ سجدۂ سہو کرنا ہو تو سینے پر جبکہ وہ بھی سمجھتا ہو۔ ورنہ اس کو خلیفہ نہ بنائے پھر جب خود وضو کر چکے تو اگر جماعت باقی ہو تو جماعت میں آکر اپنے خلیفہ کا مقتدی بن جائے اور اگر وضو کر کے وضو کی جگہ کے پاس ہی کھڑا ہو گیا تو اگر درمیان میں کوئی ایسی چیز یا اتنا فصل حائل ہو جس سے اقتداء صحیح نہیں ہوتی تو درست نہیں ورنہ درست ہے اور اگر جماعت ہو چکی ہو تو اپنی نماز تمام کر لے خواہ جہاں وضو کیا ہے وہیں یا جہاں پہلے تھا وہاں (عالمگیری۔ درمختار)

چند ضروری مسائل

مسئلہ ۱: اگر پانی مسجد کے فرش کے اندر موجود ہو تو پھر خلیفہ کرنا ضروری نہیں چاہے

لہ یعنی وضو کی جگہ ایسی صورت میں کھڑا ہونا درست ہے اور اس کا جماعت میں شریک ہونا صحیح ہو جاوے گا۔

Marfat.com

کرے اور چاہے نہ کرے بلکہ جب خود وضو کرکے آئے پھر امام بن جائے اور اتنی دیر مقتدی اس کے انتظار میں رہیں (شامی) مسئلہ ۲ خلیفہ کر دینے کے بعد امام نہیں رہتا بلکہ اپنے خلیفہ کا مقتدی ہو جاتا ہے لہٰذا اگر جماعت ہو چکی ہو تو امام اپنی نماز لاحق کی طرح قائم کرلے۔ اگر امام کسی کو خلیفہ نہ کرے بلکہ مقتدی لوگ کسی کو اپنے میں سے خلیفہ کر دیں یا خود کوئی مقتدی آگے بڑھ کر امام کی جگہ پر کھڑا ہو جائے اور امام ہونے کی نیت کرلے تب بھی درست ہے بشرطیکہ اس وقت تک امام مسجد سے باہر نہ نکل چکا ہو اور اگر نماز مسجد میں نہ ہوتی ہو تو صفوں سے یا سُترے سے آگے نہ بڑھا ہو اور اگر ان حدود سے آگے بڑھ چکا ہو تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اب کوئی دوسرا امام نہیں بن سکتا[1] (عالمگیری۔ شامی) مسئلہ ۳، اگر مقتدی کو حدث ہو جائے اس کو بھی فوراً وضو کرنا چاہیئے بعد وضو کے اگر جماعت باقی ہو تو جماعت میں شریک ہو جائے ورنہ اپنی نماز تمام کرلے اور مقتدی کو اپنے مقام پر جاکر نماز پڑھنی چاہیئے اگر جماعت باقی ہو لیکن اگر امام کی اور اس کی وضو کی جگہ میں کوئی چیز مانع اقتدا نہ ہو تو یہاں بھی کھڑا ہونا جائز ہے اور اگر جماعت ہو چکی ہو تو مقتدی کو اختیار ہے چاہے محل اقتدا میں جاکر نماز پوری کرے یا وضو کی جگہ میں پوری کرلے اور یہی بہتر ہے (ہدایہ۔ عالمگیری) مسئلہ ۴، اگر امام مسبوق کو اپنی جگہ پر کھڑا کر دے تو اس کو چاہیئے کہ جس قدر رکعتیں وغیرہ امام پر باقی تھیں ان کو ادا کرکے کسی مُدرک کو اپنی جگہ کر دے تاکہ وہ مُدرک سلام پھیر دے اور یہ مسبوق پھر اپنی گئی ہوئی رکعتوں کے ادا کرنے میں مصروف ہو (ہدایہ، درمختار، عالمگیری)

---

[1] یعنی اس نماز کے پورا کرنے کو کوئی امام نہیں بن سکتا ہاں دوبارہ جماعت سے پڑھی جاوے۔

Marfat.com

مسئلہ ۵، اگر کسی کو قعدۂ اخیر میں بعد اس کے کہ بقدر التحیات کے بیٹھ چکا ہو جنون ہو جائے یا حدثِ اکبر ہو جائے یا بلا قصد حدثِ اصغر ہو جائے یا بے ہوش ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور پھر اس نماز کا اعادہ کرنا ہوگا (درمختار، شامی) مسئلہ ۶، امام نے ایک کو خلیفہ بنایا اور اس خلیفہ نے دوسرے کو خلیفہ کر دیا تو اگر امام کے مسجد کے باہر ہونے اور خلیفہ کے امام کی جگہ پر پہنچنے سے پہلے یہ ہوا تو جائز ہے ورنہ نہیں (عالمگیری) مسئلہ ۷، مسافروں نے مسافر کی اقتدا کی اور امام کو حدث ہوا اس نے مقیم کو خلیفہ کیا مسافروں پر چار رکعتیں پوری کرنا لازم نہیں اور خلیفہ کو چاہیئے کہ کسی مسافر کو مقدم کر دے کہ وہ سلام پھیرے اور مقتدیوں میں اور بھی مقیم تھے تو وہ تنہا تنہا دو دو رکعت بلا قرأت پڑھیں اب اگر اس خلیفہ کی اقتدا کریں تو ان سب کی نماز باطل ہوگئی (ردالمحتار) مسئلہ ۸، اگر شرم یا رعب کی وجہ سے قرأت سے عاجز ہے تو استخلاف جائز ہے اور اگر نسیان ہو گیا تو ناجائز (درمختار) مسئلہ ۹، اگر شدت سے پاخانہ پیشاب معلوم ہوا کہ نماز پوری نہیں کر سکتا تو استخلاف جائز نہیں۔ یونہی اگر پیٹ میں درد شدید ہوا کہ کھڑا نہیں رہ سکتا تو بیٹھ کر پڑھے کہ استخلاف جائز نہیں (درمختار، ردالمحتار) مسئلہ ۱۰، نماز میں امام کا انتقال ہو گیا اگرچہ قعدہ اخیرہ میں تو مقتدیوں کی نماز باطل ہوگئی۔ سرے سے پڑھنا ضروری ہے (بہار شریعت) مسئلہ ۱۱، چونکہ یہ مسائل باریک ہیں اور آج کل علم کی کمی ہے ضرور غلطی کا احتمال ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ بنا نہ کرے بلکہ وہ نماز سلام کیساتھ قطع کر کے پھر از سر نو پڑھے (درمختار، شامی)

جماعت میں شامل ہونے نہ ہونے کے مسائل

مسئلہ ۱، اگر کوئی شخص اپنے محلے یا

مکان کے قریب مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ وہاں جماعت ہو چکی ہو تو اس کو مستحب ہے کہ دوسری مسجد میں بتلاش جماعت جائے اور یہ بھی اختیار ہے کہ اپنے گھر میں واپس آکر گھر کے آدمیوں کو جمع کر کے جماعت کرے (بحر الرائق) مسئلہ ۲، اگر کوئی شخص اپنے گھر میں فرض نماز تنہا پڑھ چکا ہو اس کے بعد دیکھے کہ وہی فرض جماعت سے ہو رہا ہے تو اس کو چاہیئے کہ جماعت میں شریک ہو جائے بشرطیکہ ظہر، عشاء کا وقت ہو اور فجر، عصر، مغرب کیوقت شریک جماعت نہ ہو اس لئے کہ فجر، عصر کی نماز کے بعد نفل نماز مکروہ ہے اور مغرب کے وقت اس لئے کہ یہ دوسری نماز نفل ہو گی اور نفل میں تین رکعت منقول نہیں (شرح وقایہ) مسئلہ ۳، اگر کوئی شخص فرض نماز شروع کر چکا ہو اور اسی حالت میں فرض جماعت سے ہونے لگے تو اگر وہ فرض دو رکعت والا ہے جیسی فجر کی نماز تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو اس نماز کو قطع کر دے اور جماعت میں شامل ہو جاوے اور اگر پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا ہو اور دوسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو بھی قطع کر دے اور جماعت میں شامل ہو جاوے اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا ہو تو دونوں رکعت پوری کر لے اور اگر وہ فرض تین رکعت والا ہو جیسے مغرب تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر دوسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا تو اپنی نماز کو پوری کر لے اور بعد میں جماعت کے اندر شریک نہ ہو کیونکہ نفل تین رکعت کے ساتھ جائز نہیں اور اگر وہ فرض چار رکعت والا ہو جیسے ظہر، عصر و عشاء تو اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو دو رکعت پر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے اور جماعت میں مل جاوے اور اگر تیسری رکعت شروع کر دی ہو اور اس کا سجدہ نہ کیا ہو

تو قطع کر دے اور اگر سجدہ کر لیا ہو تو پوری کر لے اور جن صورتوں میں نماز پوری کر لی جاوے ان میں سے مغرب اور فجر اور عصر میں دوبارہ شریک جماعت نہ ہو اور ظہر اور عشاء میں شریک ہو جاوے اور جن صورتوں میں قطع کرنا ہو کھڑے کھڑے ایک سلام پھیر دے (ہدایہ، شامی)

مسئلہ ۴، اگر کوئی شخص نفل نماز شروع کر چکا ہو اور فرض جماعت سے ہونے لگے تو نفل نماز کو نہ توڑے بلکہ اس کو چاہیئے کہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے اگرچہ چار رکعت کی نیت کی ہو[1] (درمختار) مسئلہ ۵ ظہر اور جمعہ کی سنت مؤکدہ اگر شروع کر چکا ہو اور فرض ہونے لگے تو ظاہر مذہب یہ ہے کہ دو رکعت پر سلام پھیر کر شریک جماعت ہو جائے اور بہت سے فقہاء کے نزدیک راجح یہ ہے کہ چار رکعت پوری کر لے اور اگر تیسری رکعت شروع کر دی تو اب چار کا پورا کرنا ضروری ہے (درمختار) مسئلہ ۶، اگر فرض نماز ہو رہی ہو تو پھر سنت وغیرہ نہ شروع کی جائے بشرطیکہ کسی رکعت کے چلے جانے کا خوف ہو۔ ہاں اگر یقین یا گمان غالب ہو کہ کوئی رکعت نہ جانے پائے گی تو پڑھ لے مثلاً ظہر کے وقت جب فرض شروع ہو جائے اور خوف ہو کہ سنت پڑھنے سے کوئی رکعت جاتی رہے گی تو پھر سنتیں مؤکدہ جو فرض سے پہلے پڑھی جاتی ہیں چھوڑ دے پھر ظہر اور جمعہ میں بعد فرض کے بہتر یہ ہے کہ بعد والی سنت مؤکدہ اوّل پڑھ کر ان سنتوں کو پڑھ لے مگر فجر کی سنتیں چونکہ زیادہ مؤکدہ ہیں لہٰذا ان کے لئے یہ حکم ہے کہ اگر فرض شروع ہو چکا ہو تب بھی ادا کر لی جائیں بشرطیکہ ایک رکعت مل جانے کی اُمید ہو اور اگر ایک رکعت کے

---

[1] یعنی قوی مذہب [2] ظاہر مذہب یہی ہے کہ جب تک کم از کم ایک رکعت ملنے کی امید ہو اس وقت تک پڑھ لے ورنہ چھوڑ دے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ قعدۂ اخیرہ ملنے تک سنتیں پڑھ لے مگر راجح ظاہر مذہب ہے۔

Marfat.com

ملنے کی بھی امید نہ ہو تو پھر نہ پڑھے اور پھر اگر چاہے بعد سورج نکلنے کے پڑھنے (درمختار) مسئلہ ۸، اگر یہ خوف ہو کہ فجر کی سنت اگر نماز کے سنن اور مستحبات وغیرہ کی پابندی سے ادا کی جائے گی تو جماعت نہ ملے گی تو ایسی حالت میں چاہیئے کہ صرف فرائض اور واجبات پر اقتصار کرے سنن وغیرہ کو چھوڑ دے (درمختار شامی، بحر) مسئلہ ۸ فرض ہونے کی حالت میں جو سنتیں پڑھی جائیں خواہ فجر کی ہوں یا کسی اور وقت کی وہ ایسے مقام پر پڑھی جائیں جو مسجد سے علیحدہ ہو اس لئے کہ جہاں فرض نماز ہوتی ہو پھر کوئی دوسری نماز وہاں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر کوئی ایسی جگہ نہ ملے تو صف سے علیحدہ مسجد کے کسی گوشہ میں پڑھ لے (درمختار۔ شامی، بحر) مسئلہ ۹، اگر جماعت کا قعدہ مل جائے اور رکعتیں نہ ملیں تب بھی جماعت کا ثواب مل جائے گا (بحر، شرح وقایہ) مسئلہ ۱۰ جس رکعت کا رکوع امام کے ساتھ مل جائے تو سمجھا جاوے گا کہ وہ رکعت مل گئی۔ ہاں اگر رکوع نہ ملے تو پھر اس رکعت کا شمار ملنے میں نہ ہوگا (درمختار، بحر)

مساجد کے احکام

مسئلہ ۱ ہر بڑی چھوٹی بستی میں وہاں کی ضرورت کے مطابق مسجد بنانا چاہیئے مگر وہ حلال مال سے اور حلال زمین میں ہو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص عبادت کے لئے حلال مال سے کوئی عمارت (مسجد) بنائے تو اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت میں موتی اور یاقوت کا گھر بنا دے گا (طبرانی اوسط) مسئلہ ۲ مسجد میں ایسے شخص کو رکھیں کہ جو بستی والوں کو مسئلے مسائل بھی بتلاتا رہے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مسجد کی طرف جائے اور اس کا ارادہ صرف یہ ہو کہ کوئی اچھی بات (دین کی بات) سیکھے یا سکھائے اس کو حج کرنے والے کے برابر پورا ثواب ملے گا (طبرانی)

مسئلہ ۳ مسجد کا دروازہ بند کرنا مکروہ ہے البتہ اگر اسباب مسجد جاتے رہنے کا خوف ہو تو علاوہ اوقات نماز بند کرنے کی اجازت ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۴ مسجد کی چھت پر وطی و بول و براز حرام ہے اسی طرح جنب و حیض و نفاس والی کو اس پر جانا حرام ہے کہ وہ بھی مسجد کے حکم میں ہے مسجد کی چھت پر چڑھنا مکروہ ہے (درمختار، ردالمحتار) مسئلہ ۵ مسجد میں نجاست لے کر جانا اگرچہ اس سے مسجد آلودہ نہ ہو یا جس کے بدن پر نجاست لگی اس کو مسجد میں جانا منع ہے (ردالمحتار) مسئلہ ۶ ناپاک روغن مسجد میں جلانا یا نجس گارا مسجد میں لگانا منع ہے (درمختار) مسئلہ ۷ مسجد میں کسی برتن کے اندر پیشاب کرنا یا فصد کا خون لینا بھی جائز نہیں (درمختار) مسئلہ ۸ بچے اور پاگل کو جن سے نجاست کا گمان ہو مسجد میں لے جانا حرام ہے ورنہ مکروہ جو لوگ جوتیاں مسجد کے اندر لے جاتے ہیں اُن کو اس کا خیال کرنا چاہیئے کہ اگر نجاست لگی ہو تو صاف کرلیں اور جوتا پہنے مسجد میں چلے جانا سوء ادب ہے (ردالمحتار) مسئلہ ۹ عیدگاہ یا وہ مقام کہ جنازہ کی نماز کے لئے بنایا ہو اقتدا کے مسائل میں مسجد کے حکم میں ہے کہ اگرچہ امام و مقتدی کے درمیان کتنی ہی صفوں کی جگہ فاصل ہو اقتدا صحیح ہے اور باقی احکام مسجد کے اس پر نہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس میں پیشاب پاخانہ جائز ہے بلکہ یہ مطلب کہ جنب اور حیض نفاس والی کو اس میں آنا جائز ہے فنائے مسجد اور مدرسہ

۴۔ بلا ضرورت

Marfat.com

و خانقاہ و سرائے اور تالابوں پر جو چبوترہ وغیرہ نماز پڑھنے کے لئے بنایا کرتے ہیں ان سب کے بھی یہی احکام ہیں جو عیدگاہ کے لئے ہیں (درالمختار) مسئلہ ۹ مسجد کی دیوار میں نقش و نگار اور سونے کا پانی پھیرنا منع نہیں جبکہ بہ نیت تعظیم مسجد ہو مگر دیوار قبلہ میں نقش و نگار مکروہ ہے یہ حکم اس وقت ہے کہ کوئی شخص اپنے مال حلال سے نقش کرے اور مال وقف سے نقش و نگار حرام ہے اگر متولی نے کرایا یا سفیدی کی تو تاوان دے ہاں اگر واقف نے یہ فعل خود کیا یا اس نے متولی کو اختیار دیا تو مال وقف سے یہ خرچ دیا جائے گا (در مختار) مسئلہ ۱۱ مسجد کا مال جمع ہے اور خوف ہے کہ ظالم ضائع کر ڈالیں گے تو ایسی حالت میں نقش و نگار میں صرف کر سکتے ہیں (عالمگیری) مسئلہ ۱۲ مسجد کی دیواروں اور محرابوں پر قرآن لکھنا اچھا نہیں کہ اندیشہ ہے وہاں سے گرے اور پاؤں کے نیچے پڑے اسی طرح مکان کی دیواروں پر کہ علت مشترک ہے یونہی جس بچھونے یا مصلے پر اسمائے الٰہی لکھے ہوں اس کا بچھانا یا کسی اور استعمال میں لانا جائز نہیں اور یہ بھی ممنوع ہے کہ اپنی ملک میں سے اسے جدا کر دے کہ دوسرے کے استعمال کرنے کا کیا اطمینان لہٰذا واجب ہے کہ اس کو سب سے اوپر کسی ایسی جگہ رکھیں کہ اس کے اوپر کوئی چیز نہ ہو (عالمگیری) یونہی بعض دسترخوانوں پر اشعار لکھتے ہیں ان کا بچھانا اور ان پر کھانا ممنوع ہے۔ مسئلہ ۱۳ مسجد میں وضو کرنا اور کلی کرنا اور مسجد کی دیواروں یا چٹائیوں پر یا چٹائیوں کے نیچے تھوکنا اور ناک سنکنا ممنوع اور چٹائیوں کے نیچے ڈالنا اوپر ڈالنے سے زیادہ برا ہے اور اگر ناک سنکنے یا تھوکنے کی ضرورت ہی پڑ جائے تو کپڑے میں لے لے (عالمگیری) مسئلہ ۱۴ مسجد میں کوئی جگہ وضو کے لئے ابتدا ہی

Marfat.com

سے بانی مسجد نے قبل تمام مسجدیت بنائی ہے جس میں نماز نہیں ہوتی تو وہاں وضو کرسکتا ہے یونہی طشت وغیرہ کسی برتن میں بھی وضو کرسکتا ہے مگر بشرط کمال احتیاط کہ کوئی چھینٹ مسجد میں نہ گرے (عالمگیری)، بلکہ مسجد کو ہر گھن کی چیز سے بچانا ضروری ہے۔ آج کل اکثر دیکھا جاتا ہے کہ وضو کے بعد منہ اور ہاتھ سے پانی پونچھ کر مسجد میں جھاڑتے ہیں یہ ناجائز ہے مسئلہ ۱۵ کیچڑ سے پاؤں سنا ہوا ہے اس کو مسجد کی دیوار یا ستون سے پونچھنا ممنوع ہے اسی طرح پھیلے ہوئے غبار سے پونچھنا بھی ناجائز ہے اور کوڑا جمع ہے تو اس سے پونچھنا ممنوع نہیں ہے یونہی مسجد میں کوئی لکڑی پڑی ہوئی ہے کہ عمارت مسجد میں داخل نہیں اس سے بھی پونچھ سکتے ہیں چٹائی کے لے کارٹکڑے سے جس پر نماز نہ پڑھتے ہوں پونچھ سکتے ہیں مگر بچنا افضل ہے (عالمگیری۔ صغیری)، مسئلہ ۱۶ مسجد کا کوڑا جھاڑ کر کسی ایسی جگہ نہ ڈالیں جہاں بے ادبی ہو (درمختار)، مسئلہ ۱۷ مسجد میں کنواں نہیں کھودا جاسکتا اور اگر قبل مسجد وہ کنواں تھا اور اب مسجد میں آ گیا تو باقی رکھا جائے گا (عالمگیری)، مسئلہ ۱۸ مسجد میں پیڑ لگانے کی اجازت نہیں ہاں مسجد کو اس کی حاجت ہے کہ زمین میں تری ہے ستون باقی نہیں رہتے تو اس تری کو جذب کرنے کے لئے پیڑ لگا سکتے ہیں (عالمگیری)، مسئلہ ۱۹ قبل تمام مسجدیت مسجد کے اسباب رکھنے کے لئے مسجد میں حجرہ وغیرہ بنا سکتے ہیں (عالمگیری)، مسئلہ ۲۰ مسجد میں سوال کرنا حرام ہے اور اس سائل کو دینا بھی منع ہے مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنا منع ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم جب کسی ایسے شخص کو دیکھو کہ

گم شدہ چیز کو مسجد میں پکار پکار کر تلاش کر رہا ہے تو یوں کہہ دو کہ خدا تعالیٰ تیرے پاس وہ چیز نہ پہنچا دے (ترمذی و نسائی و ابن خزیمہ و حاکم) اور ایک روایت میں یہ بھی ارشاد ہے کہ مسجدیں اس کام کے لئے نہیں بنائی گئیں (مسلم و ابو داؤد و ابن ماجہ) مسئلہ ۲۱ مسجد میں کھانا پینا سونا معتکف اور پردیسی کے سوا کسی کو جائز نہیں لہٰذا جب کھانے پینے وغیرہ کا ارادہ ہو تو اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں جائے کچھ ذکر و نماز کے بعد اب کھا پی سکتا ہے اور بعضوں نے صرف معتکف کا استثناء کیا اور یہی راجح لہٰذا غریب الوطن بھی نیت اعتکاف کرے کہ خلاف سے بچے (درمختار، صغیری) مسئلہ ۲۲ مسجد میں شعر پڑھنا ناجائز ہے البتہ اگر وہ شعر حمد و نعت و منقبت و وعظ و حکمت کا ہو تو جائز ہے (درمختار) مسئلہ ۲۳ مسجد میں کچا لہسن پیاز کھا کر جانا جائز نہیں جب تک بو باقی ہو کہ فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس بدبودار درخت سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کہ ملائکہ کو اس چیز سے ایذا ہوتی ہے جس سے آدمی کو ہوتی ہے (بخاری و مسلم) یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس میں بدبو ہو جیسے گندنا مولی، کچا گوشت، مٹی کا تیل وہ دیا سلائی جس کے رگڑنے میں بو اڑتی ہے۔

یہ یا حاء خارج کرنا وغیرہ وغیرہ جس کو گندہ دہنی کا عارضہ ہو یا کوئی بدبودار زخم ہو یا کوئی دوا بدبودار لگائی ہو تو جب تک بو منقطع نہ ہو اس کو مسجد میں آنے کی ممانعت ہے۔ اسی طرح قصاب[1] اور مچھلی بیچنے والے اور کوڑھی اور سفید داغ والے اور اس شخص کو جو لوگوں کو زبان سے ایذا دیتا ہو مسجد سے روکا جائے

---

[1] یعنی جبکہ ان دونوں کے بدن یا کپڑے میں بو ہو۔ قصاب سے مراد قوم قصاب نہیں بلکہ وہ جو گوشت بیچتا ہو چاہے وہ کسی قوم سے ہو۔

Marfat.com

درمختار، ردالمحتار) مسئلہ ۲۴ بیع وشراوغیرہ ہر عقد مبادلہ مسجد میں منع ہے صرف معتکف کو اجازت ہے جبکہ تجارت کے لئے خرید تا بیچتا نہ ہو بلکہ اپنی اور یال بچوں کی ضرورت سے ہو اور وہ شے مسجد میں نہ لائی گئی (درمختار) مسئلہ ۲۵ مباح باتیں بھی مسجد میں کرنے کی اجازت نہیں اور نہ آواز بلند کرنا جائز (درمختار صغیری) مسئلہ ۲۶ درزی کو اجازت نہیں کہ مسجد میں بیٹھ کر کپڑے سیئے ہاں اگر بچوں کو روکنے اور مسجد کی حفاظت کے لئے بیٹھا تو حرج نہیں۔ یونہی کاتب کو مسجد میں بیٹھ کر لکھنے کی اجازت نہیں جبکہ اُجرت پر لکھتا ہو اور بغیر اجرت کے لکھتا ہو تو اجازت ہے جبکہ کتاب کوئی بڑی نہ ہو اسی طرح معلم اجیر کو مسجد میں بیٹھ کر تعلیم کی اجازت نہیں اور اجیر نہ ہو تو اجازت ہے (عالمگیری) مسئلہ ۲۷ مسجد کا چراغ گھر نہیں لے جاسکتا اور تہائی رات تک چراغ جلا سکتے ہیں اگرچہ جماعت ہو چکی ہو اس سے زیادہ کی اجازت نہیں ہاں اگر واقف نے شرط کر دی ہو یا وہاں تہائی رات سے زیادہ جلانے کی عادت ہو تو جلا سکتے ہیں اگرچہ شب بھر کی ہو (عالمگیری) مسئلہ ۲۸ مسجد کے چراغ سے کتب بینی اور درس وتدریس تہائی رات تک تو مطلقاً کرسکتا ہے اگرچہ جماعت ہو چکی ہو اور اس کے بعد اجازت نہیں مگر جہاں اس کے بعد تک جلنے کی عادت ہو (عالمگیری) مسئلہ ۲۹ چمگادڑ اور کبوتر وغیرہ کے گھونسلے مسجد کی صفائی کے لئے نوچنے میں حرج نہیں (درمختار) مسئلہ ۳۰ جس نے مسجد بنوائی تو مرمت اور لوٹے چٹائی چراغ بتی وغیرہ کا حق اُسی کو ہے اور اذان و اقامت کا اہل ہے تو اس کا بھی وہی مستحق ہے ورنہ اس کی رائے سے ہو اسی طرح اس کے بعد اس کی اولاد اور کنبے والے غیروں سے اولیٰ ہیں (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۳۱ بانی مسجد نے ایک کو امام و مؤذن کیا اور اہل محلہ نے دوسرے کو تو اگر وہ

Marfat.com

افضل ہے جسے اہل محلہ نے پسند کیا ہے تو وہی بہتر ہے اور اگر برابر ہوں تو جسے بانی نے پسند کیا وہ ہوگا (غنیہ) مسئلہ ۳۲ سب مسجدوں سے افضل مسجد حرام شریف ہے پھر مسجد نبوی پھر قدس پھر مسجد قبا پھر اور جامع مسجدیں پھر مسجد محلہ پھر مسجد شارع (ردالمختار) مسئلہ ۳۳ مسجد محلہ میں نماز پڑھنا اگرچہ جماعت قلیل ہو مسجد جامع سے افضل ہے اگر وہاں بڑی جماعت ہو بلکہ اگر مسجد محلہ میں جماعت نہ ہوئی تو تنہا جائے اور اذان و اقامت کہے نماز پڑھے وہ مسجد جامع کی جماعت سے افضل ہے (صغیری وغیرہ) مسئلہ ۳۴ جب چند مسجدیں برابر ہوں تو وہ مسجد اختیار کرے جس کا امام زیادہ علم و اصلاح والا ہو (صغیری) اور اگر اس میں برابر ہوں تو جو زیادہ قدیم ہو اور بعضوں نے کہا جو زیادہ قریب ہو اور زیادہ راجح یہی معلوم ہوتا ہے (بہار شریعت) مسئلہ ۳۵ جس محلہ میں کسی کا پیر یا استاد رہتا ہو اس میں محلہ کی مسجد اور جامع مسجد سے بھی زیادہ ثواب ہے اور بہ بالاتفاق فضیلت خاص[1] اسی شخص کے حق میں ہے (درمختار) مسئلہ ۳۶ مسجد محلہ میں جماعت نہ ملی تو دوسری مسجد میں بجماعت پڑھنا افضل ہے اور جو دوسری مسجد میں بھی جماعت نہ ملے تو محلہ ہی کی مسجد میں اولیٰ ہے اور اگر مسجد محلہ میں تکبیر اولیٰ یا ایک دو رکعت فوت ہوگئی اور دوسری جگہ مل جائے گی تو اس کے لئے دوسری مسجد میں نہ جائے یونہی اگر اذان کہی اور جماعت میں سے کوئی نہیں تو موذن تنہا پڑھ لے دوسری مسجد میں نہ جائے (صغیری) مسئلہ ۳۷ جو ادب مسجد کا ہے وہی مسجد کی چھت کا ہے (غنیہ) مسئلہ ۳۸ مسجد محلہ میں امام اگر معاذ اللہ زانی یا سود خوار ہو یا اس میں اور کوئی ایسی خرابی ہو جس کی وجہ سے اس کے پیچھے نماز منع ہو تو مسجد چھوڑ کر دوسری مسجد کو جائے (غنیہ) اور اگر اس سے ہو سکتا ہو تو معزول کر دے۔ مسئلہ ۳۹، اگر کوئی مسجد سے اذان کے بعد بلا نماز

[1] کیونکہ اس میں دو فضیلتیں ہیں ایک نماز کی دوسرے درس و تلقین تعلیم سے مستفیض ہونے کی (شامی)۔

Marfat.com

ادا کئے چلا جائے تو مکروہ ہے مگر امام اور مؤذن کا دوسری مسجد میں نماز پڑھانے کے واسطے چلا جانا مکروہ نہیں (عالمگیری۔شرح وقایہ) مسئلہ ۴: گھروں میں بھی جماعت ہو جاتی ہے مگر مسجدوں کا ثواب تو مسجدوں کے ساتھ ہی مخصوص ہے اور یہ ثواب علاوہ جماعت کے ثواب کے ہے (درمختار، شامی)

سجدہ سہو کا بیان

سہو کے معنی بھول جانے کے ہیں بھولے سے کبھی بھی نماز میں کمی یا زیادتی ہو کر نقصان آجاتا ہے۔ بعضے نقصان ایسے ہیں کہ ان کو دفع کرنے کے لیے نماز کے آخری قعدہ میں دو سجدے کئے جاتے ہیں ان کو سجدہ سہو کہتے ہیں۔

سجدہ سہو کا طریقہ

قعدہ آخیرہ میں تشہد کے بعد دائیں طرف سلام پھیر کر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرے اور اسی طرح دوسرا سجدہ کرے، پھر التحیات و درود شریف و دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیرے اس طرح سجدہ سہو کرنے سے جن باتوں سے نماز ناقص ہوتی ہے اصلاح ہو کر درست ہو جائے گی (عالمگیری وغیرہ)

چند ضروری مسائل

Marfat.com

مسئلہ ۱، اگر بغیر سلام پھیرے سجدے کر لئے کافی ہیں مگر ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (عالمگیری۔ درمختار)

مسئلہ ۲، فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہتی ہے سجدہ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا پھر پڑھیے۔

اور سنن و مستحبات مثلاً تعوذ، تسمیہ، ثنا، آمین، تکبیرات، انتقالات، تسبیحات کے ترک کرنے سے بھی سجدہ سہو نہیں بلکہ نماز ہو گئی (ردالمختار، غنیہ) مگر اعادہ مستحب ہے سہواً ترک کیا ہو یا قصداً (بہار شریعت) مسئلہ ۳ فرض و نفل دونوں کا ایک حکم ہے یعنی نوافل میں بھی واجب ترک ہو جانے سے سجدہ سہو واجب ہے (عالمگیری) مسئلہ ۴، ایک نماز میں چند واجب ترک ہوئے تو وہی دو سجدے سب کے لئے کافی ہیں (ردالمختار وغیرہ) مسئلہ ۵ تعدیل ارکان بھول گیا سجدۂ سہو واجب ہے (عالمگیری) مسئلہ ۶ فرض میں قعدہ اولیٰ بھول گیا تو جب تک سیدھا کھڑا نہ ہوا، لوٹ آئے اور سجدۂ سہو نہیں اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو نہ لوٹے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر سیدھا کھڑا ہو کر لوٹے تو سجدۂ سہو کرے اور صحیح مذہب میں نماز ہو جائے گی مگر گنہگار ہوا لہٰذا حکم ہے کہ اگر لوٹے تو فوراً کھڑا ہو جائے (درمختار، غنیہ) مسئلہ ۷ قرأت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے لگا کہ بقدر ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کا وقفہ ہوا سجدۂ سہو واجب ہے (ردالمختار) مسئلہ ۸، اگر مقتدی سے بحالت اقتدا سہو واقع ہوا تو سجدۂ واجب نہیں (عامہ کتب) مسئلہ ۹ رکوع کی جگہ سجدہ کیا یا سجدہ کی جگہ رکوع یا کسی ایسے رکن کو دوبارہ کیا جو نماز میں

مکرر مشروع نہ تھا۔ یا کسی رکن کو مقدم یا مؤخر کیا تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے (عالمگیری) مسئلہ ۱۰ قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد اتنا پڑھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو سجدۂ سہو واجب ہے اس وجہ سے نہیں کہ درود شریف پڑھا بلکہ اس وجہ سے کہ تیسری رکعت کے قیام میں تاخیر بدلی تو اتنی دیر تک سکوت کیا جب بھی سجدۂ سہو واجب ہے۔ جیسے قعدہ و رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہے حالانکہ وہ کلام الٰہی ہے امام اعظم رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا درود پڑھنے والے پر تم نے کیوں سجدہ واجب بتایا، عرض کی اس سے بھول کر پڑھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تحسین فرمائی (بہار شریعت بحوالہ درمختار و ردالمحتار وغیرہ ہما) مسئلہ ۱۱ جو چیز مانع بنائے مثلاً کلام وغیرہ منافی نماز، اگر سلام کے بعد پائی گئی تو اب سجدہ سہو نہیں ہو سکتا (ہدایہ ردالمحتار) مسئلہ ۱۲ سجدۂ سہو اس وقت واجب ہے کہ وقت میں گنجائش ہو اور اگر نہ ہو مثلاً نماز فجر میں سہو واقع ہوا اور پہلا سلام پھیرا اور سجدہ ابھی نہ کیا کہ آفتاب طلوع کر آیا تو سجدۂ سہو ساقط ہو گیا۔ جمعہ یا عید کا وقت جب رہے گا جب بھی یہی حکم ہے (عالمگیری و ردالمحتار) مسئلہ ۱۳ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل و وتر کی کسی رکعت میں سورۂ الحمد کی ایک آیت بھی یا سورت سے پیشتر دوبار الحمد پڑھی یا سورت ملانا بھول گیا یا سورت کو فاتحہ پر مقدم کیا یا الحمد کے بعد ایک یا دو چھوٹی آیتیں پڑھ کر رکوع میں چلا گیا پھر یاد آیا اور لوٹا اور تین آیتیں پڑھ کر رکوع کیا تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے (درمختار۔ عالمگیری) مسئلہ ۱۴۔ اگر مقتدی بھول کر کھڑا ہو گیا تو ضروری ہے کہ لوٹ آوے تاکہ امام کی مخالفت نہ ہو (درمختار)

مسئلہ ۱۵ ۔ امام نے جہری نماز میں بقدر جواز نماز یعنی ایک آیت آہستہ پڑھی یا سرّی میں جہر سے تو سجدۂ سہو واجب ہے اور ایک کلمہ آہستہ یا جہر سے پڑھا تو معاف ہے (عالمگیری ۔ ردالمختار) مسئلہ ۱۶ منفرد نے سرّی نماز میں جہر سے پڑھا تو سجدہ واجب ہے اور جہری میں آہستہ تو نہیں (درمختار)

مسئلہ ۱۷ ۔ آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ میں سہواً تین آیت یا زیادہ کی تاخیر ہوئی تو سجدہ سہو کرے (غنیہ) مسئلہ ۱۸ کوئی ایسا واجب ترک ہوا جو واجباتِ نماز سے نہیں بلکہ اس کا وجوب امر سے خارج ہو تو سجدہ سہو واجب نہیں مثلاً خلافِ ترتیب قرآن مجید پڑھنا ترکِ واجب ہے مگر موافق ترتیب پڑھنا واجباتِ تلاوت سے ہے واجبات نماز سے نہیں لہٰذا سجدہ سہو نہیں (ردالمختار) مسئلہ ۱۹ ۔ ایک سجدہ کسی رکعت کا بھول گیا تو جب یاد آئے کرلے اگرچہ سلام کے بعد بشرطیکہ کوئی فعل منافی نہ صادر ہوا ہو ۔ اور سجدۂ سہو کرے ۔ (درمختار) مسئلہ ۲۰ فرض کی پچھلی رکعتوں میں فاتحہ کی تکرار سے مطلقاً سجدہ سہو واجب نہیں اور اگر پہلی رکعتوں میں الحمد کا زیادہ حصہ پڑھ لیا تھا پھر اعادہ کیا تو سجدۂ سہو واجب ہے (عالمگیری) مسئلہ ۲۱ ، الحمد پڑھنا بھول گیا اور سورت شروع کر دی اور بقدر ایک آیت پڑھ لی ، اب یاد آیا تو الحمد پڑھ کر سورت پڑھے اور سجدہ واجب ہے ، یونہی اگر سورت کے پڑھنے کے بعد یا رکوع میں یا رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو پھر الحمد پڑھ کر سورت پڑھے اور رکوع کا اعادہ کرے اور سجدۂ سہو کرے (عالمگیری) مسئلہ ۲۲ کسی قعدہ میں اگر تشہد میں سے کچھ رہ گیا ، سجدۂ سہو واجب ہے ، نماز نفل ہو یا فرض (عالمگیری) مسئلہ ۲۳ نفل کا ہر قعدہ قعدۂ اخیرہ یعنی فرض ہے اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کرے لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرے

اور واجب نماز مثلاً وتر فرض کے حکم میں ہے لہٰذا وتر کا قعدۂ اولیٰ بھول جائے تو وہی حکم ہے جو فرض کے قعدۂ اولیٰ بھول جانے کا ہے (درمختار) مسئلہ ۲۴ پہلی دو رکعتوں کے قیام میں الحمد کے بعد تشہد پڑھا سجدۂ سہو واجب ہے اور الحمد سے پہلے پڑھا تو نہیں (عالمگیری) مسئلہ ۲۵ پچھلی رکعتوں کے قیام میں تشہد پڑھا تو سجدہ واجب نہ ہوا، اور اگر قعدۂ اولیٰ میں چند بار تشہد پڑھا سجدہ واجب ہوگیا (عالمگیری) مسئلہ ۲۶ عیدین کی سب تکبیریں یا بعض بھول گیا یا زائد کہیں یا غیر محل میں کہیں ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے (عالمگیری) مسئلہ ۲۷ امام تکبیرات عیدین بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو لوٹ آئے اور مسبوق رکوع میں شامل ہوا تو رکوع ہی میں تکبیریں کہہ لے (عالمگیری) مسئلہ ۲۸ عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع بھول گیا تو سجدۂ سہو واجب ہے اور پہلی رکعت کی تکبیر رکوع بھولا تو نہیں (عالمگیری) مسئلہ ۲۹ جمعہ و عیدین میں سہو واقع ہوا اور جماعت کثیر ہو تو یہ بہتر ہے کہ سجدۂ سہو نہ کرے (عالمگیری، ردالمحتار) مسئلہ ۳۰ مسبوق امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے اگرچہ اس کے شریک ہونے سے پہلے سہو ہوا ہو، اور اگر امام کے ساتھ سجدہ نہ کیا اور مابقی پڑھنے کھڑا ہوگیا تو آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر اس مسبوق سے اپنی نماز میں بھی سہو ہوا تو آخر کے یہی سجدے اس سہو امام کے لئے بھی کافی ہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار) مسئلہ ۳۱ مسبوق نے اپنی نماز بچانے کے لئے امام کے ساتھ سجدۂ سہو نہ کیا یعنی جانتا ہے کہ اگر سجدہ کرے گا تو نماز جاتی رہے گی مثلاً نماز فجر میں آفتاب طلوع ہو جائے گا یا جمعہ کے وقت عصر آجائے گا یا معذور ہے اور وقت ختم ہو جائے گا یا موزہ پر مسح کی مدت گزر جائے گی تو ان صورتوں میں امام کے ساتھ سجدہ نہ کرنے میں کراہت نہیں بلکہ بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد کھڑا ہو جائے (غنیہ) مسئلہ ۳۲

Marfat.com

مسبوق نے امام کے سہو میں امام کے ساتھ سجدہ سہو کیا پھر جب اپنی پڑھنے کھڑا ہوا اور اس میں بھی سہو ہوا تو اس میں بھی سجدہ سہو کرے (درمختار وغیرہ) مسئلہ ۳۳ مسبوق کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا جائز نہیں۔ اگر قصداً پھیرے گا نماز جاتی رہے گی اور اگر سہواً پھیرا اور سلام امام کے ساتھ معاً بلا وقفہ تھا تو سجدۂ سہو اس پر نہیں۔ اور اگر سلام امام کے کچھ بھی بعد پھیرا تو کھڑا ہو جائے اپنی نماز پوری کر کے سجدۂ سہو کرے (درمختار وغیرہ) مسئلہ ۳۴، امام کے ایک سجدہ کرنے کے بعد شریک ہوا تو دوسرا سجدہ امام کے ساتھ کرے اور پہلے کی قضا نہیں اور اگر دونوں سجدوں کے بعد شریک ہوا تو امام کے سہو کا اس کے ذمہ کوئی سجدہ نہیں (ردالمحتار) مسئلہ ۳۵، امام نے سلام پھیر دیا اور مسبوق اپنی نماز پوری کرنے کھڑا، اب امام نے سجدۂ سہو کیا تو جب تک مسبوق نے اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور امام کے ساتھ سجدہ کرے۔ جب امام سلام پھیرے تو اب اپنی پڑھے اور پہلے جو قیام و قرأت و رکوع کر چکا ہے اس کا شمار نہ ہوگا بلکہ اب پھر سے وہ افعال کرے اور اگر نہ لوٹا اور اپنی پڑھ لی تو آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو نہ لوٹے لوٹے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی (عالمگیری) مسئلہ ۳۶، امام کے سہو سے لاحق پر بھی سجدۂ سہو واجب ہے مگر لاحق اپنی آخر نماز میں سجدہ سہو کرے گا اور امام کے ساتھ اگر سجدہ کیا تو آخر میں اعادہ کرے (درمختار) مسئلہ ۳۷، اگر تین رکعت میں مسبوق ہوا، اور ایک رکعت میں لاحق تو ایک رکعت بلا قرأت پڑھ کر بیٹھے اور تشہد پڑھ کر سجدۂ سہو کرے پھر ایک رکعت بھری پڑھ کر بیٹھے کہ یہ اسی کی دوسری رکعت ہے پھر ایک بھری اور ایک خالی پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر اس میں مسبوق ہے اور تین میں لاحق تو تین پڑھ کر سجدۂ سہو کرے۔ پھر ایک بھری پڑھ کر سلام پھیر دے (ردالمحتار)

Marfat.com

مسئلہ ۳۸ مقیم نے مسافر کی اقتدا کی اور امام سے سہو ہوا تو امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے پھر اپنی دو پڑھے اور ان میں بھی سہو ہوا تو آخر میں پھر سجدہ کرے (ردالمحتار) مسئلہ ۳۹، امام نے صلوٰۃ الخوف میں (جس کا بیان آگے آئے گا) سہو ہوا تو امام کے ساتھ دوسرا گروہ سجدۂ سہو کرے اور پہلا گروہ اس وقت کرے جب اپنی نماز ختم کر چکے (عالمگیری) مسئلہ ۴۰ سجدۂ نماز یا سجدۂ تلاوت باقی تھا یا سجدۂ سہو کرنا تھا اور بھول کر سلام پھیرا تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا کر لے اور میدان میں ہو تو جب تک صفوں سے متجاوز نہ ہوا یا آگے کو سجدہ کی جگہ سے نہ گزرا کر لے (درمختار، ردالمحتار) مسئلہ ۴۱ رکوع میں یاد آیا کہ نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا ہے اور وہیں سے سجدہ کو چلا گیا یا سجدہ میں یاد آیا اور سر اٹھا کر وہ سجدہ کر لیا تو بہتر یہ ہے کہ اس رکوع و سجود کا اعادہ کرے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر اس وقت نہ کیا بلکہ آخر کار نماز میں کیا تو اس رکوع و سجود کا اعادہ نہیں سجدہ سہو کرنا ہوگا (درمختار) مسئلہ ۴۲ اگر کوئی قیام میں تشہد سہواً پڑھ لے تو اگر یہ قیام فرض نمازوں کا ہے تو یہ دیکھنا چاہیئے کہ تشہد پہلے دوگانہ میں پڑھا ہے یا پچھلے میں اگر پہلے دوگانہ میں پڑھا ہے تو یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ الحمد سے پہلے پڑھا ہے یا بعد تھے اگر پہلے پڑھا ہے تو سجدۂ سہو نہیں اگر بعد الحمد کے پڑھا ہے تو سجدۂ سہو کرے اس لئے کہ الحمد کے پیچھے محل ہے اس شے کے پڑھنے کا کہ جو واجب ہے تو تاخیر واجب سے سجدہ ہوا، اور اگر فرض نمازوں کے پچھلے دوگانہ میں پڑھا ہے تو سجدۂ سہو واجب نہیں، اور اگر یہ قیام وتر یا نفل نمازوں کا ہے تو سب رکعتوں کے لئے وہی حکم ہے جو کہ فرض نمازوں کے پہلے دوگانہ کے لئے ہے (عالمگیری) مسئلہ ۴۳، اگر کوئی قعدہ اخیرہ کو بھول کر پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے

Marfat.com

توجب تک پانچوں رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے اس وقت تک قعدہ اخیرہ کیطرف عود کرے اور تشہّد پڑھ کر سجدہ سہو کرلے نماز درست ہو جائے گی۔ (درمختار، تنویرالابصار) مسئلہ ۴۴، اگر پانچوں رکعت کا سجدہ کر لیا ہے تو ایک رکعت اور ملالے تاکہ چھ رکعت اس کی نفل ہو جائیں اور اخیر میں سجدہ سہو کرلے اس صورت میں فرض بسبب ترک قعدہ اخیرہ کے جاتے رہے (تنویرالابصار) مسئلہ ۴۵، اگر قعدہ اخیرہ کو کرکے پھر سہواً پانچوں رکعت کے لئے کھڑا ہو تو اس صورت میں بھی جب تک پانچوں رکعت کو سجدہ سے مقید نہیں کیا ہے عود کرے اور اگر پانچوں رکعت کو سجدہ سے مقید کیا ہے تو بھی وہی کرنا چاہیئے یعنی ایک رکعت اور ملالے اب اس صورت میں چار فرض ہو جائیں گے اور دو نفل اور اگر نہ ملائے گا تو چار رکعت فرض ہو جائیں گے اور یہ ایک رکعت باطل ہوگی مگر سجدہ سہو ہر طرح کرے (عالمگیری، تنویرالابصار، درمختار) مسئلہ ۴۶، امام کو سہو ہونے کے بعد حدث ہوا پھر امام نے اپنا خلیفہ مسبوق کو بنایا تو مسبوق سلام کے لئے کسی مُدرک کو آگے بڑھادے تاکہ وہ سجدہ سہو قوم کو ادا کرے اور اگر کوئی مُدرک مقتدی نہیں ہے تو سب اپنی بقیہ نماز ادا کرنے کے بعد علیحدہ علیحدہ اپنے امام کا سجدہ سہو ادا کریں (عالمگیری) مسئلہ ۴۷، اگر امام سہواً پانچوں رکعت کے لئے بعد قعدہ اخیرہ کر لینے کے کھڑا ہو جاوے تو مقتدیوں کو بعد متنبہ کرنے کے امام کا پانچوں رکعت کے سجدہ تک انتظار کرنا چاہیئے، اگر امام پانچوں رکعت کے سجدہ سے پہلے عود کرے تو مقتدی اس کے ساتھ سلام پھیریں ورنہ مقتدیوں پر اب متابعت امام کی فرض نہیں ہے، سب سلام پھیر کر علیحدہ ہو جائیں اور اقتدار کریں تو بھی درست ہے۔ اب اگر امام نے ایک رکعت اور پانچوں رکعت کے ساتھ ملالی تو جس طرح امام کی چار رکعت فرض ہو جاویں گے اور دو نفل اسی طرح مقتدیوں

Marfat.com

کے بھی چار رکعت فرض اور دو نفل ہو جاویں گے۔ اور اگر امام نے پانچویں رکعت پڑھ کر نماز کو قطع کر دیا۔ تو امام پر دو رکعتوں کی قضا لازم نہیں آئی[1] مقتدیوں پر قضا لازم ہوگی (شرح وقایہ، درمختار) مسئلہ ۴۰۸۔ اگر امام بھول کر پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا اور مقتدی بھی اس کے ساتھ سہواً کھڑے ہو گئے تھے امام کو بعد رکوع کے سجدہ کرنے سے پہلے یاد آگیا اور وہ قعدہ کی طرف عود کر آیا اور مقتدیوں نے بعد سجدہ کے عود کیا تو اگر مقتدیوں کو امام کا لوٹ کر بیٹھنا معلوم نہیں ہوا تھا تب تو ان کی نماز صحیح ہے کیونکہ یہ زیادتی سجدہ کی سہواً ہوئی ہے اور مقتدی کی سہواً ایک رکن کی زیادتی اپنے امام کے خلف مفسد نماز نہیں ہاں اگر امام رکوع سے پہلے قعدہ کی طرف عود کر گیا اور مقتدی رکوع اور سجدہ دونوں کر کے لوٹے تو دونوں رکنوں یعنی رکعت کی زیادتی کی وجہ سے نماز ٹوٹ جائے گی (درمختار، شامی) مسئلہ ۴۰۹۔ اگر کسی کو نماز میں شک ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھیں تو اگر یہ شک پہلی ہی مرتبہ اس شخص کو ہوا ہے کہ جس کی عادت شک کرنے کی نہیں ہے تو از سر نو نماز پڑھے (درمختار) مسئلہ ۴۱۰۔ اگر کسی شخص کو عادت شک کرنے کی ہے تو اول گمان غالب پر عمل کرے اور گمان غالب کسی جانب نہ ہو تو یہ شخص تھوڑی رکعتوں کو اختیار کرے۔ بسبب یقین ہونے کم تر کے اور ہر رکعت کے بعد قعدہ کرے تاکہ قعدہ فرض اور واجب ترک نہ ہو۔ مثلاً اول رکعت میں شک ہوا کہ یہ دوسری ہے یا اول تو اس رکعت کو اول مقرر کرے کیونکہ اس میں یقین اول ہونے کا ہے اور اس کے آخر میں قعدہ کرے اس لئے کہ اس

---

[1] مقتدیوں پر قضا لازم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ امام سے یہ دو رکعت نفل بلا قصد شروع ہوئی تھیں۔ اور مقتدیوں سے قصداً اس لئے مقتدیوں پر ان کی قضا واجب ہے (شرح وقایہ۔ شامی، عالمگیری)

Marfat.com

کے وہم میں یہ رکعت دوسری بھی ہے اور یہ محل قعدہ کی ہے اسی طرح دوسری رکعت کے اخیر میں قعدہ کرے کہ وہ باعتبار ظن غالب کے دوسری ہے اور دوسری رکعت کے بعد قعدہ واجب ہوتا ہے۔ علیٰ ہذا تیسری اور چوتھی رکعت کے بعد بھی قعدہ کرے اس صورت میں چار قعدہ ہوں گے۔ مگر یقینی طور سے کوئی قعدہ فرض اور واجب ترک نہیں ہوگا۔ آخر میں سجدہ سہو کرلے نماز درست ہو جائے گی (درمختار، عالمگیری، شرح وقایہ) مسئلہ ۵۱ نمازی اگر بھولے سے دو رکعت پر سلام پھیر لے اس وہم سے کہ چار رکعت ہوگئی تو اسی وقت پھر کھڑا ہو جاوے اور چار رکعت پوری کرے اور اخیر میں بوجہ تاخیر فرض کے سجدہ سہو کرے (درمختار، تنویر، شامی) مسئلہ ۵۲، اگر وتر کی نماز میں سہو ہوا کہ پہلی رکعت ہے یا دوسری یا تیسری تو سب رکعتوں میں قنوت پڑھے اور ہر رکعت کے بعد قعدہ کرتا رہے۔ آخر میں سہو کا سجدہ کرلے نماز ہو جائے گی (عالمگیری) مسئلہ ۵۳ شک کی سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے اور غلبۂ ظن میں نہیں مگر جب کہ سوچنے میں ایک رکن کا وقفہ ہو گیا تو واجب ہو گیا (درمختار) مسئلہ ۵۴ یہ شک ہوا کہ اس وقت کی نماز پڑھی یا نہیں۔ اگر وقت باقی ہے اعادہ کرے ورنہ نہیں (عالمگیری) مسئلہ ۵۵، اگر کسی کو نماز کے اندر شک ہوا کہ بے وضو ہے تو نماز ادا کرتا رہے اس شک سے نماز نہ توڑے۔ ہاں اگر یقین ہوا اور پھر اس نے یقین کی حالت میں کوئی رکن ادا کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی گو اسی وقت پھر یقین طہارت کا حاصل ہو جائے۔ اور اگر عادت شک کرنے کی نہیں ہے تو نماز از سر نو پڑھے (عالمگیری) مسئلہ ۵۶، اگر بعد نماز کے کوئی شخص خبر دے کہ تو نے چار کی جگہ تین پڑھی ہیں۔ یا پانچ یا دو کی جگہ تین پڑھی ہیں یا چار تو احتیاطاً پھر سے پڑھ لے گو یہ اپنی رائے میں اس کو غلط ہی سمجھتا

Marfat.com

ہو (عالمگیری، شامی) مسئلہ ۵۷ : اگر امام اور قوم کے درمیان اختلاف ہو تو اگر امام کو یقین ہے تو اعادہ نماز کا نہ کرے۔ اور قوم اعادہ کرے اس لئے کہ قوم کے گمان میں نماز فاسد ہے (درمختار) مسئلہ ۵۸ : امام نماز پڑھ رہا ہے دوسری رکعت میں شک ہوا کہ پہلی ہے یا دوسری یا چوتھی اور تیسری میں شک ہوا اور مقتدیوں کی طرف نظر کی کہ وہ کھڑے ہوں تو کھڑا ہو جاؤں بیٹھیں تو بیٹھ جاؤں تو اس میں حرج نہیں اور سجدۂ سہو واجب نہ ہوا (عالمگیری) مسئلہ ۵۹ : نماز میں شک ہوا کہ مقیم ہے یا مسافر تو چار پڑھے اور دوسری کے بعد قعدہ ضروری ہے (عالمگیری) مسئلہ ۶۰ : نماز پوری کرنے کے بعد شک ہوا تو اس کا کچھ اعتبار نہیں اور اگر نماز کے بعد یقین ہے کہ کوئی فرض رہ گیا مگر اس میں شک ہے کہ وہ کیا ہے تو پھر سے پڑھنا فرض ہے (فتح، رد المختار)

سجدۂ تلاوت

تلاوت کے معنے پڑھنے کے ہیں قرآن شریف میں چند مقام ایسے ہیں جنکے پڑھنے یا کسی کو پڑھتے ہوئے سننے سے سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے اسے سجدۂ تلاوت کہتے ہیں۔ تمام قرآن شریف میں چودہ مقام ہیں جن کو چودہ سجدے بھی کہتے ہیں سجدہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے پہلے پیچھے دونوں بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور

لہ جو شخص یہ چودہ سجدے قرآن کریم کے ایک ہی مجلس میں پڑھے اور سب سجدے اسی مجلس میں بجا لاوے تو حق تعالےٰ اس کی مہم کے لئے کافی ہوگا۔ اور اس کے مقصد کو برلائے گا۔ (تنویر الابصار، درمختار)

سجدہ کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مستحب ہیں سجدۂ تلاوت کے لئے اللہ اکبر کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا نہ اس میں تشہد ہے نہ سلام۔ اگر سجدہ سے پہلے یا بعد میں کھڑا نہ ہوا یا اَللّٰہُ اَکْبَرُ نہ کہا یا سُبْحَانَ نہ پڑھا تو ہو جائے گا مگر تکبیر چھوڑنا نہ چاہیئے کہ سلف کے خلاف ہے۔ اگر تنہا سجدہ کرے تو سنت یہ ہے کہ اتنی آواز سے تکبیر کہے کہ خود سن لے اور دوسرے لوگ بھی اس کے ساتھ ہوں تو مستحب یہ ہے کہ اتنی آواز سے کہے کہ دوسرے بھی سنیں۔ جو چیزیں نماز کے لئے شرط ہیں وہ سجدۂ تلاوت کے لئے بھی شرط ہیں یعنی وضو کا ہونا، جگہ کا پاک ہونا، بدن اور کپڑے کا پاک ہونا، قبلہ کی طرف سجدہ کرنا وغیرہ۔ سجدۂ تلاوت کی نیت اس طرح کرے کہ میں سجدہ کرتا ہوں۔ اللہ کے واسطے سجدۂ تلاوت اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اس کی نیت میں یہ شرط نہیں کہ فلاں آیت کا سجدہ ہے بلکہ مطلقاً سجدہ تلاوت کی نیت کافی ہے جو چیزیں نماز کو فاسد کرتی ہیں ان سے سجدۂ بھی فاسد ہو جاتا ہے مثلاً حدث و کلام و قہقہہ وغیرہ۔

چند ضروری مسائل

مسئلہ ۱، سجدہ کی آیت کو جو شخص پڑھے اس پر بھی سجدہ کرنا واجب ہے اور جو سنے اس پر بھی واجب ہو جاتا ہے چاہے قرآن شریف سننے کے قصد سے بیٹھا ہو یا کسی اور کام میں لگا ہو، اور بغیر قصد کے سجدہ کی آیت سن لی ہو۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ سجدہ کی آیت کو آہستہ سے پڑھے تاکہ کسی اور پر سجدہ واجب نہ ہو (ہدایہ و درمختار)

مسئلہ ۲، مستحب یہ ہے کہ تلاوت کرنے والا آگے اور سننے والے اس کے پیچھے صف باندھ کر سجدہ کریں۔ اور یہ بھی مستحب ہے کہ سامعین اس سے پہلے سر نہ اٹھائیں اور اگر اس کے خلاف کیا مثلاً اپنی اپنی جگہ پر سجدہ کیا اگرچہ تلاوت کرنے

Marfat.com

والے کے آگے یا اس سے پہلے سجدہ کیا یا سر اٹھایا یا تلاوت کرنے والے نے اس وقت سجدہ نہ کیا یا سامعین نے کر لیا تو حرج نہیں اور تلاوت کرنے والے کا سجدہ فاسد ہو جائے تو ان کے سجدوں پر اس کا کچھ اثر نہیں کہ یہ حقیقۃً اقتدا نہیں، لہٰذا عورت نے اگر تلاوت کی تو مردوں کی امام یعنی سجدہ میں آگے ہو سکتی ہے اور عورت مرد کے محاذی ہو جائے تو فاسد نہ ہوگا (غنیہ، عالمگیری) مسئلہ ۲ سجدہ واجب ہونے کے لئے پوری آیت پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے (ردالمحتار) مسئلہ ۳ قاری نے آیت پڑھی مگر دوسرے نے نہ سنی تو اگرچہ اسی مجلس میں ہو اس پر سجدہ واجب نہ ہوا۔ البتہ نماز میں امام نے آیت پڑھی تو مقتدیوں پر واجب ہو گیا۔ اگرچہ نہ سنی ہو بلکہ اگرچہ آیت پڑھتے وقت وہ موجود بھی نہ تھا۔ بعد پڑھنے کے سجدہ سے پیشتر شامل ہوا اور اگر امام سے آیت سنی مگر امام کے سجدہ کرنے کے بعد اسی رکعت میں شامل ہوا تو امام کا سجدہ اس کے لئے بھی ہے اور دوسری رکعت میں شامل ہوا تو نماز کے بعد سجدہ کرے یونہی اگر شامل ہی نہ ہوا جب بھی سجدہ کرے (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۵ سورہ حج کی آخر آیت جس میں سجدہ کا ذکر ہے اس کے پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب نہیں کہ اس میں سجدے سے مراد نماز کا سجدہ ہے البتہ اگر شافعی المذہب امام کی اقتدا کی اور اس نے اس موقع پر سجدہ کیا تو اس کی متابعت میں مقتدی پر بھی واجب ہے (ردالمحتار)

مسئلہ ۶ امام نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا تو مقتدی بھی اس کی متابعت میں سجدہ نہ کرے گا۔ اگرچہ آیت سنی ہو (غنیہ)

مسئلہ ۷ مقتدی نے آیت سجدہ پڑھی تو نہ خود اس پر سجدہ واجب ہے

Marfat.com

نہ امام پر نہ اور مقتدیوں پر نہ نماز میں نہ بعد میں البتہ اگر دوسرے نمازی نے کہ اس کے ساتھ نماز میں شریک نہ تھا آیت سنی خواہ وہ منفرد ہو یا دوسرے امام کا مقتدی یا دوسرا امام ان پر بعد نماز سجدہ واجب ہے یونہی اس پر واجب ہے جو نماز میں نہ ہو (عالمگیری، درمختار، ردالمختار)

مسئلہ ۸ جو شخص نماز میں نہیں اور آیت سجدہ پڑھی اور نمازی نے سنی تو بعد نماز سجدہ کرے نماز میں نہ کرے اور نماز ہی میں کر لیا تو کافی نہ ہوگا، بعد نماز پھر کرنا ہوگا مگر نماز فاسد نہ ہوگی، ہاں اگر تلاوت کرنے والے کے ساتھ سجدہ کیا اور اتباع کا قصد بھی کیا تو نماز جاتی رہی (غنیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۹ جو شخص نماز میں نہ تھا، آیت سجدہ پڑھ کر نماز میں شامل ہو گیا تو سجدہ ساقط ہو گیا (درمختار)

مسئلہ ۱۰، رکوع یا سجود میں آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ واجب ہو گیا اور اسی رکوع یا سجود سے بھی ادا ہو گیا اور تشہد میں پڑھی تو سجدہ واجب ہو گیا لہٰذا سجدہ کرے (ردالمختار) مسئلہ ۱۱، آیت سجدہ پڑھنے والے پر اس وقت سجدہ واجب ہوتا ہے کہ وہ وجوب نماز کا اہل ہو یعنی ادا یا قضا کا اُسے حکم ہو، لہٰذا اگر کافر یا مجنوں یا نابالغ یا حیض و نفاس والی عورت نے آیت پڑھی تو ان پر سجدہ واجب نہیں اور مسلمان عاقل بالغ اہل نماز نے ان سے سنی تو اس پر واجب ہو گیا، اور جنون اگر ایک دن رات سے زیادہ نہ ہو تو مجنون پر پڑھنے یا سننے سے واجب ہے، بے وضو یا جُنب نے آیت پڑھی یا سنی تو سجدہ واجب ہے نشہ والے نے آیت پڑھی یا سنی تو سجدہ واجب ہے یونہی سوتے میں آیت پڑھی بعد بیداری اسے کسی نے خبر دی تو سجدہ کرے نشہ والے یا سونے والے نے آیت پڑھی تو سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا (عالمگیری، درمختار)

Marfat.com

مسئلہ ۱۲، عورت نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا یہاں تک کہ حیض آگیا تو سجدہ ساقط ہو گیا (عالمگیری) مسئلہ ۱۳، نفل پڑھنے والے نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ بھی کر لیا تو پھر نماز فاسد ہو گئی تو اس کی قضا میں سجدہ کا اعادہ نہیں اور نہ کیا تھا تو بیروں نماز کرے (عالمگیری، درمختار)
مسئلہ ۱۴، سجدہ کی آیت اگر کسی اور زبان میں پڑھی جائے تو پڑھنے والے پر ہر طرح سجدہ واجب ہوگا۔ مگر سننے والے پر اس وقت واجب ہوگا جبکہ خبر دی جائے کہ یہ آیت سجدہ کی پڑھی گئی ہے۔ اسی طرح عربی کا نہ جاننے والا بھی اس وقت تک معذور ہے جب تک اس کو معلوم نہ ہو (عالمگیری)
مسئلہ ۱۵، چند شخصوں نے ایک ایک حرف پڑھا کہ سب کا مجموعہ آیت سجدہ ہو گیا تو کسی پر سجدہ واجب نہ ہوا یونہی آیت کے ہجے کرنے یا ہجے سننے سے بھی واجب نہ ہوگا۔ یونہی پرندے سے آیت سجدہ سنی یا جنگل اور پہاڑ وغیرہ میں گانے گونجی بجنسہٖ آیت کی آواز کان میں آئی تو سجدہ واجب نہیں (عالمگیری)
مسئلہ ۱۶، آیت سجدہ پڑھنے کے بعد معاذ اللہ مرتد ہو گیا پھر مسلمان ہوا تو وہ سجدہ واجب نہ رہا (عالمگیری) مسئلہ ۱۷، آیت سجدہ لکھنے یا اس کی طرف دیکھنے سے سجدہ واجب نہیں (عالمگیری) مسئلہ ۱۸، آیت سجدہ بیرون نماز پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں ہاں بہتر ہے کہ فوراً کر لے اور وضو ہو تو تاخیر مکروہ تنزیہی ہے (درمختار) مسئلہ ۱۹، اس وقت اگر کسی وجہ سے سجدہ نہ کر سکے تو تلاوت کرنے والے سامع کو یہ کہہ لینا مستحب ہے۔
سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ (ردالمحتار)
مسئلہ ۱۹، اگر کسی کے ذمہ بہت سے سجدے تلاوت کے باقی ہوں اب تک ادا نہ کئے ہوں تو اب ادا کرے، عمر بھر میں کبھی نہ کبھی ادا کر لینے چاہئیں کبھی ادا نہ

Marfat.com

کرے گا تو گنہ گار ہوگا (در مختار) مسئلہ ۲۰ سجدۂ تلاوت نماز میں کرنا واجب ہے تاخیر کرے گا گنہگار ہوگا، اور سجدہ کرنا بھول گیا تو جب تک حرمت نماز میں ہے کرلے اگرچہ سلام پھیر چکا ہو، اور سجدۂ سہو کرے (در مختار، رد المختار) تاخیر سے مراد تین آیت سے زیادہ پڑھ لینا ہے کم میں تاخیر نہیں مگر آخر سورت میں اگر سجدہ واقع ہے مثلاً اِنْشَقَّتْ تو سورت پوری کرکے سجدہ کرے گا جب بھی حرج نہیں (رد المختار) مسئلہ ۲۱، نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو اس کا سجدہ نماز ہی میں واجب ہے بیرون نماز نہیں ہوسکتا اور قصداً نہ کیا تو گنہگار ہوا توبہ لازم ہے بشرطیکہ آیت سجدہ کے بعد فوراً رکوع و سجود نہ کیا ہو، نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا پھر وہ نماز فاسد ہوگئی یا قصداً فاسد کی تو بیرون نماز سجدہ کرلے اور سجدہ کر لیا تھا تو حاجت نہیں (در مختار) مسئلہ ۲۲، اگر آیت پڑھنے کے بعد فوراً نماز کا سجدہ کر لیا یعنی آیت سجدہ کے بعد تین آیت سے زیادہ نہ پڑھا اور رکوع کرکے سجدہ کیا تو اگرچہ سجدہ تلاوت کی نیت نہ ہو ادا ہو جائے گا (عالمگیری، در مختار)

مسئلہ ۲۳، نماز کا سجدۂ تلاوت سجدہ سے بھی ادا ہو جاتا ہے اور رکوع سے بھی مگر رکوع سے جب ادا ہوگا کہ فوراً کرے، فوراً نہ کیا تو سجدہ کرنا ضروری ہے اور جس رکوع سے سجدۂ تلاوت ادا کیا خواہ وہ رکوع رکوعِ نماز ہو، یا اس کے علاوہ اگر رکوع نماز ہے تو اس میں ادائے سجدہ کی نیت کرلے اور اگر خاص سجدہ ہی کے لئے یہ رکوع کیا تو اس رکوع سے اٹھنے کے بعد مستحب یہ ہے کہ دو تین آیتیں یا زیادہ پڑھ کر رکوع نماز کرے فوراً نہ کرے، اور آیت سجدہ پر سورت ختم ہے اور سجدہ کے لئے رکوع کیا تو دوسری سورت کی آیتیں پڑھ کر رکوع کرے (غنیہ، عالمگیری، در مختار)

Marfat.com

مسئلہ ۲۴، آیت سجدہ پہلی سورت میں ہے تو افضل یہ ہے کہ اسے پڑھ کر سجدہ کرے پھر کچھ اور آیتیں پڑھ کر رکوع کرے اور اگر سجدہ نہ کیا اور رکوع کر لیا اور اس رکوع میں ادائے سجدہ کی بھی نیت کر لی تو کافی ہے اور اگر نہ سجدہ کیا نہ رکوع کیا بلکہ سورت ختم کر کے رکوع کیا تو اگرچہ نیت کرے ناکافی ہے اور جب تک نماز میں ہے سجدہ کی قضا کر سکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵، سجدہ پر سورت ختم ہے اور آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کیا تو سجدہ سے اٹھنے کے بعد دوسری سورت کی کچھ آیتیں پڑھ کر رکوع کرے اور بغیر پڑھے رکوع کر دیا تو بھی جائز ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶، اگر آیت سجدہ کے بعد ختم سورت ہے، دو تین آیتیں باقی ہیں تو چاہے فوراً رکوع کر دے یا سورت ختم کرنے کے بعد یا فوراً سجدہ کر لے پھر باقی آیتیں پڑھ کر رکوع میں جائے یا سورت ختم کر کے سجدہ میں جائے سب طرح اختیار ہے مگر اس سورت آخیرہ میں سجدہ سے اٹھ کر کچھ آیتیں دوسری سورت کی پڑھ کر رکوع کرے (غنیہ، عالمگیری) مسئلہ ۲۷، رکوع جاتے وقت سجدہ کی نیت نہیں کی بلکہ رکوع میں یا اٹھنے کے بعد کی تو یہ نیت کافی نہیں (عالمگیری) مسئلہ ۲۸، تلاوت کے بعد امام رکوع میں گیا اور نیت سجدہ کر لی مگر مقتدیوں نے نہ کی تو ان کا سجدہ ادا نہ ہوا لہٰذا امام جب سلام پھیرے تو مقتدی سجدہ کر کے قعدہ کریں اور سلام پھیریں اور اس قعدہ میں تشہد واجب ہے اگر قعدہ نہ کیا تو نماز فاسد ہو گئی کہ قعدہ جاتا رہا۔ یہ حکم جہری نماز کا ہے سری میں چونکہ مقتدی کو علم نہیں لہٰذا معذور ہے اور اگر امام نے رکوع سے سجدہ تلاوت کی نیت نہ کی تو اسی سجدہ نماز سے مقتدیوں کا بھی سجدہ تلاوت ادا ہو گیا۔ اگرچہ نیت نہ ہو لہٰذا امام کو چاہئے کہ رکوع میں سجدہ کی

نیت نہ کرے کہ اگر مقتدیوں نے نیت نہ کی تو ان کا سجدہ ادا نہ ہوگا اور رکوع کے بعد جب امام سجدہ کرے گا تو اس سے سجدۂ تلاوت بہر حال ادا ہو جائے گا نیت کرے یا نہ کرے پھر نیت کی کیا حاجت (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹ جہری نماز میں امام نے آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ کرنا اولیٰ ہے اور سرّی میں رکوع کرنا کہ مقتدیوں کو دھوکا نہ لگے (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰، امام نے سجدۂ تلاوت کیا مقتدیوں کو رکوع کا گمان ہوا اور رکوع میں گئے تو رکوع توڑ کر سجدہ کریں اور جس نے رکوع اور ایک سجدہ کیا جب بھی ہو گیا اور رکوع کر کے دو سجدے کر لئے تو اس کی نماز ہو گئی (درمختار)

مسئلہ ۳۱، ایک مجلس میں سجدہ کی ایک آیت کو بار بار پڑھا یا سنا تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ یونہی اگر آیت پڑھی اور وہی آیت دوسرے سے سنی بھی جب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲، پڑھنے والے نے کئی مجلسوں میں ایک آیت بار بار پڑھی اور سننے والے کی مجلس نہ بدلی تو پڑھنے والا جتنی مجلسوں میں پڑھے گا اس پر اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے اور سننے والے پر ایک، اور اگر اس کا عکس ہے یعنی پڑھنے والا ایک مجلس میں بار بار پڑھتا رہا اور سننے والے کی مجلس بدلتی رہی تو پڑھنے والے پر ایک سجدہ واجب ہوگا اور سننے والے پر اتنے جتنی مجلسوں میں سنا (عالمگیری) مسئلہ ۳۳ مجلس میں آیت پڑھی یا سنی اور سجدہ کر لیا پھر اسی مجلس میں وہی آیت پڑھی یا سنی تو وہی پہلا سجدہ کافی ہے (درمختار)

مسئلہ ۳۴، ایک مجلس میں چند بار آیت پڑھی یا سنی اور آخر میں اتنی ہی بار سجدہ کرنا چاہے تو یہ بھی خلاف مستحب ہے بلکہ ایک ہی بار کرے، بخلاف

Marfat.com

درود شریف کے کہ اقدس لیا یا سنا تو ایک بار درود شریف واجب ہو۔ ہر بار مستحب ہے (درمختار) مسئلہ ۳۵ دو ایک لقمہ کھانے دو ایک گھونٹ پینے کھڑے ہو جانے، دو ایک قدم چلنے، سلام کا جواب دینے، دو ایک بات کرنے مکان کے ایک گوشہ سے دوسرے کی طرف چلے جانے سے مجلس نہ بدلے گی۔ ہاں اگر مکان بڑا ہے جیسے شاہی محل تو ایسے مکان میں ایک گوشہ سے دوسرے میں جانے سے مجلس بدل جائے گی، کشتی میں ہے اور کشتی چل رہی ہے مجلس نہ بدلے گی ریل کا بھی یہی حکم ہونا چاہیئے، جانور پر سوار ہے اور وہ چل رہا ہے تو مجلس بدل رہی ہے ہاں اگر سواری پر نماز پڑھ رہا ہے تو نہ بدلے گی، تین لقمے، تین گھونٹ پینے، تین کلمے بولنے، تین قدم میدان میں چلنے، نکاح یا خرید و فروخت کرنے، لیٹ کر سو جانے سے مجلس بدل جائے گی (عالمگیری، غنیہ، درمختار وغیرہا) مسئلہ ۳۶، سواری پر نماز پڑھتا ہے اور کوئی شخص ساتھ چل رہا ہے یا وہ بھی سوار ہے مگر نماز میں نہیں۔ ایسی حالت میں اگر آیت بار بار پڑھی تو اس پر سجدہ واجب ہے اور ساتھ والے پر اتنے جتنی بار سنے! (درمختار وغیرہا) مسئلہ ۳۷، تانا تننا، نہر یا حوض میں تیرنا، درخت کی ایک شاخ سے دوسری پر جانا، ہل جوتنا، چکی کے بیل کے پیچھے پھرنا، عورت کا بچہ کو دودھ پلانا، ان سب صورتوں میں مجلس بدل جاتی ہے جتنی بار پڑھے گا یا سنے گا اتنے سجدے واجب ہوں گے (غنیہ، درمختار وغیرہا)

مسئلہ ۳۸ کسی مجلس میں دیر تک بیٹھا، قرأت، تسبیح، تہلیل، درس وعظ میں مشغول ہونا مجلس کو نہیں بدلے گا، اور اگر دونوں بار پڑھنے کے درمیان کوئی دنیا کا کام کیا مثلاً کپڑا سینا وغیرہ تو مجلس بدل گئی (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۹، آیت سجدہ بیرون نماز تلاوت کی اور سجدہ کر کے پھر نماز شروع کی

Marfat.com

اور نماز میں پھر وہی آیت پڑھی تو اس کے لئے دوبارہ سجدہ کرے اور اگر پہلے نہ کیا تھا تو یہی اس کے بھی قائم مقام ہوگیا۔ بشرطیکہ آیت پڑھنے اور نماز سے درمیان کوئی اجنبی فعل فاصل نہ ہو، اور اگر پہلے سجدہ کیا نہ نماز میں تو دونوں ساقط ہوگئے اور گنہگار ہوا توبہ کرے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰، ایک رکعت میں بار بار وہی آیت پڑھی تو ایک ہی سجدہ کافی ہے خواہ چند بار پڑھ کر سجدہ کیا یا ایک بار پڑھ کر سجدہ کیا، پھر دوبارہ، سہ بارہ آیت پڑھی یونہی اگر ایک نماز کی سب رکعتوں میں یا دو تین میں وہی آیت پڑھی تو سب کے لئے ایک سجدہ کافی ہے (عالمگیری) مسئلہ ۴۱، نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کرلیا پھر سلام کے بعد اسی مجلس میں وہی آیت پڑھی تو اگر کلام نہ کیا تھا تو وہی نماز والا سجدہ اس کے قائم مقام بھی ہے اور کلام کرلیا تھا تو دوبارہ سجدہ کرے اور اگر نماز میں سجدہ نہ کیا تھا پھر سلام پھیرنے کے بعد وہی آیت پڑھی تو ایک سجدہ کرے، نماز والا ساقط ہوگیا (غنیہ، عالمگیری، ردالمحتار وغیرہما) مسئلہ ۴۲، نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کیا پھر بے وضو ہوا اور وضو کرکے بنا کی پھر وہی آیت پڑھی تو دوسرا سجدہ واجب نہ ہوا، اور اگر بنا کے بعد دوسرے سے وہی آیت سُنی تو دوسرا واجب ہے اور یہ دوسرا سجدہ نماز کے بعد کرے (عالمگیری) مسئلہ ۴۳، ایک مجلس میں سجدہ کی چند آیتیں پڑھیں تو اتنے ہی سجدے کرے ایک کافی نہیں ہے (عامہ کتب) مسئلہ ۴۴، پوری سورت پڑھنا اور آیت سجدہ چھوڑ دینا مکروہ تحریمی ہے اور صرف آیت سجدہ کے پڑھنے میں کراہت نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ دو ایک آیت پہلے یا بعد کی ملالے (درمختار)

مسئلہ ۴۵، سامعین نے سجدہ کا تہیہ کیا ہو اور سجدہ ان پر بار نہ ہو تو

Marfat.com

آیت بلند آواز سے پڑھنا اولیٰ ہے ورنہ آہستہ اور سامعین کا حال معلوم نہ ہو کہ آمادہ ہیں یا نہیں جب بھی آہستہ پڑھنا بہتر ہے (ردالمحتار)
مسئلہ ۴۱: زمین پر آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ سواری پر نہیں کر سکتے مگر خوف کی حالت میں ہو سکتا ہے اور سواری پر آیت پڑھی تو سفر کی حالت میں سواری پر سجدہ کر سکتا ہے (عالمگیری) مسئلہ ۴۲: مریض کی حالت میں اشارہ سے بھی سجدہ ادا ہو جائے گا یونہی سفر میں سواری پر اشارہ سے ہو جائے گا (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ ۴۳: جمعہ و عیدین اور سنتوں نمازوں میں اور جس نماز میں جماعت عظیم ہو آیت سجدہ امام کو پڑھنا مکروہ ہے، ہاں اگر آیت کے بعد فوراً رکوع و سجود کر دے اور رکوع میں بیت نہ کرے تو کراہت نہیں (غنیہ و مختار) مسئلہ ۴۴: سجدۂ شکر مثلاً اولاد پیدا ہونی یا مال یا کوئی چیز گم گئی، یا مریض نے شفا پائی یا مسافر واپس آیا یا کسی نعمت پر سجدہ کیا مستحب ہے اور اس کا طریقہ وہی ہے جو سجدہ تلاوت کا ہے (ردالمحتار)

نمازِ وتر

کا بیان

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ وتر ہے، وتر کو محبوب رکھتا ہے لہٰذا اے قرآن والو وتر پڑھو (ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ وغیرہ)

حضرت خارجہ ابن حذافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے ایک نماز سے تمہاری مدد فرمائی کہ وہ سرخ اونٹوں سے بہتر ہے، وہ وتر ہے اللہ تعالےٰ نے اسے عشاء وطلوع فجر کے درمیان رکھا ہے (ابو داؤد، ترمذی)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں (احمد، حاکم، ابوداؤد)

اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی اور دوسری میں قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے (ترمذی ابو داؤد) نماز وتر واجب ہے اگر رہ جائے تو قضا واجب ہے اس کا وقت عشاء کے فرضوں کے بعد سے صبح صادق تک ہے بہتر یہ ہے کہ رات کے آخر حصہ میں تہجد کے ساتھ پڑھے لیکن جو شخص رات کو اٹھ نہ سکتا ہو وہ عشاء کی نماز کے ساتھ سونے سے پہلے پڑھ لے۔

طریقہ نمازِ وتر کی تین رکعتیں ہیں اور اس میں قعدۂ اولیٰ واجب ہے اور قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے نہ درود پڑھے نہ سلام پھیرے جیسے مغرب میں کرتے ہیں اسی طرح کرے۔ اور تیسری رکعت میں بسم اللہ فاتحہ اور سورت ملانے کے بعد اللہ اکبر کہتا ہوا کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور پھر واپس لوٹا لے۔ پھر دعاء قنوت پڑھے پھر رکوع وسجود کر کے قعدہ اخیرہ

Marfat.com

پڑھ کر نماز ختم کرے۔ دعاء قنوت کا پڑھنا واجب ہے۔ سب سے زیادہ مشہور دعا یہ ہے۔

دعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ
اے اللہ! ہم تجھ سے مدد طلب کرتے اور
وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَ
مغفرت چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور ہر بھلائی
نَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ط
کے ساتھ تیری تعریف کرتے ہیں اور ہم تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں
کرتے اور ہم جدا ہوتے ہیں اور اس کو چھوڑتے ہیں جو نافرمانی کرے۔
اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ
اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز
وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ
پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہی سعی کرتے ہیں
رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی
اور خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں
عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ط
اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے
والا ہے۔

چند ضروری مسائل

مسئلہ ۱: دعائے قنوت آہستہ پڑھے امام ہو یا منفرد یا مقتدی ادا ہو یا قضا رمضان میں ہو یا اور دنوں میں (ردالمحتار) مسئلہ ۲: جس کو دعائے قنوت

یاد نہ ہو یہ پڑھ لیا کرے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط یا تین دفعہ یہ کہہ لیوے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ یا تین دفعہ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ کہہ لیوے تو نماز ہو جاوے گی (شامی) مسئلہ ۳، اگر تیسری رکعت میں دعاء قنوت پڑھنا بھول گیا اور جب رکوع میں چلا گیا تب یاد آیا تو اب دعا قنوت نہ پڑھے بلکہ نماز کے ختم پر سجدۂ سہو کر لے اور اگر رکوع چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہو اور دعا قنوت پڑھ لے تب بھی غیر نماز ہو گئی۔ لیکن ایسا نہ کرنا چاہیئے تھا اور سجدۂ سہو کرنا اس صورت میں بھی واجب ہے (درمختار) مسئلہ ۴، اگر بھولے سے پہلی یا دوسری رکعت میں دعاء قنوت پڑھ لی تو اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ تیسری میں پھر پڑھنی چاہیئے اور سجدۂ سہو بھی کرنا پڑے گا (شامی) مسئلہ ۵، اگر صرف الحمد پڑھ کر رکوع میں چلا گیا تو بولے اور قنوت و سورت پڑھے پھر رکوع کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے (عالمگیری) مسئلہ ۶ قنوت، وتر میں مقتدی امام کی متابعت کرے اگر مقتدی قنوت سے فارغ نہ ہوا تھا کہ امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی بھی امام کا ساتھ دے اور اگر امام نے بے قنوت پڑھے رکوع کر دیا اور مقتدی نے ابھی کچھ نہ پڑھا تو مقتدی کو اگر رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو جب تو رکوع کر دے ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع میں جائے اور اس خاص دعا کی حاجت نہیں جو دعائے قنوت کے نام سے مشہور ہے بلکہ مطلقاً کوئی دعا جیسے قنوت کہہ سکیں پڑھ لے (عالمگیری۔ ردالمحتار) مسئلہ ۷، اگر کسی کو وتر کی ہر ایک رکعت میں شک ہو کہ یہ تیسری رکعت ہے تو سب رکعتوں میں دعا قنوت پڑھے اور ہر ایک رکعت کے بعد قعدہ بھی کرے (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ ۸، مسبوق امام کے ساتھ قنوت پڑھے۔ اپنی باقی نماز میں نہ پڑھے (عالمگیری) مسئلہ ۹

Marfat.com

اگر سہو کی تین رکعت کے، رکوع میں امام کے ساتھ ملے تو قنوت کسی وقت بھی نہ پڑھے کیونکہ رکوع کی حالت میں شریک ہونے سے جب پوری رکعت کا پانے والا ہو چکا تو قنوت کا پانے والا بھی ہو گیا۔ ا۔ ، دوبارہ قنوت پڑھنے کی ضرورت نہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ ۱۰۔ اگر حنفی نے وتر شافعی کے پیچھے پڑھے اور امام نے اپنے مذہب کے موافق قومہ میں قنوت پڑھی تو حنفی مقتدی کو بھی قومہ میں ہی بوجہ متابعت امام قنوت پڑھنی چاہیئے بشرطیکہ امام نے وتر کی تین رکعت ایک سلام سے پڑھی ہوں (عالمگیری) مسئلہ ۱۱۔ اگر شافعی امام نے فجر کی نماز میں قنوت پڑھی تو حنفی مقتدی کو اس وقت نہیں پڑھنی چاہیئے ہاتھوں کو چھوڑے خاموش کھڑا رہے (عالمگیری۔ درمختار) مسئلہ ۱۲ وتر کے سوا اور کسی نماز میں قنوت نہ پڑھے۔ ہاں اگر حادثہ عظیمہ واقع ہو تو فجر میں بھی پڑھ سکتا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ رکوع کے قبل قنوت پڑھے (درمختار وغیرہ) مسئلہ ۱۳ وتر کی نماز قضا ہو تو قضا پڑھنی واجب ہے اگرچہ کتنا ہی زمانہ ہو گیا ہو قصداً قضا کی ہو یا بھولے سے قضا ہو گئی اور جب قضا پڑھے تو اس میں قنوت بھی پڑھے۔ البتہ قضا میں بغیر قنوت کے لئے ہاتھ نہ اٹھائے جبکہ لوگوں کے سامنے پڑھتا ہو کہ لوگ اس کی تقصیر پر مطلع ہوں گے (عالمگیری۔ درمختار) مسئلہ ۱۴ جسے آخر شب میں جاگنے پر اعتماد ہو تو بہتر یہ ہے کہ پچھلی رات میں وتر پڑھے ورنہ بعد عشاء پڑھ لے (حدیث) مسئلہ ۱۵ وتر کی پہلی رکعت میں سبح اسم ربک یا انا انزلنا اور دوسری میں قل یا ایھا الکفرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد پڑھے اور کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھ لے (منیہ و درمختار وغیرہ) مسئلہ ۱۶۔ اول شب میں وتر پڑھ کر سو رہا پھر پچھلے پہر جاگا تو دوبارہ وتر پڑھنا جائز نہیں اور نوافل جتنے چاہے پڑھے (منیہ) مسئلہ ۱۷ وتر کے بعد دو رکعت

Marfat.com

نفل پڑھنا بہتر ہے۔ اس کی پہلی رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اور دوسری میں قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھنا بہتر ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی رات کو نہ اٹھا تو یہ تہجد کی قائم مقام ہو جائیں گی (مشکوٰۃ) مسئلہ ۱۸ وتر کی نماز بیٹھ کر یا سواری پر بغیر عذر نہیں ہو سکتی (در مختار) مسئلہ ۱۹ رمضان شریف کے علاوہ اور دنوں میں وتر جماعت سے نہ پڑھے اور اگر تداعی کے طور پر ہو تو مکروہ ہے۔ (در مختار)

نمازِ جمعہ کا بیان

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

اے ایمان والو جب نماز کے لئے جمعہ کے دن اذان دی جائے تو ذکر خدا کیطرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

جمعہ کی نماز فرض عین ہے اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکدہ ہے اس کا منکر کافر ہے جمعہ کی نماز ظہر کی نماز کے قائم مقام ہے اور وہی وقت ہے جو ظہر کا ہے۔

فضائل یوم جمعہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ ان دنوں میں بہترین جن میں آفتاب طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی میں جنت میں داخل کئے گئے۔ اسی میں جنت سے اتارنے کا حکم ہوا اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی (مسلم، ابو داود، ترمذی، نسائی)

اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے افضل دنوں سے جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی میں انتقال کیا اور اسی میں نفخہ ہے (دوسری بار صور پھونکا جانا) اور اسی میں صعقہ

Marfat.com

ہے (یہی بارصور پھونکا جانا) اس دن مجھ پہ درود کی کثرت کرو کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ! اس وقت حضور پہ ہمارا درود کیوں کر پیش کیا جائے گا جب حضور انتقال فرما چکے ہوں گے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے زمین پر انبیاء کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے (ابو داود۔ نسائی ابن ماجہ۔ داری بیہقی) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پہ درود کی کثرت کرو کہ یہ دن حاضری کا ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور مجھ پر جو درود پڑھے گا پیش کیا جائے گا۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی اور موت کے بعد فرمایا بے شک اللہ نے زمین پہ انبیاء کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے۔ اللہ کا نبی زندہ ہے روزی دیا جاتا ہے (ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، بیہقی)

لولبابہ رضی اللہ عنہ ابن عبدالمنذر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ کے نزدیک عید الاضحیٰ اور عید الفطر سے بڑا ہے۔ اس میں پانچ خصلتیں ہیں ۱۔ اللہ تعالےٰ نے اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ ۲۔ اسی میں انہیں زمین پر اتارا۔ ۳۔ اسی میں انہیں وفات دی۔ ۴۔ اور اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس ساعت میں جس چیز کا سوال کرے وہ اسے دے گا جب تک حرام کا سوال نہ کرے ۵۔ اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ کوئی فرشتہ مقرب و آسمان و زمین اور ہوا اور پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو (ابن ماجہ) اور احمد نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! ہم کو جمعہ کے دن کے حال سے مطلع فرمایئے یعنی اس کی بھلائیوں سے۔ آپ نے فرمایا جمعہ کے اندر پانچ

Marfat.com

ہیں (آخر حدیث تک)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کسی مسلمان کو جمعہ کے دن بغیر بخشش کئے نہ چھوڑے گا (طبرانی اوسط)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں کوئی گھنٹہ ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے چھ لاکھ آزاد نہ کرتا ہو جن پر جہنم واجب ہو گئی تھی (ابو یعلی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے فتنہ قبر سے بچا لے گا (احمد ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو مرے گا عذاب قبر سے بچا لیا جائے گا۔ اور قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس پر شہیدوں کی مہر ہوگی (ابو نعیم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن چمکدار دن (بیہقی)

فضائل نمازِ جمعہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کو آیا اور خطبہ سنا اور چپ رہا اس کے لئے ان گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان میں اور تین دن اور جس نے کنکری چھوئی اس نے لغو کیا یعنی خطبہ سننے کی حالت میں اتنا کام بھی لغو میں داخل ہے کہ کنکری کو پرے ہٹا دے (ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مسلم)

امام عیسیٰ ترمذی بیان کرتے ہیں کہ یزید بن ابی مریم کہتے ہیں کہ میں جمعہ کو جاتا تھا عیاپہ

Marfat.com

بن رفاعہ بن رافع ملے انہوں نے کہا تم کو بشارت ہو کہ تمہارے یہ قدم اللہ کی راہ میں ہیں۔ میں نے ابو عبس رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے قدم اللہ کی راہ میں گرد آلود ہوں وہ آگ پر حرام ہیں اور بخاری کی روایت میں اس طرح ہے کہ عباد کہتے ہیں کہ میں جمعہ کو جا رہا تھا ابو عبس رضی اللہ عنہ ملے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنایا۔

جمعہ چھوڑنے پر وعید

حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لکڑی کے منبر پر یہ فرماتے سنا ہے کہ لوگ جمعہ کو چھوڑنے سے باز رہیں (یعنی نمازِ جمعہ کو نہ چھوڑیں) ورنہ خداوند تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور وہ غافل لوگوں میں شمار ہونے لگیں گے (مسلم)

رفاعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی تین جمعے سستی کی وجہ سے چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا (احمد، اس حدیث کو ابو داؤد، ترمذی، نسائی و ابن ماجہ، دارمی، ابن خزیمہ، ابن حبان و حاکم نے ابو الجعد ضمری سے اور امام مالکؒ نے صفوان بن سلیم سے بھی روایت کیا ہے ایک روایت میں ہے جو بلا عذر تین جمعے چھوڑ دے وہ منافق ہے (ابن خزیمہ و حبان) ایک اور روایت میں ہے وہ اللہ تعالیٰ سے بے علاقہ ہے جو بلا عذر تین جمعے چھوڑے (رزین) ایک روایت میں ہے وہ منافقین میں لکھ دیا گیا (طبرانی از سلمہ رضؓ) ایک روایت میں ہے وہ منافق لکھ دیا گیا اس کتاب میں جو نہ محو ہو نہ بدلی جائے (امام شافعی از عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ) ایک روایت میں ہے جو تین جمعے پے در پے چھوڑے اس نے اسلام کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا (ابو یعلی از ابن عباس رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے قصد کیا کہ ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور جو لوگ جمعہ سے پیچھے رہ گئے اُن کے گھروں کو جلا دوں (مسلم)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بلا عُذر جمعہ چھوڑے ایک دینار صدقہ دے اور اگر اتنا ممکن نہ ہو تو آدھا دینار (احمد، ابو داؤد و ابن ماجہ) اور یہ دینار تصدّق کرنا شاید اس لئے کہ قبول توبہ کے لئے معیّن ہو ورنہ حقیقتاً تو توبہ کرنا فرض ہے۔

جمعہ کی تیاری اور آدابِ مجلس

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس قدر ممکن ہو پاکی حاصل کرے اور تیل لگائے یا گھر میں جو خوشبو ہو ملے پھر نماز کو نکلے اور دو شخصوں کے درمیان جدائی نہ کرے یعنی دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں انہیں ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے اور جو نماز اس کے لئے لکھی گئی ہے پڑھے اور امام جب خطبہ پڑھے تو چُپ رہے۔ اس کے لئے ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں مغفرت ہو جائے گی (بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس دن کو (جمعہ کو) اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے لئے عید کیا تو جو جمعہ کو آئے وہ نہائے اور خوشبو ہو تو لگائے (ابن ماجہ)

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن (اپنی بیوی کو بعد صحبت) غسل کرائے اور خود بھی غسل کرے اور اوّل وقت نماز کو جائے، پیدل چلے اور مسجد میں پہلے

Marfat.com

پہنچے اور امام کے قریب بیٹھے اور خطبہ سُنے اور کوئی بیہودہ بات نہ کرے تو اس کو ہر اس قدم کے بدلے جو وہ مسجد کی جانب چلے ایک سال کے روزوں اور رات کو عبادت کرنے کا ثواب ملے گا (ترمذی و ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے ارشاد فرمایا بیٹھ جاؤ نے ایذا پہنچائی (احمد، ابو داؤد، نسائی)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جمعہ میں تین قسم کے لوگ حاضر ہوتے ہیں ایک وہ کہ لغو کے ساتھ حاضر ہوا یعنی کوئی ایسا کام کیا جس سے ثواب جاتا ہے مثلاً خطبہ کے وقت کنکریاں چھیوں، تو اس کا حصہ خطبہ سے وہی لغو ہے دوسرا وہ شخص کہ اللہ سے دُعا کی تو اگر چاہے دے اور چاہے نہ دے اور تیسرا وہ شخص ہے جو خاموشی کے ساتھ خطبہ سُننے کے لئے حاضر ہوا، نہ تو اس نے کسی مسلمان کی گردن پھلانگی اور نہ کسی کو اذیت پہنچائی۔ پس اس کا یہ عمل کفارہ ہے اس جمعہ سے اس جمعہ تک جو اس سے ملا ہوا ہے، بلکہ تین دن اور زیادہ کے گناہ کا کفارہ اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص ایک نیکی کرے اس کو دس گنا ثواب ملتا ہے (ابو داؤد)

ثوابِ جمعہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے جیسے جنابت کا غسل ہے پھر پہلی ساعت میں جائے تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری ساعت میں گیا اس نے گائے کی قربانی کی اور جو تیسری ساعت میں گیا اس نے سینگ والے مینڈھے کی

Marfat.com

قربانی کی اور جو چوتھی ساعت میں گیا گویا اس نے سرغنی نیک کام میں خرچ کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا گویا انڈا خرچ کیا۔ پھر جب امام خطبہ کو نکلا تو فرشتے ذکر سننے حاضر ہو جاتے ہیں (بخاری و مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ غیرہا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہیں اور حاضر ہونے والوں کو لکھتے ہیں سب سے پہلا پھر اس کے بعد دوسرا اس کے بعد وہ ثواب جو اوپر کی روایت میں مذکور ہیں بیان کئے پھر جب امام خطبہ کو نکلا فرشتے اپنے دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور ذکر سنتے ہیں (بخاری و مسلم و ابن ماجہ)

نمازِ جمعہ کے صحیح ہونے کی شرطیں

شرط ۱: شہر یا شہر کے قائم مقام بڑا گاؤں یا قصبہ، اسی طرح شہر کے آس پاس کی جگہ جو شہر کی ضرورتوں کے لئے ہو جیسے قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، فوج کے رہنے کی جگہ، کچہریاں، اسٹیشن تو یہ بھی شہر کے حکم میں ہیں۔ چھوٹے گاؤں میں جمعہ درست نہیں۔ مسئلہ ۱: شرعاً شہر اس بستی کا نام ہے جہاں پر اتنے مسلمان مرد مکلف رہتے ہیں خواہ وہ نمازی ہوں یا بے نماز، کہ اگر وہ نماز جمعہ کے لئے سب اکٹھے ہو جائیں تو وہاں کی سب سے بڑی مسجد میں نہ سما سکیں۔ اسی قول پر اکثر فقہا کا فتویٰ ہے (شرح وقایہ، درمختار، تنویر الابصار)

مسئلہ ۲: مختار قول کے موجب کم از کم چالیس گز شرعی کی مقدار بڑی مسجد شمار کی جاوے گی اور شرعی گز چوبیس انگل کا ہوتا ہے (شامی) مسئلہ ۳: اگر کسی جگہ بڑی مسجد اس مقدار کی نہ ہو اور وہ جگہ مسلمانوں کی آبادی اور بستی کے لحاظ سے اس قدر ہو جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے بلکہ اس مقدار سے بھی زیادہ ہو تو بلا تامل نمازِ جمعہ ادا کی جائے۔ کچھ مسجد کا ہونا شرط جمعہ نہیں ہے۔ مسئلہ ۴: ایک قول کے

مطابق شہر وہ جگہ ہے جس میں متعدد کوچے اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا پرگنہ ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور وہاں کوئی حاکم ہو کہ اپنے دبدبہ و سطوت کے سبب مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے یعنی انصاف پر قدرت کافی ہے اگرچہ ناانصافی کرتا اور بدلہ نہ لیتا ہو نیز حاکم کا وہاں رہنا ضرور ہے اگر بطور دورہ وہاں آگیا تو وہ جگہ شہر نہ ہوگی نہ وہاں جمعہ قائم کیا جائے گا (غنیہ، ردالمختار) مسئلہ ۵ جس شہر پر کفار کا تسلط ہوگیا وہاں بھی جمعہ جائز ہے جب تک دارالسلام رہے (ردالمختار) مسئلہ ۶ جو جگہ شہر سے قریب ہے مگر شہر کی ضرورتوں کے لئے نہ ہو اور اس کے اور شہر کے درمیان کھیت وغیرہ فاصل ہوں تو وہاں جمعہ جائز نہیں اگرچہ جمعہ کی آواز وہاں تک پہنچتی ہو (عالمگیری) مگر اکثر آئمہ کہتے ہیں کہ اگر اذان کی آواز پہنچتی ہو تو ان لوگوں پر جمعہ پڑھنا فرض ہے بلکہ بعض نے تو یہ فرمایا کہ اگر شہر سے دور جگہ ہو مگر آنے جانے میں تکلیف نہ ہو تو جمعہ پڑھنا فرض ہے (درمختار) لہٰذا جو لوگ شہر کے قریب چھوٹے گاؤں میں رہتے ہیں انہیں چاہیئے کہ شہر میں آکر جمعہ پڑھ جائیں۔ مسئلہ ۷، اگر گاؤں والے جن پر جمعہ واجب نہیں ہے وہ جمعہ کے دن شہر میں نمازِ جمعہ کے لئے آویں اور دوسری حاجت بھی ان کی ہو تو اگر ان کی نیت میں زیادہ تر مقصود نماز کے ادا کرنے کا ہے تب ثواب ملے گا ورنہ نہیں (درمختار) مسئلہ ۸ شہر میں متعدد جگہ جمعہ ہوسکتا ہے خواہ وہ شہر چھوٹا ہو یا بڑا اور جمعہ دو مسجدوں میں ہو یا زیادہ (درمختار وغیرہ) مگر بلا ضرورت بہت سی جگہ جمعہ قائم نہ کیا جائے کہ جمعہ شعارِ اسلام سے ہے اور جامع جماعات ہے اور بہت سی مسجدوں میں ہونے سے وہ شوکت اسلامی باقی نہیں رہتی جو اجتماع میں ہوتی ہے نیز دفع حرج کے لئے تعدد جائز رکھا گیا ہے تو خواہ مخواہ جماعت پراگندہ کرنا اور محلہ محلہ جمعہ قائم کرنا نہ چاہیئے۔

Marfat.com

شرط ۲، وقت ظہر، پس وقت ظہر سے پہلے اور اس کے نکل جانے کے بعد نمازِ جمعہ درست نہیں حتیٰ کہ اگر نماز جمعہ پڑھنے کی حالت میں وقت جاتا رہے تو نماز فاسد ہو جائے گی اگرچہ قعدہ اخیرہ بقدر تشہد کے ہو چکا ہو اور اسی وجہ سے نماز جمعہ کی قضا نہیں پڑھی جاتی۔ مسئلہ ۹ مقتدی نماز میں سو گیا تھا آنکھ اس وقت کھلی کہ امام سلام پھیر چکا ہے تو اگر وقت باقی ہے جمعہ پورا کرے ورنہ ظہر کی قضا پڑھے یعنی نئے تحریمہ سے (عالمگیری وغیرہ)

شرط ۳، خطبہ مسئلہ ۹ خطبہ جمعہ میں شرط یہ ہے کہ وقت[1] میں ہو اور نماز سے پہلے اور[2] ایسی جماعت کے سامنے ہو جو جمعہ کے لئے شرط ہے یعنی کم سے کم خطیب کے سوا تین مرد اور[3] اتنی آواز سے ہو کہ پاس والے سن سکیں اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو زوال سے پیشتر خطبہ پڑھ لیا یا نماز کے بعد پڑھا یا تنہا پڑھا یا عورتوں بچوں کے سامنے پڑھا تو ان صورتوں میں جمعہ نہ ہوا اور اگر بہروں یا سونے والوں کے پڑھا یا حاضرین دو ہیں کہ سنتے نہیں یا مسافر یا بیماروں کے سامنے پڑھا جو عاقل بالغ مرد ہیں تو ہو جائے گا (درمختار، ردالمحتار) مسئلہ ۱۰ خطبہ ذکرِ الٰہی کا نام ہے اگرچہ صرف ایک بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا سُبْحَانَ اللّٰہِ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اسی قدر سے فرض ادا ہو گیا مگر اتنے ہی پر اکتفا کرنا مکروہ ہے۔ (درمختار وغیرہ) مسئلہ ۱۱ چھینک آئی اور اس پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا یا تعجب کے طور پر سُبْحَانَ اللّٰہِ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا تو فرض ادا نہ ہوا (عالمگیری) مسئلہ ۱۲، اگر خطبہ اور نماز کے درمیان فاصلہ بہت ہو جائے مثلاً امام بعد خطبہ کے گھر چلا جائے یا کھانا کھائے یا اور کوئی کام مانع نماز کر بیٹھے تو خطبہ از سرِ نو پڑھا جائے (درمختار) مسئلہ ۱۳ سنت یہ ہے کہ دو خطبے پڑھے جائیں اور بڑے بڑے نہ ہوں اگر دونوں مل کر طوال[1] مفصل سے بڑھ جائیں تو مکروہ ہے خصوصاً جاڑوں میں

[1] طوال مفصل سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک کی سورتیں ہیں (عالمگیری)

Marfat.com

(درمختار، غنیہ) مسئلہ ۱۴ جمعہ میں یہ چیزیں سُنت ہیں۔ ۱۔خطیب کا پاک ہونا ۲۔کھڑا ہونا ۳۔خطبہ سے پہلے خطیب کا بیٹھنا ۴۔خطیب کا منبر پہ ہونا ۵۔اور سامعین کی طرف منہ ۶۔اور قبلہ کو پیٹھ کرنا اور بہتر یہ ہے کہ منبر محراب کے بائیں جانب ہو ۷۔حاضرین کا متوجہ بام ہونا ۸۔خطبہ سے پہلے اَعُوْذُ باللّٰہ آہستہ پڑھنا ۹۔اتنی بلند آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگ سُنیں ۱۰۔الحمد سے شروع کرنا ۱۱۔اللہ عزوجل کی ثنا کرنا ۱۲۔اللہ عزوجل کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دینا ۱۳۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ۱۴۔کم سے کم ایک آیت کی تلاوت کرنا ۱۵۔پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت ہونا ۱۶۔دوسرے میں حمد و ثنا شہادت و درود کا اعادہ کرنا ۱۷۔دوسرے میں مسلمانوں کے لئے دعا کرنا۔ ۱۸۔دونوں خطبے ہلکے ہونا ۱۹۔دونوں کے درمیان بقدر تین آیت پڑھنے کے بیٹھنا مستحب یہ ہے کہ دوسرے خطبہ میں آواز بہ نسبت پہلے کے پست ہو اور خلفائے راشدین و عین مکرمین حضرت حمزہ و حضرت عباس رضی اللہ عنہم کا ذکر ہو بہتر یہ ہے کہ دوسرا خطبہ اس سے شروع کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ مرد اگر امام کے سامنے ہو تو امام کی طرف منہ کرے اور دائیں بائیں ہو تو امام کی طرف مُڑ جائے اور امام سے قریب ہونا افضل ہے مگر یہ جائز نہیں کہ امام سے قریب ہونے کے لئے لوگوں کی گردنیں پھلانگے البتہ اگر امام ابھی خطبہ کو نہیں گیا ہے اور آگے جگہ باقی ہے تو آگے جا سکتا ہے اور خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد میں آیا تو مسجد کے کنارے ہی بیٹھ جائے خطبہ سُننے کی حالت میں دوزانو بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں (عالمگیری، درمختار

Marfat.com

غلبہ وغیرہا) مسئلہ ۱۵ خطبہ میں آیت نہ پڑھنا یا دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ نہ کرنا یا اثنائے خطبہ میں کلام کرنا مکروہ ہے البتہ اگر خطیب نے نیک بات کا حکم کیا یا بُری بات سے منع کیا تو اُسے اس کی ممانعت نہیں (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ غیر عربی میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان میں خطبہ خلط کرنا خلاف سنت متوارثہ ہے اسی طرح خطبہ میں اشعار پڑھنا بھی نہ چاہیئے اگرچہ عربی ہی کے ہوں ہاں دو ایک شعر پند و نصائح کے اگر کبھی پڑھ لے تو حرج نہیں (بہار شریعت، شرط (۴) جماعت یعنی امام کے علاوہ کم سے کم تین مرد مسئلہ ۱۷ اگر تین غلام یا مسافر یا بیمار یا گونگے یا اَن پڑھ مقتدی ہوں تو جمعہ ہو جائے گا۔ اور صرف عورتیں یا بچے ہوں تو نہیں (عالمگیری، ردالمحتار) مسئلہ ۱۸ خطبہ کے وقت جو لوگ موجود تھے وہ بھاگ گئے اور دوسرے تین آگئے تو ان کے ساتھ امام جمعہ پڑھے یعنی جمعہ کی جماعت کے لئے انہیں لوگوں کا ہونا ضروری نہیں جو خطبہ کے وقت حاضر تھے بلکہ ان کے غیر سے بھی ہو جائے گا (درمختار) مسئلہ ۱۹ پہلی رکعت کا سجدہ کرنے سے پیشتر سب مقتدی بھاگ گئے یا صرف دو رہ گئے تو جمعہ باطل ہو گیا ہر سے سے ظہر کی نیت باندھے اور اگر سب بھاگ گئے مگر تین مرد باقی ہیں یا سجدے کے بعد بھاگے یا تحریمہ کے بعد بھاگ گئے تھے مگر پہلے رکوع میں آکر شامل ہو گئے یا خطبہ کے بعد بھاگ گئے اور امام نے دوسرے تین مردوں کے ساتھ جمعہ پڑھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ جائز ہے (درمختار، ردالمحتار) مسئلہ ۲۰، امام نے جب اللہ اکبر کہا اس وقت مقتدی باوضو تھے مگر انہوں نے نیت نہ باندھی پھر یہ سب بے وضو ہو گئے اور دوسرے لوگ آگئے یہ چلے گئے تو ہو گیا اور اگر تحریمہ ہی کے وقت سب مقتدی بے وضو تھے پھر اور لوگ آگئے تو امام سرے سے تحریمہ باندھے (خانیہ) شرط (۵) اذنِ عام یعنی مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے

Marfat.com

کہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی کو روک ٹوک نہ ہو، اگر جامع مسجد میں جب لوگ جمع ہوگئے دروازہ بند کرکے جمعہ پڑھا نہ ہوا (عالمگیری) مسئلہ ۲۱ بادشاہ نے اپنے مکان میں جمعہ پڑھا اور دروازہ کھول دیا لوگوں کو آنے کی عام اجازت ہے تو ہوگیا لوگ آئیں یا نہ آئیں اور دروازہ بند کرکے پڑھایا دربانوں کو بٹھا دیا کہ لوگوں کو آنے نہ دیں تو جمعہ نہ ہوا (عالمگیری) مسئلہ ۲۲ عورتوں کو اگر جامع مسجد سے روکا جائے تو اذنِ عام کے خلاف نہ ہوگا کہ ان کے آنے میں خوف فتنہ ہے (درمختار) یہ شرائط جو نمازِ جمعہ کے صحیح ہونے کی بیان ہوئیں اگر کوئی شخص باوجود نہ پائے جانے ان شرائط کے نماز جمعہ پڑھے تو اس کی نماز نہ ہوگی نماز ظہر پھر اس کو پڑھنا ہوگی اور چونکہ یہ نماز نفل ہوگی اور نفل کا اس اہتمام سے پڑھنا مکروہ ہے لہٰذا ایسی حالت میں نماز جمعہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے (شامی)

نمازِ جمعہ کے واجب ہونے کی شرطیں

شرط (۱) شہر میں مقیم ہونا۔
پس مسافر پر نمازِ جمعہ فرض نہیں۔

شرط (۲) صحیح ہونا پس مریض پر نماز جمعہ فرض نہیں۔ مریض سے مراد وہ ہے کہ جامع مسجد تک نہ جاسکتا ہو یا چلا جائے مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا (غنیہ) شیخ فانی مریض کے حکم میں ہے (درمختار) مسئلہ ۱ جو شخص مریض کا تیماردار

Marfat.com

ہو جانتا ہے کہ جمعہ کو جائے گا تو مریض دقتوں میں پڑ جائے گا اور اس کا کوئی بھی پرسان حال نہ ہوگا تو اس تیمار دار پر جمعہ فرض نہیں (درمختار وغیرہ) شرط ۳ آزاد ہونا، غلام پر جمعہ فرض نہیں اور اس کا آقا منع کر سکتا ہے (عالمگیری) مسئلہ ۲ مکاتب غلام پر جمعہ واجب ہے یونہی جس غلام کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہو باقی کے لئے سعایت کرتا ہو یعنی بقیہ آزاد ہونے کے لئے کما کر اپنے آقا کو دیتا ہو اس پر بھی جمعہ فرض ہے (عالمگیری، درمختار) مسئلہ ۳ جس غلام کو اس کے مالک نے تجارت کرنے کی اجازت دی ہو یا اس کے ذمہ کوئی خاص مقدار کما کر لانا مقرر کیا ہو اس پر جمعہ واجب ہے (عالمگیری) مسئلہ ۴ مالک اپنے غلام کو ساتھ لے کر جامع مسجد کو گیا اور غلام کو دروازہ پر چھوڑا کہ سواری کی حفاظت کرے تو اگر جانور کی حفاظت میں خلل نہ آئے پڑھ لے (عالمگیری) مسئلہ ۵، مالک نے غلام کو جمعہ پڑھنے کی اجازت دے دی جب بھی واجب نہ ہوا، اور بلا اجازت مالک اگر جمعہ یا عید کو گیا اگر جانتا ہے کہ مالک ناراض نہ ہوگا تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ (ردالمختار) مسئلہ ۶ مالک نوکر اور مزدور کو جمعہ پڑھنے سے نہیں روک سکتا البتہ اگر جامع مسجد دور ہے تو جتنا حرج ہوا ہے اس کی مزدوری میں کم کر سکتا ہے اور مزدور اس کا مطالبہ بھی نہیں کر سکتا (عالمگیری) شرط ۴ مرد ہونا، عورت پر نمازِ جمعہ فرض نہیں، شرط ۵ بالغ ہونا شرط ۶ عاقل ہونا۔ یہ دونوں شرطیں خاص جمعہ کے لئے نہیں بلکہ ہر عبادت کے وجوب میں عقل و بلوغ شرط ہے شرط ۷، انکھیارا ہونا مسئلہ ۷ یک چشم یا جس کی نگاہ کمزور ہو اس پر جمعہ فرض ہے یونہی جو اندھا مسجد میں اذان کے وقت باوضو ہو اس پر جمعہ فرض ہے اور وہ نابینا جو خود مسجد جمعہ تک بلا تکلف نہ جا سکتا ہو اگرچہ مسجد تک کوئی لے جانے والا ہو، اُجرتِ مثل پر لے جانے والا یا بلا اُجرت اس پر جمعہ فرض نہیں

Marfat.com

دورمختار، ردالمحتار) مسئلہ ۸: بعض نابینے بلاتکلف بغیر کسی کی مدد کے بازاروں راستوں میں چلتے پھرتے ہیں اور جس مسجد میں چاہیں بلا پوچھے جا سکتے ہیں۔ ان پر جمعہ فرض ہے (ردالمحتار) شرط ۸: چلنے پر قادر ہونا، مسئلہ ۹، اپاہج پر جمعہ فرض نہیں اگرچہ کوئی ایسا ہو کہ اسے اٹھا کر مسجد میں رکھ آئے گا (ردالمحتار) مسئلہ ۱۰: جس کا ایک پاؤں کٹ گیا ہو یا فالج سے بیکار ہو گیا ہو اگر مسجد تک جا سکتا ہو تو اس پر جمعہ فرض ہے ورنہ نہیں (درمختار وغیرہ) شرط ۹: قید میں نہ ہونا مگر جبکہ کسی دین کی وجہ سے قید کیا گیا اور مالدار ہے یعنی ادا کرنے پر قادر ہے تو اس پر جمعہ فرض ہے (ردالمحتار) شرط ۱۰: بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا، مفلس، قرضدار کو اگر قید کا اندیشہ ہو تو اس پر فرض نہیں (ردالمحتار) شرط ۱۱: مینہ یا آندھی یا سردی کا نہ ہونا یعنی اس قدر کہ ان سے نقصان کا خوف صحیح ہو۔

نمازِ جمعہ واجب ہونے کے لئے یہ گیارہ شرطیں ہیں۔ ان میں سے ایک بھی معدوم ہو تو فرض نہیں پھر اگر پڑھے گا تو ہو جائے گا بلکہ مرد عاقل بالغ کے لئے جمعہ پڑھنا افضل ہے اور عورت کے لئے ظہر افضل ہاں عورت کا مکان اگر مسجد سے بالکل متصل ہے کہ گھر میں امام مسجد کی اقتدا کر سکے تو اس کے لئے بھی جمعہ افضل ہے اور نابالغ نے جمعہ پڑھا تو نفل ہے کہ اس پر نماز فرض ہی نہیں (درمختار، ردالمحتار)

متفرق مسائل

مسئلہ ۱: جمعہ کی امامت ہر مرد کر سکتا ہے جو اور نمازوں میں امام ہو سکتا ہو اگرچہ اس پر جمعہ فرض نہ ہو جیسے مریض، مسافر، غلام (درمختار) مسئلہ ۲: جس پر جمعہ فرض ہو اسے شہر میں جمعہ ہو جانے سے پہلے ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے بلکہ امام ابن ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حرام ہے اور پڑھ لیا جب بھی جمعہ کے لئے جانا فرض ہے اور جمعہ ہو جانے کے بعد ظہر پڑھنے میں کراہت نہیں بلکہ اب تو ظہر ہی پڑھنا

Marfat.com

فرض ہے اگر جمعہ دوسری جگہ نہ مل سکے مگر جمعہ ترک کرنے کا گناہ اسکے سر رہا (درمختار ردالمحتار) مسئلہ ۳ یہ شخص کہ جمعہ ہونے سے پہلے ظہر پڑھ چکا تھا نادم ہو کر گھر سے جمعہ کی نیت سے نکلا اگر اس وقت امام نماز میں ہو تو نماز ظہر جاتی رہی جمعہ مل جائے تو پڑھ لے ورنہ ظہر کی نماز پھر پڑھے اگرچہ مسجد دور ہونے کے سبب جمعہ نہ ملا ہو (درمختار) مسئلہ ۴ جامع مسجد میں یہ شخص ہے جس نے ظہر کی نماز پڑھ لی ہے اور جس جگہ نماز پڑھی وہیں بیٹھا ہے تو جب تک جمعہ شروع نہ کرے ظہر باطل نہیں اور اگر بقصد جمعہ وہاں سے ہٹا تو باطل ہوگئی (درمختار، ردالمحتار) مسئلہ ۵ یہ شخص اگر مکان سے نکلا ہی نہیں یا کسی اور ضرورت سے نکلا یا امام کے فارغ ہونے کے وقت یا فارغ ہونے کے بعد نکلا یا اس دن جمعہ پڑھا ہی نہ گیا یا لوگوں نے جمعہ پڑھنا تو شروع کیا تھا مگر کسی حادثہ کے سبب پورا نہ کیا تو ان سب صورتوں میں ظہر باطل نہیں (عالمگیری) مسئلہ ۶ جن صورتوں میں ظہر باطل ہونا کہا گیا اس سے مراد فرض جاتا رہتا ہے کہ یہ نماز اب نفل ہوگئی (درمختار وغیرہ) مسئلہ ۷ جس پر کسی عذر کے سبب جمعہ فرض نہ ہو وہ اگر ظہر پڑھ کر جمعہ کے لئے نکلا تو اس کی نماز بھی جاتی رہی ان شرائط کے ساتھ جو اوپر مذکور ہوئیں۔

(درمختار) مسئلہ ۸ مریض یا مسافر یا قیدی یا کوئی اور جس پر جمعہ فرض نہیں ان لوگوں کو بھی جمعہ کے دن شہر میں جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے خواہ جمعہ ہونے سے پیشتر جماعت کریں یا بعد میں یونہی جنہیں جمعہ نہ ملا وہ بھی بغیر اذان و اقامت ظہر کی نماز تنہا تنہا پڑھیں۔ جماعت ان کے لئے بھی ممنوع ہے (درمختار) مسئلہ ۹ جہاں پر جمعہ درست نہیں ہے وہاں کے رہنے والوں کو جماعت سے ظہر پڑھنا درست ہے (تنویر الابصار، شامی) مسئلہ ۱۰ معذور اگرچہ جمعہ کے دن ظہر پڑھے تو مستحب یہ ہے کہ نمازِ جمعہ ہو جانے کے بعد پڑھے

Marfat.com

اور تاخیر نہ کی تو مکروہ ہے (درمختار) مسئلہ ۱۱ علماء فرماتے ہیں کہ جن مسجدوں میں جمعہ نہیں ہوتا انہیں جمعہ کے دن ظہر کے وقت بند رکھیں (درمختار) مسئلہ ۱۲ جس نے جمعہ کا قعدہ پالیا یا سجدۂ سہو کے بعد شریک ہوا اسے جمعہ مل گیا لہذا اپنی دو ہی رکعتیں پوری کرے (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ ۱۳ نمازِ جمعہ کے لئے پیشتر سے جانا اور مسواک کرنا اور اچھے اور سفید کپڑے پہننا اور تیل اور خوشبو لگانا اور پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے اور غسل سنت (عالمگیری) مسئلہ ۱۴ جب امام خطبہ کے لئے کھڑا ہو اس وقت سے ختم نماز تک نماز و اذکار اور ہر قسم کا کلام منع ہے، البتہ صاحب ترتیب اپنی قضا نماز پڑھ لے یونہی جو شخص سنت یا نفل پڑھ رہا ہے جلد جلد پوری کرلے (درمختار) مسئلہ ۱۵ جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا، سلام و جواب سلام وغیرہ یہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں یہاں تک کہ امر بالمعروف ہاں خطیب امر بالمعروف کرسکتا ہے جب خطبہ پڑھے، تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے جو لوگ امام سے دور ہوں کہ خطبہ کی آواز ان تک نہیں پہنچتی انہیں بھی چپ رہنا واجب ہے اگر کسی کو بری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کرسکتے ہیں زبان سے ناجائز ہے (درمختار) مسئلہ ۱۶ خطبہ سننے کی حالت میں دیکھا کہ اندھا کنوئیں میں گرا چاہتا ہے یا کسی کو بچھو وغیرہ کاٹنا چاہتا ہے تو زبان سے کہہ سکتے ہیں اگر اشارہ یا دبانے سے بتا سکتے ہیں تو اس صورت میں بھی زبان سے کہنے کی اجازت نہیں (درمختار ردالمحتار) مسئلہ ۱۷ خطیب نے مسلمانوں کے لئے دعا کی تو سامعین کو ہاتھ اٹھانا یا آمین کہنا منع ہے کریں گے گنہگار ہوں گے خطبہ میں درود شریف پڑھتے وقت خطیب کا دائیں بائیں منہ کرنا بدعت ہے (ردالمحتار)

Marfat.com

مسئلہ ۱۸ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک خطیب نے لیا تو حاضرین دل میں درود شریف پڑھیں زبان سے پڑھنے کی اس وقت اجازت نہیں، یونہی صحابہ کرام کے ذکر پر اس وقت رضی اللہ تعالیٰ عنہم زبان سے کہنے کی اجازت نہیں (در مختار وغیرہ)، مسئلہ ۱۹، اگر خطیب کو خطبہ پڑھنے کے بعد حدث ہو جائے تو ایسے شخص کو خلیفہ کرے جو خطبہ سننے میں شریک ہو اور اگر ایسے کو خلیفہ نہ کرے گا تو جائز نہیں اور اگر نماز کے اندر حدث ہو جائے تو اب جس کو چاہے خلیفہ بنائے (عالمگیری) مسئلہ ۲۰، امام کو خطبہ پڑھنے سے پہلے محراب کے اندر نماز پڑھنا مکروہ ہے (شامی)، مسئلہ ۲۱ خطبہ جمعہ کے علاوہ اور خطبوں کا سننا بھی واجب ہے مثلاً خطبۂ عیدین و نکاح وغیرہما (در مختار)، مسئلہ ۲۲ پہلی اذان کے ہوتے ہی سعی واجب ہے اور بیع وغیرہ ان چیزوں کا جو سعی کے منافی ہوں چھوڑ دینا واجب یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے اگر خرید و فروخت کی تو یہ بھی ناجائز اور مسجد میں خرید و فروخت تو سخت گناہ ہے اور کھانا کھا رہا تھا کہ اذان جمعہ کی آواز آئی، اگر یہ اندیشہ ہے کہ کھائے گا تو جمعہ فوت ہو جائے گا تو کھانا چھوڑ دے اور جمعہ کو جائے، جمعہ کے لئے اطمینان اور وقار کے ساتھ جائے (عالمگیری در مختار)، مسئلہ ۲۳ خطیب جب منبر پر بیٹھ جائے تو اس کے سامنے دوبارہ اذان دی جائے (در مختار، بحر)، مسئلہ ۲۴، اکثر جگہ دیکھا گیا کہ اذان ثانی پست آواز سے کہتے ہیں یہ نہ چاہیئے بلکہ اسے بھی بلند آواز سے کہیں کہ اس سے بھی اعلان مقصود ہے اور جس نے پہلی نہ سنی اسے سن کر حاضر ہو (بحر وغیرہ) مسئلہ ۲۵ خطبہ ختم ہو جائے تو فوراً اقامت کہی جائے خطبہ و اقامت کے درمیان دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے (در مختار)، مسئلہ ۲۶ جس نے خطبہ پڑھا وہی نماز پڑھائے دوسرا نہ پڑھائے اور اگر دوسرے نے پڑھا دی جب بھی ہو جائے گی۔

جبکہ وہ ماذون ہو (در مختار، رد المحتار وغیرہ) مسئلہ ۲۶ نمازِ جمعہ میں بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری میں سورۂ منافقون یا پہلی میں اعلیٰ اور دوسری میں غاشیہ پڑھے مگر ہمیشہ انہی کو نہ پڑھے کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھے (رد المحتار) مسئلہ ۲۷ جمعہ کے دن اگر سفر کیا اور زوال سے پہلے آبادی شہر سے باہر ہو گیا تو حرج نہیں ورنہ ممنوع ہے (در مختار) مسئلہ ۲۸ سوال کرنے والا اگر نمازیوں کے آگے سے گزرتا ہو یا گردنیں پھلانگتا ہو یا بلا ضرورت مانگتا ہو تو سوال بھی ناجائز ہے اور ایسے سائل کو دینا بھی ناجائز (رد المحتار) بلکہ مسجد میں اپنے لئے مطلقاً سوال کی اجازت نہیں مسئلہ ۲۹ جمعہ کی نماز کے بعد جو چار رکعت فرض احتیاطاً پڑھتے ہیں ان کا پڑھنا بہت اچھا ہے تاکہ فرض ذمہ سے یقینی طور سے ساقط ہو جائے اس لئے کہ جمعہ اگرچہ روایات قویہ کی رو سے ان گاؤں میں جہاں کے رہنے والے مکلف مسلمانوں سے بڑی مسجد بھر جائے درست ہے اسی طرح چند جگہ بھی ایک ہی شہر میں جمعہ موجب قوی اقوال کے درست ہے لیکن چونکہ دوسرے اقوال بھی موجود ہیں اگرچہ ضعیف ہی سہی۔ اس لئے فقہائے محققین نے اختلاف سے نکلنے کے لئے بعد نماز جمعہ کے احتیاطی چار رکعت پڑھنے کا حکم دیا۔ اگر کوئی ان رکعتوں کی وجہ سے عدم فرضیت جمعہ کا معتقد ہو جائے تو ان چار رکعتوں کو نہ پڑھے جمعہ ہی کو یقینی طور پر فرض سمجھ کر ادا کرتا رہے (در مختار، شامی، شرح سفر السعادۃ۔ عالمگیری مسئلہ ۳۰، ان چار رکعتوں کی نیت اس طرح کرے نیت کرتا ہوں میں چار رکعت فرض اس پچھلی ظہر کے کہ جس کا وقت میں نے پایا اور ابھی ادا نہ کیا۔ اس نیت کا فائدہ یہ ہے کہ اگر بموجب روایات ضعیفہ نہ ہوا تب تو یہ چار رکعت ظہر کے دن کی ہوں گی اور ظہر کا فرض اس کے ذمہ سے ساقط ہوا اور اگر جمعہ بموجب

Marfat.com

اقوال قویہ درست ہوا تو کسی ظہر کی قضا نماز اگر اس کے ذمہ ہے تو ادا ہو جائے گی۔ اور اگر نماز اس کے ذمّہ نہیں ہے تو نفل ہو جانے میں تو کوئی شُبہ ہی نہیں غرض ان چار رکعتوں کا پڑھنے والا خالی فائدہ سے کسی طرح نہیں رہ سکتا برخلاف تارک کے (در مختار، شامی)، مسئلہ ۳۱، ان چار رکعتوں کو اس طرح پڑھے کہ اگر اس کے ذمہ قضا نماز ظہر کی ہے تب تو مثل فرض کے دو رکعت بھری پڑھے اور دو رکعت خالی اور اگر قضا نماز اس کے ذمہ نہیں ہے تو چاروں میں سورۃ ملادے (شامی)

قبولِ دُعا کی ساعت

جُمعہ کے روز میں ایک ساعت ایسی آتی ہے جس میں جو بھی دُعا کرے قبول ہوتی ہے مگر یہ ساعت کونسی ہے اس میں بہت اختلاف ہے چنانچہ سب اقوال بیالیس ہیں جن میں سے دو قول صحیح ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ ساعت خطبہ کے شروع سے آخر نماز تک ہے تو بموجب اس قول کے دُعا اپنے دل میں مانگے کیونکہ خطبہ میں سکوت کا حکم ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ ساعت پچھلی ساعت ہے اور وہ عصر سے مغرب تک ہے (در مختار، شامی)

نمازِ عیدین کا بیان

اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ (سورۃ بقرہ رکوع ۲۳) روزوں کی گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی کہو کہ اس نے تمہیں ہدایت عطا فرمائی۔ اور فرمایا فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (سورۃ کوثر) اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر

Marfat.com

اب اس باب کی چند حدیثیں لکھتا ہوں۔

۱ ـــــ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی عیدین کی راتوں میں قیام کرے اس کا دل نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل مُریں گے (ابن ماجہ)

۲ ـــــ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو اہل مدینہ نے دو دن (مقرر کر) رکھے تھے جن میں وہ خوشیاں مناتے اور کھیل تماشے کرتے تھے۔ آپؐ نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ دو دن کیسے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا کہ ان ایام میں ہم لوگ عہد جاہلیت کے اندر خوشیاں مناتے اور کھیلتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے تمہارے ان دنوں کو (ہمارے) دو بہترین دنوں میں تبدیل کر دیا ہے یعنی عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دنوں میں (ابو داؤد)

۳۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عیدالفطر کے دن جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کھا نہ لیتے عید کو نہ جاتے اور عیدالاضحیٰ کے دن اس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک نماز نہ پڑھ لیتے (ترمذی و ابن ماجہ و دارمی)

۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عیدالفطر کے دن جب تک رسول اللہ علیہ وسلم چند کھجوریں نہ کھا لیتے عیدگاہ تشریف نہ لے جاتے اور آپؐ طاق کھجوریں (تین، پانچ، سات وغیرہ) کھاتے (بخاری)

۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب عیدگاہ کو کسی راستہ سے تشریف لے جاتے تو اس راستے سے واپس نہ آتے بلکہ دوسرے راستے سے آتے (ترمذی و دارمی)

Marfat.com

۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے یہ بھی روایت ہے کہ عید کے دن بارش ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو عید کی نماز مسجد میں پڑھائی (ابوداؤد و ابن ماجہ)

۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کے دن دو رکعت نماز پڑھائی اور ان دو رکعتوں سے پہلے یا بعد کوئی اور نماز ادا نہیں کی (بخاری، و مسلم)

۸۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں عیدوں کی نماز پڑھی ہے ایک دو مرتبہ نہیں بہت دفعہ نہ اذان ہوئی نہ اقامت (مسلم)

۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ، و عمرؓ دونوں، عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے (بخاری و مسلم)

نمازِ عیدین

عیدین کی نماز واجب ہے مگر انہیں پر جن پر جمعہ کی نماز فرض ہے اور اس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لئے ہیں صرف دو باتوں کا فرق ہے ایک تو جمعہ میں خطبہ شرط ہے یعنی بغیر خطبہ کے جمعہ کی نماز صحیح نہیں برخلاف عیدین کے کہ ان میں خطبہ سُنت ہے۔ دوسرے جمعہ میں خطبہ نماز سے پہلے ہوتا ہے اور عیدین میں بعد نماز کے۔ شوال کے مہینے کی پہلی تاریخ کو عید الفطر کہتے ہیں اور ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید الاضحیٰ۔ دونوں نمازوں کا وقت سورج کے بقدر ایک نیزہ بلند ہونے سے زوال آفتاب تک ہے۔ مگر عید الفطر میں کچھ دیر کرنا اور عید الاضحیٰ میں کچھ جلدی کرنا مستحب ہے ان نمازوں میں اذان و اقامت نہیں صرف دو بار اتنا کہنے کی اجازت ہے۔ الصلوٰۃ جامعۃ (عالمگیری، در مختار وغیرہما)

Marfat.com

عید کی سُنتیں

۱۔ صبح کی نماز اپنے محلہ کی مسجد میں پڑھنا ۲۔ غسل کرنا ۳۔ مسواک کرنا ۴۔ خوشبو لگانا ۵۔ نئے یا دُھلے ہوئے کپڑے پہننا ۶۔ خاص عید گاہ کو جانا ۷۔ ایک راستے جانا دوسرے سے واپس آنا ۸۔ راستہ میں تکبیر کا پڑھنا مگر عید الفطر کو آہستہ پڑھتا جائے اور عید الاضحیٰ کے دن پکار کر اور عید گاہ میں پہنچ کر ختم کرے ۹۔ صدقہ فطر کا نماز عید سے پہلے ادا کرنا ۱۰۔ عید الفطر کی نماز سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھانا اگر کھجور یا چھوہارے وغیرہ ہوں تو طاق عدد کھائے ورنہ کوئی دوسری میٹھی شے کھائے برخلاف عید الاضحیٰ کے کہ اس میں نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا مستحب ہے خواہ قربانی کرے یا نہ کرے (درمختار، عالمگیری)

نمازِ عیدین پڑھنے کا طریقہ

امام و مقتدی سب سے پہلے نیت کریں نیت دو رکعت نماز عید الفطر یا عید الاضحیٰ واجب ساتھ چھ زائد تکبیروں کے واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے پیچھے اس امام کے تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثنا پڑھیں۔ دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ چھوڑ دیں پھر دوسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں پھر تیسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہیں اور ہاتھ باندھ لیں۔ پھر امام تعوذ، تسمیہ، سورہ فاتحہ اور سورت پڑھ کر رکوع کرے۔ دوسری رکعت کے لئے جب کھڑے ہوں تو امام پہلے قرأت کرے قرأت سے فارغ ہو کر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر دوسری تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں پھر کانوں تک اٹھا کر تیسری تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں پھر بغیر ہاتھ اٹھائے چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائیں اور قاعدے کے مطابق نماز پوری کریں۔

Marfat.com

نماز کے بعد دو زانو بیٹھے رہیں امام کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے، خطبہ میں انہی امور کا خیال رکھا جائے جن کا جمعہ کے خطبہ میں بیان ہوا۔

چند ضروری مسائل

مسئلہ ۱: سواری پر جانے میں بھی حرج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قدرت ہو اس کے لئے پیدل جانا افضل ہے اور واپسی میں سواری پر آنے میں حرج نہیں (جوہرہ، عالمگیری) مسئلہ ۲: عیدگاہ کو نماز کے لئے جانا سنت ہے اگرچہ مسجد میں گنجائش ہو اور عیدگاہ میں منبر لے جانے میں حرج نہیں (ردالمختار وغیرہ) مسئلہ ۳: تکبیرات کے دوران کچھ نہ پڑھیں صرف بقدر تین بار سبحان اللہ کہنے کے خاموش رہیں (درمختار وغیرہ) مسئلہ ۴: امام نے چھ تکبیروں سے زیادہ کہیں تو مقتدی بھی امام کی پیروی کرے مگر تیرہ سے زیادہ میں امام کی پیروی نہیں (ردالمختار) مسئلہ ۵: اگر کسی نے امام کی پہلی رکعت کے قیام میں اس وقت پایا جبکہ امام تکبیریں کہہ رہا تھا تو پہلے اپنی چھوٹی ہوئی تکبیریں ادا کرے (عالمگیری، درمختار) مسئلہ ۶: اگر کوئی پہلی رکعت کے رکوع میں امام کو پائے تو اگر اس شخص کو قیام میں تکبیریں کہنے کے بعد امام کے ساتھ رکوع ملنے کی امید ہے تو تکبیریں قیام میں کہہ لے ورنہ سوائے تکبیر تحریمہ کے تین تکبیریں زائد رکوع میں جاکر کہے اور اگر یہ شخص پوری تکبیریں نہ کہنے پایا تھا کہ امام نے سر اٹھا لیا تو بھی متابعت امام کی کرے باقی تکبیریں اس سے ساقط ہو جائیں گی (عالمگیری) مسئلہ ۷: اگر کسی نے امام کو پہلی رکعت کے قومہ میں پایا تو اسی طرح مل جائے اس لئے کہ اس شخص نے رکعت نہیں پائی مسبوق ہو گیا اب یہ رکعت اپنی جس وقت بعد سلام امام کے پڑھے گا اس وقت تکبیریں بعد قرأت کے رکوع سے پہلے کہے گا۔ اور یہی حال سجدہ میں ملنے والے اور دوسری رکعت میں ملنے والے کا ہے۔ برخلاف لاحق کے کہ وہ تکبیریں مثل امام کے کہے گا۔ اس

لئے کہ وہ امام ہی کے پیچھے ہے اور مسبوق اپنی رکعت پڑھنے میں امام کے پیچھے نہیں ہے (عالمگیری) مسئلہ ۸، اگر کسی نے امام کو تشہد میں پایا تو اپنی دو رکعت عید کی معہ چھ تکبیروں کے ادا کرے مثل امام کے اگرچہ یہ تشہد سجدہ سہو کا ہی ہو (عالمگیری) مسئلہ ۹ جو شخص امام کے ساتھ شامل ہوا پھر سو گیا یا اس کا وضو جاتا رہا، اب جو پڑھے تو تکبیریں اتنی کہے جتنی امام نے کہیں اگرچہ اس کے مذہب میں اتنی نہ تھیں (عالمگیری) مسئلہ ۱۰ پہلی رکعت میں امام تکبیریں بھول گیا اور قرأت شروع کر دی تو قرأت کے بعد کہہ لے یا رکوع میں اور قرأت کا اعادہ نہ کرے (غنیہ عالمگیری) مسئلہ ۱۱، اگر امام دوسری رکعت میں تکبیریں بھول گیا اور رکوع کر دیا تو رکوع میں کہہ لے۔ رکوع سے قیام کی طرف عود نہ کرے (تنویر الابصار، درمختار) مسئلہ ۱۲، امام نے تکبیرات زوائد میں ہاتھ نہ اٹھائے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کرے بلکہ ہاتھ اٹھائے (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ ۱۳، ایک شہر میں عیدین کی نماز کئی جگہ ہونا بالاتفاق درست ہے (درمختار) مسئلہ ۱۴ نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے اور خطبۂ جمعہ میں جو چیزیں سنت ہیں، اس میں بھی سنت ہیں اور جو وہاں مکروہ یہاں بھی مکروہ صرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ جمعہ کے پہلے خطبہ سے پیشتر خطیب کا بیٹھنا سنت ہے اور اس میں نہ بیٹھنا سنت ہے دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خطبہ سے پیشتر نو بار اور دوسرے کے پہلے سات بار اور منبر سے اترنے کے پہلے چودہ بار اللہ اکبر کہنا سنت اور جمعہ میں نہیں (عالمگیری، درمختار وغیرہما) مسئلہ ۱۵ جہاں عید کی نماز پڑھی جائے وہاں اس دن اور کوئی نماز پڑھنا مکروہ ہے نماز سے پہلے بھی اور پیچھے بھی۔ ہاں بعد نماز کے گھر میں آکر نماز پڑھنا مکروہ نہیں اور قبل نماز کے یہ بھی مکروہ ہے (شامی، بحر) مسئلہ ۱۶ عورتیں اور وہ لوگ جو کسی وجہ سے نماز عید نہ پڑھیں ان کو قبل نماز عید کے کوئی نفل وغیرہ پڑھنا

Marfat.com

مکروہ ہے (شامی۔ بحر) مسئلہ ۱۷ عید الفطر کے خطبہ میں صدقۂ فطر کے احکام اور عید الاضحیٰ کے خطبہ میں قربانی کے مسائل اور تکبیر تشریق کے احکام بیان کرنا چاہیئے تکبیر تشریق یعنی ہر فرض عین نماز کے بعد ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ[1] کہنا واجب ہے بشرطیکہ وہ فرض جماعت سے پڑھا گیا ہو اور وہ مقام مصر (شہر) ہو۔ یہ تکبیر عورت اور مسافر پر واجب نہیں اگر یہ لوگ کسی ایسے شخص کے مقتدی ہوں جس پر تکبیر واجب ہے تو اُن پر بھی تکبیر واجب ہو جائے گی لیکن اگر منفرد اور عورت اور مسافر بھی کہہ لے تو بہتر ہے کہ صاحبین کے نزدیک ان سب پر واجب ہے (در مختار) مسئلہ ۱۸ یہ تکبیر عرفے یعنی نویں تاریخ کی فجر سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک کہنا چاہیئے سب تیئیس[23] نمازیں ہوئیں جن کے بعد تکبیر واجب ہے (در مختار۔ بحر) مسئلہ ۱۹، اس تکبیر کا بلند آواز سے پڑھنا واجب ہے ہاں عورتیں آہستہ آواز سے کہیں (در مختار، بحر) مسئلہ ۲۰ نماز کے بعد فوراً تکبیر کہنا چاہیئے (در مختار۔ بحر) مسئلہ ۲۱، اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ فوراً تکبیر کہہ دیں یہ انتظار نہ کریں کہ جب امام کہے تب کہیں (در مختار۔ بحر) مسئلہ ۲۲، اگر کسی کی نماز عید کی فوت ہو جائے تو پھر اس کی قضا نہیں ہے مگر گھر میں چار رکعت نفل[1] بلا تکبیر زائد مثل چاشت کی ادا کرے (تنویر الابصار) مسئلہ ۲۳، اگر کسی عذر سے پہلے دن نماز نہ پڑھی جا سکے تو عید الفطر کی نماز دوسرے دن اور عید الاضحیٰ کی بارہویں تاریخ تک پڑھی جا سکتی ہے (در مختار، ہدایہ) مسئلہ ۲۴ عید الاضحیٰ کی نماز میں بے عذر بھی بارہویں تاریخ تک تاخیر کرنے سے نماز ہو جائے گی مگر مکروہ ہے اور عید الفطر میں بے عذر تاخیر کرنے سے بالکل نماز ہی نہیں ہوگی۔ عذر کی مثال ۱ کسی وجہ سے امام[2] نماز پڑھانے نہ آیا ہو

---

[1] ان سورتوں کے ساتھ پڑھے پہلی رکعت میں سبح اسم، دوسری میں والشمس تیسری میں واللیل اور چوتھی میں والضحیٰ اس کو سال کی نباتات کی تعداد کے موافق ثواب ملے گا (مراقی الفلاح)

۲۔ پانی برس رہا ہو ۳۔ چاند کی تاریخ محقق نہ ہو اور بعد زوال کے جب وقت جانا رہے محقق ہو جائے ۴۔ ابر کے دن نماز پڑھی گئی ہو اور بعد ابر کھل جانے کے معلوم ہوا کہ بے وقت نماز پڑھی گئی (در مختار، ہدایہ) مسئلہ ۲۵ قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلی سے دسویں ذی الحجہ تک نہ حجامت بنوائے نہ ناخن ترشوائے (رد المحتار) مسئلہ ۲۶ بعد نماز عید مصافحہ و معانقہ کرنا، جیسا عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اس میں اظہار مسرت ہے (بہار شریعت بحوالہ وشاح الجید) مسئلہ ۲۷ مسبوق و لاحق پر تکبیر واجب ہے مگر جب خود سلام پھیریں اس وقت کہیں اور امام کے ساتھ کہہ لی تو نماز فاسد نہ ہوئی اور نماز ختم کرنے کے بعد تکبیر کا اعادہ بھی نہیں (رد المحتار) مسئلہ ۲۸۔ اور دنوں میں نماز قضا ہو گئی تھی ایام تشریق میں اس کی قضا پڑھی تو تکبیر واجب نہیں یونہی ان دنوں کی نمازیں اور دنوں میں پڑھیں جب بھی واجب نہیں یونہی سال گذشتہ کے ایام تشریق کی قضا نمازیں اس سال کے ایام تشریق میں پڑھے جب بھی واجب نہیں ہاں اگر اسی سال کے ایام تشریق کی قضا نمازیں اسی سال کے انہیں دنوں میں جماعت سے پڑھے تو واجب ہے (رد المحتار) مسئلہ ۲۹۔ ان تاریخوں میں اگر عام لوگ بازاروں میں باعلان تکبیریں کہیں تو انہیں منع نہ کیا جائے (در مختار) مسئلہ ۳۰۔ اگر عید کی نماز سے پہلے جنازہ بھی حاضر ہو تو پہلے عید کی نماز پڑھے اور خطبہ کو نماز جنازہ کے بعد پڑھے (رکن دین)

❁ ❁ ❁

بقیہ سابقہ صفحہ ۳۵۴ مراد وہ امام ہے جس کے بدوں نماز پڑھنے میں فتنہ کا اندیشہ ہو خواہ صاحب حکومت ہو یا نہ ہو اور اگر فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو پھر مسلمان کسی کو امام بنا کر نماز پڑھ لیں امام صاحب کے نہ آنے کی وجہ سے دیر نہ کریں۔

Marfat.com

بیماری کا بیان

بیماری بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے اور اس کے بے شمار فوائد ہیں اگرچہ بظاہر آدمی اس سے تکلیف محسوس کرتا ہے مگر درحقیقت اس سے راحت و آرام کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے یہ بیماری جس کو ہم بظاہر تکلیف سمجھتے ہیں اصل میں حقیقی و قلبی بیماریوں کا بڑا موثر علاج ہے مُہلک مرض اور حقیقی بیماری دراصل امراض روحانیہ ہیں اور یہ بہت خوف کی چیز ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ آدمی جب بیمار پڑتا ہے تو وہ کتنا ہی سخت دل کیوں نہ ہوتا ہم اسے خدا کی یاد آجاتی ہے اور توبہ و استغفار کرتا ہے جو کہ ہوسکتا ہے اسے تندرستی کی حالت میں نصیب نہ ہوتا لہذا اس ظاہر بیماری کا نعمت ہونا تو ثابت ہوا۔ دوسرے یہ کہ اگر تندرستی کی نعمت کا ہم بخوشی شکریہ ادا کرتے ہیں تو بیماری کا بھی (جو کہ درحقیقت اصل تندرستی ہے کہ اس سے امراض روحانی دُور ہوتے ہیں) خوشی سے استقبال کریں اور یہ اولیاء کرام کی شان ہے کہ بیماری کا اسی طرح خیر مقدم کرتے ہیں جیسے راحت کا استقبال

آنچہ از دوست مے رسد نیکو است

اس لئے ہمیں بیماری آنے پر صبر و تحمّل کا اظہار کرنا چاہیئے اور جزع فزع سے کام نہیں لینا چاہیئے اور اس پر جو ثواب مرتب ہوتا ہے اس کو جزع فزع سے ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ کیا ایسا کرنے سے بیماری رفع ہو جائے گی یا چند دن پہلے چھوڑ جائے گی؟ اگر ایسا نہیں ہے تو بے صبری سے ثواب بھی ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ اور ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ کئی بے سمجھ بیماری میں نہایت بے جا کلمے کہہ جاتے ہیں کہ بعض اُن میں

سے شرک و کفر تک پہنچ جاتے ہیں لہٰذا بیماری کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات تحریر کئے جاتے ہیں۔ ہمیں ان کی روشنی میں صبر و سکون سے رہنا چاہیئے تاکہ بیماری نعمت، ثواب اور آخرت میں نجات کا وسیلہ بنے۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے ساتھ خداوند تعالےٰ بھلائی کرنے کا ارادہ فرماتا ہے وہ بھلائی حاصل کرنے کے لئے مصیبت زدہ ہو جاتا ہے (بخاری)

۲۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کو کوئی رنج، کوئی دکھ، کوئی فکر، کوئی غم اور کوئی ایذا نہیں پہنچتی یہاں تک کہ کوئی کانٹا، مگر یہ کہ اللہ تعالےٰ اس وجہ سے اس کے گناہ دور کرتا ہے (بخاری و مسلم) ۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ اس وقت بخار میں مبتلا تھے میں نے آپؐ کے جسم پہ ہاتھ رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ کو بھی سخت بخار ہوتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں مجھ کو بھی بخار ہوتا ہے اتنا بخار جتنا کہ تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غالباً اس کا سبب یہ ہے کہ آپؐ کو دوگنا ثواب بھی ملتا ہے آپؐ نے فرمایا ہاں۔ اس کے بعد فرمایا کہ مسلمان کو جو اذیت پہنچتی ہے مرض یا اس کے سوا کچھ اور تو اللہ تعالےٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح درخت اپنے خشک پتوں کو جھاڑ دیتا ہے (بخاری و مسلم)

۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے کسی بیماری کو اتنا سخت نہیں پایا جتنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کو (بخاری، و مسلم)

۵۔ ان ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گود میں وفات پائی

Marfat.com

اس لئے اب میں کسی کی موت کی سختی کو بُرا نہیں جانتی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا خیال تھا کہ موت کی سختی گناہوں کے سبب سے ہوتی ہے لیکن جب انہوں نے آنحضرتؐ کی موت کی سختی کو دیکھا تو یہ خیال ترک کر دیا) (بخاری)

۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن کی مثال کھیتی کی سی ہے ہوائیں اس کو ہر وقت حرکت دیتی رہتی ہیں اسی طرح مومن کو مصیبتیں پہنچتی رہتی ہیں اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ وہ حرکت میں نہیں آتا یہاں تک کہ اکھاڑا جاتا ہے (بخاری و مسلم)

۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سائب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور پوچھا کیا ہوا کیوں کانپتی ہے؟ انہوں نے کہا بخار ہے خدا اس میں برکت نہ دے۔ آپؐ نے فرمایا بخار کو بُرا نہ کہو اس لئے کہ بخار بنی آدم کے گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح کہ بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے (مسلم)

۸۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے (اور اس سے اس کے اوراد و نوافل فوت ہوتے ہیں) تو اس کے حساب میں اسی کے مثل لکھا جاتا ہے جیسا کہ وہ صحت و اقامت کی حالت میں کرتا تھا (بخاری، و مسلم)

۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ طاعون میں مرنا ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے (بخاری و مسلم)

۱۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں جس بندے کو دو پیاری چیزوں میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ ان پر صبر کرتا ہے تو ان کے بدلے میں اس کو جنت دیتا ہوں

اور وہ دو پیاری چیزیں آنکھیں ہیں (بخاری)

۱۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ عبودیت (بندگی) کی صحیح راہ پہ ہوتا ہے اور پھر بیمار ہو جاتا ہے تو خداوند تعالیٰ اس فرشتہ کو جو اس کے اعمال لکھنے پر مامور ہوتا ہے حکم دے دیتا ہے کہ وہ تندرستی کی حالت میں جو نیک کام کرتا تھا بدستور انہیں اعمال کو لکھتا رہے یہاں تک کہ میں اس کو تندرست کر دوں یا اس کو اپنے پاس بلا لوں (شرح السنۃ)

۱۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بڑی جزا بڑی بلا کے ساتھ ہے چنانچہ خداوند تعالیٰ جب کسی قوم کو محبوب قرار دیتا ہے تو اس کو مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے پس جو شخص مصیبت اور بلا پر خوش رہا اس کے لئے خدا کی رضامندی ہے اور جو شخص ناراض ہوا اس کے لئے خدا کی ناراضی ہے (ترمذی، و ابن ماجہ)

۱۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان مرد اور مسلمان عورت کو ہمیشہ اس کی ذات، اس کے مال اور اس کی اولاد میں مصیبت و بلا پہنچتی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ خدا تعالیٰ سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس پر خطا کچھ نہیں (ترمذی)

۱۴۔ محمد بن خالد سلمی اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب خدا کے ہاں کسی بندہ کے لئے کوئی ایسا مرتبہ مقرر کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اعمالِ صالحہ سے اس کو حاصل نہیں کر سکتا تو خدا اس کو جسمانی، مالی اور اولادی ابتلاء و مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے (یعنی یا تو وہ بیمار ہوتا ہے یا اس کا مال ضائع ہوتا ہے یا اولاد کے سبب صدمات پہنچتے ہیں پھر

Marfat.com

خدا اس کو صبر عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کو اس مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے جو اس کے لئے مقرر کیا گیا ہے (احمد و ابو داؤد)

۱۵۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب قیامت کے دن ان لوگوں کو زیادہ ثواب دیا جائے گا جو دنیا میں مصیبت و بلا میں مبتلا رہے تھے تو وہ لوگ جو دنیا میں امن و عافیت سے رہے تھے اس کی آرزو کریں گے کہ کاش دنیا میں ان کے جسم کی کھالوں کو قینچیوں سے کاٹا جاتا کہ آج ان کو اس کے بدلہ میں ثواب عظیم ملتا (ترمذی)

۱۶۔ حضرت عامر رام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر فرمایا اور اس سلسلہ میں کہا کہ مومن جب کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے اور پھر خدا اس کو صحت عطا فرماتا ہے تو یہ بیماری گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے اور آئندہ کے لئے اس کو نصیحت و عبرت اور جب منافق بیمار ہوتا ہے اور پھر اس کو صحت دی جاتی ہے تو وہ اس اونٹ کے مانند ہو جاتا ہے جس کو اس کے مالک نے باندھ دیا ہو اور پھر کھول دیا ہو، اونٹ کو اس کا سبب معلوم نہ ہو کہ کیوں اس کے مالک نے اس کو باندھ دیا اور کیوں چھوڑ دیا۔ ایک شخص نے آپؐ کا بیان سن کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیماریاں کیا چیز ہیں؟ خدا کی قسم میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا۔ آپؐ نے فرمایا ہماری جماعت میں سے اٹھ کھڑا ہو تو ہم میں سے نہیں ہے۔ ابو داؤد)

۱۷۔ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو پیٹ کی بیماری نے مارا اس کو قبر کا عذاب نہیں دیا جائے گا (احمد و ترمذی)

۱۸۔ عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کیا میں تم کو ایک جنتی عورت کو دکھلاؤں۔ میں نے کہا ہاں حضرت ابن عباسؓ

نے کہا اس کالی عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور مجھ کو ڈر ہے کہ حالت دورہ کی بے خودی میں کہیں میرا جسم نہ کھل جائے۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو چاہے تو (اس بیماری پر) صبر کر خدا تجھ کو جنت عطا فرمائے گا اور چاہے تو میں تیرے لئے دعا کروں کہ خدا تجھ کو بیماری سے شفا عطا فرمائے۔ عورت نے کہا میں صبر کرونگی لیکن آپ دعا کیجئے کہ دورہ کے وقت میرا ستر نہ کھلے۔ آپؐ نے اس کے لئے دعا کر دی (بخاری)

۱۹۔ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کا انتقال ہوا تو ایک شخص نے کہا۔ مبارک ہو اس کا مرنا کہ (بغیر کسی تکلیف کے مرگیا اور) بیماری میں مبتلا نہیں ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا افسوس ہو تجھ پر، تو کیا جانے؟ اگر خدا اس کو بیماری میں مبتلا کرتا تو یہ بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی (مالک مرسلاً)

۲۰۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ اور صنابحی روایت کرتے تھے کہ وہ دونوں ایک مریض کی عیادت کو گئے اور اس سے کہا تو نے کیوں کر صبح کی؟ اس نے کہا خدا کا شکر ہے میں نے نعمت الٰہی پر صبح کی۔ انہوں نے کہا خوش ہو گناہوں کے دور ہونے اور خطاؤں کے صاف ہو جانے سے اس لئے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب میں اپنے مومن بندوں میں سے کسی کو بیماری میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس ابتلا پر میری تعریف کرتا ہے تو وہ اپنے بستر علالت سے ایسا پاک و صاف اٹھتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے آج ہی اس کو جنا ہے اور کوئی گناہ اس کا باقی نہیں رہتا اور خداوند تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے بندے کو قید کیا اور مصیبت میں ڈالا اور اس کا امتحان لیا پس اے

Marfat.com

فرشتو! تم اس کے نامۂ اعمال میں وہی عمل لکھو جو اس کی صحت کی حالت میں لکھتے تھے (یعنی اعمالِ صالحہ) (احمد)

۲۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بندے کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں اور اس کے اعمال میں کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے تو خداوند تعالیٰ اس کو غم و الم میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ گناہوں کا کفارہ ہو سکے (احمد)

۲۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بخار کا ذکر کیا گیا۔ ایک شخص نے بخار کو برا کہا۔ آپؐ نے فرمایا بخار کو برا نہ کہو وہ انسان کو گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتا ہے جس طرح آگ لوہے کے میل کو صاف کر دیتی ہے (ابن ماجہ)

۲۳۔ ان ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیمار کی عیادت کی اور فرمایا تجھ کو خوشخبری ہو کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ بخار میری آگ ہے جس کو میں اپنے مومن بندے پر اس لئے مسلّط کرتا ہوں کہ وہ (بخار) قیامت کے دن اس کے لئے دوزخ کی آگ کا بدلہ قرار پائے (احمد و ابن ماجہ و بیہقی)

۲۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے قسم ہے اپنی عزّت اور عظمت کی جس شخص کو میں دنیا سے پاک و صاف اور بے گناہ اٹھانا چاہوں گا اُس کو اس کے گناہوں کا دنیا ہی میں پورا بدلہ دے دونگا یعنی اس کو بیماری میں مبتلا کر دوں گا اور اس کے رزق میں کمی کر دوں گا (رزین)

۲۵۔ حضرت شقیق سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو ہم نے ان کی عیادت کی وہ (ہمارے سامنے) رونے لگے لوگوں نے اس

Marfat.com

پر اُن کو ملامت کی تو انہوں نے کہا میں بیماری کی تکلیف سے نہیں روتا ہوں کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سُنا ہے کہ بیماری گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے بلکہ اس لیے روتا ہوں کہ بڑھاپے کے دنوں میں بیمار ہوا، جوانی کے ایام میں بیمار نہیں ہوا جو اعمال کا بہترین زمانہ ہے اور انسان جب بیمار ہوتا ہے تو اس کے ایام بیماری میں بھی وہی اعمال لکھے جاتے ہیں جن کو وہ صحت کی حالت میں کرتا تھا اس بیماری نے مجھ کو اس ثواب سے محروم رکھا ہے (یعنی اگر جوانی میں بیمار ہوتا تو ایام بیماری میں زیادہ اعمالِ صالحہ لکھے جاتے بخلاف بڑھاپے کی علالت کے کہ ان ایام میں اعمال کی کمی ہو جاتی ہے) (رزین)

عیادتِ مریض

مریض کی عیادت سنت ہے احادیث اس بارہ میں بہت ہیں چند ذکر کی جاتی ہیں۔

۱۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔ بیمار کی عیادت (بیمار پرسی) کرو اور قیدی کو چھڑاؤ (بخاری)

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں ۱۔ سلام کا جواب دینا۔ ۲۔ مریض کی عیادت کرنا ۳۔ جنازے کے ساتھ جانا۔ ۴۔ دعوت کو قبول کرنا اور ۵۔ چھینک کا جواب دینا (بخاری و مسلم)

۳۔ ان ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ۱۔ جب تو کسی سے ملاقات کرے تو اس کو سلام کر ۲۔ جب تجھ کو کوئی دعوت دے (یعنی اپنی مدد کو بلائے یا کھانے پر بُلائے) تو اس کی دعوت

کو قبول کر۔ ۳۔ جب تجھ سے کوئی نصیحت یا خیر خواہی چاہے تو اس کو نصیحت کر۔ ۴۔ جب کوئی چھینکے اور پھر الحمد للہ کہے تو اس کی چھینک کا جواب دے یعنی یرحمک اللہ کہہ۔ ۵۔ جب کوئی بیمار ہو تو اس کی عیادت کر۔ ۶۔ جب کوئی مرجائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جا (مسلم)

۴۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا۔ حکم دیا ہم کو، بیمار کی عیادت کا ۲۔ جنازہ کے ساتھ جانے کا ۳۔ چھینک کا جواب دینے کا ۴۔ سلام کا جواب دینے کا ۵۔ بلانے والے کی دعوت کو قبول کرنے کا۔ ۶۔ قسم کھانے والے کی قسم کو سچ کرنے کا اور مظلوم کی مدد کرنے کا الخ (بخاری، و مسلم)

۵۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان جب مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو ہمیشہ بہشت کی میوہ خوری میں رہتا ہے (یعنی بہشت کی میوہ خوری کا اہل ہو جاتا ہے) جب تک وہ عیادت سے واپس نہ آئے (مسلم)

۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خداوند تعالےٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ اے آدمؑ کے بیٹے میں بیمار ہوا لیکن تو نے میری عیادت نہیں کی۔ وہ جواب میں عرض کرے گا اے میرے پروردگار! میں کس طرح تیری عیادت کر سکتا تھا حالانکہ تو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ خداوند تعالےٰ ارشاد فرمائے گا کیا تجھ کو یاد نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھ کو اس کے پاس ہی پاتا یعنی میری خوشنودی تجھے وہاں نصیب ہوتی۔ پھر خداوند تعالےٰ پوچھے گا۔ اے آدمؑ کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے مجھ کو کھانا

Marfat.com

نہیں کھلایا۔ وہ جواب میں کہے گا۔ اے پروردگار! میں کیونکر تجھ کو کھانا کھلا سکتا ہوں تو تو تمام جہانوں کا پالنے والا (رازق) ہے خداوند تعالےٰ فرمائے گا تجھ کو یاد نہیں میرا فلاں بندہ تجھ سے کھانا مانگنے آیا تھا مگر تو نے اس کو کھانا نہیں کھلایا۔ اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو مجھ کو (یعنی میری خوشنودی کو) اس کے پاس پاتا۔ پھر خداوند تعالےٰ پوچھے گا۔ اے آدمؑ کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی مانگا اور تو نے مجھ کو پانی نہیں پلایا۔ وہ عرض کرے گا۔ پروردگار! میں تجھے کیونکر پانی پلا سکتا تھا۔ تو تو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا میرے فلاں بندہ نے تجھ سے پانی مانگا مگر تو نے اس کو پانی نہیں پلایا۔ تجھ کو معلوم نہیں اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو مجھ کو اس کے پاس پاتا۔ (مسلم)

۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے رحمت و مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور جو شام کے وقت عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے رحمت و مغفرت کی دعا کرتے تھے اور بہشت میں اس کے لئے ایک باغ مقرر کر دیا جاتا ہے (ترمذی و ابو داؤد)

۸۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری آنکھوں میں درد تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی (احمد و ابو داؤد)

۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا اور محض ثواب حاصل کرنے کی غرض سے مسلمان بھائی کی عیادت کی تو اس کو دوزخ سے ساٹھ برس کی راہ دور رکھا جاتا ہے (ابو داؤد)

Marfat.com

۱۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کو تشریف لے گئے اور اس کے سرہانے بیٹھ کر آپؐ نے فرمایا اسلام قبول کر لے۔ لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے قریب ہی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے باپ نے کہا۔ ابوالقاسم (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کر (یعنی جو کچھ انہوں نے فرمایا ہے اس کو قبول کر) چنانچہ لڑکے نے اسلام قبول کر لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے واپس ہوئے تو صحابہؓ سے فرمایا اس خداوند بزرگ و برتر کو ہر قسم کی تعریف سزاوار ہے جس نے اس لڑکے کو دوزخ سے نجات دی (بخاری)

۱۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے تو ایک فرشتہ آسمان سے پکار کر کہتا ہے تجھ کو دنیا اور آخرت میں خوشی میسّر ہو اور دنیا و آخرت میں تیرا چلنا مبارک ہو اور تجھ کو جنّت میں بڑا مرتبہ حاصل ہو (ابن ماجہ)

۱۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ دریائے رحمت کے قرین پہنچ جاتا ہے اور جب مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے تو وہ دریائے رحمت میں ڈوب جاتا ہے (احمد و مالک)

۱۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بیماری کی عیادت سے جس میں آپؐ نے وفات پائی ہے۔ علیؓ جب واپس آئے تو لوگوں نے آپ سے پوچھا اے ابوالحسن رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صبح کیسی رہی (یعنی صبح کو آپؐ کی حالت کیسی رہی) علیؓ نے جواب دیا خدا کا شکر ہے اچھی صبح کی (بخاری)

Marfat.com

۱۴۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کسی مریض کی بیمار پرسی کو جاؤ تو اس کو تسکین دو اور اس کے رنج و غم کو دور کرو۔ پس یہ تسکین و تشفی اگرچہ حکم الٰہی کو نہیں روکتی لیکن مریض کے دل کو ضرور خوش کر دیتی ہے (ترمذی و ابن ماجہ)

۱۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن بعد مریض کی عیادت کیا کرتے تھے (یعنی بیمار ہونے کے تین دن بعد مریض کی عیادت کرتے تھے یا ایک مرتبہ عیادت کے بعد دوسری بار کی عیادت تین دن بعد ہوتی تھی) (ابن ماجہ، بیہقی)

۱۶۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو کسی مریض کی عیادت کو جائے تو اس سے یہ کہہ کہ وہ تیرے لئے دعا کرے اس لئے کہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی مانند ہوتی ہے۔

۱۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سنت طریقہ یہ ہے (ابن ماجہ) کہ مریض کے پاس کم بیٹھے اور شور و غل نہ کرے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے زمانے میں جب لوگوں نے شور و غل اور اختلاف کیا تو آپ نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ جاؤ (رزین)

۱۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عیادت کا زمانہ اونٹنی کے دودھ دوہنے کے مانند ہے (جتنی دیر اونٹنی کا دودھ دوہنے کے بعد دوسری بار دوہنے کے لئے وقفہ دیا جاتا ہے اس وقفہ کے برابر ہے) اور سعید بن مسیب کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ بہترین عیادت وہ ہے جس میں آدمی جلد اٹھ کھڑا ہو (بیہقی)

۱۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

Marfat.com

شخص کی عیادت کی اور اس سے پوچھا کس چیز کے کھانے کو تمہارا جی چاہتا ہے اس نے عرض کیا گیہوں کی روٹی کو۔ آپؐ نے فرمایا جس شخص کے پاس گیہوں کی روٹی ہو وہ اپنے بھائی کو بھیج دے۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا تم میں سے کسی کا مریض جب کسی چیز کا خواہشمند ہو تو وہ اس کو کھلا دی جائے (ابن ماجہ)

مسافرانہ زندگی

دنیا فانی ہے اور موت بہرحال آنی ہے جب یہاں سے کوچ ہی کر جانا ہے تو وہاں کی تیاری کرنی چاہیئے جہاں ہمیشہ رہنا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا دنیا میں ایسے رہو جیسے مسافر بلکہ راہ چلتا۔ تو مسافر جس طرح ایک اجنبی شخص ہوتا ہے اور وہ راستہ کے کھیل تماشوں میں مگن نہیں ہوتا کیونکہ اسے معلوم ہے کہ میری منزل کھوٹی ہو جائے گی۔ میرا وقت ضائع ہوگا۔ اسی طرح ایک مسلمان کو چاہیئے کہ دنیا میں نہ پھنسے اور نہ ایسے تعلقات پیدا کرے کہ مقصود اصلی کے حاصل کرنے میں رکاوٹ بن جائیں۔

حدیث میں ارشاد ہے اَکْثِرُوْا ذِکْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ یعنی لذتوں کو کھو دینے والی موت کو کثرت سے یاد کرو۔ نیز ہمیں اللہ تعالےٰ کی رحمت کا امید وار رہنا چاہیئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ کوئی نہ مرے مگر اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ سے نیک گمان رکھتا ہو۔ کہ ارشاد باری ہے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ۔ میرا بندہ مجھ سے جیسا گمان کرتا ہے میں اسی طرح اس کے ساتھ پیش آتا ہوں۔

انسان کو بین الخوف والرجا یعنی خوف اور امید کے درمیان زندگی گزارنی چاہیئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عالم نزع میں ایک نوجوان کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا تو اپنے آپ کو کس حال میں پاتا ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم، اللہ سے امید ہے اور اپنے گناہوں کا ڈر۔ فرمایا یہ دونوں باتیں خوف و رجا اس موقع پر جس بندہ کے دل میں ہوں گی اللہ اسے وہ دے گا جس کی امید رکھتا ہے اور اس سے بچائے گا جس سے خوف کرتا ہے۔ روح قبض ہونے کا وقت بڑا سخت ہوتا ہے شیطان بھی اس موقع پر اپنے تمام مکر و فریب کے جال بچھاتا ہے اور کوشش کرتا ہے ایمان پھسلنے کی۔ اس لئے خاتمہ بالخیر کی دعا کرنی چاہیئے کیونکہ اعتبار خاتمہ ہی پر ہے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ قَبْضَنَا حُسْنَ الْخَاتِمَۃِ ارشاد گرامی ہے جس کا آخر کلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہوا وہ جنت میں داخل ہوا اللہ تعالیٰ مرتے وقت ہمیں کلمہ طیبہ نصیب فرمائے آمین

وقت مرگ کے احکام

جب موت کا وقت قریب آئے اور علامتیں پائی جائیں تو سنت یہ ہے کہ داہنی کروٹ پر لٹا کر قبلہ کی طرف منہ کر دیں اور یہ بھی جائز ہے کہ چت لٹائیں اور قبلہ کو پاؤں کر دیں کہ اس طرح بھی قبلہ کو منہ ہو جائے گا مگر اس صورت میں سر کو ذرا اونچا رکھیں اور اگر قبلہ کی طرف منہ کرنے سے اس کو تکلیف ہوتی ہو تو جس حالت پر ہو چھوڑ دیں (درمختار) جان کنی کی حالت میں جب تک روح گلے کو نہ آئی اسے تلقین کریں یعنی اس کے پاس کلمہ شہادت بلند آواز سے پڑھیں مگر اسے پڑھنے کا حکم نہ دیں جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تو تلقین چھوڑ دیں ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد پھر اس نے کوئی بات کی تو پھر تلقین کریں کہ اس کا آخر کلام کلمہ طیبہ ہو (عالمگیری) تلقین کرنے والا کوئی نیک بندہ ہو۔ ایسا نہ ہو جس کو اس کے مرنے کی خوشی ہو۔ اور اس کے پاس اس وقت نیک اور پرہیزگار لوگوں کا ہونا بہت ضروری ہے اس وقت وہاں خوشبو لوبان وغیرہ کی یا اگربتیاں سلگا دیں تو مستحب ہے اور وہاں

Marfat.com

سورہ یٰسین کی تلاوت کرنی چاہیئے (عالمگیری)، مکان میں تصاویر یا کتا وغیرہ ہو تو فوراً نکال دو کیونکہ جہاں یہ ہوتے ہیں وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ جُنبی مرد و عورت اور وہ عورتیں جن کا حیض و نفاس منقطع ہو گیا مگر ابھی غسل نہیں کیا وہ بھی اس کے پاس نہ آئیں مگر حیض و نفاس والی عورتیں اس کے پاس حاضر ہو سکتی ہیں (عالمگیری وغیرہ)۔ اُس کی نزع کے وقت اپنے اور اس کے لئے دُعائے خیر کرتے رہیں۔ نزع میں سختی دیکھیں تو سورۂ یٰسین اور رعد کی تلاوت کریں۔

جب روح پرواز کر جائے تو ایک چوڑی کپڑے کی پٹی سے جبڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ دے دیں تاکہ منہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں۔ انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیئے جائیں۔ یہ کام اُس کے گھر والوں میں سے جو زیادہ نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو باپ یا بیٹا وہ کرے (جوہرہ نیرہ)

آنکھیں بند کرتے وقت یہ دُعا پڑھیں بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ وَسَھِّلْ عَلَیْہِ مَا بَعْدَہٗ وَاَسْعِدْہُ بِلِقَائِکَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَیْہِ خَیْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْہُ۔ ترجمہ اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ کی ملت پر۔ اے اللہ تو اس کے کام کو اس پر آسان کر اور اس کے مابعد کو اس پر سہل کر اور اپنی ملاقات سے تو اسے نیک بخت کر اور جس کی طرف نکلا (آخرت) اسے اس سے بہتر کر جس سے نکلا (درمختار) اس کے پیٹ پر لوہا یا گیلی مٹی یا اور کوئی بھاری چیز رکھ دیں کہ پیٹ پھول نہ جائے (عالمگیری) مگر ضرورت سے زیادہ وزنی نہ ہو جو کہ باعث تکلیف ہو (درمختار) اگر مرتے وقت معاذ اللہ اس کی زبان سے کلمۂ کفر نکلا تو کفر کا حکم نہ لگا دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا ہو (درمختار) اور بہت ممکن ہے کہ اُس کی بات پوری سمجھ میں نہ آئی ہو کہ ایسی شدت کی حالت میں آدمی پوری بات صاف طور پر ادا کرے دشوار ہے (بہار شریعت)

نہلانے کا بیان

جب روح پرواز کر جائے تو بہت جلد میّت کے کفن دفن کا انتظام کرنا چاہیئے میّت کو نہلانا فرض کفایہ ہے بعض لوگوں نے غسل دے دیا تو سب سے ساقط ہو گیا

نہلانے کا طریقہ

جب ارادہ غسل کا کریں تو پہلے اس تختہ کو جس پر غسل دینا ہے۔ میت کے رکھنے سے پہلے تین یا پانچ یا سات مرتبہ لوبان وغیرہ کی خوشبو سے دھونی دیں اس طرح سے کہ تختے کے گرد اس خوشبو کی چیز کو پھرا دیں۔ پھر میت کو جس طرح آسان ہو لٹا دیں خواہ قبلہ کی طرف پیر کر کے جیسا کہ حالت مرض میں اشارہ سے نماز پڑھانے کے لئے لٹاتے ہیں۔ خواہ شمالاً جنوباً جیسا کہ قبر میں رکھنے کا دستور ہے اس جگہ پر وہ بھی کر لینا مستحب ہے تاکہ سوائے غسل دینے والے اور اس کے مددگار کے اور کوئی نہ دیکھے۔ پھر ناف سے گھٹنے تک کسی کپڑے سے ڈھک کر پہلے استنجا کرا دیں۔ طریقہ استنجا کرانے کا یہ ہے کہ غسل دینے والا اپنے دونوں ہاتھوں کو کپڑوں سے لپیٹ لے پھر نجاست کے مقام کو دھوئے۔ کپڑا اس لئے لپیٹا جاتا ہے کہ جس طرح ستر کو دیکھنا حرام ہے اسی طرح بے حجاب چھونا بھی حرام ہے۔ مرد مرد کی اور عورت عورت کی ران کو بھی بے حجاب نہ دیکھے کہ یہ ستر غلیظ میں داخل ہے پھر تختہ پر لٹانے کے بعد پہلے میت کو وضو کرائیں۔ میت کے وضو کو ہاتھوں سے شروع نہ کریں گے بلکہ منہ اور ناک سے ہوگا۔ اس طرح کہ بجائے کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے غاسل ایک کپڑا اپنی انگلی پر لپیٹ کر مردہ کے منہ میں داخل کرے اور اس کے دانتوں اور لبوں اور مسوڑھوں اور تالو کو صاف کرے اور اس کے نتھنوں میں بھی انگلی داخل کر کے صاف کرے پھر منہ پر پانی ڈال کر دھو دے۔ پھر کہنیوں تک ہاتھ دھو دے پھر مسح کرے سر کا پھر پاؤں دھو دے۔ یہ مُردہ کا وضو ہوا۔ پھر غسل کرائیں اس طرح پر کہ اوّل اس کے سر اور داڑھی کے بالوں کو گل خیرہ، صابون یا ملتانی مٹی سے دھو دیں اور اگر بال نہ ہوں تو نہ دھویا جاوے اور یہ پانی وہ ہو کہ جس میں بیری کے پتے جوش دیئے

Marfat.com

گئے ہوں اور اگر بیری کے پتے نہ ملیں تو خالص پانی ہی کافی ہے مگر گرم پانی سے غسل دینا ہمارے نزدیک افضل ہے۔ پھر بائیں کروٹ پر مُردہ کو لٹائیں تاکہ پانی اول اس کے دائیں طرف پڑے پھر نہلاویں یہاں تک کہ پانی بدن کے اس حصّے پر پہنچے جو تختہ سے ملا ہوا ہے۔ پھر دائیں طرف کروٹ پر لٹا کر اسی طرح پانی ڈالا جائے۔ پھر مُردہ کو سہارے کے ساتھ بٹھاویں اور اس کے پیٹ کو نرمی کے ساتھ سونتیں اگر کچھ نجاست نکلے دھو ڈالیں غسل اور وضو کا اعادہ نہ کریں پھر بٹھانے کے بعد اسے بائیں کروٹ پر لٹا کر غسل دیں اور یہ غسل تیسری مرتبہ کا ہے تاکہ عدد[1] مسنون حاصل ہو جائے اور اسی طرح یہ بھی مسنون ہے کہ ہر کروٹ پر تین تین دفعہ پانی ڈالے اور پھر کسی پاک کپڑے سے جسم کو خشک کریں۔ اور بغیر کنگھی کئے اس کی داڑھی اور سر میں عطر ملیں اور یہ مستحب ہے اور اس کے سجدہ کے مقامات پیشانی، دونوں گھٹنے، دونوں ہتھیلیوں، دونوں پاؤں پر ملا جاوے اور اس ترکیب غسل کو یاد رکھنا چاہیئے (عالمگیری، درمختار، تنویر وغیرہ)

ضروری مسائل

مسئلہ ۱ بوڑھے بچے جوان مرد عورت سب کو اسی طریقہ سے غسل دیا جاوے گا جیساکہ اوپر بیان ہوا (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ ۲ جو بچہ کہ پیٹ سے ہی مُردہ پیدا ہوا ہو اس کو بھی غسل دیں۔ اسی طرح مختار قول کے موافق اس بچہ کو بھی غسل دیں جس کے بعض اعضاء ناتمام ہوں اور حمل میں سے گر جائیں (عالمگیری)

مسئلہ ۳ میت کی داڑھی یا سر کے بالوں میں کنگھا کرنا یا ناخن تراشنا کسی جگہ کے بال مونڈنا یا کترنا یا اُکھاڑنا ناجائز و مکروہ تحریمی ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جس حالت

---

[1] یعنی تین مرتبہ غسل ہو جائے جس میں پہلی اور دوسری مرتبہ بیری کے پتوں سے ملے ہوئے پانی سے غسل دے اور تیسری مرتبہ کافور ملے ہوئے پانی سے (فتح القدیر)

Marfat.com

درمختار) مسئلہ ۹ مرد کو مرد نہلائے اور عورت کو عورت اگر لڑکا ایسا ہو جس سے عورتوں کو خواہش نہ ہوتی ہو تو عورت کو نہلانا درست ہے ورنہ نہیں۔ اسی طرح مردوں کو اس لڑکی کا جس کو دیکھ کر خواہش مردوں کو نہ ہوتی ہو نہلانا درست ہے (عالمگیری) مسئلہ ۱۰ جس مرد کا عضو تناسل یا انثیین کاٹ لئے گئے ہوں وہ مرد ہی ہے یعنی مرد ہی اسے غسل دے سکتا ہے یا اس کی عورت (عالمگیری) مسئلہ ۱۱ عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے جبکہ موت سے پہلے یا بعد کوئی ایسا امر نہ واقع ہوا ہو جس سے اس کے نکاح سے نکل جائے مثلاً شوہر کے لڑکے یا باپ کو شہوت سے چھوا یا بوسہ لیا یا معاذ اللہ مرتد ہو گئی اگرچہ غسل سے پہلے ہی پھر مسلمان ہو گئی کہ ان وجوہ سے نکاح جاتا رہا اور اجنبیہ ہو گئی لہٰذا غسل نہیں دے سکتی (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ ۱۳ عورت کو طلاق رجعی دی ہنوز عدت میں تھی کہ شوہر کا انتقال ہو گیا تو غسل دے سکتی ہے اور بائن طلاق دی ہے تو اگرچہ عدت میں ہے غسل نہیں دے سکتی (عالمگیری و درمختار) مسئلہ ۱۴ عورت مر جائے تو شوہر نہ اسے نہلا سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے اور دیکھنے کی ممانعت نہیں (درمختار) عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ شوہر عورت کے جنازہ کو نہ کندھا دے سکتا ہے نہ قبر میں اتار سکتا ہے نہ منہ دیکھ سکتا ہے یہ محض غلط ہے صرف نہلانے اور اس کے بدن کو بلا حائل ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے۔ مسئلہ ۱۵ عورت کا انتقال ہوا اور وہاں کوئی عورت نہیں کہ نہلا دے تو تیمم کرایا جائے پھر تیمم کرانے والا محرم ہو تو ہاتھ سے تیمم کرائے اور اجنبی ہو اگرچہ شوہر تو ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر جنس زمین پر ہاتھ مارے اور تیمم کرائے اور شوہر کے سوا کوئی اور اجنبی ہو تو کلائیوں کی طرف نظر نہ کرے اور شوہر کو اس کی حاجت نہیں اور اس مسئلہ میں جوان اور بڑھیا دونوں کا ایک حکم ہے (درمختار، عالمگیری وغیرہما) مسئلہ ۱۶ مرد کا انتقال ہوا اور وہاں نہ

Marfat.com

بھی پڑھی جائے گی (درمختار، بحر، عالمگیری) مسئلہ ۲۳، اگر مسلمانوں کی نعشیں کافروں کی نعشوں میں مل جائیں اور کوئی تمیز باقی نہ رہے تو ان سب کو غسل دیا جائیگا اور اگر تمیز باقی ہو تو مسلمانوں کی نعشیں علیحدہ کرلی جائیں اور صرف انہیں کو غسل دیا جائے کافروں کی نعشوں کو غسل نہ دیا جائے (درمختار، بحر، شامی، عالمگیری) مسئلہ ۲۴، اگر کسی مسلمان کا کوئی عزیز کافر ہو اور وہ مرجائے تو اس کی نعش اس کے ہم مذہب کو دے دی جائے۔ اگر اس کا کوئی ہم مذہب نہ ہو یا ہو مگر لینا قبول نہ کرے تو بدرجۂ مجبوری وہ مسلمان اس کافر کو غسل دے مگر نہ مسنون طریقے سے یعنی اس کو وضو نہ کرائے اور اس کا سر نہ صاف کرایا جائے کافور وغیرہ اس کے بدن پر نہ ملا جائے بلکہ جس طرح نجس چیز کو دھوتے ہیں اسی طرح اس کو دھویں اور کافر دھونے سے پاک نہ ہوگا حتیٰ کہ اگر کوئی شخص اس کو لئے ہوئے نماز پڑھے تو اس کی نماز درست نہ ہوگی (درمختار، بحر، ہدایہ) مسئلہ ۲۵، ان لوگوں کو غسل نہ دیا جائے اور نہ ان پر نماز پڑھی جائے۔ ایک تو خنّاق جو گلا گھونٹ کر لوگوں کو مارا کرتا ہو دوسرے مکابر جو رات کو شہر میں کسی جگہ کھڑا ہو جائے جو اس کے قریب سے گزرے اس کا مال چھین لے۔ تیسرے اہل عصبہ جو از راہِ عصبیت اپنی قوم کی حمایت اور اعانت پر ظلم کرے۔ چوتھے باغی جو امام کی اطاعت سے بغیر حق باہر ہوا۔ پانچویں راہ زن، ان سب کے لئے نہ غسل ہے نہ نماز جنازہ لیکن شامی میں ہے کہ غسل دیا جائے کہ اسی پر فتویٰ ہے۔ بہرحال نماز نہ پڑھنے پر سب کا اتفاق ہے یہ حکم اس وقت ہے جبکہ مقابلے میں اسی حالت میں مارے جاویں ورنہ غسل بھی دیا جائے گا، اور نماز بھی پڑھی جائے گی۔ ماں باپ میں سے کسی کو قتل کرنے والے کی، بھی نماز جنازہ نہیں بوجہ اہانت اس کی کے (تنویر، درمختار، مراقی الفلاح شامی، فتاویٰ قاضی خاں) مسئلہ ۲۶ مرتد اگر مرجائے تو اس کو بھی غسل نہ دیا جائے

تفاخر کرتے یعنی خوش ہوتے ہیں۔ سفید کفن بہتر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مُردے سفید کفن میں کفناؤ (غنیہ، ردالمحتار)۔ مسئلہ ۴ گیروے یا زعفران کا رنگا ہوا یا ریشم کا کفن مرد کو ممنوع ہے اور عورت کے لئے جائز یعنی جو کپڑا زندگی میں پہن سکتا ہے اس کا کفن دیا جا سکتا ہے اور جو زندگی میں ناجائز ہے اس کا کفن بھی ناجائز (عالمگیری)۔ مسئلہ ۵ کسی نے وصیت کی کہ کفن میں اسے دو کپڑے دیئے جائیں تو یہ وصیت جاری نہ کی جائے تین کپڑے دیے جائیں اور اگر یہ وصیت کی کہ ہزار روپے کا کفن دیا جائے تو یہ بھی نافذ نہ ہوگی متوسط درجہ کا دیا جائے (ردالمحتار)۔ مسئلہ ۶ پرانے کپڑے کا بھی کفن ہو سکتا ہے مگر پرانا ہو تو دھلا ہوا کہ کفن مستعمل ہونا مرغوب ہے (جوہرہ)۔ مسئلہ ۷ جو نابالغ حد شہوت کو پہنچ گیا وہ بالغ کے حکم میں ہے یعنی بالغ کو کفن میں جتنے کپڑے دیئے جاتے ہیں اُسے بھی دیئے جائیں اور اس سے چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا اور چھوٹی لڑکی کو دو کپڑے دے سکتے ہیں اور اگر لڑکے کو بھی دو کپڑے دیئے جائیں تو اچھا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو پورا کفن دیں اگرچہ ایک دن کا بچہ ہو (ردالمحتار، غنیہ)۔ مسئلہ ۸ میت نے اگر کچھ مال چھوڑا تو کفن اسی کے مال سے ہونا چاہیے اور مدیون ہے تو قرض خواہ کفن کفایت سے زیادہ کو منع کر سکتا ہے اور منع نہ کیا تو اجازت سمجھی جائے گی (ردالمحتار)، مگر قرض خواہ کو سہولت کا اس وقت حق ہے جب وہ تمام مال دین میں مستغرق ہو۔ مسئلہ ۹ عورت نے اگرچہ مال چھوڑا اس کا کفن شوہر کے ذمہ ہے بشرطیکہ موت کے وقت کوئی ایسی بات نہ پائی گئی جس سے عورت کا نفقہ شوہر پر سے ساقط ہو جاتا۔ اگر شوہر مرا اور اسکی عورت مالدار ہے جب بھی عورت پر کفن واجب نہیں (عالمگیری، درمختار، غنیہ)۔ مسئلہ ۱۰ اگر کسی محلہ میں ایک بھی آدمی کو کفن دینے کی توفیق نہ ہو تو بیت المال

Marfat.com

طرف سے پھر داہنی طرف سے تاکہ داہنا اوپر رہے اور سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں تاکہ اڑنے کا اندیشہ نہ رہے۔

عورت کو کفنی پہنا کر اس کے بالوں کے دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں اور اوڑھنی نصف پشت کے نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر مثل نقاب ڈال دیں کہ سینہ پر رہے کہ اس کا طول نصف پشت سے سینہ تک رہے اور عرض ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک رہے اور یہ جو لوگ کیا کرتے ہیں کہ زندگی کی طرح اڑھاتے ہیں یہ محض بے جا اور خلاف سنت ہے پھر بدستور ازار و لفافہ لپیٹیں پھر سب کے اوپر سینہ بند بالائے پستان سے ران تک لا کر باندھیں (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

ضروری مسائل

مسئلہ ۱: بلا ضرورت کفن کفایت سے کم کرنا ناجائز و مکروہ ہے (درمختار) بعض محتاج کفن ضرورت پر قادر ہوتے ہیں مگر کفن مسنون میسّر نہیں وہ کفن مسنون کے لئے لوگوں سے سوال کرتے ہیں یہ ناجائز ہے کہ سوال بلا ضرورت جائز نہیں ہاں اگر بغیر مانگے مسلمان خود کفن مسنون پورا کر دیں تو انشاء اللہ تعالیٰ پورا ثواب پائیں گے (فتاویٰ رضویہ) مسئلہ ۲: ورثا میں اختلاف ہوا کوئی دو کپڑوں کے لئے کہتا ہے کوئی تین کے لئے تو تین کپڑے دیئے جائیں گے کہ یہ سنت ہے یا یوں کیا جائے کہ اگر مال زیادہ ہے اور وارث کم تو کفن سنت دیں اور مال کم ہے وارث زیادہ تو کفن کفایت (جوہرہ وغیرہ ہا) مسئلہ ۳: کفن اچھا ہونا چاہیئے یعنی مرد عیدین و جمعہ کے لئے جیسے کپڑے پہنتا تھا اور عورت جیسے کپڑے پہن کر میکے جاتی ہیں اس قیمت کا ہونا چاہیئے۔

حدیث میں ہے مُردوں کو اچھا کفن دو کہ وہ باہم ملاقات کرتے اور اچھے کفن سے

Marfat.com

تفاخر کرتے یعنی خوش ہوتے ہیں۔ سفید کفن بہتر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مُردے سفید کفن میں کفناؤ (غنیہ، ردالمختار) مسئلہ ۴ کسم یا زعفران کا رنگا ہوا یا ریشم کا کفن مرد کو ممنوع ہے اور عورت کے لئے جائز یعنی جو کپڑا زندگی میں پہن سکتا ہے اس کا کفن دیا جا سکتا ہے اور جو زندگی میں ناجائز اس کا کفن بھی ناجائز (عالمگیری) مسئلہ ۵ کسی نے وصیت کی کہ کفن میں اسے دو کپڑے دیئے جائیں تو یہ وصیت جاری نہ کی جائے تین کپڑے دیے جائیں اور اگر یہ وصیت کی کہ ہزار روپے کا کفن دیا جائے تو یہ بھی نافذ نہ ہوگی متوسط درجہ کا دیا جائے (ردالمختار) مسئلہ ۶ پرانے کپڑے کا بھی کفن ہو سکتا ہے مگر پرانا ہو تو دھلا ہوا کہ کفن ستھرا ہونا مرغوب ہے (جوہرہ) مسئلہ ۷ جو نابالغ حد شہوت کو پہنچ گیا وہ بالغ کے حکم میں ہے یعنی بالغ کو کفن میں جتنے کپڑے دیئے جاتے ہیں اُسے بھی دیئے جائیں اور اس سے چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا اور چھوٹی لڑکی کو دو کپڑے دے سکتے ہیں اور اگر لڑکے کو بھی دو کپڑے دیئے جائیں تو اچھا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو پورا کفن دیں اگرچہ ایک دن کا بچہ ہو (ردالمختار وغیرہ) مسئلہ ۸ میت نے اگر کچھ مال چھوڑا تو کفن اسی کے مال سے ہونا چاہیے اور مدیون ہے تو قرض خواہ کفن کفایت سے زیادہ کو منع کر سکتا ہے اور منع نہ کیا تو اجازت سمجھی جائے گی (ردالمختار) مگر قرض خواہ کو سہولت کا اس وقت حق ہے جب وہ تمام مال دین میں مستغرق ہو۔ مسئلہ ۹ عورت نے اگرچہ مال چھوڑا اس کا کفن شوہر کے ذمہ ہے بشرطیکہ موت کے وقت کوئی ایسی بات نہ پائی گئی جس سے عورت کا نفقہ شوہر پر سے ساقط ہو جاتا۔ اگر شوہر مرا اور اسکی عورت مالدار ہے جب بھی عورت پر کفن واجب نہیں (عالمگیری، درمختار وغیرہما) مسئلہ ۱۰ اگر کسی محلہ میں ایک بھی آدمی کو کفن دینے کی توفیق نہ ہو تو بیت المال

Marfat.com

سے دیا جائے اور اگر بیت المال نہ ہو تو مسلمانوں سے سوال کر کے کفن دیا جائے اور اگر یہ بھی نہ ہو تو گھاس میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے (عالمگیری)، مسئلہ ۱۱ کفن کے لئے سوال کر کے لائے اس میں سے کچھ بچ رہا تو اگر معلوم ہے کہ یہ فلاں نے دیا ہے تو اسے واپس کر دیں ورنہ دوسرے محتاج کے کفن میں صرف کر دیں یہ بھی نہ ہو تو خیرات کر دیں (در مختار، عالمگیری)، مسئلہ ۱۲ مرد کے بدن پر ایسی خوشبو لگانا جائز نہیں جس میں زعفران کی آمیزش ہو، عورت کے لئے جائز ہے جس نے احرام باندھا ہے اس کے بدن پر بھی خوشبو لگائیں اور اس کا منہ اور سر کفن سے چھپایا جائے (عالمگیری)، مسئلہ ۱۳ پیٹ سے مُردہ بچہ پیدا ہوا یا حمل سے گر پڑا ہو تو اس کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں (در مختار، شامی)

مسئلہ ۱۴، اگر مُردہ کا کفن چوری ہو گیا یا نعش کسی وجہ سے برآمد ہوئی اور کفن نہیں ہے تو پھر دوبارہ کفن دیا جائے پھر اگر ایسا ہی معاملہ ہو تو جب تک نعش نہ پھٹے کفن مسنون دیئے چلے جائیں۔ اگر اس کا مال وارثوں میں بٹ گیا ہو تو اب بحصہ رسد ان کے ذمہ ہوگا اور اگر صورت مذکورہ میں نعش پھٹ جائے تو کفن مسنون کی حاجت نہیں ایک کپڑا کافی ہے (شامی وغیرہ)، مسئلہ ۱۵، اگر مُردہ کو جانور کھا گیا اور کفن پڑا ملا تو اگر میّت کے مال سے دیا گیا ہے ترکہ میں شمار ہوگا اور کسی اور نے دیا ہے اجنبی یا رشتہ دار نے تو دینے والا مالک ہے جو چاہے کرے (عالمگیری)

جنازہ کا بیان

جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے ہر شخص کو چاہیئے کہ عبادت میں کوتاہی نہ کرے سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا

Marfat.com

سُنت یہ ہے کہ چار اشخاص جنازہ اٹھائیں ایک ایک پایا ایک شخص لے اور اگر صرف دو شخصوں نے جنازہ اٹھایا۔ ایک سرہانے اور ایک پائنتی تو بلا ضرورت مکروہ ہے اور ضرورت سے ہو مثلاً تنگ جگہ ہے تو حرج نہیں۔ سنت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے اور پوری سنت یہ ہے کہ اوّل داہنے سرہانے کندھا دے پھر داہنی پائنتی پھر بائیں سرہانے پھر بائیں پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کل چالیس قدم ہوئے کہ حدیث میں ہے جو چالیس قدم جنازہ لے چلے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیے جائیں گے نیز حدیث میں ہے جو جنازہ کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت فرمائے گا (جوہرہ، عالمگیری، درمختار)

چند ضروری مسائل

مسئلہ ۱:۔ اگرچہ بچہ شیر خوار ہو یا اس سے زیادہ عمر کا جب تک کہ اچھا بڑا نہ ہو اس کو ہاتھوں پر ورنہ چھوٹے کھٹولے یا چارپائی پر لے جائیں (درمختار۔ عالمگیری)

مسئلہ ۲:۔ جنازہ معتدل تیزی سے لے جائیں مگر نہ اس طرح کہ میت کو جھٹکا لگے اور ساتھ جانے والوں کے لئے افضل یہ ہے کہ جنازہ سے پیچھے چلیں۔ دائیں بائیں نہ چلیں اور اگر کوئی آگے چلے تو اسے چاہیئے کہ اتنی دور رہے کہ ساتھیوں میں شمار نہ کیا جائے اور سب کے سب آگے ہوں تو مکروہ ہے (عالمگیری)

مسئلہ ۳:۔ جنازہ کے ساتھ پیدل چلنا افضل ہے اور سواری پر ہو تو آگے چلنا مکروہ اور آگے ہو تو جنازہ سے دور ہو (عالمگیری، صغیری)

مسئلہ ۴:۔ عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانا ناجائز و ممنوع ہے اور نوحہ کرنے والی ساتھ ہو تو اسے سختی سے منع کیا جائے۔ اگر نہ مانے تو اس کی وجہ سے

جنازہ کے ساتھ جانا نہ چھوڑا جائے کہ اس ناجائز فعل سے یہ کیوں سنت ترک کرے بلکہ دل سے اُسے بُرا جانے اور شریک ہو (درمختار، صغیری)
مسئلہ ۵، اگر عورتیں جنازہ کے پیچھے ہوں اور مرد کو یہ اندیشہ ہو کہ پیچھے چلنے میں عورتوں سے اختلاط ہوگا یا ان میں کوئی نوحہ کرنے والی ہو تو ان صورتوں میں مرد کو آگے چلنا بہتر ہے (درمختار، ردالمحتار) مسئلہ ۶ جنازہ لے چلنے میں سرہانا آگے ہونا چاہیئے اور جنازہ کے ساتھ آگ لے جانے کی ممانعت ہے (عالمگیری) مسئلہ ۷ جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو سکوت کی حالت میں ہونا چاہیئے، موت اور احوال و اہوال قبر کو پیشِ نظر رکھیں دنیا کی باتیں نہ کریں نہ سنیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو جنازہ کے ساتھ ہنستے دیکھا، فرمایا تو جنازہ میں ہنستا ہے تجھ سے کبھی کلام نہ کروں گا، اور ذکر کرنا چاہیں تو دل میں کریں اور بلحاظ زمانہ اب علماء نے ذکر جہر کی اجازت دی ہے (صغیری، درمختار وغیرہما)
مسئلہ ۸ جنازہ جب تک رکھا نہ جائے بیٹھنا مکروہ ہے اور رکھنے کے بعد بے ضرورت کھڑا نہ رہے اور اگر لوگ بیٹھے ہوں اور نماز کے لئے وہاں جنازہ لایا تو جب تک رکھا نہ جائے کھڑے نہ ہوں، یونہی اگر کسی جگہ بیٹھے ہوں اور وہاں سے جنازہ گزرا تو کھڑا ہونا ضروری نہیں ہاں جو شخص جانا چاہتا ہے وہ اُٹھے اور جائے۔ جب جنازہ رکھا جائے تو یوں نہ رکھیں کہ قبلہ کو پاؤں ہوں یا سر بلکہ آڑا رکھیں کہ داہنی کروٹ قبلہ کو ہو (عالمگیری درمختار) مسئلہ ۹ جنازہ اٹھانے پر اُجرت لینا دینا جائز ہے جبکہ اور اٹھانے والے بھی موجود ہوں (عالمگیری) مگر جو ثواب جنازہ لے چلنے پر حدیث میں بیان ہوا اسے نہ ملے گا کہ اس نے تو بدلہ لے لیا۔

Marfat.com

مسئلہ ۱۰، میت اگر پڑوسی یا رشتہ دار یا کوئی نیک شخص ہو تو اس کے جنازہ کے ساتھ جانا نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے ۱ عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ جو شخص جنازہ کے ساتھ ہو اسے بغیر نماز پڑھے واپس نہ ہونا چاہیئے اور نماز کے بعد اولیائے میت سے اجازت لے کر واپس ہو سکتا ہے، اور دفن کے بعد اولیاء سے اجازت کی ضرورت نہیں (عالمگیری)

نمازِ جنازہ

نمازِ جنازہ فرض کفایہ ہے کہ ایک نے بھی پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہو گئے ورنہ جس جس کو خبر پہنچی تھی اور نہ پڑھی تو گنہگار ہوا۔

اس کی فرضیت سے انکار کرنے والا کافر ہے۔ اس کے لئے جماعت شرط نہیں۔ ایک آدمی بھی پڑھ لے فرض ادا ہو گیا۔

نمازِ جنازہ کے واجب ہونے کی شرطیں

وہی ہیں جو اور نمازوں کے لئے ہیں یعنی ۱۔ قادر ۲۔ بالغ ۳۔ عاقل ۴۔ مسلمان ہونا۔ ایک شرط اس میں زیادہ ہے یعنی اس کی موت کی خبر ہونا پس جس کو یہ خبر نہ ہوگی وہ معذور ہے نماز جنازہ اس پر ضروری نہیں

(درالمختار۔ شامی۔ بحر)

نمازِ جنازہ کے صحیح ہونے کی شرطیں

دو قسم کی ہیں ایک قسم کی شرطیں وہ ہیں جو نماز پڑھنے والوں سے تعلق رکھتی ہیں وہ وہی ہیں جو اور نمازوں کے پہلے بیان ہو چکیں یعنی طہارت ستر عورت، استقبال قبلہ، نیت۔ ہاں وقت اس کے لئے شرط نہیں اور اس کے لئے تیمم نماز نہ ملنے کے خیال سے جائز ہے مثلاً نماز ہو رہی ہو اور وضو کرنے میں یہ خیال ہو کہ نماز ختم ہو جائے گی تو تیمم کرلے بخلاف اور نمازوں کے کہ ان میں اگر وقت کے چلے جانے کا خوف ہو تو تیمم جائز نہیں (شامی و بحر) مسئلہ ۱، آج کل بعضے آدمی جنازے کی نماز جوتا پہنے ہوئے پڑھتے ہیں ان کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ وہ جگہ جس پر کھڑے ہوئے ہوں اور جوتے دونوں پاک ہوں اور اگر جوتا پیر سے نکال دیا جائے اور اس پر کھڑے ہوں تو صرف جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے اکثر لوگ اس کا خیال نہیں کرتے اور ان کی نماز نہیں ہوتی (بحر) مسئلہ ۲، امام طاہر نہ تھا تو نماز پھر پڑھیں اگرچہ مقتدی طاہر ہوں کہ جب امام کی نہ ہوئی کسی کی نہ ہوئی اور اگر امام طاہر تھا اور مقتدی بلا طہارت تو اعادہ نہ کیا جائے کہ اگرچہ مقتدیوں کی نہ ہوئی مگر امام کی تو ہو گئی یونہی اگر عورت نے نماز پڑھائی اور مردوں نے اس کی اقتدا کی تو لوٹائی نہ جائے کہ اگرچہ مردوں کی اقتداء صحیح نہ ہوئی مگر عورت کی نماز تو ہو گئی وہی کافی ہے اور نماز جنازہ کی تکرار جائز نہیں (درمختار)

دوسری قسم کی وہ شرطیں ہیں جن کو میت سے تعلق ہے وہ چھ ہیں شرط ۱ میت کا مسلمان ہونا پس کافر اور مرتد کی نماز صحیح نہیں مسلمان اگرچہ فاسق ہو اس کی نماز صحیح ہے سوائے ان لوگوں کے جن کا ذکر پہلے نہلانے کے بیان میں ہو چکا ہے (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ ۳ چھوٹے بچے کا باپ یا ماں مسلمان ہو تو وہ بچہ مسلمان سمجھا جائے گا اور اس کی نماز پڑھی جائے گی (درمختار، شامی، بحر)

مسئلہ ۴: مسلمان کو دارالحرب میں چھوٹا بچہ تنہا ملا اور اس نے اسے اٹھا لیا پھر مسلمان کے یہاں مرا تو اس کی نماز پڑھی جائے (عالمگیری)، مسئلہ ۵: جس نے خودکشی کرلی حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے مگر اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اگرچہ قصداً خودکشی کی ہو جو شخص رجم کیا گیا یا قصاص میں مارا گیا اسے غسل دیں گے اور نماز پڑھیں گے (عالمگیری، درمختار وغیرہما)، مسئلہ ۶: میت سے مراد وہ شخص ہے جو زندہ پیدا ہو کر مرگیا ہو، اور اگر مرا ہوا لڑکا پیدا ہوا تو اس کی نماز نہیں۔

(شامی، بحر) شرط ۲: میت کے بدن اور کفن کا نجاست حقیقیہ و حکمیہ سے پاک ہونا، مسئلہ ۷: بدن پاک ہونے سے یہ مراد ہے کہ اسے غسل دیا گیا یا غسل نہ مکمل ہونے کی صورت میں تیمم کرایا گیا ہو اور کفن پہنانے سے پیشتر بدن سے نجاست حکمی تو دھو ڈالی جائے اور بعد میں خارج ہوئی تو دھونے کی حاجت نہیں اور کفن پاک ہونے کا یہ مطلب ہے کہ پاک کفن پہنایا جائے اور بعد میں اگر نجاست خارج ہوئی اور کفن آلودہ ہوا تو حرج نہیں (درمختار، ردالمحتار)، مسئلہ ۸: بغیر غسل نماز پڑھی گئی نہ ہوئی اسے غسل دے کر پھر پڑھیں اور اگر قبر میں ڈھیلے یا مٹی ابھی نہیں ڈالی گئی تو قبر سے نکالیں اور غسل دے کر نماز پڑھیں اور مٹی دے چکے تو اب نکال نہیں سکتے لہٰذا اب اس قبر پر نماز پڑھیں کہ پہلی نماز ہوئی تھی کہ بغیر غسل ہوئی تھی اور اب چونکہ غسل ناممکن ہے لہٰذا اب ہو جائے گی (ردالمحتار وغیرہ)، مسئلہ ۹: اگر کوئی مسلمان بے نماز پڑھے ہوئے دفن کر دیا گیا ہو تو اس کی نماز اس کی قبر پر پڑھی جائے گی جب تک کہ اس کی نعش پھٹ جانے کا اندیشہ نہ ہو جب خیال ہو کہ اب نعش پھٹ گئی ہوگی تو پھر نماز نہ پڑھی جائے۔ اور نعش پھٹنے کی مدت ہر جگہ کے اعتبار سے مختلف ہے اس کی تعیین نہیں ہو سکتی یہی اصح ہے اور بعض نے تین دن اور بعض نے دس دن اور بعض نے ایک ماہ مدت

Marfat.com

بیان کی ہے (درمختار۔ بحر۔ شامی) مسئلہ ۱۰ میت جس جگہ رکھی ہو اس جگہ کا پاک ہونا شرط نہیں۔ اگر میت پاک پلنگ یا تخت پر ہو اور اگر پلنگ یا تخت بھی ناپاک ہو یا میت کو بدوں پلنگ و تخت کے ناپاک زمین پر رکھ دیا جائے تو اس صورت میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک طہارتِ مکان میت شرط ہے اس لئے نماز نہ ہوگی اور بعض کے نزدیک شرط نہیں اس لئے نماز صحیح ہو جائے گی (شامی بحر وغیرہ ہا) شرط ۳۔ میت کے جسم واجب الستر کا پوشیدہ ہونا۔ اگر میت بالکل برہنہ ہو تو اس کی نماز درست نہیں (درمختار۔ شامی) شرط ۴۔ میت کا نماز پڑھنے والے کے آگے قبلہ کو ہونا۔ اگر میت نماز پڑھنے والے کے پیچھے ہو تو نماز درست نہیں (درمختار۔ شامی) مسئلہ ۱۱، اگر جنازہ اُلٹا رکھا یعنی امام کے داہنے میت کا قدم ہو تو نماز ہو جائے گی مگر قصداً ایسا کیا تو گنہگار ہوئے (درمختار) مسئلہ ۱۲، اگر قبلہ کے جاننے میں غلطی ہوئی یعنی میت کو اپنے خیال سے قبلہ ہی اور رکھا تھا مگر حقیقتہً قبلہ کو نہیں تو موضع تحری میں اگر تحری کی نماز ہوگئی ورنہ نہیں (درمختار) شرط ۵۔ جس چیز پر میت ہو اس کا زمین پر رکھا ہوا ہونا۔ اگر میت کو لوگ اپنے ہاتھوں پر اٹھائے ہوئے ہوں یا کسی گاڑی یا جانور پر ہو اور اسی حالت میں اس کی نماز پڑھی جائے تو صحیح نہ ہوگی (درمختار۔ شامی) شرط ۶۔ میت کا وہاں موجود ہونا۔ اگر میت وہاں موجود نہ ہو تو نماز صحیح نہ ہوگی (درمختار۔ شامی)

نماز جنازہ کے رُکن

دو ہیں ۱۔ چار بار تکبیر کہنا۔ ہر تکبیر یہاں قائم مقام ایک رکعت[1] کے سمجھی جاتی ہے ۲۔ قیام یعنی کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھنا جس طرح فرض واجب نمازوں میں قیام فرض ہے اور بے عذر کے اس کا ترک جائز نہیں۔ عذر کا بیان پہلے ہو چکا ہے۔

[1] یعنی جیسی رکعت نمازوں کی ہے ویسے ہی ہر تکبیر نمازوں کی ہے اور اس نماز کے ارکان تکبیریں اور قیام ہیں۔

نمازِ جنازہ کی سُنّتیں

۱۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنا ۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا ۳۔ میّت کے لئے دُعا کرنا

نیّت و طریقہ

امام سینہ میّت کے مقابلہ میں کھڑا ہو کر پہلے نیت کرے کہ میں اللہ کی عبادت کے لئے اس نماز کے ادا کرنے کی نیت کرتا ہوں اور کعبہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اگر مقتدی ہے تو اقتدا کی نیت کرے پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے تکبیر کہیں اور دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لیں اور امام اور مقتدی سب آہستہ آواز سے ثنا پڑھیں تَعَالٰی جَدُّكَ کے بعد جَلَّ ثَنَاؤُكَ بھی کہہ لیں تو بہتر ہے پھر امام زور سے مقتدی آہستہ سے بغیر ہاتھ اٹھائے دوسری تکبیر کہیں اور دونوں درود ابراہیمی کے قعدہ اخیرہ میں پڑھے جاتے ہیں، امام اور مقتدی سب آہستہ آہستہ پڑھیں پھر دوسری تکبیر کی طرح تیسری تکبیر کہیں اور اگر جنازہ بالغ مرد یا عورت کا ہو تو امام اور مقتدی آہستہ آہستہ یہ عربی دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا

اے اللہ ہمارے زندوں اور مُردوں اور حاضروں اور غائبوں اور چھوٹوں اور

وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ

بڑوں اور مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ اے خدا ہم میں سے جسے تو زندہ

عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى

رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے ہم میں سے وفات دے اُسے

الْاِيْمَانِ ط

ایمان پر وفات دے۔

Marfat.com

اور اگر جنازہ نابالغ لڑکے کا ہو تو یہ دُعا پڑھیں۔
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ
اجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا ؕ
اے اللہ اس بچے کو ہماری نجات کے لئے آگے جانے والا بنا اور اس کی جدائی کی مصیبت کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ بنا اور اس کو ہماری شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیا بنا۔
اور اگر جنازہ نابالغہ لڑکی کا ہو تو اس پر بھی یہی دُعا پڑھیں لیکن اتنا فرق کرلیں کہ تینوں جگہ بجائے اجْعَلْہُ کے اجْعَلْھَا اور بجائے شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا کے شَافِعَۃً وَّ مُشَفَّعَۃً پڑھیں یہ صرف لفظوں کا فرق ہے معنے وہی رہیں گے۔
اس کے بعد امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے چوتھی تکبیر کہیں اور پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے پہلے داہنی طرف اور پھر بائیں طرف سلام پھیر دیں اور صفیں توڑ کر دُعا مانگیں۔

چند ضروری مسائل

مسئلہ ۱، اگر کسی شخص کو نماز جنازہ کی وہ دُعا جو منقول ہے یاد نہ ہو تو اس کو صرف اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کہہ دینا کافی ہے اگر یہ بھی نہ ہو سکے اور صرف تکبیروں پر اکتفا کی جائے تب بھی نماز ہو جائے گی اس لئے کہ دُعا فرض نہیں بلکہ مسنون ہے اور اسی طرح درود شریف بھی فرض نہیں ہے (بحر و عالمگیری)، مسئلہ ۲ بہتر یہ ہے کہ نماز جنازہ میں تین صفیں کریں کہ حدیث میں ہے جس کی نماز تین صفوں نے پڑھی اس کی مغفرت ہو جائے گی اور اگر کل سات ہی شخص ہوں تو ایک امام ہو اور تین پہلی صف میں اور دو دوسری

ہیں اور ایک تیسری میں (غنیہ) مسئلہ ۲ جنازہ میں پچھلی صف کو تمام صفوں پر فضیلت ہے (درمختار) مسئلہ ۳ امام نے پانچ تکبیریں کہیں تو پانچویں تکبیر میں مقتدی امام کی متابعت نہ کرے بلکہ چپ کھڑا رہے جب امام سلام پھیرے تو اس کے ساتھ سلام پھیر دے (درمختار) مسئلہ ۴ جنازہ کی نماز بھی ان چیزوں سے فاسد ہو جاتی ہے جن چیزوں سے دوسری نمازوں میں فساد آتا ہے۔ صرف اس قدر فرق ہے کہ جنازہ کی نماز میں قہقہہ سے وضو نہیں جاتا اور عورت کی محاذات سے بھی اس میں فساد نہیں آتا (عالمگیری) مسئلہ ۵ جنازے کی نماز اس مسجد میں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جو پنجوقتی نمازوں یا جمعے یا عیدین کی نماز کے لئے بنائی گئی ہو خواہ جنازہ مسجد کے اندر ہو یا مسجد سے باہر ہو اور نماز پڑھنے والے اندر ہوں ہاں جو مسجد جنازہ کی نماز کے لئے بنائی گئی ہو اس میں مکروہ نہیں (درمختار، عالمگیری)۔

شارع عام اور دوسرے کی زمین پر بھی مکروہ ہے (شامی و کبیری) مسئلہ ۶ میت کی نماز میں اس غرض سے زیادہ تاخیر کرنا کہ جماعت زیادہ ہو جائے مکروہ ہے (شامی) مسئلہ ۷ جنازے کی نماز بیٹھ کر یا سواری کی حالت میں پڑھنا جائز نہیں جبکہ کوئی عذر نہ ہو (درمختار) مسئلہ ۸ اگر ایک ہی وقت میں کئی جنازے جمع ہو جائیں تو بہتر یہ ہے کہ ہر جنازے کی نماز علیحدہ پڑھی جائے اور اگر سب جنازوں کی ایک ہی نماز پڑھی جائے تب بھی جائز ہے اور اس وقت چاہیئے کہ سب جنازوں کی صف قائم کر دی جائے جس کی بہتر صورت یہ ہے کہ ایک جنازے کے آگے دوسرا جنازہ رکھ دیا جائے کہ سب کے پیر ایک طرف ہوں اور سب کے سر ایک طرف اور یہ صورت اس لئے بہتر ہے کہ اس میں سب کا سینہ امام کے محاذی ہو جائے گا جو مسنون ہے (درمختار و عالمگیری) مسئلہ ۹ اگر جنازے مختلف اوصاف کے ہوں تو اس ترتیب سے ان کی صف قائم کی جائے کہ امام کے قریب مردوں کے جنازے ان کے بعد

Marfat.com

لڑکوں کے اور ان کے بعد بالغ عورتوں کے ان کے بعد نابالغ لڑکیوں کے۔ (در مختار و عالمگیری) مسئلہ ۱۱، اگر کوئی شخص جنازہ کی نماز میں ایسے وقت پہنچا کہ کچھ تکبیریں اس کے آنے سے پہلے ہو چکی ہوں تو جس قدر تکبیریں ہو چکی ہیں اُن کے اعتبار سے وہ شخص مسبوق سمجھا جائے گا اور اس کو چاہیئے کہ فوراً آتے ہی مثل اور نمازوں کے تکبیر کہہ کر شامل نہ ہو جائے بلکہ امام کی تکبیر کا انتظار کرے جب امام تکبیر کہے تو اس کے ساتھ یہ بھی تکبیر کہے اور یہ تکبیر اس کے حق میں تکبیر تحریمہ ہوگی پھر جب امام سلام پھیرے تو یہ شخص اپنی گئی ہوئی تکبیروں کو ادا کرے اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ دعائیں پڑھے گا تو پوری کرنے سے پہلے لوگ میّت کو کندھے تک اٹھا لیں گے تو صرف تکبیریں کہہ لے دعائیں چھوڑ دے (در مختار وغیرہ) مسئلہ ۱۲ اگر کوئی شخص تکبیر تحریمہ یعنی پہلی تکبیر یا کسی اور تکبیر کے وقت موجود تھا اور نماز میں شرکت کے لئے مستعد تھا مگر سستی یا کسی اور وجہ سے شریک نہ ہوا تو اس کو فوراً تکبیر کہہ کر شریک نماز ہو جانا چاہیئے۔ امام کی دوسری تکبیر کا اس کو انتظار نہ کرنا چاہیئے اور جس تکبیر کے وقت حاضر تھا اس تکبیر کا اعادہ اس کے ذمے نہ ہوگا بشرطیکہ قبل اس کے کہ امام دوسری تکبیر کہے یہ اس تکبیر کو ادا کر لے گو امام کی معیّت نہ ہو (عالمگیری و شامی) مسئلہ ۱۳ لاحق یعنی جو شروع میں شامل ہوا مگر کسی وجہ سے درمیان کی بعض تکبیریں رہ گئیں مثلاً پہلی تکبیر امام کے ساتھ کہی مگر دوسری اور تیسری جاتی رہیں تو امام کی چوتھی تکبیر سے پیشتر یہ تکبیریں کہہ لے (رد المحتار) مسئلہ ۱۴ یہ چوتھی تکبیر کے بعد جو شخص آیا تو جب تک امام نے سلام نہ پھیرا شامل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد تین بار اللہ اکبر کہے (در مختار) مسئلہ ۱۵ جنازے کی نماز میں امامت کا استحقاق سب سے زیادہ بادشاہِ وقت کو ہے گو تقویٰ اور ورع میں اس سے بہتر لوگ بھی وہاں موجود ہیں۔ اگر بادشاہِ وقت وہاں نہ ہو تو اس کا نائب

Marfat.com

یعنی جو شخص اس کی طرف سے حاکم شہر ہو وہ مستحق امامت ہے گو ورع اور تقوی میں اس سے افضل لوگ وہاں موجود ہوں اور وہ بھی نہ ہو تو قاضی شہر وہ بھی نہ ہو تو اس کا نائب۔ ان لوگوں کے ہوتے ہوئے دوسرے کا امام بنانا بلا ان کے اذن کے جائز نہیں انہیں کا امام بنانا واجب ہے۔ اگر یہ لوگ کوئی وہاں موجود نہ ہوں تو اس محلہ کا امام مستحق ہے بشرطیکہ میت کے اعزہ میں کوئی شخص اس سے افضل نہ ہو ورنہ میت کے وہ اعزہ جن کو حق ولایت حاصل ہے امامت کے مستحق ہیں یا وہ شخص جس کو وہ اجازت دیں۔ اگر بے اجازت ولی میت کے کسی ایسے شخص نے نماز پڑھادی ہو جس کو امامت کا استحقاق نہیں تو ولی کو اختیار ہے کہ پھر دوبارہ نماز پڑھے حتیٰ کہ اگر میت دفن ہو چکی ہو تو اس کی قبر پہ نماز پڑھ سکتا ہے تاوقتیکہ نعش کے پھٹ جانے کا خیال نہ ہو (درمختار، عالمگیری و بحر) مسئلہ ۱۶۔ اگر بے اجازت ولی میت کے کسی ایسے شخص نے نماز پڑھادی ہو جس کو امامت کا استحقاق ہے تو پھر ولی میت نماز کا اعادہ نہیں کرسکتا اسی طرح اگر ولی میت نے بحالت نہ موجود ہونے بادشاہ وقت وغیرہ کے نماز پڑھادی ہو تو بادشاہ وقت وغیرہ کو اعادہ کا اختیار نہیں ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ اگر ولی میت بحالت موجود ہونے بادشاہ وقت وغیرہ کے نماز پڑھ لے تب بھی بادشاہ وقت وغیرہ کو اعادہ کا اختیار نہ ہوگا گو ایسی حالت میں بادشاہ وقت کے امام نہ بنانے سے ترک واجب کا گناہ اولیائے میت پر ہوگا۔ حاصل یہ کہ ایک جنازہ کی نماز کئی مرتبہ پڑھنا جائز نہیں مگر ولی میت کو جبکہ اس کی بے اجازت کسی غیر مستحق نے نماز پڑھادی ہو دوبارہ پڑھنا درست ہے (درمختار، شامی) مسئلہ ۱۷۔ ولی سے مراد میت کے عصبہ ہیں اگر عصبہ نہ ہوں تو ذوی الارحام (درمختار و ردالمحتار) مسئلہ ۱۸۔ ماں کی ولایت بیٹے کو حاصل ہے مگر بیٹے کو چاہیئے کہ باپ کو اپنی اجازت سے مقدم کرے اس لیے کہ باپ

Marfat.com

کے ہوتے ہوئے بیٹے کو مقدم کرنا مکروہ ہے بشرطیکہ باپ لائق امامت ہو (عالمگیری)، مسئلہ ۱۹ میت کا ولی اقرب (سب سے زیادہ نزدیک کا رشتہ دار) غائب ہے اور ولی ابعد (دُور کا رشتہ والا) حاضر ہے تو یہی ابعد نماز پڑھائے غائب ہونے سے مُراد یہ ہے کہ اتنی دُور ہے کہ اس کے آنے کے انتظار میں حرج ہو (در والمختار)، مسئلہ ۲۰ عورت کا کوئی ولی نہ ہو تو شوہر نماز پڑھائے وہ بھی نہ ہو تو پڑوسی۔ مرد کا ولی نہ ہو تو پڑوسی اوروں پر مقدم ہے (در مختار)

مسئلہ ۲۱ غلام مرگیا تو اس کا آقا بیٹے اور باپ پر مقدم ہے اگرچہ دونوں آزاد ہوں اور آزاد شدہ غلام میں باپ اور بیٹے اور دیگر ورثا آقا پر مقدم ہیں (در مختار و ردالمختار)، مسئلہ ۲۲ مکاتب کا بیٹا یا غلام مرگیا تو نماز پڑھانے کا حق مکاتب کو ہے مگر اس کا مولیٰ اگر موجود ہو تو اسے چاہیئے کہ مولیٰ سے پڑھوائے اور اگر مکاتب مرگیا اور اتنا مال چھوڑا کہ بدل کتابت ادا ہو جائے اور وہ مال وہاں موجود ہے تو اس کا بیٹا نماز پڑھائے اور مال غائب ہے تو مولیٰ (جوہرہ)، مسئلہ ۲۳ عورتوں اور بچوں کو نماز جنازہ کی ولایت نہیں (عالمگیری)، مسئلہ ۲۴ میت کے ولی اقرب اور ولی ابعد دونوں موجود ہیں تو ولی اقرب کو اختیار ہے کہ ولی ابعد کے سوا کسی اور سے پڑھوائے ابعد کو منع کرنے کا اختیار نہیں اور ولی اقرب غائب ہے اور اتنی دور ہے کہ اس کے آنے کا انتظار نہ کیا جا سکے اور کسی تحریر کے ذریعہ سے ابعد کے سوا کسی اور سے پڑھوانا چاہے تو ابعد کو اختیار ہے کہ اسے روک دے اور ولی اقرب موجود ہے مگر بیمار ہے تو جس سے چاہے پڑھوا دے ابعد کو منع کا اختیار نہیں (عالمگیری)، مسئلہ ۲۵ ولی اور بادشاہِ اسلام کو اختیار ہے کسی اور کو نماز جنازہ کی ولایت نہیں (عالمگیری)، مسئلہ ۲۶ دو یا چند شخص ایک درجہ کے ولی ہوں تو زیادہ حق اس کا ہے جو عمر میں بڑا ہے مگر کسی کو یہ اختیار نہیں کہ دوسرے ولی کے سوا

Marfat.com

اور سے بغیر اُس کی اجازت کے پڑھوا دے اور اگر ایسا کیا یعنی خود نہ پڑھائی اور کسی اور کو اجازت دے دی تو دوسرے ولی کو منع کا اختیار ہے اگرچہ یہ دوسرا ولی عمر میں چھوٹا ہو اور اگر ایک ولی نے ایک شخص کو اجازت دی دوسرے نے دوسرے کو تو جس کو بڑے نے اجازت دی وہ اولیٰ ہے (عالمگیری) مسئلہ ۲۸ میت نے وصیت کی تھی کہ میری نماز فلاں پڑھائے یا مجھے فلاں شخص غسل دے تو یہ وصیت باطل ہے یعنی اس وصیت سے ولی کا حق جاتا نہ رہے گا ولی کو اختیار ہے کہ خود نہ پڑھائے اس سے پڑھوا دے (عالمگیری) مسئلہ ۲۹ نماز جنازہ میں امام بے وضو ہوگیا اور کسی کو اپنا خلیفہ کیا تو جائز ہے (عالمگیری) مسئلہ ۳۰ کنوئیں میں گر کر مرگیا یا اس کے اوپر مکان گر پڑا اور مُردہ نکالا نہ جا سکا تو اسی جگہ اس کی نماز پڑھیں اور اگر دریا میں ڈوب گیا اور نکالا نہ جا سکا تو اس کی نماز نہیں ہو سکتی کہ میت کا نمازی کے آگے ہونا معلوم نہیں (ردالمحتار) مسئلہ ۳۰ جمعہ کے دن کسی کا انتقال ہوا تو اگر جمعہ سے پہلے تجہیز و تکفین ہو سکے تو پہلے ہی کر لیں اس خیال سے روک رکھنا کہ جمعہ کے بعد مجمع زیادہ ہوگا مکروہ ہے (ردالمحتار) مسئلہ ۳۱ نماز مغرب کے وقت جنازہ آیا تو فرض اور سنتیں پڑھ کر نماز جنازہ پڑھیں یونہی کسی اور فرض نماز کے وقت جنازہ آئے اور جماعت تیار ہو تو فرض و سنت پڑھ کر نماز جنازہ پڑھیں بشرطیکہ نماز جنازہ کی تاخیر میں جسم خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو (عالمگیری) مسئلہ ۳۲ نماز عید کے وقت جنازہ آیا تو پہلے عید کی نماز پڑھیں پھر جنازہ پھر خطبہ اور گہن کی نماز کے وقت آئے تو پہلے جنازہ پھر گہن کی (درمختار) مسئلہ ۳۳ کافر کے بچہ کو قید کیا اور ابھی وہ دارالحرب میں ہی تھا کہ اس کا باپ دارالاسلام میں آکر مسلمان ہوگیا تو بچہ مسلمان سمجھا جائے گا یعنی اگرچہ دارالحرب میں مر جائے اسے غسل و کفن دیں گے اس کی نماز پڑھیں گے (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴ بچہ کو ماں باپ کے ساتھ قید کر لائے اور ان میں سے کوئی مسلمان ہو گیا یا وہ بچہ سمجھ والا تھا خود مسلمان ہو گیا تو ان دونوں صورتوں میں وہ مسلمان سمجھا جائے گا (تنویر الابصار) مسئلہ ۳۵ مسلمان کا بچہ کافرہ سے پیدا ہوا اور وہ اس کی منکوحہ نہ تھی یعنی وہ بچہ زنا کا ہے تو اس کی نماز پڑھی جائے گی (ردالمختار)

مسئلہ ۳۶ بچہ زندہ پیدا ہوا یا مردہ اس کی خلقت تمام ہو یا ناتمام بہرحال اس کا نام رکھا جائے اور قیامت کے دن اس کا حشر ہوگا (در مختار، ردالمختار)

دفن کرنے کا طریقہ

دفن کرنے کے لئے قبر بنانی چاہیئے جو کہ زمین میں کھودی جائے گی نہ کہ اوپر زمین کے دیواریں کھڑی کی جائیں۔ قبر طول میں آدمی کے قد کے برابر کھودی جائے اور چوڑائی میں بقدر نصف قد آدمی کے اور گہرائی میں آدمی کے سینہ کے برابر اور قبر میں لحد کھودنا سنت ہے نہ کہ شق۔ پوری قبر کھودنے کے بعد قبر کے اندر قبلہ کی طرف پٹے ہوئے مکان کی صورت میں گڑھا کھودا جائے اسے لحد کہتے ہیں اور قبر کے بیچ میں جو کھال بنانے کی طرح گڑھا کھودا جائے اسے شق کہتے ہیں۔ جب قبر تیار ہو جائے تو جنازے کے بعد میت کو قبر کے قبلہ کی طرف رکھیں اور قبلہ کی طرف سے قبر میں اتاریں اور اتارنے والے قوی اور صالح ہوں اور قبر میں اتارتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ پڑھیں۔ عورت کے اتارنے والے اس کے محرم رشتہ دار ہوں اور اگر وہ نہ ہوں رشتہ دار غیر محرم اور اگر وہ بھی نہ ہوں تو اجنبی لوگ قبر میں اتاریں مگر اوروں سے پردہ کر لینا ضروری ہے پھر لحد میں دائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف لٹا دیں اور اس وقت تینوں گرہ کھول دی جائیں کیونکہ اب کفن کے کھل جانے کا کوئی خطرہ نہیں۔ اور کچی اینٹیں لحد کے منہ پر رکھی جائیں اور ڈھیلوں یا ترکل یا گارہ سے

ان کی درزوں کو بند کر دیا جائے پھر مٹی ڈالی جائے۔ اوّل دونوں ہاتھوں میں مٹی لے کر کہے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ اور اس کو قبر پہ ڈال دے۔ دوسری مرتبہ مٹی ہاتھوں میں لے کر کہے وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور مٹی ڈال دے اور تیسری مرتبہ میں وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى پڑھ کر مٹی ڈال دے پھر پھاوڑوں وغیرہ سے مٹی ڈال کر قبر کے گڑھے کو پُر کر دیں اور ہاتھوں سے قبر کو درست کریں۔ قبر کوہانِ شتر کی طرح ایک بالشت اونچی بنائی جائے اور مٹی جتنی نکلی ہے وہی ڈالی جائے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے اور قبر پختہ نہ بنائی جائے ہاں اس پہ پانی چھڑک دینے میں کوئی مضائقہ نہیں (درمختار، عالمگیری، تنویر الابصار) جب قبر اچھی طرح بند ہو جائے تو قبر کے سرہانے کی طرف کھڑے ہو کر سورۃ بقرہ کا اوّل مفلحون تک اور پائنتی کی طرف امن الرسول سے ختم سورۃ تک پڑھنا مستحب ہے۔ دفن کے بعد قبر کے پاس اتنی دیر ٹھہرنا مستحب ہے جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا جائے کہ ان کے ہونے سے میت کو انس ہوگا اور نکیرین کا جواب دینے میں وحشت نہ ہوگی اور اتنی دیر تک تلاوت قرآن پاک اور میت کے لئے دعا و استغفار کریں اور دعا کریں کہ وہ سوال نکیرین میں ثابت قدم رہے (جوہرہ وغیرہ)

تعزیت کا بیان

تعزیت مسنون ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص اس عورت کی تعزیت کرے جس کا بیٹا مر گیا ہو تو اس کو جنت میں بہترین لباس پہنایا جائے گا۔ اس کو ترمذی نے

(یعنی یوں دعا کی جائے اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الٰہی! آپ اس کو پکی بات (کلمہ طیبہ) پر قائم رکھیں۔

Marfat.com

روایت کیا۔ دوسری حدیث ترمذی و ابن ماجہ میں ہے کہ جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے تو اس کو اس کے برابر اجر ملے گا۔ مسئلہ ۱، تعزیت کا وقت موت سے تین دن تک ہے اس کے بعد مکروہ ہے کہ غم تازہ ہوگا مگر جب تعزیت کرنے والا یا جس کی تعزیت کی جائے وہاں موجود نہ ہو یا موجود ہے مگر اسے علم نہیں تو بعد میں حرج نہیں (جوہرہ۔ ردالمختار) مسئلہ ۲ دفن سے پیشتر بھی تعزیت جائز ہے مگر افضل یہ ہے کہ دفن کے بعد ہو یہ اس وقت ہے کہ اولیائے میت جزع و فزع نہ کرتے ہوں ورنہ ان کو تسلی کے لئے دفن سے پیشتر ہی کرے (جوہرہ) مسئلہ ۳ مستحب یہ ہے کہ میت کے تمام اقارب کو تعزیت کریں چھوٹے بڑے مرد و عورت سب کو مگر عورت کو اس کے محارم ہی تعزیت کریں (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ ۴ مصیبت پر صبر کرے تو اسے دو ثواب ملتے ہیں ایک مصیبت کا دوسرا صبر کا اور جزع و فزع سے دونوں جاتے رہتے ہیں (ردالمختار) مسئلہ ۵ میت کے اعزہ کا گھر میں بیٹھنا کہ لوگ ان کی تعزیت کو آئیں اس میں حرج نہیں اور مکان کے دروازہ پر یا شارع عام پر بچھونے بچھا کر بیٹھنا بری بات ہے (عالمگیری۔ درمختار) مسئلہ ۶ میت کے پڑوسی یا دور کے رشتہ دار اگر میت کے گھر والوں کے لئے اس دن اور رات کے لئے کھانا لائیں تو بہتر ہے اور انہیں اصرار کر کے کھلائیں (ردالمختار) مسئلہ ۷ میت کے گھر والے دسواں وغیرہ کے دن دعوت کریں تو ناجائز و بدعت قبیحہ ہے کہ دعوت تو خوشی کے وقت مشروع ہے نہ کہ غم کے وقت اور اگر فقرا کو کھلائیں تو بہتر ہے (فتح القدیر) مسئلہ ۸ تیجے، دسویں وغیرہ کا کھانا اکثر میت کے ترکہ سے کیا جاتا ہے اس میں یہ لحاظ ضروری ہے کہ ورثاء میں کوئی نابالغ نہ ہو، ورنہ سخت حرام ہے یونہی اگر بعض ورثا موجود نہ ہوں جب بھی ناجائز ہے جبکہ غیر موجودین سے

اجازت نہ لی ہو اور سب بالغ ہوں اور سب کی اجازت سے ہو یا کچھ نابالغ یا غیر موجود ہوں مگر بالغ موجود اپنے حصہ سے کرے تو حرج نہیں (خانیہ وغیرہا)
مسئلہ ۹ تعزیت کے لئے اکثر عورتیں رشتہ دار جمع ہوتی ہیں اور رونی پیٹنی نوحہ کرتی ہیں انہیں کھانا نہ دیا جائے کہ گناہ پر مدد دینا ہے (کشف الغطاء)
مسئلہ ۱۰ قبرستان میں تعزیت کرنا بدعت ہے (ردالمختار) مسئلہ ۱۱ جو ایک بار تعزیت کر آیا اسے دوبارہ تعزیت کے لئے جانا مکروہ ہے (درمختار)
مسئلہ ۱۲ سوگ کے لئے سیاہ کپڑے پہننا مردوں کو ناجائز ہے (عالمگیری)
مسئلہ ۱۳ میت کے گھر والوں کو تین دن تک اس لئے بیٹھنا کہ لوگ آئیں اور تعزیت کر جائیں جائز ہے مگر ترک بہتر اور یہ اس وقت ہے کہ فرش اور دیگر آرائش نہ کرنا ہو ورنہ ناجائز (عالمگیری، ردالمختار) مسئلہ ۱۴ نوحہ یعنی میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کر کے آواز سے رونا جس کو بین کہتے ہیں بالاجماع حرام ہے یونہی واویلا وا مصیبتا کہہ کے چلانا (جوہرہ وغیرہا) مسئلہ ۱۵ گریبان پھاڑنا منہ نوچنا بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہلیت کے کام ہیں اور حرام (عالمگیری) مسئلہ ۱۶ تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں مگر عورت شوہر کے مرنے پر چار مہینے دس دن سوگ کرے (حدیث) مسئلہ ۱۷ آواز سے رونا منع ہے اور آواز بلند نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں بلکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات پر رونا فرمایا (جوہرہ) اس مقام پر بعض احادیث جو نوحہ وغیرہ کے بارہ میں وارد ہیں لکھی جاتی ہیں تاکہ سمجھنے اور سمجھانے میں آسانی ہو اور نفع عام ہو جائے۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی

بیمار ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپؐ کے ساتھ تھے جب آپؐ اُن کے پاس پہنچے تو ان کو بے ہوشی کی حالت میں پایا۔ آپؐ نے پوچھا کیا انتقال ہوگیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں۔ آپؐ یہ سن کر رونے لگے۔ صحابہؓ نے آپ کو روتے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے پھر آپؐ نے فرمایا۔ سنو خدا تعالیٰ آنکھوں کے جاری ہو جانے پر عذاب نہیں کرتا اور نہ دل غمگین ہونے پر البتہ خدا اس کے سبب سے ذرا عذاب کرتا ہے اور رحم بھی کرتا ہے اور زبان کی طرف آپؐ نے اشارہ کیا اور البتہ عذاب دیا جاتا ہے مُردہ کو بسبب اُس کے گھر والوں کے رونے کے (یعنی بلند آواز سے پکار پکار کر رونے کے سبب سے) (بخاری و مسلم)

۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو رخساروں کو پیٹے گریبان پھاڑے اور ایام جاہلیت کی طرح پکار پکار کر روئے (بخاری و مسلم)

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو گئے تو اُن کی بیوی اُمّ عبداللہ نے چلّا چلّا کر رونا شروع کیا پھر جب ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو ہوش آگیا تو انہوں نے کہا کیا تجھ کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ میں اس شخص سے بری الذمہ ہوں جو مصیبت میں سر کے بال مُنڈائے، چلّا چلّا کر روئے اور کپڑے پھاڑے (بخاری، و مسلم)

۴۔ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایام جاہلیت کی چار باتیں ہیں جن کو میری اُمت کے

Marfat.com

لوگ نہ چھوڑیں گے ۔ ۱۔ فخر کرنا حسب پر ۲۔ طعن کرنا نسب پر ۔ ۳۔ پانی طلب کرنا ستاروں سے ۔ ۴ نوحہ کرنا اور نوحہ کرنے والی عورت اگر اپنے مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے گی تو قیامت کے دن کھڑی کی جائے گی اس حال میں کہ اس کے جسم پر تارکول اور خارش کا کرتا ہوگا (یعنی اس کے جسم پر خارش ہوگی) (مسلم)

۵۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے (ابوداؤد)

۶۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس شخص پر نوحہ کیا جاتا ہے اس نوحہ کے سبب قیامت کے دن اس پر عذاب کیا جائے گا (بخاری مسلم)

۷۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ (یعنی ان کے شوہر) کا انتقال ہوا تو میں نے اپنے دل میں کہا ابوسلمہ دوران سفر (یا اپنے وطن سے باہر مرے ہیں میں ان پر نوحہ کروں گی اور ایسا شیون کروں گی کہ لوگوں میں میرے آہ و بکا کا تذکرہ ہوگا۔ میں اس میں ہمہ تن مصروف ہو کسی نے ایک عورت گھر میں داخل ہوئی جو غالباً میرے رنج و غم میں شریک ہونے کا ارادہ رکھتی تھی۔ یکایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عورت کے سامنے آگئے اور کہا تیرا ارادہ یہ ہے کہ تو اس گھر میں شیطان کو داخل کرے؟ حالانکہ دو مرتبہ خدا نے اس کو اس کے گھر سے نکال دیا ہے۔ ام سلمہ رض کہتی ہیں کہ آپ کے الفاظ نے مجھ کو رونے سے روک دیا اور میں پھر نہ روئی (مسلم)

۸۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہوگئی تو ان کی بہن عمرہ نے رونا اور یہ کہنا شروع کیا ہائے پہاڑ افسوس اے ایسے اور ایسے (یعنی حضرت عبداللہ

Marfat.com

کی خوبیاں بیان کرنے لگیں، اس کے بعد جب ان کو ہوش آیا تو انہوں نے اپنی بہن سے کہا تو نے جو کچھ کہا مجھ سے بطور تعریف ایسا ہی کہا گیا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ جب عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کی بہن ان پر نہ روئیں (بخاری)

۹۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب کوئی شخص مرتا ہے اور اس کے عزیزوں میں سے کوئی رونے والا یہ کہہ کہہ کر روتا ہے کہ اے پہاڑ اے سردار اور اسی کے مانند تو خداوند تعالیٰ دو فرشتوں کو میت پر مامور کرتا ہے کہ وہ مکے مارتے اور کہتے ہیں کہ کیا تو ایسا ہی تھا (ترمذی)

۱۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو عورتیں ان پر رونے لگیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان رونے والی عورتوں کو اپنے چابک سے مارا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے ہاتھ سے ہٹایا اور فرمایا عمرؓ نرمی اختیار کرو۔ اس کے بعد آپؐ نے عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ دور رکھو اپنے آپ کو شیطان کی وجہ سے (یعنی چلا چلا کر رونے سے) پھر آپؐ نے فرمایا جو کچھ کہ ہو آنکھ سے (یعنی آنسو) اور جو کچھ کہ ہو دل سے (یعنی غم) یہ خدا کی طرف سے ہے اور رحمت کا سبب ہے اور جو کچھ ہاتھ اور زبان سے ہو (یعنی سر پیٹنا، کپڑے پھاڑنا، بال کھسوٹنا اور چلانا نوحہ کرنا، بین کر کے رونا یہ سب) شیطان کی جانب سے ہے (احمد)

۱۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جنازہ کے ساتھ جانے سے منع فرمایا ہے جس کے ساتھ نوحہ کرنے والی

عورت ہو (احمد و ابن ماجہ)

۱۲۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جعفرؓ کے گھر کے لوگوں کے لئے کھانا تیار کرو اس لئے کہ ان کو وہ مصیبت پہنچی ہے جو ان کو کھانا پکانے سے باز رکھے گی (ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ)

۱۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو سیف لوہار کے گھر گئے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی دایہ کے شوہر تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو گود میں لیا ان کا بوسہ لیا اور سونگھا (یعنی اپنی ناک اور منہ ان کے منہ پر اس طرح رکھا جیسے کوئی سونگھتا ہے) اس واقعہ کے کچھ دنوں بعد ہم پھر ابو سیف کے ہاں گئے۔ ابراہیم اس وقت حالت نزع میں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں ان کو دیکھ کر بہنے لگیں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ روتے ہیں (یعنی آپؐ کی عظمت و شان سے یہ امر بعید ہے) آپؐ نے فرمایا اے ابن عوف یہ (آنسو) رحمت ہیں۔ اس کے بعد آپؐ کی آنکھوں سے پھر آنسو جاری ہو گئے اور آپؐ نے فرمایا آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل غمگین ہے اور ہم نہیں کہتے ہم اپنی زبان سے مگر وہی بات جس سے ہمارا پروردگار راضی ہو اور اے ابراہیم ہم تیری جدائی سے البتہ غمگین ہیں (بخاری و مسلم)

۱۴۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنت رسولؐ (زینبؓ) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی کے ذریعہ کہلوایا کہ میرا بیٹا دم توڑ رہا ہے آپؐ تشریف لے آئیے۔ آپؐ نے اس کے جواب میں سلام کے بعد کہلایا کہ خدا ہی کے لئے ہے وہ چیز جو اس نے لی اور اسی کے لئے ہے

Marfat.com

وہ چیز جو اس نے دی اور ہر اس چیز کا اس کے یہاں ایک وقت مقرر ہے پس تو صبر کر اور ثواب کی طالب ہو۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے دوبارہ آدمی بھیجا اور تشریف لانے کے لئے آپؐ کو قسم دی تو آپؐ فوراً کھڑے ہو گئے آپؐ کے ساتھ اس وقت سعد بن عبادہ رضؓ معاذ بن جبل رضؓ، اُبی بن کعب رضؓ، زید بن حارث رضؓ اور کچھ دیگر صحابہ تھے۔ بچہ آپؐ کے سامنے لایا گیا آپؐ کی گود میں دے دیا گیا اس وقت نزع کی حالت تھی آپؐ کی آنکھیں اس کو دیکھ کر بہنے لگیں حضرت سعد رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ یہ خدا کی رحمت ہے جس کو خدا نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کیا ہے اور خدا اپنے بندوں میں سے ان پر مہربانی کرتا ہے جو رحم کرتے ہیں (بخاری و مسلم)

۱۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی چند عورتوں سے فرمایا کہ تم میں سے جس کے تین بچے مر جائیں اور وہ صبر و شکر کے ساتھ ثواب کی طالب ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گی یہ سن کر ان عورتوں میں سے ایک نے عرض کیا اگر دو بچے مر جائیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپؐ نے فرمایا اور دو کے لئے بھی یہی بشارت ہے (مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ "تین بچے جو بالغ نہ ہوئے ہوں"

۱۶۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جن دو مسلمانوں کے (یعنی دو مسلمان میاں بیوی کے) تین بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو بہشت میں داخل کرے گا (یعنی اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دونوں میاں بیوی کو جنت میں داخل کرے گا) صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر دو بچے فوت ہو جائیں؟ تو آپؐ نے فرمایا دو کا بھی یہی ثواب ہے۔ صحابہؓ نے پھر پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم اور ایک کا کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا ایک کا بھی یہی حکم ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کچا بچہ بھی جو ساقط ہو جائے اپنی ماں کو آنول کے ذریعے بہشت کی طرف کھینچے گا جب کہ اس کی ماں نے صبر کیا ہو اور ثواب کی طالب ہوئی ہو (احمد)

۱۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جب میں کسی مومن بندے کی پیاری روح کو قبض کرتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا اور ثواب کا طالب ہوتا ہے تو اس کے لئے میرے پاس جنت کے سوا کوئی جزا نہیں ہوتی (بخاری)

۱۸۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن بندہ کا عجب حال ہے اگر اس کو بھلائی ملتی ہے تو خدا کی حمد کرتا اور شکر بجا لاتا ہے اور مصیبت پیش آتی ہے تب بھی حمد و شکر کرتا ہے اور صابر رہتا ہے۔ پس مومن کو دونوں حالتوں میں ثواب ملتا ہے یہاں تک کہ جو لقمہ اٹھا کر وہ اپنی بیوی کے منہ میں دیتا ہے اس پر بھی ثواب ملتا ہے (بیہقی)

۱۹۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب مومن بندہ کا بیٹا مرتا ہے تو خداوند تعالےٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کر لی؟ وہ کہتے ہیں ہاں۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے تم نے اس کے دل کے میوہ کو توڑ لیا وہ کہتے ہیں ہاں۔ خداوند تعالیٰ پوچھتا ہے میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں تیری تعریف کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہا۔ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام "بیت الحمد" رکھو۔ (ترمذی و احمد)

Marfat.com

۲۰۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالےٰ فرماتا ہے۔ اے آدم کے بیٹے اگر تو پہلے ہی صدمہ میں صبر کرے اور خدا سے ثواب کا طالب ہو تو میں تیرے لئے جنت سے کم کے ثواب پر راضی نہ ہوں گا (ابن ماجہ)

مسافر کی نماز کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نماز دو رکعت فرض کی گئی پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی تو چار فرض کر دی گئی اور سفر کی نماز اسی پہلے فرض پر چھوڑی گئی (بخاری و مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی حضر میں چار رکعتیں فرض کیں اور سفر میں دو اور خوف میں ایک رکعت یعنی امام کے ساتھ (مسلم)

حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سفر کی دو رکعتیں مقرر فرمائیں اور یہ پوری ہے کم نہیں یعنی اگرچہ بظاہر دو رکعتیں کم ہو گئیں مگر ثواب میں یہ دو ہی چار کے برابر ہیں (ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضر و سفر دونوں میں نمازیں پڑھیں حضر میں حضورؐ کے ساتھ ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعت، اور سفر میں ظہر کی دو اور اس کے بعد دو رکعت اور، اور عصر کی دو رکعت اور اس کے بعد کچھ نہیں اور مغرب میں حضر و سفر کی برابر تین رکعتیں۔ سفر و حضر کی کسی نماز مغرب میں قصر نہ فرماتے اور اس

Marfat.com

کے بعد دو رکعت (ترمذی)

شریعت میں مسافر اس کو کہتے ہیں جو اتنی دور جانے کا ارادہ کر کے نکلے جہاں تین دن میں پہنچ سکے۔ تین دن میں پہنچنے سے یہ غرض نہیں کہ سارا دن چل کر تین دن میں پہنچے بلکہ ہر روز صبح سے زوال تک چلنا معتبر ہے اور چلنے سے مراد معتدل چال ہے کہ تیز ہو نہ سست خشکی میں آدمی اور اونٹ کی درمیانی چال کا اعتبار ہے اور پہاڑی راستہ میں اسی حساب سے جو اس کے لئے مناسب ہو اور دریا میں کشتی کی چال اس وقت کی کہ ہوا نہ بالکل رکی ہو نہ تیز اور دن سے مراد سال کا سب سے چھوٹا دن ہے۔

کوس و میل کا اعتبار نہیں کہ کوس و میل کہیں چھوٹے ہوتے ہیں کہیں بڑے بلکہ اعتبار تین منزلوں کا ہے اور خشکی میں میل کے حساب سے اس کی مقدار ۴۸ میل ہے۔

مسافر پر واجب ہے کہ فقط فرض نماز میں قصر کرے یعنی چار رکعت والی فرض دو رکعت پڑھے اس کے لئے دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے اگر بھولا پڑے اور دو کے بعد قعدہ کرے تو آخر میں سجدہ سہو کر لینے سے نماز ہو جائے گی لیکن قصداً ایسا کرنے سے گنہگار ہوگا اور بھولے سے ہو گیا تو گناہ بھی نہیں اور اس صورت میں دو رکعتیں فرض اور دو نفل ہو جائیں گی لیکن اگر دوسری رکعت پر قعدہ نہیں کیا تو نماز فرض نہ ہوگی چاروں رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔ فرض پھر دوبارہ پڑھے اگر مسافر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو چار رکعت ہی پڑھے گا۔ اور اگر مقیم مسافر امام کے پیچھے نماز ادا کرے گا تو امام کے سلام کے بعد اپنی دو رکعتیں پوری کرے گا مگر ان دو رکعتوں میں فاتحہ اور سورت نہیں پڑھے گا اور اگر کوئی سہو ہو جائے گا تو سجدہ سہو بھی نہ کرے گا۔ مسافر جب تک واپس اپنی بستی میں

Marfat.com

نہ آئے مسافر ہے اور جس شہر یا بستی میں جائے اگر وہاں پندرہ روز سے کم رہنے کی نیت ہو تو قصر پڑھے۔ اگر پندرہ روز یا زیادہ رہنے کی نیت ہو تو پوری پڑھے لیکن نیت اقامت کرنی پڑے گی۔ کسر صرف چار رکعت والے فرضوں میں ہوگی سنت و وتر میں قصر نہیں سفر میں سنتیں پوری پڑھی جائیں گی۔ البتہ خوف کی حالت میں ترک کرنے کا مضائقہ نہیں۔ مسئلہ ۱ سال کا چھوٹا دن اس جگہ کا معتبر ہے جہاں دن رات معتدل ہوں یعنی چھوٹے دن کے اکثر حصہ میں منزل طے کر سکتے ہیں لہٰذا جن شہروں میں بہت چھوٹا دن ہوتا ہے جیسے بلغار کہ وہاں بہت چھوٹا دن ہوتا ہے لہٰذا وہاں کے دن کا اعتبار نہیں (ردالمختار) مسئلہ ۲ ایک شہر کے دو راستے ہیں ایک سے تو تین دن کی مسافت ہے اور دوسرے راستہ سے دو دن کی تو جس راستہ سے مسافر چلے گا اسی راستہ کا حکم اس پر جاری ہوگا اگر تین دن کے راستہ سے چلے گا تو راستہ میں نمازیں قصر سے پڑھتا جائے گا اور اگر دو دن کے راستہ سے جائے گا تو قصر نہیں کرے گا (عالمگیری) مسئلہ ۳ ایک شہر کی مسافت عادت کے موافق تین دن کی چال کی ہے مگر سواری وغیرہ کے ذریعہ جلد طے ہوتی ہے تو اس مسافت کو جو طے کرے گا وہی مسافر شرعی ہے خواہ ریل ہی کی سواری کا سوار کیوں نہ ہو (عالمگیری) مسئلہ ۴ محض نیت سفر سے مسافر نہ ہوگا بلکہ مسافر کا حکم اس وقت سے ہے کہ بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے شہر میں ہے تو شہر سے گاؤں میں ہے تو گاؤں سے، اور شہر والے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے متصل ہے اس سے بھی باہر ہو جائے (درمختار ردالمختار) مسئلہ ۵ فنائے شہر ہے جو گاؤں متصل ہے شہر والے کے لئے اس گاؤں سے باہر ہو جانا ضروری نہیں یونہی شہر کے متصل باغ ہوں اگرچہ ان کے نگہبان اور کام کرنے والے ان میں رہتے ہوں۔ ان باغوں سے نکل جانا ضروری نہیں

(ردالمحتار) مسئلہ ۶ فنائے شہر یعنی شہر سے باہر جو جگہ شہر کے کاموں کے لئے ہو مثلاً قبرستان گھوڑ دوڑ کا میدان، کوڑا پھینکنے کی جگہ ان سے متصل ہو تو ان سے باہر ہو جانا ضروری ہے اور اگر شہر و فنا کے درمیان فاصلہ ہو تو نہیں (ردالمحتار) مسئلہ ۷ آبادی سے باہر ہونے سے مراد یہ ہے کہ جدھر جا رہا ہے اس طرف آبادی ختم ہو جائے اگرچہ اس کی محاذات میں دوسری طرف ختم نہ ہوئی ہو (غنیہ) مسئلہ ۸ کوئی محلہ پہلے شہر سے ملا ہوا تھا مگر اب جدا ہو گیا تو اس سے باہر ہونا بھی ضروری ہے اور جو محلہ ویران ہو گیا خواہ شہر سے پہلے متصل تھا یا اب بھی متصل ہے اس سے باہر ہونا شرط نہیں (غنیہ، ردالمحتار) مسئلہ ۹ اسٹیشن جہاں آبادی سے باہر ہوں تو اسٹیشن پر پہنچنے سے مسافر ہو جائے گا جبکہ مسافت سفر تک جانے کا ارادہ ہو۔ مسئلہ ۱۰ سفر کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ جہاں سے چلا وہاں سے تین دن کی راہ کا ارادہ ہو، اور اگر دو دن کی راہ کے ارادہ سے چلا وہاں پہنچ کر دوسری جگہ کا ارادہ ہوا کہ وہ بھی تین دن سے کم کا راستہ ہے یونہی ساری دنیا گھوم آئے مسافر نہیں (غنیہ، درمختار) مسئلہ ۱۱ یہ بھی شرط ہے کہ تین دن کا ارادہ متصل سفر کا ہو، اگر یوں ارادہ کیا کہ مثلاً دو دن کی راہ پر پہنچ کر کچھ کام کرنا ہے وہ کر کے پھر ایک دن کی راہ جاؤں گا تو یہ تین دن کی راہ کا ارادہ نہ ہوا مسافر نہ ہوا (فتاویٰ رضویہ) مسئلہ ۱۲ ایک شخص نے نیت اقامت نہیں کی مگر یہ نیت کی کہ فلاں قافلہ کے ساتھ جاؤں گا یا فلاں جہاز میں اور قافلہ یا جہاز کا جانا بعد پندرہ دن کے معلوم ہے تو شخص حکماً مقیم ہے اس کو پوری نماز ادا کرنی ہوگی (درمختار) مسئلہ ۱۳ مسافر اس وقت مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں نہ پہنچ جائے یا آبادی میں پورے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کر لے یہ اس وقت ہے جب تین دن کی راہ چل چکا ہو اور اگر تین منزل پہنچنے سے

پیشتر واپسی کا ارادہ کر لیا تو مسافر نہ رہا اگرچہ جنگل میں ہو (عالمگیری، درمختار)
مسئلہ ۱۴ نیت اقامت صحیح ہونے کے لئے پانچ شرطیں ہیں ایک تو مسافر
چلنا موقوف کرے اگر مسافر نیت تو اقامت کی کرے اور چلنا موقوف نہ کرے تو
مقیم نہ ہوگا۔ دوسرے جہاں نیت اقامت کی ہو وہ جگہ لائق ٹھہرنے کے ہو۔
اگر جنگل میں یا دریا یا جزیرے میں اقامت کی نیت کرے گا تو مقیم نہ ہوگا تیسرے
نیت اقامت ایک ہی جگہ کی ہو۔ اگر دو چار جگہ اقامت کی نیت کرے گا تو مقیم نہ
ہوگا۔ چوتھے پندرہ دن یا زیادہ کے ٹھہرنے کی نیت کرے اگر اس سے کم کی نیت
کرے گا تو مقیم نہ ہوگا۔ پانچویں رائے میں مستقل ہو۔ اگر نوکر یا غلام یا عورت بلا
دریافت اپنے آقا یا مالک یا خاوند کے نیت اقامت کی کر لیں گے تو مقیم نہ ہونگے
(درمختار۔ عالمگیری) مسئلہ ۱۵ حکام اپنے علاقہ میں جو دورہ کیا کرتے ہیں اگر
ان کا دورہ مسافرت شرعی کی مقدار کا ہے تو نمازیں کسر پڑھیں ورنہ پوری ادا
کریں یہ نہیں ہے کہ علاقہ حکام کے حق میں ایک شہر کا حکم رکھتا ہے (درمختار، شامی)
مسئلہ ۱۶، اگر کوئی ملزم کی گرفتاری کو نکلے یا اور کسی کام کے لئے، مگر یہ معلوم
نہیں کہ ملزم کہاں گرفتار ہوگا یا کام کس جگہ بنے گا تو یہ شخص اوّل گمان غالب پر
عمل کرے اگر تین دن کی منزل پر ملزم کے مل جانے کا یا کام بن جانے کا یقین ہے
تو نماز کسر پڑھے اور اگر شروع سفر میں اس یقین کے ساتھ نہیں ہے تو گویا ساری
دنیا میں پھر آئے تب بھی تیم ہی کے حکم میں ہے ہر جگہ پوری نماز ادا کرے گا
(عالمگیری) مسئلہ ۱۷ کافر تین دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا دو دن کے بعد
مسلمان ہو گیا تو اس کے لئے کسر ہے اور نابالغ تین دن کی راہ کے قصد سے
نکلا اور راستہ میں بالغ ہو گیا اب سے جہاں جانا ہے تین دن کی راہ نہ ہو تو
پوری پڑھے حیض والی پاک ہوئی اور اب سے تین دن کی راہ نہ ہو تو پوری پڑھے

Marfat.com

(درمختار) مسئلہ ۱۸ مسافر جارہا ہے اور ابھی شہر یا گاؤں میں پہنچا نہیں اور نیت اقامت کی کرلی تو مقیم نہ ہوا۔ اور پہنچنے کے بعد نیت کی تو ہو گیا اگرچہ ابھی مکان وغیرہ کی تلاش میں پھر رہا ہو (عالمگیری) مسئلہ ۱۹ دو جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی اور دونوں مستقل ہوں جیسے مکہ ومنیٰ تو مقیم نہ ہوا اور ایک دوسرے کی تابع ہو۔ جیسے شہر اور اس کی فنا تو مقیم ہوگیا (عالمگیری)

(درمختار) مسئلہ ۲۰ یہ نیت کی کہ ان دو بستیوں میں پندرہ روز ٹھہرے گا ایک جگہ دن میں رہے گا اور دوسری جگہ رات میں تو اگر پہلے وہاں گیا جہاں دن میں ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو مقیم نہ ہوا۔ اور اگر پہلے وہاں گیا جہاں رات میں رہنے کا قصد ہے تو مقیم ہوگیا۔ پھر یہاں سے دوسری بستی میں گیا جب بھی مقیم ہے

(عالمگیری) (ردالمحتار) مسئلہ ۲۱ مسافر اگر اپنے ارادہ میں مستقل نہ ہو تو پندرہ دن کی نیت سے مقیم نہ ہوگا مثلاً عورت جس کا مہر معجل شوہر کے ذمہ باقی نہ ہو کہ شوہر کی تابع ہے اس کی اپنی نیت بیکار ہے اور غلام غیر مکاتب کہ اپنے مالک کا تابع ہے اور لشکری جس کو بیت المال یا بادشاہ کی طرف سے خوراک ملتی ہے کہ یہ اپنے سردار کا تابع ہے اور نوکر کہ یہ اپنے آقا کا تابع ہے اور قیدی کہ یہ قید کرنے والے کا تابع ہے اور شاگرد جس کو استاد کے یہاں سے کھانا ملتا ہے کہ یہ اپنے استاد کا تابع ہے اور نیک بیٹا اپنے باپ کا تابع ہے ان سب کی اپنی نیت بیکار ہے بلکہ جن کے تابع ہیں ان کی نیتوں کا اعتبار ہے انکی نیت اقامت کی نہیں تو یہ بھی مسافر ہیں (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ تابع کو چاہیے کہ متبوع سے سوال کرے وہ جو کہے اس کے موجب عمل کرے اور اگر اس نے کچھ نہ بتایا تو دیکھے کہ مقیم ہے یا مسافر اگر مقیم ہے تو اپنے کو مقیم سمجھے اور مسافر ہے تو مسافر اور یہ بھی نہ معلوم ہو تو تین دن کی راہ طے

Marfat.com

کرنے کے بعد کسر کرے اس سے پہلے پوری پڑھے اور اگر سوال نہ کرے تو وہی حکم ہے کہ سوال کیا کچھ جواب نہ ملا (ردالمختار) مسئلہ ۲۳ جس نے اقامت کی نیت کی مگر اس کی حالت بتاتی ہے کہ پندرہ دن نہ ٹھہرے گا تو نیت صحیح نہیں مثلاً حج کرنے گیا اور شروع ذی الحجہ میں پندرہ دن مکہ معظمہ میں ٹھہرنے کا ارادہ کیا تو یہ نیت بیکار ہے کہ جب حج کا ارادہ ہے تو عرفات و منیٰ میں ضرور جائے گا پھر اتنے دن مکہ معظمہ میں کیونکر ٹھہر سکتا ہے اور منیٰ سے واپس ہو کر نیت کرے تو صحیح ہے (عالمگیری ؛ درمختار) مسئلہ ۲۴ مسافر کسی کام کے لئے یا ساتھیوں کے انتظار میں دو چار روز یا تیرہ چودہ دن کی نیت سے ٹھہرا یا یہ ارادہ ہے کہ کام ہو جائے گا تو چلا جائے گا اور دونوں صورتوں میں اگر آج کل آج کل کرتے برس گزر جائیں جب بھی مسافر ہی ہے نماز کسر پڑھے۔ (عالمگیری) مسئلہ ۲۵ مسافر نے مقیم کے پیچھے شروع کر کے فاسد کر دی تو اب دو ہی پڑھے گا یعنی جبکہ تنہا پڑھے یا کسی مسافر کی اقتداء کرے اور اگر پھر مقیم کی اقتداء کی تو چار پڑھے (ردالمختار) مسئلہ ۲۶ مسافر نے مقیم کی اقتداء کی تو مقتدی پر بھی قعدۂ اولیٰ واجب ہو گیا فرض نہ رہا تو اگر امام نے قعدہ نہ کیا نماز فاسد نہ ہوئی اور مقیم نے مسافر کی اقتداء کی تو مقتدی پر بھی قعدہ اولیٰ فرض ہو گیا (ردالمختار۔ درمختار) مسئلہ ۲۷ کسر اور پوری پڑھنے میں آخر وقت کا اعتبار ہے جبکہ پڑھ نہ چکا ہو فرض کرو کسی نے نماز نہ پڑھی تھی اور وقت اتنا باقی رہ گیا ہے کہ اللہ اکبر کہہ لے اب مسافر ہو گیا تو کسر کرے اور مسافر تھا اس وقت اقامت کی نیت کی تو چار پڑھے (درمختار) مسئلہ ۲۸ اگر مقیم مقتدی مسافر امام کے پیچھے دوسری رکعت میں آ کر شریک ہوا تو اس کی ایک رکعت تو مسافر امام کے ساتھ ہو ہی چکی جو واقعہ میں دوسری ہے اب تین رکعت بعد سلام امام

مسافر کے اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں جو واقعہ میں تیسری ہے قرأت نہ پڑھے مقدار قرأت خاموش کھڑا رہے پھر رکوع سجود کرکے کھڑا ہو جاوے پھر اس دوسری رکعت میں جو واقعہ میں چوتھی ہے کچھ نہ پڑھے اس رکعت کے ختم کے بعد قعدہ کرے۔ اب تیسری رکعت میں جو واقعہ میں پہلی فوت شدہ ہے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اور الحمد اور سورۃ سب پڑھے اس لئے کہ اس رکعت میں مسبوق ہے اور ان دونوں میں مثل لاحق کے (عالمگیری، درمختار، شامی کبیری) مسئلہ ۲۹، اگر مقیم مقتدی مسافر امام کی اقتدا قعدہ میں کرے تو پہلی دو رکعتوں میں کچھ قرأت نہ پڑھے کیونکہ ان میں مقیم حکماً مقتدی ہے اور مثل لاحق کے ہے پچھلی دو رکعتوں میں قرأت پڑھے کیونکہ ان میں مسبوق ہے۔ مسافر کو مستحب ہے کہ قبل نماز کے یا بعد نماز کے کہہ دے کہ میں مسافر ہوں۔ تم اپنی نماز پوری کر لو (درمختار۔ عالمگیری) اور قبل نماز کے کہہ دیا ہے جب بھی بعد میں کہہ دے کہ جو لوگ اس وقت موجود نہ تھے انہیں بھی معلوم ہو جائے مسئلہ ۳۰ وطن دو قسم کے ہیں ایک وطن اصلی دوسرا وطن اقامت۔ وطن اصلی وہ ہے جو اس کی اور اس کے اہل کی بود و باش کی جگہ ہے اور وطن اقامت وہ ہے جہاں پندرہ دن یا زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے (عالمگیری، درمختار) مسئلہ ۳۱ ایک شخص کا وطن اصلی پہلے اور تھا اور پھر دوسری جگہ اس نے بود و باش اختیار کر لی تو اگر پہلے وطن سے بالکل انقطاع ہو گیا ہے تو اب یہ وطن اصلی ہے اس وطن نے اس وطن کو باطل کر دیا۔ اور اگر پہلے وطن سے بھی کچھ تعلق ہے۔ گو بود و باش نہ ہو مثلاً وہاں زمین ہے یا مکان وغیرہ تو دونوں اصلی شمار ہوں گے جب وہاں جائے گا (گو یہ جانا دو ہی روز کو ہو) مقیم ہو جائے گا اور جب یہاں آئے گا تب بھی مقیم ہوگا (عالمگیری) مسئلہ ۳۲ مسافر نے کہیں شادی کر لی

اگرچہ وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو، مقیم ہوگیا اور دو شہروں میں اس کی دو عورتیں رہتی ہیں تو دونوں جگہ پہنچتے ہی مقیم ہو جائے گا (ردالمختار) مسئلہ ۳۳ بالغ کے والدین کسی شہر میں رہتے ہیں اور وہ شہر اس کی جائے ولادت نہیں نہ اس کے اہل وہاں ہوں تو وہ جگہ اس کے لئے وطن نہیں (ردالمختار) مسئلہ ۳۴ مسافر جب وطن اصلی میں پہنچ گیا، سفر ختم ہوگیا اگرچہ اقامت کی نیت نہ کی ہو، (عالمگیری)، مسئلہ ۳۵ عورت بیاہ کر سسرال گئی اور یہیں رہنے سہنے لگی تو میکا اس کے لئے وطن اصلی نہ رہا یعنی اگر سسرال تین منزل پر ہے وہاں سے میکے آئی اور پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کی۔ تو کسر پڑھے اور اگر میکے رہنا نہیں چھوڑا بلکہ سسرال عارضی طور پر گئی تو میکے آتے ہی سفر ختم ہوگیا نماز پوری پڑھے (درمختار وغیرہ)، مسئلہ ۳۶ وطن اقامت کے لئے یہ ضروری نہیں کہ تین دن کے سفر کے بعد وہاں اقامت کی ہو بلکہ مدت سفر پوری کرنے سے پیشتر اقامت کر لی وطن اقامت ہوگیا (عالمگیری، درمختار)، مسئلہ ۳۷ عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا ناجائز ہے بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی۔ نابالغ بچہ یا معتوہ کے ساتھ بھی سفر نہیں کر سکتی۔ ہمراہی میں بالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے۔ محرم کے لئے ضروری ہے کہ سخت فاسق بے باک غیر مامون نہ ہو (بحر، عالمگیری وغیرہما)، مسئلہ ۳۸ دریا میں کشتی چل رہی ہے اور نماز کا وقت آگیا تو اسی چلتی کشتی پر نماز پڑھ لے اگر کھڑے ہو کر پڑھنے میں سر گھومے تو بیٹھ کر پڑھے (ہدایہ۔ درمختار)، مسئلہ ۳۹، اگر ایسا بیمار ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے تب بھی چلتی بہلی پر نماز پڑھنا درست نہیں ہے اور اگر بہلی ٹھہرالی لیکن جوا بیلوں کے کندھوں پر رکھا ہوا ہے تب بھی اس پر نماز پڑھنا درست نہیں ہے بیل الگ کر کے نماز پڑھنا چاہیئے۔ یکہ کا بھی یہی حکم ہے کہ جب تک

Marfat.com

تھوڑا کھول کر الگ نہ کر دیا جائے اس وقت تک اس پر نماز پڑھنا درست نہیں (درمختار) مسئلہ ۲۰ اگر اونٹ سے یا ہیلی سے اترنے میں جان یا مال کا اندیشہ ہے تو بدوں اترے بھی نماز درست ہے (عالمگیری ۔ درمختار)

مریض کی نماز کا بیان

جو شخص بوجہ بیماری کے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں کہ کھڑے ہو کر پڑھنے میں ضرر لاحق ہوگا یا مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا یا چکر آتا ہے یا کھڑے ہو کر پڑھنے سے قطرہ آنے گا یا بہت شدید درد ناقابل برداشت پیدا ہو جائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھے۔ اگر اپنے آپ بیٹھ بھی نہیں سکتا مگر لڑکا یا غلام یا خادم یا کوئی اجنبی شخص دبا کر بٹھا دے گا تو بیٹھ کر پڑھنا ضروری ہے اور اگر بیٹھا نہیں رہ سکتا تو تکیہ یا دیوار یا کسی شخص پر ٹیک لگا کر پڑھے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو لیٹ کر پڑھے اور بیٹھ کر پڑھنا ممکن ہو تو لیٹ کر نماز نہ ہوگی۔ بیٹھ کر پڑھنے میں کسی خاص طریقہ پر بیٹھنا ضروری نہیں بلکہ مریض پر جس طرح آسانی ہو اس طرح بیٹھے ہاں دو زانو بیٹھنا آسان ہو یا دوسری طرح بیٹھنے کے برابر ہو تو دو زانو بہتر ہے ورنہ جو آسان ہو اختیار کرے۔ مسئلہ ۱، ایک شخص سارے قیام پر تو قادر نہیں مگر تھوڑے قیام پر قادر ہے تو یہ شخص جس قدر قیام پر قدرت رکھتا ہے اسی قدر قیام کرنا اس پر واجب ہے اگر تکبیر تحریمہ اور ایک آیت ہی کی مقدار ہو اور لاٹھی یا دیوار یا آدمی کے سہارے سے ہی ہو جائے۔ غور کا مقام ہے کہ قیام جب اس مقدار کا بھی درکار ہے تو ذرا سے عذر کے ساتھ بیٹھ کر نماز کس طرح جائز ہو جائے گی

اس مسئلہ کو خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ لوگ اس سے غافل ہیں (عالمگیری) مسئلہ ۲ ایک شخص قیام تو کر سکتا ہے مگر رکوع و سجود دونوں سے عاجز ہے تو کھڑا ہونے سے اس کو بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا افضل ہے (ردالمختار)

مسئلہ ۳، ایک شخص نہ قیام پر قادر ہے نہ رکوع و سجود پر مگر صرف بیٹھنے پر قادر ہے تو یہ شخص بیٹھ کر سر کے اشارے سے نماز ادا کرے مگر رکوع سے سجدہ کے لئے زیادہ جھکے۔ اگر رکوع اور سجدہ کے جھکنے میں فرق نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی (عالمگیری) مسئلہ ۴، اگر بیمار یا حاملہ عورت سجدہ کے لئے کوئی چیز آگے رکھ لے تو درست ہے بشرطیکہ وہ چیز زمین پر ہو، اگر کسی کے ہاتھ پر ہوگی تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی (درمختار) مسئلہ ۵ پیشانی میں زخم ہے کہ سجدہ کے لئے ماتھا نہیں لگا سکتا تو ناک پر سجدہ کرے اور ایسا نہ کیا بلکہ اشارہ کیا تو نماز نہ ہوگی (عالمگیری) مسئلہ ۶، اگر مریض بیٹھنے پر بھی قادر نہیں تو لیٹ کر اشارہ سے پڑھے خواہ داہنی یا بائیں کروٹ پر لیٹ کر قبلہ کو منہ کرے خواہ چت لیٹ کر قبلہ کو پاؤں کرے مگر پاؤں نہ پھیلائے کہ قبلہ کو پاؤں پھیلانا مکروہ ہے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر اونچا کر لے کہ منہ قبلہ کو ہو جائے اور یہ صورت یعنی چت لیٹ کر پڑھنا افضل ہے (درمختار وغیرہ) مسئلہ ۷ مریض اگر قبلہ کیطرف نہ اپنے آپ منہ کر سکتا ہے نہ دوسرے کے ذریعہ سے تو ویسے ہی اشارہ سے پڑھ لے اور صحت کے بعد اس نماز کا اعادہ نہیں اور اگر کوئی شخص موجود ہے کہ اس کے کہنے سے قبلہ رو کر دے گا مگر اس نے اس سے نہ کہا تو نہ ہوئی اشارہ سے جو نمازیں پڑھی ہیں صحت کے بعد ان کا بھی اعادہ نہیں یونہی اگر زبان بند ہوگئی اور گونگے کی طرح نماز پڑھی پھر زبان کھل گئی تو ان نمازوں کا اعادہ نہیں (درمختار، ردالمختار) مسئلہ ۸

Marfat.com

مریض اس حالت کو پہنچ گیا کہ رکوع و سجود کی تعداد یاد نہیں رکھ سکتا تو اس پر ادا ضروری نہیں (در مختار) مسئلہ ۹ تندرست شخص نماز پڑھ رہا تھا اثنائے نماز میں ایسا مرض پیدا ہو گیا کہ ارکان کی ادا پر قدرت نہ رہی تو جس طرح ممکن ہو بیٹھ کر لیٹ کر نماز پوری کرلے سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں (درمختار، عالمگیری) مسئلہ ۱۰ بیٹھ کر رکوع و سجود سے نماز پڑھ رہا تھا۔ اثنائے نماز میں قیام پر قادر ہو گیا تو جو باقی ہے کھڑا ہو کر پڑھے اور اشارہ سے پڑھتا تھا اور نماز ہی میں رکوع و سجود پر قادر ہو گیا تو سرے سے پڑھے (عالمگیری، درمختار) مسئلہ ۱۱ رکوع و سجود پر قادر نہ تھا لیٹ کر یا بیٹھے نماز شروع کی رکوع و سجود کے اشارہ کی نوبت نہ آئی کہ اچھا ہو گیا تو اسی نماز کو پوری کرے سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں اور اگر لیٹ کر نماز شروع کی تھی اور اشارہ سے پہلے کھڑے یا بیٹھ کر رکوع و سجود پر قادر ہو گیا تو سرے سے پڑھے (ردالمحتار) مسئلہ ۱۲ اگر سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت نہیں رہی تو نماز نہ پڑھے پھر اگر ایک رات دن سے زیادہ یہی حالت رہے تو نماز بالکل معاف ہو گئی اچھے ہونے کے بعد قضا پڑھنا بھی واجب نہیں ہے اور اگر ایک دن سے زیادہ یہ حالت نہیں رہی بلکہ ایک دن رات میں پھر اشارہ سے پڑھنے کی طاقت آگئی تو اشارہ ہی سے ان کی قضا پڑھے (عالمگیری، درمختار، منیہ) مسئلہ ۱۳ اسی طرح اگر اچھا خاصا آدمی بیہوش ہو جاوے تو اگر بیہوشی ایک دن رات سے زیادہ نہ ہوئی ہو تو قضا پڑھنا واجب ہے اور اگر ایک دن رات سے زیادہ ہو گئی ہو تو قضا پڑھنا واجب نہیں (درمختار) مسئلہ ۱۴ ایک مریض بیہوش تو رہتا ہے مگر کبھی کبھی اس کو ہوش بھی آجاتا ہے تو اگر یہ افاقہ وقت مقررہ پر ہوتا ہے

Marfat.com

یعنی دن رات بیہوش رہتا ہے اور روز صبح کے وقت ہوش میں آجاتا ہے تو نمازوں کی قضا ہے اور اگر وقت معین نہیں ہے تو قضا نہیں ہے (درمختار، شامی تنویر) مسئلہ ۱۵، اگر مریض قرأت اور تسبیح اور تشہد پڑھنے سے بھی عاجز ہو تو حتی الامکان ادا کرے ورنہ ترک کرے (عالمگیری) مسئلہ ۱۶ شراب یا بھنگ پی لی اگرچہ دوا کی غرض سے اور عقل جاتی رہی تو قضا واجب ہے اگرچہ بے عقلی کتنے ہی زیادہ زمانہ تک ہو یونہی دوسرے نے مجبور کرکے شراب پلا دی جب بھی قضا مطلقاً واجب ہے (عالمگیری، درمختار) مسئلہ ۱۷ سوتا رہا جس کی وجہ سے نماز جاتی رہی تو قضا فرض ہے اگرچہ نیند کتنے ہی زیادہ زمانہ کو گھیرلے (درمختار) مسئلہ ۱۸، اگر یہ حالت ہو کہ روزہ رکھتا ہے تو کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا اور نہ رکھے تو کھڑے ہو کر پڑھ سکے گا تو روزہ رکھے اور نماز بیٹھ کر پڑھے (عالمگیری) مسئلہ ۱۹ چھوٹے سے خیمہ میں ہے کہ کھڑا نہیں ہو سکتا اور باہر نکلتا ہے تو بینہ ادبہ کیچڑ ہے تو بیٹھ کر پڑھے یونہی کھڑا ہونے میں دشمن کا خوف ہے تو بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے (عالمگیری) مسئلہ ۲۰ بیمار کی نمازیں قضا ہو گئیں اب اچھا ہو کر انہیں پڑھنا چاہتا ہے تو ویسے پڑھے جیسے تندرست پڑھتے ہیں اس طرح نہیں پڑھ سکتا جیسے بیماری میں پڑھتا مثلاً بیٹھ کر یا اشارہ سے اگر اسی طرح پڑھیں تو نہ ہوئیں اور صحت کی حالت میں قضا ہوئیں بیماری میں انہیں پڑھنا چاہتا ہے تو جس طرح پڑھ سکتا ہے پڑھے ہو جائیں گی صحت کی سی پڑھنا اس وقت واجب نہیں (عالمگیری) مسئلہ ۲۱، آنکھ دکھنی اور طبیب حاذق مسلمان نے لیٹے رہنے کا حکم دیا تو لیٹ کر اشارے سے پڑھے (درمختار، ردالمحتار) مسئلہ ۲۲ مریض کے نیچے نجس بچھونا بچھا ہے کہ حالت یہ ہو کہ بدلا بھی جائے تو نماز پڑھتے بقدر مانع ناپاک ہو جائے تو اسی پر نماز پڑھے

Marfat.com

یونہی اگر بدلا جائے تو اس قدر جلد نجس نہ ہوگا مگر بدلنے میں اسے شدید تکلیف ہوگی تو اسی نجس ہی پر پڑھ لے (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

سُنن و نوافل کے احکام

سُنیتیں بعض مؤکدہ ہیں کہ شریعت میں ان پر تاکید آئی ہے بلا عذر ایک بار بھی ترک کرے تو مستحق ملامت ہے اور بعض ائمہ نے فرمایا کہ وہ گمراہ ٹھہرایا جائے گا اور گناہ گار ہے اگرچہ اس کا گناہ واجب سے کم ہے، تلویح میں ہے کہ اس کا ترک قریب حرام کے ہے اس کا تارک مستحق ہے کہ معاذ اللہ شفاعت سے محروم ہو جائے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میری سنت کو ترک کرے گا اسے میری شفاعت نہ ملے گی سنت مؤکدہ کو سنن الہدیٰ بھی کہتے ہیں۔ دوسری قسم کی سنیتیں غیر مؤکدہ ہیں جن کو سنن الزوائد بھی کہتے ہیں۔ ان پر شریعت میں تاکید نہیں آئی کبھی ان کو مستحب اور مندوب بھی کہتے ہیں اور نفل عام ہے کہ سنت پر بھی اس کا اطلاق آیا ہے اور اس کے غیر کو بھی نفل کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ فقہائے کرام باب النوافل میں سنن کا بھی ذکر کرتے ہیں کہ نفل ان میں بھی شامل ہے لہٰذا نفل کے جتنے احکام بیان ہوں گے وہ سنتوں کو بھی شامل ہوں گے البتہ اگر سنتوں کے لئے کوئی خاص بات ہوگی تو اس مطلق حکم سے اس کو الگ کیا جائے گا جہاں استثناء نہ ہو اسی مطلق حکم میں سب شامل سمجھیں۔

مسئلہ: سنت مؤکدہ یہ ہیں فجر کی دو سنت، ظہر اور جمعہ کے فرضوں سے پہلے چار سنت اور پھر بعد فرض ظہر کے دو سنت اسی طرح بعد فرض جمعہ کے چار سنت، مغرب کے فرض کے بعد دو سنت اور عشاء کے فرض کے بعد دو سنت اور بیس رکعت

تراویح کی رمضان میں۔ یہ سب سات سنت مؤکدہ ہیں۔ اگر کوئی ان کو بلا عذر ترک کریگا تو گنہگار ہوگا (در مختار، عالمگیری) مسئلہ ۲، ان سنتوں میں سب سے زیادہ موکدہ فجر کی سنت ہے۔ چنانچہ بعض فقہا کے نزدیک وجوب کے مرتبہ کو پہنچی ہوئی ہے۔ اس کے بعد مغرب کی سنت کا مرتبہ ہے پھر ظہر اور جمعہ کی وہ سنت کہ جو فرضوں کے بعد کی ہیں۔ پھر عشاء کی وہ سنت جو فرض کے بعد کی ہیں۔ اس کے بعد ظہر اور جمعہ کی ان سنتوں کا مرتبہ ہے جو فرضوں سے پہلے ہیں (عالمگیری، تنویر الابصار) مسئلہ ۳، اگر کوئی عالم مرجع فتویٰ ہو کہ فتویٰ دینے میں اسے سنت پڑھنے کا موقع نہیں ملتا تو فجر کے علاوہ باقی سنتیں ترک کرسکتا ہے کہ اس وقت اگر موقع نہیں ہے تو موقوف رکھے اگر وقت کے اندر موقع ملے پڑھ لے ورنہ معاف ہیں اور فجر کی سنتیں اس حالت میں بھی ترک نہیں کرسکتا (در مختار، رد المحتار) مسئلہ ۴، فجر کی نماز قضا ہوگئی اور زوال سے پہلے پڑھ لی تو سنتیں بھی پڑھے ورنہ نہیں علاوہ فجر کے اور سنتیں قضا ہوگئیں تو ان کی قضا نہیں (رد المحتار) مسئلہ ۵، فجر کی سنت قضا ہوگئی اور فرض پڑھ لئے تو اب سنتوں کی قضا نہیں البتہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے تو بہتر ہے (غنیہ) اور طلوع سے پیشتر ممنوع ہے (رد المحتار) مسئلہ ۶، سنت فجر کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھنا سنت ہے (عالمگیری) مسئلہ ۷، غیر مؤکدہ سنتیں جن کو نفل کہتے ہیں وہ یہ ہیں عصر سے پہلے چار رکعت، عشاء کے فرض سے پہلے چار رکعت، عشاء کی سنت مؤکدہ کے بعد دو رکعتیں۔ وتر کے بعد دو رکعتیں، تحیۃ الوضو کی دو رکعتیں، تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں نماز تہجد کی دو یا چار یا چھ یا آٹھ رکعتیں، صلوٰۃ التسبیح، نماز استخارہ نماز توبہ، نماز حاجت وغیرہا۔ یہ تمام نمازیں مستحب ہیں (عالمگیری، در مختار وغیرہا)

Marfat.com

مسئلہ ۸ جو سنتیں چار رکعتی ہیں مثلاً جمعہ و ظہر کی تو چاروں ایک سلام سے پڑھی جائیں گی یعنی چاروں پڑھ کر چوتھی کے بعد سلام پھیریں۔ یہ نہیں کہ دو دو رکعت پر سلام پھیریں۔ اور اگر کسی نے ایسا کیا تو سنتیں ادا نہ ہوئیں۔ اگر چار رکعت کی منت مانی اور دو دو کر کے چار پڑھیں تو منت پوری نہ ہوئی بلکہ ضرور ہے کہ ایک سلام کے ساتھ چاروں پڑھے (در مختار وغیرہ) مسئلہ ۹ جو سنتیں کہ فرضوں سے پہلے ہیں اگر کوئی ان کو پڑھ کر کسی ایسے کام میں مشغول ہو جائے جو خلافِ نماز ہے جیسے کھانا اور پینا اور دنیاوی کام بلا ضرورت کرنا۔ تو ان سنتوں میں نقصان آجاتا ہے بعض فقہاء کے نزدیک سنت ہی باطل ہو جاتی ہے اور بعض کے نزدیک ثواب کم ہو جاتا ہے۔ اس کا بہت خیال رکھنا چاہیے۔ اکثر لوگ اس میں مبتلا ہیں (عالمگیری، تنویر الابصار) مسئلہ ۱۰ سنت مؤکدہ کی نماز اگر چار رکعتی ہو تو توڑنے سے پوری چار رکعتیں پھر سے پڑھے چاہے دو رکعت پر بیٹھ کر التحیات پڑھی ہو یا نہ پڑھی ہو (در مختار وغیرہ) مسئلہ ۱۱ ظہر یا جمعہ کے پہلے کی سنت فوت ہو گئی اور فرض پڑھ لیے تو اگر وقت باقی ہے بعد فرض کے پڑھے اور افضل یہ ہے کہ پچھلی سنتیں پڑھ کر ان کو پڑھے (فتح القدیر) مسئلہ ۱۲ جماعت قائم ہونے کے بعد کسی نفل کا شروع کرنا جائز نہیں سوا سنت فجر کے اگر یہ جانے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت مل جائے گی اگرچہ قعدہ ہی میں شامل ہوگا تو سنت پڑھ لے مگر صف کے برابر پڑھنا جائز نہیں بلکہ اپنے گھر پڑھے یا برابر والی مسجد کوئی جگہ قابلِ نماز ہو تو وہاں پڑھے اور یہ ممکن نہ ہو تو اگر اندر کے حصہ میں جماعت ہوتی ہو تو باہر کے حصہ میں پڑھے۔ باہر کے حصہ میں ہو تو اندر اور اگر اس مسجد میں اندر باہر دو دروازے نہ ہوں تو ستون یا پیڑ کی آڑ میں پڑھے کہ اس میں اور صف میں حائل ہو جائے اور صف کے پیچھے پڑھنا بھی ممنوع ہے

اگر چہ صف میں پڑھنا زیادہ بُرا ہے آج کل اکثر عوام اس کا بالکل خیال نہیں کرتے اور اسی صف میں گھس کر شروع کر دیتے ہیں یہ ناجائز ہے اور اگر ہنوز جماعت شروع نہ ہوئی تو جہاں چاہے سنتیں شروع کرے خواہ کوئی سُنّت ہو (غنیہ) مگر جانتا ہو کہ جماعت جلد قائم ہونے والی ہے اور یہ اس وقت تک سنتوں سے فارغ نہ ہوگا تو ایسی جگہ نہ پڑھے کہ اس کے سبب صف قطع ہو۔ مسئلہ ۱۳ اگر وقت میں گنجائش ہو اور اس وقت نوافل مکروہ نہ ہوں تو جتنے نوافل چاہے پڑھے اور اگر نماز فرض یا جماعت جاتی رہے گی تو نوافل میں مشغول ہونا ناجائز ہے (عامہ کتب) مسئلہ ۱۴ دن کے نفل میں ایک سلام کے ساتھ چار رکعت اور رات میں آٹھ رکعت سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے اور افضل یہ ہے کہ دن ہو یا رات ہو چار چار رکعت پر سلام پھیرے (در مختار، عالمگیری) مسئلہ ۱۵ جو سنتِ مؤکدہ چار رکعتی ہے اس کے قعدۂ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھے، اگر بھول کر درود شریف پڑھ لیا تو سجدۂ سہو کرے اور ان سُنتوں میں جب تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو تو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اور اَعُوْذُ بھی نہ پڑھے اور ان کے علاوہ اور چار رکعت والے نوافل کے قعدۂ اولیٰ میں بھی درود شریف پڑھے اور تیسری رکعت میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اور اَعُوْذُ بھی پڑھے بشرطیکہ دو رکعت کے بعد قعدہ کیا ہو ورنہ پہلا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اور اَعُوْذُ کافی ہے (در مختار وغیرہ) مسئلہ ۱۶ نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے مگر تراویح، تحیۃ المسجد اور واپسی سفر کے دو نفل کہ ان کو مسجد میں پڑھنا بہتر ہے اور احرام کی دو رکعتیں کہ میقات کے نزدیک کوئی مسجد ہو تو اس میں پڑھنا بہتر ہے اور طواف کی دو رکعتیں کہ مقام ابراہیم کے پاس پڑھیں اور معتکف کے نوافل اور سورج گہن کی نماز کو مسجد میں پڑھے اور اگر یہ خیال ہو کہ گھر جا کر کاموں کی مشغولی کے سبب نوافل فوت ہو جائیں گے یا گھر میں

جی نہ لگے گا اور خشوع کم ہو جائے گا تو مسجد ہی میں پڑھے (ردالمختار)
مسئلہ ۱۸ سنت اور نفل کی سب رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا واجب ہے اگر قصداً سورت نہ ملاوے گا تو گنہگار ہوگا اور اگر بھول گیا تو سجدۂ سہو کرنا پڑے گا (درمختار) مسئلہ ۱۹ طلوع وغروب نصف النہار کے وقت نماز نفل شروع کی تو واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت غیر مکروہ میں قضا پڑھے اور دوسرے وقت مکروہ میں قضا پڑھی جب بھی ہوگئی مگر گناہ ہوا اور پوری کرلی تو ہوگئی مگر وقت مکروہ میں پڑھنے کا گناہ ہوا بلا وجہ شرعی نفل شروع کرکے توڑ دینا حرام ہے (ردالمختار وغیرہ)، مسئلہ ۲۰ دن اور رات میں ایک سلام سے چار رکعت نفل کا پڑھنا افضل ہے یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی ایک سلام سے چار رکعت پڑھنے کی نذر کرے اور بروقت ادائیگی دو سلام سے پڑھے تو نذر ادا نہ ہوگی اور اگر دو سلام سے پڑھنے کی نذر کرے اور پھر ایک سلام سے چار رکعت پڑھ لے تو نذر ادا ہو جائے گی (عالمگیری)، مسئلہ ۲۰ نفل نماز کی جب کسی نے نیت باندھ لی تو اب اس کا پورا کرنا واجب ہوگیا۔ اگر توڑ دے گا تو گنہگار ہوگا۔ اور جو نماز توڑی ہے اس کی قضا پڑھنی پڑے گی لیکن نفل کی ہر دو دو رکعت الگ ہیں۔ اگر چار یا چھ رکعت کی نیت باندھے تو فقط دو ہی رکعت کا پورا کرنا واجب ہوا۔ چاروں رکعتیں واجب نہیں ہوئیں پس اگر کسی نے چار رکعت نفل کی نیت باندھی اور ابھی دو رکعت پوری نہ ہوئی تھیں کہ نماز توڑ دی تو فقط دو رکعت کی قضا پڑھے (درمختار وغیرہ)، مسئلہ ۲۱ اور اگر چار رکعت کی نیت باندھی اور دو رکعت پڑھ چکا تیسری یا چوتھی میں نیت توڑ دی تو اگر دوسری رکعت پر بیٹھ کر اس نے التحیات وغیرہ پڑھی ہے تو فقط دو رکعت کی قضا پڑھے اور اگر دوسری رکعت پر نہیں بیٹھا ہے التحیات پڑھے بھولے

Marfat.com

سے کھڑا ہوگیا یا قصداً کھڑا ہوگیا تو پوری چار رکعتوں کی قضا پڑھے (ہدایہ، فتح القدیر)
مسئلہ ۲۲ اگر کسی نے بلا قید رکعت نفل کی نیت باندھی یعنی دو چار رکعت کی تخصیص نہ کی تو اس شخص پر سوائے دو رکعت کے اور زیادہ کا پڑھنا لازم نہیں ہوگا (عالمگیری) مسئلہ ۲۳ ایک شخص نے چار رکعت نفل کی نیت نہیں باندھی اور دو رکعت پڑھ کر قعدہ میں بھی نہیں بیٹھا۔ تیسری رکعت کو کھڑا ہوگیا پھر اس کو یاد آیا کہ قعدہ نہیں کیا ہے تو اب یہ شخص قعدہ کی طرف بالاجماع لوٹے اگر یاد آنے پر قعدہ کی طرف نہیں لوٹے گا تو نماز نفل فاسد ہو جائے گی (عالمگیری)
مسئلہ ۲۴ نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا بھی درست ہے لیکن بیٹھ کر پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے اس لئے کھڑے ہو کر پڑھنا بہتر ہے۔ اس میں وتر کے بعد کی نفلیں بھی آ گئیں۔ البتہ اگر بیماری کی وجہ سے کھڑا نہ ہو سکے تو پورا ثواب ملے گا۔ اور فرض[1] نماز اور سنت جب تک مجبوری نہ ہو بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں (درمختار) مسئلہ ۲۵ نفل نماز کھڑے ہو کر شروع کی تھی پھر بیٹھ گیا یا بیٹھ کر شروع کی تھی پھر کھڑا ہوگیا دونوں صورتوں میں جائز ہیں خواہ ایک رکعت کھڑے ہو کر پڑھی اور ایک بیٹھ کر یا ایک ہی رکعت کے ایک حصہ کو کھڑے ہو کر پڑھا اور کچھ حصہ بیٹھ کر (درمختار، ردالمحتار) مگر دوسری صورت یعنی کھڑے ہو کر شروع کی پھر بیٹھ گیا اس میں اختلاف ہے، لہٰذا بچنا اولیٰ (بہار شریعت) مسئلہ ۲۶ کھڑے ہو کر نفل پڑھتا تھا اور تھک گیا تھا تو عصا یا دیوار وغیرہ ٹیک لگا کر پڑھنے میں حرج نہیں (عالمگیری) اور بغیر تھکے بھی اگر ایسا کرے تو کراہت ہے نماز ہو جائے گی۔ مسئلہ ۲۷ نفل بیٹھ کر پڑھے تو

---

[1] لفظ فرض واجب نمازوں کو بھی شامل ہے کیونکہ عملاً واجب بھی فرض کے حکم میں ہے ان سنتوں سے صبح کی سنتیں مراد ہیں اور بعض نے تراویح کا بھی یہی حکم لکھا ہے۔

Marfat.com

اسی طرح بیٹھے جیسے تشہد میں بیٹھا کرتے ہیں مگر قرأت کی حالت میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھے رہے جیسے قیام میں باندھتے ہیں (درمختار، ردالمحتار) مسئلہ ۲۸ بیرون شہر سواری پر بھی نفل پڑھ سکتا ہے اور اس صورت میں استقبال قبلہ شرط نہیں بلکہ سواری جس رُخ کو جا رہی ہے اُدھر ہی منہ ہو اور اگر اُدھر منہ نہ ہو تو نماز جائز نہیں اور شروع کرتے وقت بھی قبلہ کی طرف منہ ہونا شرط نہیں بلکہ سواری جدھر جا رہی ہے اس طرف ہو اور رکوع و سجود اشارہ سے کرے اور سجدہ کا اشارہ بہ نسبت رکوع کے پست ہو (درمختار، ردالمحتار) مسئلہ ۲۹ سواری پر نفل پڑھنے میں اگر باہر نکلنے کی ضرورت ہو اور عمل قلیل سے باہر نکلا مثلاً ایک پاؤں سے ایڑ لگائی یا ہاتھ میں چابک ہے اس سے ڈرایا تو حرج نہیں اور بلا ضرورت جائز نہیں (درمختار) مسئلہ ۳۰ سواری پر نماز شروع کی پھر عمل قلیل کے ساتھ اُتر آیا تو اسی پر بنا کر سکتا ہے خواہ کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھ کر مگر قبلہ کو منہ کرنا فرض ہے اور زمین پر شروع کی تھی پھر سوار ہوا تو بنا نہیں کر سکتا نماز جاتی رہی (درمختار) مسئلہ ۳۱ گاؤں یا خیمہ کا رہنے والا جب گاؤں یا خیمہ سے باہر ہو تو سواری پر نفل پڑھ سکتا ہے (ردالمحتار) مسئلہ ۳۲ بیرون شہر سواری پر شروع کی تھی پڑھتے پڑھتے شہر میں داخل ہو گیا تو جب تک گھر نہ پہنچا سواری پر پوری کر سکتا ہے (درمختار) مسئلہ ۳۳ گاڑی کا جُوا جانور پر رکھا ہو گاڑی کھڑی ہو یا چلتی اس کا حکم وہی ہے جو جانور پر نماز پڑھنے کا ہے یعنی فرض و واجب و سنت فجر بلا عذر جائز نہیں اور اگر جُوا جانور پر نہ رکھا ہو اور رکی ہوئی ہو تو نماز جائز ہے (درمختار، ردالمحتار) یہ حکم اس گاڑی کا ہے جس میں دو پہیے ہوں چار پہیے والی جب رکی ہو تو صرف جُوا

لہ بیرون شہر سے مراد وہ جگہ ہے جہاں سے مسافر پر قصر واجب ہوتا ہے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

جانور پر ہوگا اور گاڑی زمین پر مستقر ہوگی۔ لہٰذا جب ٹھہری ہو اس پر نماز جائز ہوگی جیسے تخت پر۔ مسئلہ ۳۴ گاڑی اور سواری پر نماز پڑھنے کے لئے یہ عذر ہیں ۱۔ جان کا خوف خواہ موذی جانوروں سے ہو یا دشمنوں سے ۲۔ مال کا خوف ۳۔ عورت کو مرد فاسق کا خوف، ۴۔ مسافر کو قافلہ چلے جانے کا خوف ۵۔ یا سواری ایسی ہو کہ جس پر بدوں امداد وغیرہ کے سوار نہ ہو سکے۔ ۶۔ یا زمین پر کیچڑ وغیرہ ہو (درمختار) چلتی ریل گاڑی پر بھی فرض و واجب و سنت فجر نہیں ہو سکتی اور اس کو جہاز اور کشتی کے حکم میں تصور کرنا غلطی ہے کہ کشتی اگر ٹھہرالی بھی جائے جب بھی زمین پر نہ ٹھہرے گی اور ریل گاڑی ایسی نہیں اور کشتی پر بھی اس وقت نماز جائز ہے جب وہ بیچ دریا میں ہو کنارہ پر ہو اور خشکی پر آسکتا ہو تو اس پر بھی جائز نہیں ہے لہٰذا جب اسٹیشن پر گاڑی ٹھہرے اس وقت یہ نمازیں پڑھے اور اگر دیکھے کہ وقت جاتا ہے تو جس طرح بھی ممکن ہو پڑھ لے پھر جب موقعہ ملے اعادہ کرے کہ جہاں من جہتہ العباد کوئی شرط یا رکن مفقود ہو اس کا یہی حکم ہے (بہار شریعت) مسئلہ ۳۵ جانور اور چلتی گاڑی پر اور اس گاڑی پر جس کا جوا جانور پر ہو بلا عذر شرعی فرض و سنت فجر و تمام واجبات جیسے وتر و نذر اور نفل جس کو توڑ دیا ہو اور سجدۂ تلاوت جبکہ آیت سجدہ زمین پر تلاوت کی ہو ادا نہیں کر سکتا اور اگر عذر کی وجہ سے ہو تو ان سب میں شرط یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو قبلہ رو کھڑا کر کے ادا کرے ورنہ جیسے بھی ممکن ہو (درمختار)

مسئلہ ۳۶۔ اگر کوئی ایک نفل میں کئی نفلوں کی نیت کر لے مثلاً دوگانہ تحیۃ الوضو میں تحیۃ المسجد اور اشراق یا اور کسی نفل کی بھی نیت کر لے تو اس نمازی کو ایک ہی دوگانہ میں سب نفلوں کا ثواب نیت کے سبب سے مل جائے گا (درمختار)

Marfat.com

بعض نفل نمازوں کا بیان

نفل نمازیں تو بہت ہیں مگر ان میں سے بعض جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آئمہ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں بیان کی جاتی ہیں۔

تحیۃ الوضو

وضو کے بعد اعضاء خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ تحیۃ الوضو کی پہلی رکعت میں سورۃ کافرون اور دوسری میں سورۃ اخلاص کا پڑھنا مستحب ہے۔ اسی طرح بعد غسل کے بھی دو رکعت کا پڑھنا مستحب ہے (شامی)

تحیۃ المسجد

جو شخص مسجد میں آئے اسے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ چار پڑھے۔ بخاری و مسلم نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مسجد میں داخل ہو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے۔

چند ضروری مسائل

مسئلہ ۱: ایسے وقت مسجد میں یا جس میں نفل نماز مکروہ ہے مثلاً بعد طلوع فجر یا بعد نماز عصر وہ تحیۃ المسجد نہ پڑھے بلکہ تسبیح و تہلیل و درود شریف میں مشغول ہو حق مسجد ادا ہو جائے گا (ردالمحتار) مسئلہ ۲: فرض یا سنت یا کوئی

Marfat.com

نماز مسجد میں پڑھ لی تحیۃ المسجد ادا ہوگئی اگرچہ تحیۃ المسجد کی نیت نہ کی ہو۔ اس نماز کا حکم اس کے لئے ہے جو بہ نیت نماز نہ گیا بلکہ درس و ذکر وغیرہ کے لئے گیا ہو۔ اگر فرض یا اقتدا کی نیت سے مسجد میں گیا تو یہی قائم مقام تحیۃ المسجد ہے بشرطیکہ داخل ہونے کے بعد ہی پڑھے اور اگر عرصہ کے بعد پڑھے گا تو تحیۃ المسجد پڑھے (درالمختار) مسئلہ ۳ بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھ لے اور بغیر پڑھے بیٹھ گیا تو ساقط نہ ہوئی اب پڑھے (درمختار) مسئلہ ۴ ہر روز ایک بار تحیۃ المسجد کافی ہے ہر بار ضرورت نہیں اور اگر کوئی شخص بے وضو مسجد میں گیا یا اور کوئی وجہ ہے کہ تحیۃ المسجد نہیں پڑھ سکتا تو چار بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہے (درمختار)

نمازِ اشراق

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر ذکرِ خدا کرتا رہا۔ یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر دو رکعتیں پڑھیں تو اسے پورے حج اور عمرے کا ثواب ملے گا (ترمذی) حضرت ابوذر اور ابودرداء رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزّوجل فرماتا ہے کہ اے ابن آدم شروع دن میں میرے لئے چار رکعتیں پڑھ لے آخر دن تک میں تیری کفایت فرماؤں گا (ترمذی، ابوداؤد اور دارمی نے اسے نعیم بن ہمار سے اور احمد نے ان سب سے روایت کیا ہے، اشراق کی دو رکعت بھی ہیں اور چار بھی۔ اس نماز میں سورتوں کا بھی تعین کیا گیا ہے پہلی رکعت میں بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی تین بار سورہ اخلاص سات بار اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ کے وَالشمس اور تیسری رکعت میں بعد فاتحہ

Marfat.com

کے وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ اور چوتھی رکعت میں بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ تین بار اس کے ثواب کی انتہا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کے تمام گناہوں کو معاف فرماکر فرماتا ہے کہ اے بندے اب تو از سر نو عمل کر۔ (غنیۃ الطالبین)

نمازِ چاشت

اس کی کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ اس حدیث کو ترمذی و ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ اس لئے بارہ رکعتیں افضل ہیں۔ اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال یعنی نصف النہار شرعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے (عالمگیری، ردالمحتار)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح ہوتے ہی تمہاری ہر ہڈی پہ صدقہ لازم ہوتا ہے۔ ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر حمد صدقہ ہے اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا صدقہ ہے اور اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بُری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے دو رکعتیں چاشت کی کفایت کرتی ہیں (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاشت کی دو رکعتوں پر محافظت کرے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اگرچہ سمندر کے جھاگ برابر ہوں (احمد، ترمذی و ابن ماجہ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ آدمی کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں پس انسان پر لازم ہے

Marfat.com

کہ سر جوڑ کے بدلے میں صدقہ دے، صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے نبیؐ! کون اس کی طاقت رکھتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ مسجد میں پڑے ہوئے تھوک کو مٹی کے اندر دفن کر دینا بھی صدقہ ہے اور موذی چیز کو راستہ سے اٹھا کر پھینک دینا بھی صدقہ ہے اگر تو اُن میں سے کوئی چیز نہ کر سکے تو چاشت کی دو رکعتیں تیرے لئے کافی ہیں (ابو داؤد)

نمازِ سفر

سفر میں جاتے وقت دو رکعت نماز نفل اپنے گھر میں پڑھ کر جانا اور سفر سے واپس آکر پہلے دو رکعتیں مسجد میں ادا کرنا پھر گھر جانا مسنون اور بہت ہی مبارک ہے۔

طبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کسی نے اپنے اہل کے پاس ان دو رکعتوں سے بہتر نائب نہ چھوڑا جو بوقت ارادہ سفر اُن کے پاس پڑھیں۔

مسلم شریف میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سفر کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت تشریف لاتے اور پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعتیں نماز پڑھتے پھر وہیں مسجد میں تشریف رکھتے۔

صلوٰۃ اللیل

رات میں نماز عشاء کے بعد جو نوافل پڑھے جائیں ان کو صلوٰۃ اللیل کہتے ہیں اور رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں۔ طبرانی کی ایک مرفوع روایت میں ہے کہ رات میں کچھ نماز ضروری ہے اگرچہ اتنی ہی دیر جتنی دیر میں بکری دوہ لیتے ہیں اور عشاء کے فرضوں کے بعد جو نماز پڑھی وہ صلوٰۃ اللیل ہے۔ مطلب یہ کہ عشاء کے بعد سونے سے پہلے صلوٰۃ اللیل ہے۔ سو کر اٹھنے پر نہیں رکعتیں جتنی چاہے پڑھے

نمازِ تہجد

عشاء کی نماز کے بعد رات کو سو کر اٹھنے کے بعد جو نماز پڑھی

Marfat.com

جاتی ہے اسے تہجّد کہتے ہیں۔ اس کا وقت طلوع فجر تک رہتا ہے کم سے کم تہجد کی دو رکعتیں ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آٹھ تک ثابت ہیں۔ اکثر مشائخ سے بارہ رکعت پڑھنا ثابت ہے۔ "کمتر رکعات تہجد کی دو ہیں اور اوسط چار اور آٹھ اور زیادہ بارہ رکعات ہیں" (عالمگیری، ملا بدمنہ)

طریقہ تہجّد

عام نفل نمازوں کی طرح پڑھیں۔ ہاں سورۂ بقر، آل عمران، نساء، مائدہ، جمعہ اور یٰسین، سورۂ اخلاص اور سورۂ مزّمل پڑھنا بہتر ہے۔ بعض مشائخ سے سورۂ اخلاص کے پڑھنے کا ایک طریقہ منقول ہے وہ یہ ہے کہ اوّل رکعت میں الحمد شریف کے بعد بارہ مرتبہ دوسری میں گیارہ مرتبہ اسی طرح ہر ایک رکعت میں ایک ایک بار کم کرتا جائے آخری رکعت میں صرف ایک دفعہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پڑھ کر نماز ختم کر دے۔ بہتر یہ ہے کہ جیسے کسی کو اس کے شیخ فرمائیں اسی طرح پڑھے۔ اس کے فضائل میں بے شمار احادیث ہیں۔ ہم چند تحریر کرتے ہیں۔

۱۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ ایک میدان میں جمع کیے جائیں گے اس وقت منادی پکارے گا کہاں ہیں وہ جن کی کروٹیں خواب گاہوں سے جدا ہوتی تھیں وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور تھوڑے ہوں گے یہ جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے پھر اور لوگوں کے لئے حساب کا حکم ہوگا (بیہقی)

۲۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ رات میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مرد مسلمان اس ساعت میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جو بھلائی مانگے وہ اسے دے گا اور یہ ہر رات میں ہے (مسلم)

Marfat.com

۳۔ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیام لیل کو اپنے اوپر لازم کر لو (یعنی تہجد کی نماز پڑھنے کو) کہ یہ اگلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے رب کی طرف قربت کا ذریعہ اور گناہوں کا مٹانے والا اور گناہ سے روکنے والا اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی یہ ہے کہ بدن سے بیماری دفع کرنے والا ہے (ترمذی)

۴۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کے اندر سے باہر کی چیزیں دکھائی دیتی ہیں اور باہر کی چیزیں اندر سے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان لوگوں کے لئے بنایا ہے جو نرمی سے بات کرتے ہیں۔ کھانا کھلاتے ہیں اور پے در پے روزے رکھتے اور رات کو اس وقت نماز پڑھتے ہیں جب کہ لوگ سو رہے ہوں (بیہقی نے اسے شعب الایمان میں اور ترمذی نے اسی جیسی حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ ترمذی کی روایت میں ہے جس نے عمدہ کلام کیا)

۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر رات میں جب پچھلی تہائی باقی رہتی ہے آسمانِ دنیا پر تجلی خاص فرماتا ہے اور فرماتا ہے "ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کروں ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کروں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی بخشش کر دوں۔ (بخاری، مسلم)

۶۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو کثرت سے لوگ حاضر خدمت ہوئے میں بھی حاضر ہوا۔ جب میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو غور سے دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ مونہہ جھوٹوں کا منہ نہیں ہے۔ کہتے ہیں پہلی بات جو میں نے حضور صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم سے سُنی یہ ہے فرمایا اے لوگو سلام کو پھیلاؤ یعنی ایک دوسرے کو السلام علیکم کہا کرو۔ اور کھانا کھلاؤ اور رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو اور رات میں نماز پڑھو۔ جب لوگ سوتے ہوں سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہونگے (ترمذی و ابن ماجہ ۔۔ بخاری و مسلم)

۷۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص رات کو بیدار ہو اور اپنے اہل کو جگائے پھر دونوں دو دو رکعت پڑھیں تو کثرت سے یاد کرنے والوں میں لکھے جائیں گے (نسائی، ابن ماجہ و حاکم)

۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرض نمازوں کے بعد سب سے بہتر نماز رات کی نماز ہے (یعنی تہجد کی نماز) (احمد)

۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے اشراف (یعنی بلند مرتبہ) وہ لوگ ہیں جو قرآن مجید کو اٹھانے والے (یعنی حامل و حافظِ قرآن) اور رات کو جاگنے والے (یعنی تہجد کی نماز پڑھنے والے ہیں) (بیہقی)

۱۰۔ حضرت عبادہ صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی رات کو جاگے اور یہ دعا پڑھے پھر (اس کے بعد) جو دعا کرے مقبول ہوگی۔ اور اگر وضو کر کے نماز پڑھے اس کی نماز مقبول ہوگی (بخاری) دعا یہ ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ اور اسی کیلئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ اور اسی کے لئے

Marfat.com

لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
سب تعریف اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بڑا ہے اور گناہ سے
بچنے اور نیکی کرنے کی توفیق اللہ کی طرف سے ہے اے میرے رب تو مجھے بخش دے

۱۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے (بخاری، مسلم)

دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
ترجمہ۔ اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ ہے۔ تو
وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ
سب کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے لئے حمد ہے آسمان و زمین اور جو کچھ انکے بیچ ہے
وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ
تو سب کا نور ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے آسمان اور زمین اور جو کچھ انکے بیچ ہے تو
اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَآئُکَ حَقٌّ وَّقَوْلُکَ حَقٌّ وَّالْجَنَّۃُ
سب کا مالک ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تیری
حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّالسَّاعَۃُ حَقٌّ
ملاقات (یعنی قیامت) حق ہے اور تیری بات حق ہے جنت اور دوزخ حق ہیں سب
اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ
نبی حق ہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) حق ہیں قیامت حق ہے اے اللہ تیرے لئے میں اسلام لایا
اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ
اور تجھ پر ایمان لایا تجھی پر توکل کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری ہی مدد سے
وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ

خصومت کی اور تیری طرف ہی فیصلہ لایا پس بخش دے میرے گناہ جو میں نے پہلے
اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا
کئے اور جو پیچھے کئے اور جو ظاہر کئے اور چھپ کر کئے اور وہ گناہ جس کو تو مجھ
اَنْتَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ ط
سے زیادہ جانتا ہے تو ہی اوّل ہے اور تو ہی آخر ہے اور نہیں کوئی معبود مگر
تو اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ۔

نماز استخارہ

استخارہ کا مطلب اللہ تعالیٰ سے بھلائی طلب کرنا ہے یعنی جب کسی اہم کام کا ارادہ کرے تو اس کے کرنے سے پہلے استخارہ کرے۔ استخارہ کرنے والا گویا اللہ تعالےٰ کے دربار میں عرض کرتا ہے کہ اے علام الغیوب مجھے آگاہ فرمادے کہ یہ کام میرے لئے بہتر ہے یا نہیں۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام امور میں استخارہ کی تعلیم فرماتے جیسے قرآن کی سورت تعلیم فرماتے تھے۔

طریقۂ نماز

پہلے دو رکعت نماز نفل برائے استخارہ نیت کر کے پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد دعائے استخارہ پڑھے۔ مستحب یہ ہے کہ اس دعا کے اوّل آخر سورہ فاتحہ اور درود شریف پڑھے اور پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھے اور بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ پہلی رکعت میں وَ رَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَ یَخْتَارُ ط یُعْلِنُوْنَ تک اور دوسری میں وَ مَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَۃٍ آخر آیت تک پڑھے (ردالمحتار)

بہتر یہ ہے کہ سات بار استخارہ کرے کہ ایک حدیث میں ہے اے انس رضی اللہ عنہ

Marfat.com

جب تُو کسی کام کا قصد کرے تو اپنے رب سے اس میں سات بار استخارہ کر پھر نظر کر تیرے دِل میں کیا گزرا کہ بے شک اسی میں خیر ہے اور بعض مشائخ سے منقول ہے کہ دعائے مذکورہ پڑھ کر باطہارت قبلہ رو سو رہے اگر خواب میں سپیدی یا سبزی دیکھے تو وہ کام بہتر ہے اور سیاہی یا سرخی دیکھے تو بُرا ہے اس سے بچے (ردالمحتار) استخارہ اس وقت تک کرنا ضروری ہے کہ جب تک رائے پوری جم نہ جائے اور دل اطمینان نہ پکڑے مسئلہ۔ حج۔ جہاد اور دیگر نیک کاموں میں نفسِ فعل کے لئے استخارہ نہیں ہو سکتا۔ ہاں تعین وقت کے لئے کر سکتے ہیں (غنیہ)

دُعائے استخارہ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ
اے اللہ میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے خیر
وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ
طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیرا
فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ
فضل عظیم مانگتا ہوں کیونکہ تُو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تُو سب
عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ
کچھ جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تُو تمام غیبوں کا جاننے والا ہے اے اللہ اگر
خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ
تیرے علم میں یہ امر (جس کا میں ارادہ رکھتا ہوں) میرے دین اور میری دنیا اور
وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ اَللّٰھُمَّ
میرے انجام کار میں اس وقت اور آئندہ میں میرے لئے بہتر ہے تو اس کو میرے
اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ

Marfat.com

لئے مقدر کردے اور میرے لئے آسان کردے اور اس میں مجھے برکت
دَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ دَ عَاجِلِ
دے اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے بُرا ہے میرے دین اور
اَمْرِیْ دَ اٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ دَ اصْرِفْنِیْ عَنْهُ
میری دنیا اور میرے انجام کار میں اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو
دَ اقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ
مجھ سے اور مجھے اس سے پھیر دے اور جہاں کہیں میرے لئے بہتری ہو
کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ۔
مقدر کر میرے لئے پھر اس سے مجھے راضی کر دے۔
وقت کہنے لفظ هٰذَا الْاَمْرَ کے اپنے کام کو دل میں یاد کرے یا زبان
سے بجائے هٰذَا الْاَمْرَ کے اپنے مدعا کو ظاہر کرے۔

صلوٰۃ التسبیح

اس نماز کا بے انتہا اجر و ثواب ہے
اس نماز کے سبب نمازی کے تمام گناہ چھوٹے
اور پچھلے، پرانے اور نئے دانستہ یا نادانستہ، چھوٹے اور بڑے، پوشیدہ
اور ظاہر سب بخش دیئے جاتے ہیں۔ اس نماز کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس
رضی اللہ عنہ اپنے چچا کو سکھلایا تھا اور بعد بیان فرمانے فضائل مذکورہ کے آخیر میں
یہ بھی فرمایا کہ اگر تمہارے گناہ کف سمندر کے برابر ہوں تو بھی اللہ تعالیٰ معاف
فرمائے گا (غایۃ الاوطار، کبیری) اس کی چار رکعتیں ہیں ایک سلام کے ساتھ
اوقات مکروہہ و ممنوعہ کے علاوہ جب چاہے پڑھ سکتا ہے مگر ظہر سے پہلے
پڑھنا بہتر ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا پڑھے ثنا کے بعد
پندرہ بار یہ کلمہ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰهِ دَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ دَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پھر تعوذ، تسمیہ اور فاتحہ اور سورۃ پڑھ کر دس بار یہی کلمہ پڑھے پھر رکوع میں رکوع کی تسبیح کے بعد دس بار یہی کلمہ پڑھے پھر رکوع سے اُٹھ کر قومہ میں دس بار پھر یہی کلمہ پڑھے پھر سجدے میں سجدے کی تسبیح کے بعد یہی کلمہ دس بار پھر سجدے سے اُٹھ کر یہی کلمہ جلسے میں دس بار پھر دوسرے سجدے میں دس بار یہی کلمہ پڑھے پھر دوسری رکعت میں فاتحہ سے پہلے پندرہ بار اور پھر اسی ترتیب سے چار رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں پچھتر بار اور چاروں رکعتوں میں تین سو بار یہ کلمہ پڑھا جائے گا (عالمگیری، درمختار)

بعض روایات میں اس نماز میں سورتوں کا تعین بھی کیا گیا ہے مثلاً ایک روایت کے مطابق پہلی رکعت میں اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُر دوسری میں عصر اور تیسری میں کافرون اور چوتھی میں اخلاص اور دوسری روایت کے مطابق پہلی رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ دوسری میں عادیات تیسری میں نصر اور چوتھی میں اخلاص پڑھنی چاہیئے۔ (شامی، حاشیہ مالا بُدّ منہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس نماز میں سلام سے پہلے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَوْفِيْقَ اَهْلِ الْهُدٰى اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں ہدایت والوں کی توفیق اور یقین والوں کے وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْيَقِيْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اعمال اور اہل توبہ کی خیر خواہی اور اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْيَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ صبر والوں کا عزم اور خوف والوں کی کوشش الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَمَعْرِفَةَ اَهْلِ الْعِلْمِ اور اہل رغبت کی طلب اور پرہیزگاروں کی عبادت اور اہل علم کی معرفت

Marfat.com

حَتّٰی اَخَافَكَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَشْیَةً تَحْجُزُنِیْ عَنْ
تاکہ میں تجھ سے ڈروں، اے اللہ میں تجھ سے ایسا خوف مانگتا ہوں جو مجھے تیری
مَّعَاصِیْكَ حَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ
نافرمانیوں سے روکے تاکہ میں تیری طاعت کیساتھ ایسا عمل کروں جسکی وجہ سے تیری
رِضَاكَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰی
رضا کا مستحق ہو جاؤں اور تاکہ تیرے خوف سے خالص توبہ کروں اور تاکہ تیری محبت
اُخْلِصَ لَكَ النَّصِیْحَةَ حُبًّا لَّكَ وَحَتّٰی اَتَوَكَّلَ
کی وجہ سے خیر خواہی کو تیرے لئے خالص کروں اور تاکہ تمام امور میں تجھ پہ توکل کروں
عَلَیْكَ فِی الْاُمُوْرِ حُسْنَ ظَنٍّ بِكَ سُبْحَانَكَ خَالِقَ
تجھ پر نیک گمان کرتے ہوئے پاک ہے تو اے نور کے پیدا
النُّوْرِ (ردالمختار)
کرنے والے۔

چند ضروری مسائل

تسبیحات انگلیوں پر نہ گنے بلکہ دل میں شمار کرے ورنہ انگلیاں دبا کر کرے اگر سجدہ سہو واجب ہو تو اس سجدہ سہو میں وہ تسبیحات نہ پڑھے بلکہ صرف سجدہ کی تسبیح پڑھے۔ اگر کسی رکن میں تسبیحات کم پڑھی گئیں تو دوسرے رکن میں اُن کو بھی پورا کرے مثلاً رکوع کی کمی کو سجدہ میں پورا کرے نہ کہ قومہ میں اور اسی سجدہ میں اگر کم ہوں تو دوسرے سجدہ میں پورا کرے نہ کہ جلسہ میں۔ قومہ اور جلسہ میں وقفہ تھوڑا ہوتا ہے اس لئے کمی تسبیحات کو ان میں پورا نہ کرے

نمازِ حاجت

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کام اہم پیش آتا تو اس کے لئے

Marfat.com

نماز پڑھتے (ابو داؤد) اس کے لئے دو یا چار رکعت ہیں۔ حدیث میں ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور تین دفعہ آیت الکرسی پڑھے اور باقی تین رکعتوں میں بعد الحمد کے اخلاص اور فلق اور ناس ایک ایک بار پڑھے تو یہ ایسی ہیں جیسے شب قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔ مشائخ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔

عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس کی کوئی حاجت اللہ کی طرف ہو یا کسی بنی آدم کی طرف ہو تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالےٰ کی ثنا کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ دعا پڑھے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ط سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

حمد ہے اللہ کے لئے جو رب ہے تمام جہانوں کا میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب تیری بخشش کے ذرائع اور ہر نیکی سے غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی مانگتا ہوں میرے لئے کوئی گناہ بغیر مغفرت نہ چھوڑ اور ہر غم کو دور کر دے اور جو حاجت تیری رضا کے موافق ہے اسے پورا کر دے اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

۲۔ عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص دربارِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے عافیت دے۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو چاہے دعا کردں اور چاہے تو صبر کر او یہ تیرے لئے بہتر ہے۔ اس نے عرض کی کہ حضور دعا کریں۔ آپؐ نے فرمایا وضو کرو اور اچھا وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھو ا دعا آگے لکھی گئی ہے عثمان بن حنیفؓ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس ایسی حالت میں آئے گویا کبھی اندھے تھے ہی نہیں (ترمذی، ابن ماجہ، طبرانی وغیرہ)

جمع الفوائد میں بحوالہ ترمذی

دعا کے یہ الفاظ ہیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ۔

الٰہی میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں اور توجہ تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نبی رحمت ہیں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ یا نبی اللہ میں نے آپ کے ذریعہ اپنے رب کی طرف توجہ کی۔ اپنی اس ضرورت میں تاکہ وہ پوری ہو جائے اے اللہ آپ کا توسل میرے بارہ میں قبول فرما۔

نماز حفظ الایمان

یہ نماز حفاظت ایمان کے لئے ہے اس نماز کے پڑھنے والے کا ایمان دنیا سے سلامت جائے گا۔ اس کی دو رکعتیں ہیں بعد مغرب اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورہ اخلاص اور ایک مرتبہ سورہ فلق اور

Marfat.com

دوسری رکعت میں سات مرتبہ سورہ اخلاص اور ایک مرتبہ سورہ الناس پڑھے۔ بعد ختم نماز کے سجدہ میں سر رکھ کر تین مرتبہ یہ دعا پڑھے یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ ثَبِّتْنِیْ عَلَی الْاِیْمَانِ[1] (فوائد الفوائد)

خواجہ احمد عظیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا ایک دوست تھا جو ہمیشہ یہ نماز ادا کیا کرتا تھا۔ جب ایک دفعہ اجمیر کی حدود میں تھے تو شام کا وقت ہوا۔ وہاں پر چوروں کا ڈر تھا۔ ہم تو تین فرض اور دو سنت ادا کر کے چلے آئے لیکن اس دوست نے باوجود اس خوف کے یہ دو رکعت نماز بھی ادا کی۔ الغرض جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو مجھے خبر ملی۔ میں حالت پوچھنے کے لئے اس کے پاس گیا تو اس کا انتقال اس طرح ہوا جیسے ہونا چاہیئے نیز فرمایا کہ اگر مجھے قضا کی کرسی کے پاس بھی لے چلیں تو میں گواہی دونگا کہ وہ (دنیا سے) باایمان گیا ہے (فوائد الفوائد)

نماز آسانیٔ ضبطۂ قبر

اس کی دو رکعت ہیں۔ جمعہ کی رات میں اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد پندرہ مرتبہ اذا زلزلت الارض پڑھے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا "ھل عندك ضغطة القبر قال نعم"، یعنی آپ کے کوئی چیز ایسی بھی ہے جو عذابِ قبر سے چھڑائے آپ نے فرمایا کہ ہے اور پھر یہ نماز تعلیم فرمائی (راحۃ القلوب)

نماز آسانیٔ سوال منکر و نکیر

اس کی بھی دو رکعت ہیں جمعہ کی رات میں اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس

---

[1] اے زندہ رکھنے والے! اے قائم رکھنے والے! مجھ کو ایمان پر ثابت رکھ۔

Marfat.com

رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے قبر کے ڈر کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں تجھے ایک ایسی چیز بتاتا ہوں کہ اگر تو کرے گا تو نہیں ڈرے گا پھر آپ نے اس کو یہ نماز تعلیم فرمائی۔ بعد ازاں فرمایا کہ اگر تو اس نماز کو پڑھے گا تو منکر و نکیر سے امن میں رہے گا۔

اس شخص نے یہ نماز پڑھنے کی عادت مقرر کر لی۔ شرح اولیاء میں لکھا ہے کہ جب وہ شخص مر گیا تو خواب میں اس سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ سے کیسا سلوک کیا اور منکر و نکیر سے کس طرح رہائی پائی۔ اس نے کہا کہ جب منکر و نکیر نے آکر مجھ سے پوچھا اور میں جواب نہ دے سکا تو مجھے عذاب دینا چاہا۔ حکم ہوا کہ اس بندے سے ہاتھ اٹھا لو کیونکہ میں نے اس کو بخش دیا ہے تو مجھ سے دست بردار ہو گئے (راحۃ القلوب)

نماز حفاظت نفس

یہ نماز نفس کی حفاظت کے لیے ادا کی جاتی ہے جب کوئی شخص گھر سے نکلے اور دوگانہ (دو رکعت) ادا کرے تو جب تک وہ باہر رہے گا اللہ تعالیٰ ہر بلا سے اسے بچائے گا جب گھر آئے گا تو پھر دوگانہ ادا کرنے تاکہ ان بلاؤں سے محفوظ رہے جو گھر سے اٹھتی ہیں۔ ان دوگانوں میں بہت ہی خیر و برکت ہے (فوائد الفواد)

ہر مہینے کی نفل نمازوں کا بیان

محرم شریف کے نوافل

اس ماہِ محرم میں اوّل تو چاند رات کو ہی دو رکعت نفل حضرت خواجہ خواجگان خواجہ بہاء الدین نقشبند رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہر رکعت میں بعد سورہ

فاتحہ کے سورہ اخلاص گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے بعد سلام کے کہے سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلَائِکَةِ وَالرُّوحِ۔ اس نماز کا بھی بہت ثواب ہے ایک نماز اور بڑی فضیلت والی اسی رات میں ہے جس کو حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے اوراد میں لکھا دیکھا وہ بھی دو ہی رکعت ہیں۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ یٰسین ایک ایک مرتبہ پڑھے دوسری روایت میں چھ رکعتیں آئی ہیں ہر ایک رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص دس دس مرتبہ پڑھے۔ اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ پاک بہشت میں دو ہزار محل عطا فرمائے گا۔ ہر محل میں ہزار دروازے یاقوت کے ہوں گے۔ ہر دروازہ پر ایک تخت زبرجد سبز کا ہوگا۔ اس تخت پر حور بیٹھی ہوگی اور چھ ہزار بلائیں اس نمازی سے دور کی جاتی ہیں اور چھ ہزار نیکیاں اس نمازی کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں پھر اوّل روز دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے بعد سلام ہاتھ اٹھا کر اس دعا کو پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ الْاَبَدُ الْقَدِیْمُ ھٰذِہٖ سَنَةٌ جَدِیْدَةٌ اے اللہ تو ایسا ہے جس کی نہ ابتدا ہے نہ انتہا۔ یہ نیا برس ہے میں تجھ سے اَسْئَلُکَ فِیْھَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَالْاَمَانَ پناہ مانگتا ہوں اس برس میں شیطان راندے گئے سے اور امان ظالم مِنَ السُّلْطَانِ الْجَائِرِ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ وَّ مِنَ الْبَلَایَا بادشاہ اور ہر شریر کے شر سے اور بلاؤں اور آفتوں وَالْاٰفَاتِ وَ اَسْئَلُکَ الْعَوْنَ وَ الْعَدْلَ عَلٰی ھٰذِہِ النَّفْسِ سے اور مانگتا ہوں تجھ سے مدد اور انصاف اس نفس پر جو برائی

اَلْاَمَّارَۃِ بِالسُّوْءِ وَالْاِشْتِغَالَ بِمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْكَ یَا بَرُّ یَا رَؤُفُ
سکھاتا ہے اور مانگتا ہوں مشغولی اس چیز کی جو مجھے تیرے نزدیک کرے۔ اے
یَا رَحِیْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام۔
نیک کار، اے مہربان اے رحم کرنے والے۔ اے بزرگی اور اکرام والے
اس نماز کو جو کوئی پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے اوپر دو فرشتے مؤکل کرے گا
تاکہ وہ اس کے کاروبار میں مدد کریں اور شیطان لعین کہتا ہے کہ افسوس
ہیں اس شخص سے تمام سال تک ناامید ہوا۔ (راحۃ القلوب، جواہر غیبی)
عاشورا کی رات میں بھی بہت نمازیں آئی ہیں۔ دو رکعت روشنی قبر کے لیے
اسی رات پڑھی جاتی ہیں اور اس کی ترکیب یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ
کے بعد سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے۔ جو کوئی اس نماز کو اسی رات میں بترتیب
مذکورہ ادا کرے گا حق تعالیٰ قیامت تک اس کی قبر کو روشن رکھے گا۔ ایک نماز
نفل چار رکعت کے ساتھ اسی رات عاشورہ میں پڑھی جاتی ہے اس میں ہر
رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھی جاتی ہے پچاس
برس کے گناہ پچھلے سال کے اور پچاس برس کے آئندہ سال کے بخش دیے
جاتے ہیں (رکن دین بحوالہ جواہر غیبی)
عاشورے کا دن بھی عبادت کا ہے مگر مختصر سی نفلیں بتلائی جاتی
ہیں جو کوئی چھ رکعت نفل ادا کرے ہر رکعت میں یہ چھ سورتیں پڑھے یعنی
وَالشَّمس، انا انزلنا، اذا زلزلت الارض، قل ھو اللہ، فلق، ناس بعد
نماز کے فارغ ہونے کے سجدہ میں جا کر قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھے
اللہ تعالیٰ سے جو حاجت طلب کرے گا روا ہوگی۔ دوسری نماز یہ ہے کہ
چار رکعت ادا کرے ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد پچاس بار قل ھو اللہ احد

Marfat.com

پڑھے۔ اللہ تعالیٰ پچاس برس کے گناہ سابقہ اور پچاس برس کے آئندہ کے گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے لئے جنت میں نور کے ہزار محل اوپر کے گروہ میں تیار کرتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین ، راحۃ القلوب)

عاشورے کے دن روزہ بھی رکھا جاتا ہے اس کی فضیلت میں مختلف روایتیں وارد ہوئی ہیں۔ چنانچہ مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ عرفہ کے روزہ سے دو سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور عاشورے کے روزہ سے ایک سال کے۔ بعض شروح میں لکھا ہے کہ عاشورے کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تھی اور حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کنارہ پر آئی تھی اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کو فرعون سے نجات ملی تھی اور فرعون غرق ہوا تھا۔ اسی دن حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور اسی دن آسمان پر اٹھائے گئے اسی دن حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے خلاصی ملی اور اسی دن ان کی امت کا قصور معاف ہوا اور اسی دن حضرت یوسف علیہ السلام کنوئیں سے نکالے گئے۔ اسی دن حضرت ایوب علیہ السلام کو مشہور مرض سے صحت عطا ہوئی اور اسی دن حضرت ادریس علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے۔ اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ اسی دن حضرت سلیمان علیہ السلام کو ملک عطا ہوا اس کے علاوہ اور بھی کرامات اس دن کی شروح حدیث اور کتب سیر میں لکھی ہیں۔ محدثانہ حیثیت سے ان میں کلام بھی ہے مگر بہت سے کرامات صحیح طور پر بھی ثابت ہیں کہتے ہیں کہ وحشی جانور بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ اللہ اکبر کس قدر متبرک دن ہے جس کو ہم لوگ لہو و لعب میں ضائع کر دیتے ہیں۔ غالباً انہی میں سے کسی وجہ سے زمانۂ جاہلیت میں اس دن کی فضیلت مشہور تھی جس کی وجہ سے قریش اسلام سے قبل اس کا روزہ رکھتے تھے۔ جب

Marfat.com

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ ہجرت کرکے تشریف لائے تو دیکھا کہ یہود جو اہل کتاب ہیں وہ بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ یہ روزہ کیوں رکھتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ اس دن حق تعالیٰ شانہٗ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خلاصی عطا کی تھی اور فرعون کو غرق کیا تھا جس کے شکریہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن کا روزہ رکھا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اتباع کے تم سے زیادہ مستحق ہیں اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا اور امت کو بھی اس روزہ کا حکم فرمایا۔

مسلم شریف میں یہ قصہ مذکور ہے اسی وجہ سے حنفیہ کے نزدیک رمضان سے پہلے یہ روزہ فرض تھا جب رمضان شریف کا روزہ فرض ہوا تو اس کی فرضیت منسوخ ہوگئی۔ استحباب اور ایک سال کے گناہ معاف ہونے کی فضیلت اب بھی باقی ہے۔ مسئلہ:۔ عاشورے کا روزہ اصل دسویں تاریخ کا ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء اسلام میں اہل کتاب کی موافقت فرمالیتے تھے کہ ان کا مذہب بہرحال آسمانی ہے اور مشرکین کے مذہب سے اولیٰ ہے مگر اخیر زمانہ میں اہل کتاب کی مخالفت کا قولاً اور فعلاً اہتمام ہوگیا تھا جو بہت سی وجوہ سے ضروری تھا۔ اسی سلسلہ میں کسی صحابی نے ادھر توجہ دلائی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اگر زندہ رہا تو آئندہ نویں تاریخ کا روزہ رکھوں گا۔ ایک دوسری روایت میں ہے یہود کی مخالفت کرو اور نویں یا گیارہویں کا روزہ رکھا کرو یعنی دسویں کے ساتھ ایک اور ملا لیا کرو کہ اس سے تشبہ جاتا رہتا ہے اس لئے تنہا عاشورے کا نہیں رکھنا چاہیے بہتر تو یہ ہے کہ اس کے ساتھ نویں تاریخ کا روزہ ملا لے تاکہ دونوں حدیثوں پر

Marfat.com

عمل ہو جائے اگر نویں کا نہ بلا سکے تو پھر گیارہویں کا بلا لے۔
دوسرے عاشورے کے دن عیال پر کھانے میں وسعت کی جاتی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی عاشورے کے دن کھانے میں وسعت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے دسترخوان کو سال بھر تک وسیع رکھے گا۔ تیسرے اس دن مسلمانوں کو کھانا کھلانے اور روزہ افطار کرانے میں بہت ثواب ملتا ہے۔
حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی عاشورے کے دن ایک روزہ دار کو افطار کرا دے اس نے تمام اُمت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ افطار کرا دیا۔ اور ان کے پیٹ بھر دیئے۔ چوتھے اس دن یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا جاتا ہے۔ ہاتھ پھیرنے والے کے لئے جنت میں یتیم کے سر کے ہر بال کے عوض درجہ بلند کیا جاتا ہے۔ (افضل الفوائد حصہ اوّل)
ایک نماز چار رکعت نفل حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے اور بعد ختم نماز کے اس کا ثواب حضرت حسنین علیہما السلام کی ارواح مبارکہ کے حضور میں پیش کرے بہتر یہ ہے کہ اوّل محرم سے عشرہ تک یہ عمل جاری رہے اس نماز کے پڑھنے والے کی صاحب زادگان سیدین علیہما السلام قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے۔ حضرت شبلی علیہ الرحمۃ عاشورہ تک اس کو ہر روز پڑھ کر بخشا کرتے تھے۔ ایک دن شبلی علیہ الرحمۃ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت امام حسین سید الشہداء علیہ السلام نے شبلی کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ شبلی نے عرض کیا کہ حضور مجھ سے کیا خطا سرزد ہوئی۔ فرمایا خطا نہیں۔ ہماری آنکھیں تمہارے احسان سے شرمندہ ہیں جب تک کہ ہم قیامت میں اس کا بدلہ نہ دلوا لیں گے اس وقت تک ہماری آنکھ ملانے کے قابل نہیں۔
(رکن دین بحوالہ جواہر غیبی)

Marfat.com

صفر کے نوافل

یہ مہینہ نزول بلا ہے تمام سال میں دس لاکھ اسی ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ ان میں سے نو لاکھ بیس ہزار بلائیں خاص ماہ صفر میں نزول کرتی ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے من بشر نی بخروج الصفر انا بشرتہ بدخول الجنۃ یعنی جو شخص مجھے ماہ صفر کے گزرنے کی خوشخبری دیگا میں اسے بہشت میں داخل ہونے کی خوشخبری دونگا۔ حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام سے لغزش ہوئی تو اسی مہینہ میں ہوئی۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تو اوّل تاریخ صفر کی تھی۔ حضرت ایوب علیہ السلام جو مبتلائے بلا ہوئے تو اسی مہینہ میں ہوئے حضرت زکریا یحییٰ و جرجیس و یونس و حضرت محمد سید الانبیاء علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام سب مبتلائے بلا اسی مہینہ میں ہوئے۔ حضرت ہابیل بھی اس مہینہ میں شہید ہوئے۔ اسی لئے شب اوّل ماہ صفر میں بعد نماز عشاء ہر مسلمان کو چاہیے کہ چار رکعت اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں بعد سورہ فاتحہ پندرہ بار سورہ کافرون اور دوسری میں اسی قدر قل ھو اللہ احد، تیسری میں اسی قدر سورہ فلق، چوتھی میں اسی قدر سورہ ناس کو پڑھے۔ بعد سلام کے چند بار ایاک نعبد و ایاک نستعین کہے۔ پھر ستر مرتبہ درود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر بلا اور ہر آفت سے محفوظ رکھے گا اور ثواب عظیم عطا فرمائے گا۔ راحۃ القلوب

اس ماہ کی آخری چہار شنبہ کی نماز یہ ہے کہ بعد صبح غسل کرکے وقت چاشت دو رکعت نفل گیارہ گیارہ بار قل ھو اللہ کے ساتھ پڑھے بعد سلام ستر بار یہ درود شریف پڑھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھے

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَرِّفْ عَنِّیْ سُوْءَ ھٰذَا الْیَوْمِ وَاعْصِمْنِیْ مِنْ سُوْٓءِہٖ وَنَجِّنِیْ
اے اللہ! اس دن کی برائی کو مجھ سے دور رکھ اور اس کی برائی سے بچالے
عَمَّآ اَصَابَ فِیْہِ مِنْ نَحْوِ سَاعَتِہٖ ذَکَرْتُہٗ بِاٰتِہٖ بِفَضْلِکَ یَا
اور مجھے ان سختیوں اور نحوستوں سے جو اس دن میں پہنچنے والی ہیں اپنے فضل
دَافِعَ الشُّرُوْرِ وَ یَا مَالِکَ النُّشُوْرِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
سے بچالے، اے برائیوں کو دور کرنے والے، اے قیامت کے مالک اے
وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہِ الْاَمْجَادِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ
سب مہربانوں سے زیادہ مہربان اور رحمت اور برکت اور سلامتی نازل فرمائے،
(دکفی دینی وغیرہ) اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر جو بہترین
خلائق ہیں۔ اس کے علاوہ دو رکعت نفل اور بھی ہیں اس طرح کہ دو رکعت پڑھے
ہر رکعت میں بعد الحمد کے تین تین بار قل ہو اللہ پڑھے۔ بعد سلام الم نشرح
والتین اور اذا جاء اور سورۂ اخلاص ان سب کو اسی مرتبہ پڑھے۔ اللہ
تعالیٰ اس نماز کی برکت سے اس کے دل کو غنی کر دے گا (کفی دینی بحوالہ جواہر
غیبی وغیرہ)

ربیع الاوّل کے نوافل

یہ مہینہ عرس مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور پیدائش کا بھی ہے بارہ روز تک روح مبارک صلی اللہ علیہ وسلم پر ہدیہ اس نماز کا بھیجتا رہے کہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین، رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی ان رکعتوں کا ثواب ہدیہ روح اقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا کرتے تھے اور وہ بیس رکعت ہیں ہر رکعت میں اکیس اکیس بار قل ھو اللہ پڑھی جاتی ہے۔ اگر روزمرہ بارہ دن تک توفیق نہ ہو تو دوسری تاریخ اور بارہویں کو تو ضرور ہی بیس رکعت

Marfat.com

ترکیب مذکورۃ الصدر پڑھ کر روح پرفتوح حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ پہنچائے کہ اس نماز کے پڑھنے والوں کو حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں جنت کی بشارت دی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا دلیل بشارت دینا بعد وفات مثل زندگی کے ہے۔ (جواہر غیبی وغیرہ)

ربیع الاوّل میں ایک خاص درود شریف تو یہ پڑھا جاتا ہے اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اس درود شریف کی نسبت لکھا ہے کہ جو کوئی اس مہینہ کی تمام تاریخوں میں بعد نماز عشاء کے ایک ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھے تو اس کو ضرور خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی دوسرا درود شریف یہ ہے۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ جو کوئی اس درود شریف کو سوا لاکھ مرتبہ اس مہینہ میں پڑھے تو شرف زیارت روضۂ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوگا۔

کتاب الادراد میں لکھا ہے کہ جب ربیع الاوّل کا چاند نظر آوے اس رات کو سولہ رکعت پڑھے۔ دو رکعت کی نیت سے ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورہ اخلاص تین تین بار پڑھے۔ جب فارغ ہو تو بعد کل نفلوں کے یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ تو خواب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے گا مگر بعد عشاء کے اس کو پڑھا کرے اور باوضو سویا کرے ارکین دین بحوالہ فضائل الشہور)

ربیع الآخر کے نوافل

اس مہینہ کی پہلی، پندرھویں، انتیسویں تاریخوں میں چار رکعت نفل

پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ھو اللہ پانچ مرتبہ پڑھے۔ اس کے لیئے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہزار بدیاں محو ہوتی ہیں اور چار حوریں پیدا ہوتی ہیں۔

جمادی الاولیٰ کے نوافل

اس مہینہ کی پہلی رات میں چار رکعت ادا کرے۔ ہر رکعت میں قل ھو اللہ گیارہ مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ نوّے ہزار برس کی نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں درج کر دیتا ہے اور نوّے ہزار برس کی بدیاں اس کے نامۂ اعمال میں سے دور کرتا ہے (رکن دین بحوالہ جواہر غیبی)

جمادی الاخریٰ کے نوافل

اس مہینہ کی اوّل تاریخ میں چار رکعت نفل ادا کرے ہر رکعت میں سورۂ اخلاص تیرہ مرتبہ پڑھے۔ ایک لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ایک لاکھ بدیاں دور ہوتی ہیں۔ دوسری نماز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہے رسالہ فضائل الشہور میں ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس مہینہ کی شب اوّل میں بارہ رکعت نفل ادا کیا کرتے تھے۔ اس نماز کے لئے کوئی سورۃ خاص نہیں ہے

رجب کے نوافل

یہ مہینہ بڑی عظمت والا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رجب اللہ کا مہینہ ہے دوسری حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی رجب کا مہینہ پاوے اور اسکی پندرہویں اور آخری تاریخ میں غسل کرے گا۔ تو گویا اس نے گناہوں سے ایسی طہارت حاصل کی جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ اس مہینہ کی پانچ راتیں عبادت کے واسطے افضل ہیں ایک تو اوّل اور ایک اوسط اور تین اخیر کی۔ اس مہینہ کی ۲۷ تاریخ کو معراج شریف ہوئی تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

Marfat.com

کہ جو کوئی اس ماہ میں تیس ۳۰ رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قل یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْن تین بار اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ تین بار پڑھے تو اللہ تعالےٰ اس کے تمام گناہ معاف کرتا ہے اور اس کے لئے ہر دن شہید بدر کے برابر عمل اٹھایا جائے گا اور تمام مہینہ روزہ رکھنے والوں میں اور سال بھر نماز پڑھنے والوں کے برابر ثواب عطا کیا جائے گا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھ کو خبر دی کہ نہیں پڑھتا اس نماز کو مگر مومن اور نہیں چھوڑتا اس نماز کو مگر منافق اور مشرک۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھ کو اس نماز کی خبر دیجئے کہ اس نماز کو کس طرح پڑھوں تو فرمایا سلمان پڑھ۔ اول شب رجب میں دس رکعت اور ہر رکعت میں قل یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْن تین بار اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ احد تین بار اور بعد ختم نماز کے ہاتھ اٹھا کر یہ پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ پھر جب پندرہویں رات ہو تو پڑھے دس رکعتیں ہر رکعت میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْن تین بار اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ ایک بار بعد ختم نماز ہاتھ اٹھا کر پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اِلٰھًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِّتْرًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا پھر دس رکعتیں اخیر ماہ رجب میں پڑھے ہر رکعت میں سورۃ کافرون اور سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے پھر ہاتھ اٹھا دے اور پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ

Marfat.com

اَلْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط پھر تو اپنے رب سے اپنی حاجت مانگ تیری دعا قبول کی جاوے گی۔ اور اللہ تعالیٰ تیرے اور دوزخ کے درمیان ستر خندق کرے گا ہر ایک خندق کی چوڑائی پانچ سو برس کی راہ ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ تیرے واسطے ہر رکعت کے بدلے ہزار ہزار رکعت کا ثواب لکھے گا۔

جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنی تو روتے ہوئے خدا کے شکر کے لئے اس کثیر ثواب کے انعام پر سجدہ میں گر پڑے۔ جو شخص ستائیسویں ماہ رجب کو ظہر کی نماز ادا کر کے پھر چار رکعت نفل ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک مرتبہ اِنَّا اَنْزَلْنَا تین مرتبہ اور قل ھو اللہ پچاس مرتبہ پڑھے اور سلام کے بعد قبلہ رُخ عصر تک بیٹھا رہے تو جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگے گا پائے گا۔ اسی مہینہ میں جمعہ کے دن نماز جمعہ اور عصر کے درمیان چار رکعت ایک سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے آیۃ الکرسی ۷ بار اور سورہ اخلاص پانچ بار پڑھے بعد سلام کے پچیس بار پڑھے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْکَبِیْرِ الْمُتَعَالِ ط اور سو بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ اور سو مرتبہ درود شریف پڑھے پھر حاجت طلب کرے ضرور قبول ہوگی (غنیۃ الطالبین رسالہ فضائل الشہور، افضل الفوائد حصہ دوم)

لیلۃ الرغائب اسی مہینہ میں ہوتی ہے اور اس مہینہ کے پہلے جمعہ کی رات کا نام لیلۃ الرغائب ہے۔ اس رات میں بعد مغرب کے بارہ رکعت نفل چھ سلام سے ادا کی جاتی ہیں۔ ہر رکعت میں بعد الحمد کے اِنَّا اَنْزَلْنَا تین بار اور

Marfat.com

اور سورہ اخلاص بارہ بار پڑھے بعد فراغ ستّر بار پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ پھر سجدہ میں جاکر ستّر بار پڑھے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ اور پھر سر اٹھائے اور کہے ستّر مرتبہ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْاَعْظَمُ۔ اور پھر دوسرا سجدہ اسی طرح کرے پھر جو دعا مانگے قبول ہوگی۔ اسی مہینہ میں روزے بھی رکھے جاتے ہیں۔ ان کے فضائل بھی بے شمار ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مہینہ رجب میں ایک دن ہے اور ایک رات جو کوئی اس میں روزہ رکھے اور عبادت کرے تو اس کے واسطے ثواب اس کے مانند ہوگا کہ اس نے سو برس تک روزے رکھے وہ رات ستائیسویں اور دن ستائیسواں ہے (کبیری، منیۃ الطالبین)

شعبان کے نوافل

شعبان کے مہینہ کی بھی حدیثوں میں بہت بڑی فضیلت آئی ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مہینہ کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہے اور آپ شعبان میں روزہ رکھنے کو بہت دوست رکھتے ہیں چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان کے علاوہ شعبان سے زیادہ کسی ماہ میں روزے رکھتے نہیں دیکھا پس جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب پیغمبروں سے افضل ہیں اسی طرح آپ کا مہینہ بھی سب مہینوں سے افضل ہے چنانچہ دوسری حدیث میں ہے کہ رجب کی فضیلت باقی مہینوں پر مانند بزرگی قرآن کے ہے سب کلاموں پر اور افضلیت شعبان کی مانند میری بزرگی کے ہے سارے پیغمبروں اور رمضان کی بزرگی مانند خدا کے ہے ساری خلق پر۔ اسی لیے مسلمانوں کو چاہیئے کہ کثرت نوافل اور نماز روزہ سے اس مہینہ کو آباد

Marfat.com

رکھیں۔ دو چار مختصر نمازیں جو اس مہینہ کی ہیں۔ وہ یہ ہیں جو شخص شعبان کی اوّل رات میں بارہ رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں الحمد ایک مرتبہ اور قل ھو اللہ پندرہ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالےٰ اسے بارہ ہزار غازی کا ثواب عطا فرماتا ہے اور گناہوں سے اسے اس طرح پاک کر دیتا ہے گویا ابھی ماں کے شکم سے نکلا ہے اور اگر اس سال مر جائے تو شہید کا مرتبہ پاتا ہے اسی مہینہ میں پندرہویں شب کی بہت ہی بزرگی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شعبان کی پندرہویں رات ہو پس اس رات کو قیام کرو (یعنی نماز پڑھو) اور دن کو روزہ رکھو کیونکہ اس رات میں اللہ تعالیٰ کی تجلّی آفتاب کے غروب ہونے کے وقت سے ہی آسمانِ دنیا پر ظاہر ہوتی ہے پس فرماتا ہے خبردار کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ اسے بخش دوں، خبردار کوئی رزق لینے والا ہے کہ اسے رزق دوں، خبردار کوئی مصیبت زدہ ہے اسے چھڑا دوں، خبردار کوئی فلاں فلاں حاجت والا ہے طلوع صبح تک اللہ تعالیٰ یہی آواز دیتا رہتا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر نہ پایا۔ پھر ناگہاں وہ بقیع (قبرستان مدینہ منورہ) میں پائے گئے تب آپؐ نے فرمایا (اے عائشہؓ) کیا تمہیں اس بات کا ڈر تھا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے۔ میں نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے خیال کیا تھا کہ شاید آپؐ ازواج مطہرات میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے ہوں۔ تب آپؐ نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات کو آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے پس قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں کی گنتی سے بھی زیادہ کو بخشتا ہے۔ اس روایت کو ترمذی نے روایت کیا ہے

اور رزین نے یہ لفظ زیادہ کیا ہے یعنی جو لوگ دوزخ کے مستحق ہو چکے ہوں
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تمہیں معلوم ہے کہ اس رات میں کیا واقعہ ہوتا ہے یعنی شعبان کی پندرہویں رات
میں ؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس
رات میں کیا ہے ؟ آپؐ نے فرمایا جو بچہ اس سال میں پیدا ہونا ہوتا ہے وہ اس
رات میں لکھا جاتا ہے اور اس سال میں جو بنی آدم ہلاک ہونے والا ہوتا ہے اس کا نام
لکھا جاتا ہے اور اس رات میں ان کے اعمال آسمان پر اٹھائے جاتے ہیں۔ اور
اسی رات میں ان کے رزق نازل ہوتے ہیں تب عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو خدا کی رحمت کے بغیر جنت
میں داخل ہو۔ آپؐ نے فرمایا کوئی شخص خدا کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو
سکتا۔ تین مرتبہ آپؐ نے یہ الفاظ فرمائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔ یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپؐ بھی نہیں (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا " اور میں بھی " خدا کی رحمت کے بغیر جنت
میں داخل نہیں ہو سکتا مگر یہ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے سایہ رحمت
میں مجھ کو ڈھانک لے تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے
ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات میں (بندوں
کی طرف) متوجہ ہوتا ہے اور اپنی ساری مخلوقات کو بخش دیتا ہے مگر مشرک اور
کینہ رکھنے والے شخص کو نہیں بخشتا جو کوئی اس پندرہویں رات شعبان میں چار
رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں پچاس بار سورۂ اخلاص پڑھے اور پندرہویں
دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچاس برس کے گناہ معاف کرے گا

Marfat.com

اس مہینہ میں ہر جمعہ کی رات کو چار رکعت نفل ہر رکعت میں تیس بار سورۂ اخلاص پڑھے تو اس نے حج اور عمرہ کا ثواب پایا اور آٹھ رکعت ایک سلام کے ساتھ ہدیہ فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا بھی اس مہینہ کے ساتھ مخصوص ہے جو کوئی شعبان کے مہینہ میں آٹھ رکعت نفل ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار قل ہو اللہ شریف ایک سلام کے ساتھ پڑھے اور اس کا ثواب روح پر فتوح حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کو بخشے اس کے حق میں حضرت سیدہ فرماتی ہیں کہ میں جنت میں ہرگز قدم نہ رکھونگی جب تک کہ اس کی شفاعت نہ کرالوں گی۔

رمضان المبارک کے نوافل

رمضان شریف کا مہینہ سب مہینوں سے افضل اور اعلےٰ ہے جیسا کہ اوپر کی حدیث سے ثابت ہوا۔ اسی واسطے اس مہینہ میں امت مرحومہ پر روزے فرض ہوئے اس مہینہ کا نام توریت میں حط اور انجیل میں طاب اور قرآن شریف میں رمضان ہے۔ حط اس لئے فرمایا کہ یہ گناہوں کو کھوتا ہے۔ طاب اس لئے کہا کہ روزہ دار اس مہینہ میں گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اور قربت بھی فرمایا اس واسطے کہ بندوں کو اس مہینہ میں اللہ پاک کے ساتھ نہایت قربت ہوتی ہے اور رمضان ماخوذ رمض سے ہے اور رمض اس بارش کو کہتے ہیں جو خریف سے پہلے ہو پس اس مہینہ میں اوّل دس تاریخوں میں رحمت برستی ہے اور دوسری دہائی میں مغفرت اور تیسری دہائی میں دوزخ سے آزادی۔ مناقب محمدی میں لکھا ہے کہ رمضان شریف میں پندرہ رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ اوّل فراخی رزق، دوسرے زیادتی زر و مال، تیسرے جو کھانا کھایا جاتا ہے وہ سب عبادت میں لکھا جاتا ہے چوتھے کل اعمال نیک دوچند ہو جاتے ہیں۔ پانچویں کل فرشتے زمین آسمان کے روزہ دار کے لئے بخشش مانگتے ہیں۔ چھٹے شیاطین بند کئے جاتے ہیں ساتویں در دل سے

رحمت کے کشادہ ہوتے ہیں۔ آٹھویں جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے بند کئے جاتے ہیں۔ نویں ہر رات میں سات لاکھ گنہگار جہنم سے آزاد ہوتے ہیں۔ دسویں ہر جمعہ کی رات اس قدر دوزخی دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں کہ جتنے سات دن میں آزاد ہوتے ہیں یعنی ۹۴ لاکھ، گیارہویں آخر رات رمضان میں تمام گناہ روزہ داروں کے بخشے جاتے ہیں۔ بارہویں ہر روز بہشت کو آراستہ کیا جاتا ہے۔ تیرہویں روزہ داروں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں چودہویں روزہ داروں کا تمام بدن گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ پندرہویں روزہ داروں کو اللہ پاک کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ اس مہینہ کا فرض دوسرے مہینہ کے ستر فرضوں کے برابر ہے اور نفل دوسرے مہینہ کے فرضوں کے برابر ثواب میں ہے اس مہینہ کے آخری دہایہ میں شب قدر بھی ہوتی ہے اس رات کی عبادت ہزار مہینہ کی عبادت سے بہتر ہے اور یہ رات بھی سب راتوں میں افضل ہے جبرئیل علیہ السلام اور ان کے ساتھ ستر ہزار فرشتے زمین پر اترتے ہیں جو سدرۃ المنتہیٰ کے رہنے والے ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ نور کے جھنڈے ہوتے ہیں اپنے جھنڈوں کو جا مقام پر گاڑتے ہیں۔ کعبہ شریف کے نزدیک، قبر شریف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک۔ مسجد بیت المقدس کے نزدیک، طور سینا کی مسجد کے نزدیک پھر جبرئیل علیہ السلام فرشتوں سے کہتے ہیں کہ پھیل جاؤ وہ پھیل جاتے ہیں پھر کوئی مکان اور کوئی حجرہ اور کوئی گھر اور کوئی کشتی ایسی باقی نہیں ہوتی ہے جس میں مومن مرد یا مومنہ عورت ہو مگر فرشتے اس میں جاتے ہیں لیکن اس گھر میں نہیں جاتے جس میں رحمت سے منع چیزیں کتا ہو یا سور یا شراب یا جنبی ہو حرام سے یا تصویر ہو اور طلوع فجر تک یہ فرشتے رہتے ہیں اور امت مرحومہ کے لئے استغفار کرتے ہیں اور تسبیح و تہلیل اپنے پروردگار کی کرتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی

Marfat.com

رمضان کی راتوں میں قیام کرے ایمان کے ساتھ اور باامید ثواب تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ سو نماز تراویح قیام لیل میں داخل ہے اس کے علاوہ اور جس قدر چاہے نفل پڑھے خصوصاً شب قدر میں شب بیداری کا بڑا ثواب ہے۔ شب قدر میں جو جاگتا ہے اس کے پاس فرشتے آتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور وقت دعا کرنے کے آمین کہتے ہیں اور اس رات میں چار آدمیوں کی اس امت میں بخشش نہیں ہوتی۔ ایک تو وہ جو ہمیشہ شراب پیوے۔ دوسرا وہ ہے جو اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرے۔ تیسرا وہ ہے جو اپنے رحم کو قطع کر دے۔ چوتھا وہ ہے جو مسلمانوں سے دنیادی عداوت رکھے۔ پس مسلمانوں کو لازم ہے کہ تراویح و دیگر نوافل سے رمضان کی راتوں کو آباد رکھیں خصوصاً شب قدر میں علاوہ تراویح کے ان نوافل کو بھی ادا کیا کریں۔ ستائیسویں شب کو چار رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے اِنّا انزلنا ایک بار قُل ھُوَ اللہ ستائیسویں مرتبہ پس یہ شخص اپنے گناہوں سے باہر آیا گویا وہ آج ہی اپنی ماں سے پیدا ہوا۔ اور اس کو اللہ تعالےٰ جنت میں ہزار محل عطا کرے گا۔ ایک روایت یہ ہے کہ جو پڑھے دو رکعت ستائیسویں شب کے نوافل شب قدر کو پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد کے اِنّا انزلنا ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار تو اللہ تعالےٰ اس کو شب قدر کا ثواب عطا کرے گا اور اس کے روزے قبول کرے گا اور اس کو ثواب ادریس علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت ایوب علیہ السلام اور حضرت داؤدؑ اور حضرت نوح علیہ السلام علی نبینا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا عطا کیا جاوے گا اور اس کو جنت میں مشرق سے مغرب تک ایک شہر عطا کیا جائے گا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ستائیسویں رمضان کو چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے اِنّا انزلنا تین بار قُل ھُوَ اللہ پچاس بار پڑھے اور بعدہ سجدہ میں جا کر ایک بار

کہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ د
بعد اس کے جو دعا مانگے قبول ہوگی اور اللہ تعالےٰ اس کو بے انتہا نعمت عطا
کرے گا اور اس کے کُل گناہ بخش دیئے جائیں گے (کنز الدین بحوالہ غنیۃ الطالبین)

شوال کے نوافل

حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ پہلی رات
شوال میں جس کی صبح کو عید ہوتی ہے
چند ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اور وہ ندا کرتے ہیں کہ اے اللہ کے بندو
تم کو اس بات کی خوشخبری ہو کہ تم کو اللہ تعالےٰ نے اس واسطے بخش دیا کہ تم
نے رمضان کے روزے رکھے اور اگر تم چھ روزے شوال میں بھی رکھو
تو اللہ تعالےٰ تم کو جنت میں بڑا مکان دے گا کہ ایسا مکان کسی کو نہ دے گا مگر
اسی شخص کو کہ جس نے تمہارے موافق عمل کیا ہو۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ
جو کوئی چھ روزے شوال کے رکھے تو اللہ تعالےٰ اس کے نامۂ اعمال میں تمام
اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ثواب لکھتا ہے اور اس نے امیر المومنین حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنت میں جگہ پائی۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو بعد
رمضان کے شوال کے چھ روزے رکھے اس نے تمام سال کے روزے رکھے
اور اس کو بدر کے شہیدوں میں سے چالیس شہیدوں کا ثواب ملتا ہے
ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے اس خدا کی قسم جس نے
مجھے بحق بندگی بھیجا ہے کہ جو شخص ماہ شوال میں چھ روزے رکھے گا
تو فرشتہ اسے آسمان سے آواز دے گا کہ اے بندے اللہ تعالیٰ نے تیرے
سارے پچھلے گناہ بخش دیئے ہیں۔ اب تو کام از سر نو شروع کر۔ یہ تو اس
ماہ کے روزوں کی فضیلت ہے اب نمازوں کی فضیلت سنئے۔
حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اوّل رات شوال میں یا دن میں بعد نماز

Marfat.com

عید کے چار رکعت اپنے گھر میں پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ اخلاص اکیس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالےٰ اس کے واسطے بہشت کے آٹھوں دروازے کھولے گا اور اس کے واسطے دوزخ کے ساتوں دروازے بند کرلے گا اور وہ شخص نہیں مرے گا جب تک اپنا مکان جنت میں نہ دیکھ لے گا۔

دوسری روایت یہ ہے کہ ماہ شوال میں رات کو یا دن کو آٹھ رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھے پھر سلام کے بعد ستر مرتبہ سبحان اللہ اور ستر مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں اس کے واسطے رحمت اور حکمت کے دروازے کھولے گا اور اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت میں اتنا بڑا مکان بنا دے گا کہ اس سے بڑا مکان کسی کا نہ ہو اور اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کی ستر حاجتیں پوری کرے گا۔

حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ سیف الدین باخرزی رحمۃ اللہ علیہ کے اوراد میں لکھا دیکھا ہے کہ جو شخص اوّل رات شوال میں بارہ رکعت نماز تین سلاموں سے اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد سورۃ اخلاص پانچ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالےٰ اُسے دوسرے سال تک ہر رات اور ہر دن کو ایک سال کی عبادت کا ثواب عطا کرے گا۔ اور اگر اس سال فوت ہو جائے تو شہیدوں کی موت مرے گا اور ہر رکعت کے بدلے اسے نو حج اور عمرے کا ثواب ملے گا۔ اس کی دُعا مستجاب ہوگی اس کا دل فارغ ہوگا۔ عذاب قبر سے بے کھٹکے ہو جائے گا اور قیامت کے دن عرش کے نیچے سایہ تلے ہوگا۔ پھر اسے اپنے اہل وعیال کے ہمراہ بہشت میں جانے کا حکم ہوگا (رسالہ فضائل الشہود۔ افضل الفوائد حصّہ اوّل)

Marfat.com

ذیقعدہ کے نوافل

حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی ذیقعدہ کے مہینہ میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالےٰ اس کے واسطے ہر ساعت میں مقبول حج اور ہر روز غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھتا ہے۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ذیقعدہ کے مہینہ کو بزرگ جانو کہ یہ حرام مہینوں میں سے اوّل مہینہ ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ اس مہینہ میں ایک ساعت کی عبادت ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہے اور فرمایا کہ اس مہینہ میں دوشنبہ یعنی پیر کے دن روزہ ہزار برس کی بات سے افضل ہے۔ نفلی نمازوں کے بارے میں حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی اول رات ذیقعدہ میں چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے ۲۳ بار سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت میں چار ہزار محل یاقوت سرخ کے بناوے گا۔ اور ہر مکان کے اندر جواہر کے تخت ہوں گے اور ہر تخت کے اوپر ایک حور بیٹھی ہوگی کہ بیشانی اس کی آفتاب سے زیادہ روشن ہوگی۔ ایک روایت میں ہے کہ ذیقعدہ کی ہر رات میں دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۂ اخلاص تین بار پڑھے تو اس نے ہر رات کو ایک شہید اور ایک حج کا ثواب حاصل کیا اور جو کوئی اس مہینہ کے ہر جمعہ میں چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ الحمد کے ۲۱ بار قل ھو اللہ پڑھے تو اللہ تعالےٰ اس کے لئے حج اور عمرے کا ثواب لکھتا ہے اور فرمایا کہ جو کوئی اس مہینہ میں پنجشنبہ کے دن سو رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے دس بار سورۂ اخلاص پڑھے تو اس نے بے انتہا ثواب پایا۔ (رکن دین بحوالہ فضائل الشہود)

ذوالحجہ کے نوافل

اس مبارک ماہ کی بہت فضیلت ہے خصوصاً

اوّل عشرہ کے دس دنوں اور دس راتوں کی تو بہت ہی فضیلت آئی ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ دنیا کے دنوں میں سب سے بزرگ دن دس ذوالحجہ کے ہیں۔ دوسری حدیث شریف میں آیا ہے کہ مہینوں کا سردار رمضان ہے اور سب سے زیادہ از روئے حرمت کے ذوالحجہ ہے اس مہینہ میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا وعلیہ السّلوٰۃ والسّلام نے خالص دوستی باقی پھر اپنا مال مہمانوں کے لئے اور اپنی جان آگ کے لئے اور اپنا بیٹا قربانی کے لئے اور اپنا دل رحمٰن کے لئے خرچ کیا۔ اور ان ہی دنوں میں حضرت ابراہیم حضرت اسمٰعیل علیہما السّلام نے بیت اللہ شریف کی بنیاد ڈالی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس مہینہ کا ایک روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور اس مہینہ کی دس راتوں میں عبادت کے واسطے کھڑا ہونا ثواب میں شب قدر کے برابر ہے پس اس مہینہ کے دس دنوں میں تحمید اور تسبیح و تہلیل اور تکبیر بہت کرو۔ یہ مہینہ وجوب ادائے حج کا ہے۔ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک مغنی یعنی گویّا تھا کہ راگ کو دست رکھتا تھا۔ وہ شخص جب ذوالحجہ کا چاند دیکھتا تو روزہ رکھتا۔ یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس مرد کو حاضر کرو پس آپؐ نے اس سے فرمایا کہ ان دنوں کے روزے رکھنے پر کس چیز نے تجھ کو آمادہ کیا۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ یہ دن عبادت اور حج کے ہیں دست رکھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کی دعا میں مجھ کو بھی شریک کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے لئے ہر دن کی گنتی کے برابر جس تک تو روزہ رکھتا ہے ایک سو غلام آزاد کرنے اور سو اونٹ ہدی بھیجنے اور سو گھوڑے کا جن پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں سواری کی جائے ثواب ہے۔ پھر

Marfat.com

جب یوم الترویہ ہوگا تو تیرے لئے ہزار غلام آزاد کرنے اور ہزار اونٹ قربانی کے اور ہزار گھوڑے جن پر اللہ تعالےٰ کی راہ میں سواری کی جائے ثواب ہے پس جب عرفہ کا دن ہوگا تو تیرے لئے دو ہزار غلام آزاد کرنے اور اسی قدر اونٹ اور اسی قدر گھوڑے اللہ کی راہ میں دینے کا ثواب ہے اور ایک سال پہلے اور ایک سال پچھلے روزوں کا ثواب ہے اسی طرح ان دنوں نماز نوافل کا بھی ثواب بے شمار ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی اوّل رات ذوالحجہ میں چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورہ اخلاص دس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالےٰ اس کے لئے بے شمار ثواب لکھتا ہے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ جو شخص اول رات ذوالحجہ میں دو رکعت نماز جس طرح سے ادا کرے یعنی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ انعام کی تین آیتیں اور دوسری میں فاتحہ کے بعد قل یا ایہا الکافرون ایک مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالےٰ حج کرنے والوں کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھواتا ہے۔

حضرت خواجہ فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کوئی فاسق بدکار اور گنہگار جوان مرگیا۔ لوگوں کو اس کے حال پر افسوس تھا کہ نہ جانے قبر میں اس کی کیا حالت ہوگی۔ اسی موقعہ پر ایک بزرگ نے اس جوان کو خواب میں دیکھ کر حال پوچھا کہ اللہ تعالےٰ نے تجھ سے کیسا سلوک کیا۔ جواب دیا کہ جب لوگ مجھے قبر میں چھوڑ کر چلے گئے اور فرشتوں نے گرزیں لے کر مجھے عذاب کرنا چاہا تو اللہ تعالےٰ کا حکم ہوا کہ اس سے ہاتھ اٹھا لو۔ میں نے اسے بخش دیا ہے اور بہشت میں جگہ دی ہے۔ فرشتوں نے عرض کی کہ یہ نوجوان بدکردار اور گنہگار ہے۔ اس سے ایسی کونسی نیکی ہوئی ہے جس کے سبب تو نے اسے بخشا حکم ہوا کہ جو کچھ تم کہتے ہو ٹھیک ہے لیکن وہ ہر سال دہ ذوالحجہ کی اوّل رات

دو رکعت نماز ادا کیا کرتا تھا۔ اس لئے میں نے اسے بخش دیا۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی دسویں ذی الحجہ تک وتروں کے بعد دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورۂ کوثر اور سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے تو اللہ تعالےٰ اس کو مقام اعلیٰ علیین میں داخل کرے گا اور اس کے ہر بال کے بدلے میں ہزار نیکیاں لکھے گا اور اس نے ہزار دینار صدقہ دینے کا ثواب پایا۔ اور اگر کوئی اس مہینہ کی کسی رات کی پچھلی تہائی میں چار رکعت بعد الحمد کے پڑھے ہر رکعت میں آیۃ الکرسی تین بار اور سورۂ اخلاص تین بار اور معوذتین ایک بار پڑھے اور بعد فارغ ہونے نماز کے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَۃِ وَالْمَلَکُوْتِ، سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا رَبَّنَا جَلَّ جَلَالُکَ وَقُدْرَتُکَ بِکُلِّ مَکَانٍ۔ پھر جو چاہے دعا کرے اس کے لئے اجر ہے جیسے کسی نے بیت اللہ حرمت والے کا حج کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی زیارت کی اور اللہ تعالےٰ کی راہ میں جہاد کیا اور جو دعا مانگے اس کو عطا کی جائے گی اور اگر دسوں راتوں میں اس نماز کو اسی ترکیب سے پڑھے گا تو اللہ تعالےٰ اس کو فردوس اعلیٰ میں داخل کرے گا اور اس سے ہزار برائی مٹا دے گا اور کہا جائے گا کہ نئے سرے سے عمل کئے جا اور جو کوئی جمعہ کے دن ذی الحجہ کے مہینہ میں چھ رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھے اور بعد تمام رکعتوں کے سلام پھیر کر دس بار پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ اور دس بار درود

Marfat.com

شریف تو اللہ تعالےٰ اس سے پہلے کسی کو جنت میں داخل نہیں کرے گا۔
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی عرفہ کی رات میں یعنی نویں رات کو سو رکعت نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ھو اللہ ایک بار یا تین تین بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو بخشے گا اور اس کے لئے جنت میں یاقوت سرخ کا مکان بنایا جائے گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ شب عرفہ میں دو رکعت نفل پڑھے۔ اول رکعت میں بعد الحمد شریف کے سو مرتبہ آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورۂ اخلاص سو مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس نماز کی برکت سے ستر آدمی اس کے ساتھ بخشے گا اور جو کوئی شب نحر یعنی دسویں رات کو جس کی صبح کو عید ہوتی ہے بارہ رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ھو اللہ پندرہ مرتبہ پڑھے تو تمام گناہوں سے پاک ہو اور اس نے ستر برس کی عبادت کا ثواب حاصل کیا۔ ایک نماز اسی رات کی یہ بھی ہے کہ چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے ایک بار سورہ اخلاص ایک بار سورۂ فلق اور ایک بار سورۂ ناس۔ بعد سلام کے ستر بار سبحان اللہ اور ستر بار درود شریف پڑھے تو اس کے تمام گناہ بخشے جائیں گے اور دسویں تاریخ کو بعد نماز عید الاضحےٰ کے گھر پر آکر چار رکعت نفل جو کوئی ادا کرے اور اس میں اوّل رکعت کے اندر بعد الحمد شریف کے سبح اسم ایک بار اور دوسری میں بعد الحمد شریف والشمس ایک بار اور تیسری رکعت میں بعد الحمد شریف کے واللیل ایک بار اور چوتھی میں بعد الحمد شریف کے والضحیٰ ایک بار پڑھے تو اس نے تمام آسمانی کتابوں کے پڑھنے کا ثواب پایا۔
اور جو کوئی قربانی کے بعد دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف

Marfat.com

کے والشمس پانچ مرتبہ پڑھے تو وہ شخص حاجیوں کے ثواب میں شامل ہوا اور اللہ پاک کے نزدیک اس کی قربانی قبول ہوئی اور اس نے بدلہ میں ہر بال قربانی کے ثواب پایا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی فقیر ہو اور توفیق قربانی کی اس کو نہیں تو کیا کرے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعد نماز عید کے اپنے گھر آکر دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورہ کوثر تین بار پڑھے تو اللہ تعالےٰ اس کو اونٹوں کی قربانی کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور دسویں تاریخ کو عید کی نماز سے پہلے جو کھانے اور پینے اور جماع سے اپنے کو روکے تو اس کے نامہ اعمال میں ساٹھ ہزار برس کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اور عیدالاضحےٰ کے دن غسل کرنے کا ثواب ایسا ہے گویا اس نے دریائے رحمت میں غوطہ لگایا۔ اور اس کے تمام گناہ معاف ہو گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی عیدالاضحےٰ کو نئے کپڑے بدلے اور پرانے کسی فقیر کو صدقہ دے دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو بہشت کے سبز نوری حلے پہنائے گا۔ اور لواء الحمد کے نیچے کھڑا ہوگا۔ اور عطر ملنے کا ثواب بہ نیت تعظیم ملائکہ جو مومنین سے مصافحہ کرتے ہیں، یہ ہے کہ اس کے نامہ اعمال میں غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا ہے (غنیۃ الطالبین۔ راحۃ القلوب رسالہ فضائل الشہور وغیرہ)

ہفتہ بھر کی نفل نمازوں کا بیان

ہفتہ کی رات کے نوافل

جو کوئی ہفتہ کی رات کو درمیان مغرب اور عشاء کے بارہ رکعتیں پڑھے اور ان میں جو چاہے پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہشت میں ایک محل

Marfat.com

بناتا ہے اور اس نے گویا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر صدقہ کیا اور یہود کے دین سے بیزار ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کو بخش دے (غنیۃ الطالبین

ہفتہ کے دن کے نوافل

ہفتہ کے دن کی چار رکعت نفل ہیں۔ اس دن میں ان چار رکعتوں کو علاوہ اوقات مکروہہ کے جب چاہے پڑھے۔ ہر رکعت میں الحمد شریف ایک بار اور قل یا ایھا الکافرون تین بار پڑھے بعد فارغ ہونے کے آیۃ الکرسی ایک بار پڑھے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اس نماز نفل کو ہفتہ کے دن ادا کرے تو اس کے لئے ہر حرف کے بدلے حج اور عمرہ کا ثواب ہے اور ہر حرف کے عوض ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی راتوں کے قیام کا ثواب ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو ہر حرف کے بدلے شہید کا ثواب عطا کرے گا۔ اور یہ شخص سایہ عرش کے نیچے نبیوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جو کوئی یہ نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ہر یہودی اور یہودن کی تعداد کے موافق ایک سال کی ایسی عبادت لکھتا ہے جس میں دن کو روزہ رکھا ہو، اور رات کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہو۔ گویا اس نے تمام امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آزاد کیا۔ اور توریت۔ انجیل۔ زبور اور فرقان پڑھے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گلے میں ہزار گلوبند پہنا کر پیغمبروں اور شہیدوں کے ہمراہ بے حساب جنت میں بھیجے گا (افضل الفوائد حصہ اوّل، غنیۃ الطالبین و افضل الفوائد حصہ اوّل)

اتوار کی رات کے نوافل

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اتوار کی رات کو بیس رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورۂ اخلاص پچاس بار اور معوذتین ایک

Marfat.com

ایک بار پڑھے پھر سلام پھیر کر استغفار سو مرتبہ اپنے اور اپنے والدین کے واسطے پڑھے اور درود شریف سو مرتبہ پڑھ کر لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ اور کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ اٰدَمَ صَفْوَۃُ اللّٰہِ وَ فِطْرَتُہٗ وَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَمُوْسٰی کَلِیْمُ اللّٰہِ وَ عِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَ مُحَمَّدًا حَبِیْبُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تو اس کے لئے کافروں اور مسلمانوں کی گنتی کے موافق ثواب ملتا ہے اور اس کو اللہ تعالےٰ قیامت کے دن امن والوں میں اٹھائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ بہشت میں پیغمبروں کے ساتھ داخل کرے۔ (غنیۃ الطالبین)

اتوار کے دن کے نوافل

اتوار کے دن چار رکعت نماز نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے ۱ مَنَ الرَّسُوْلُ تمام رکوع ایک بار پڑھے، حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی اتوار کے دن ان چار رکعتوں کو اس ترتیب سے ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے نیکیاں بعدد نصرانی اور نصرانیہ کے لکھتا ہے اور اس کو ثواب نبی کا عطا کریگا اور حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔ اور ہر رکعت کے عوض اس نمازی کو ہزار نماز کا ثواب بھی ملتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس نمازی کو قیامت کے دن جنت میں ہر حرف کے بدلے ایک شہر جو مشک سے بنا ہوگا دے گا (غنیۃ الطالبین)

دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جو کوئی یہ نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں ہر ایک یہودی اور یہودن کی تعداد کے موافق ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب اور نیز ہزار غازی، ہزار پیغمبر اور ہزار شہید کا ثواب لکھتا ہے اور قیامت کے دن اس کے اور دوزخ کے مابین اس قدر فاصلہ ہو جائے

گا کہ ہزار خندق بیچ میں ہوگی، جن میں سے ہر ایک کی چوڑائی پانسو سالہ راہ کے برابر ہوگی اور اللہ تعالےٰ اس کے لیے آٹھوں بہشت کھول دے گا۔ ایک بدکار شخص خواجہ عبداللہ سہیل تستری کے زمانے میں تھا جب وہ مرگیا تو اسے خواب میں دیکھا کہ بہشت میں ٹہل رہا ہے۔ اس سے پوچھا گیا کہ تو تو بدکار اور گنہ گار تھا یہ دولت کہاں سے پائی۔ اس نے کہا کہ میں اتوار کو (مذکورہ بالا) چار رکعت نماز ادا کیا کرتا تھا۔ حکم ہوا کہ تجھے ہم نے اس نماز کے عوض بخش دیا۔

(افضل الفوائد حصہ اوّل) ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی اتوار کے دن بعد نماز ظہر کے چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ اوّل رکعت میں بعد الحمد شریف سورہ دخان سجدہ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد شریف کے تبارک الذی پڑھ کر تشہد کرے اور سلام پھیر دے۔ پھر کھڑا ہو دے اور بعد سورۂ الحمد کے دونوں رکعتوں میں سورۂ جمعہ پڑھے اور بعد سلام کے اپنی حاجت طلب کرے۔ اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول فرما کر حاجت روا کرے گا۔ اور دین نصاریٰ سے محفوظ رکھے گا۔

(غنیۃ الطالبین)

سوموار کی رات کے نوافل

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی سوموار کی رات کو چار رکعت پڑھے۔ اوّل رکعت میں بعد الحمد کے قل ھو اللہ دس بار اور دوسری میں بعد الحمد شریف کے قل ھو اللہ بیس بار اور تیسری میں تیس بار اور چوتھی میں چالیس بار پڑھے پھر بعد سلام کے سورۂ اخلاص اور استغفار اور درود شریف پچیس پچیس مرتبہ پڑھے۔ پھر اپنے رب سے اپنی حاجت طلب کرے۔ پس حق تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کی حاجت کو اپنے فضل سے پورا کرے اور اس نماز کا نام نماز حاجت بھی ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی سوموار کی رات کو دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ھو اللہ پندرہ مرتبہ اور بعد سلام کے پندرہ مرتبہ آیت الکرسی اور پندرہ مرتبہ استغفار تو اللہ تعالیٰ اس کو اہل جنت سے کر دے گا اگرچہ وہ اصحاب دوزخ سے ہو۔ اور اس کے تمام گناہ ظاہر کے بخش دیئے جاتے ہیں اور ہر ایک آیت قرآن کے بدلے جو کہ نماز میں پڑھی ہے اس کو حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ اور اگر آئندہ سوموار تک مر جائے تو شہید مرتا ہے (غنیۃ الطالبین)

سوموار کے دن کے نوافل

جو کوئی سوموار کے دن کسی وقت بارہ رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے آیۃ الکرسی ایک بار پڑھے اور بعد فارغ ہونے کے سورۂ اخلاص بارہ بار اور استغفر اللہ بارہ مرتبہ پڑھے تو قیامت کے دن اس کو ندا کی جائے گی کہ فلاں ابن فلاں کہاں ہے کہ کھڑا ہووے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب لیوے پس وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے ہزار حُلّے دے گا اور تاج جنتی کہ وہ اس کو پہنے گا۔ اور اس کے لئے ایک ہزار فرشتے ہونگے جو جنت میں اس کا استقبال کریں گے اور ہر فرشتہ کے ساتھ ہدیہ بے بہا ہوگا اور وہ جنت میں اس کے ساتھ ساتھ چلیں گے یہاں تک کہ ہزار نورانی محلوں پر سے گزرے۔ ایک نماز دو رکعت کے ساتھ بروقت بلند ہونے آفتاب کے بھی اور آئی ہے۔ اس میں بعد الحمد کے ہر رکعت میں آیۃ الکرسی ایک بار قل ھو اللہ ایک بار معوذتین ایک بار پڑھنی فرمائی ہے اور بعد سلام کے استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ اور درود شریف دس دس مرتبہ پڑھے تو اس

Marfat.com

کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں (غنیۃ الطالبین)

ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ جو شخص سوموار کے دن دو رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد کے آیۃ الکرسی اور سورۃ اخلاص ایک ایک مرتبہ پڑھے اور نماز سے فارغ ہو کر دس مرتبہ والدین کے لئے بخشش طلب کرے اور دس مرتبہ درود شریف بھیجے تو اللہ تعالیٰ اسے سفید مروارید کا بنا ہوا محل عنایت کرے گا۔ جس میں سات کوٹھڑیاں ہوں گی۔ ہر ایک کوٹھڑی کی فراخی سات سو ہاتھ ہوگی۔ پہلی خالص چاندی کی بنی ہوگی۔ دوسری سونے کی۔ تیسری مروارید کی۔ چوتھی زبرجد کی پانچویں یاقوت کی چھٹی موتیوں کی اور ساتویں نور کی۔ اور ہر ایک کوٹھڑی میں ایک تخت پر ایک حور ہوگی۔ جو پاؤں سے لے کر زانوؤں تک زعفران سے تر ہوگی اور زانو سے سینے تک مشک سے اور سینے سے گردن تک عنبر اشہب سے اور گردن سے سر تک کافور سفید سے آراستہ و پیراستہ ہوگی (افضل الفوائد حصہ اول)

منگل کی رات کے نوافل

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی منگل کی رات میں بارہ رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ پانچ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایسا بڑا مکان بنا دے گا جس کی وسعت دنیا سے سات حصہ زیادہ ہوگی (غنیۃ الطالبین)

منگل کے دن کے نوافل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی منگل کے دن بعد ارتفاعِ آفتاب دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۃ اخلاص تین بار پڑھے تو اس کے اوپر ستر دن تک کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا ہے۔ اور اگر ان ستر دنوں کے

Marfat.com

اندر مرا تو شہید مرا اور اس کے ستر برس کے گناہ بخش دیئے گئے (غنیۃ الطالبین
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جو شخص منگل کے روز، جس روز اللہ تعالیٰ نے بارش بنائی اور ابلیس
روئے زمین پر آیا اور اس کے لئے دوزخ کے دروازے کھلے پھر ملک الموت
علیہ السلام بندگانِ خدا کی جانیں قبض کرنے پر مسلط ہوا۔ اور اسی روز قابیل
نے ہابیل کو مارا۔ اور اسی روز حضرت ایوب پیغمبر علیہ السلام کیڑوں کی بلا میں مبتلا
ہوئے۔ دو رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں الحمد للہ ایک بار
والتین ایک بار اور اخلاص ایک بار اور معوذتین ایک ایک مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ
قطرات بارش کے برابر اسے نیکیاں عنایت فرماتا ہے اور بہشت میں اُسے ایک
نہری محل عنایت فرمائے گا۔ دوزخ کے ساتوں دروازے اس پر بند ہوں گے
اور اسے آدم، موسیٰ، ہارون اور ایوب علیہم السلام کا ثواب ملے گا۔ اور بہشت کے
آٹھوں دروازے اس کے لئے کھلے ہوں گے اور تمام مصیبتوں اور آفتوں سے
محفوظ اور بے کھٹکے رہے گا (افضل الفوائد حصہ اوّل)

بدھ کی رات کے نوافل

جو کوئی بدھ کی رات میں دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ اول رکعت میں بعد الحمد کے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ دس بار اور دوسری میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ دس بار تو آسمان سے ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں جو اس کے واسطے قیامت تک ثواب لکھتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین)

بدھ کے دن کے نوافل

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی بدھ کے دن بارہ رکعت وقت بلند ہونے آفتاب کے یعنی بعد نماز

Marfat.com

اشراق کے پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۃ اخلاص تین بار اور معوذتین تین تین بار پڑھے تو اس کو فرشتہ نزدیک عرش کے ندا کرتا ہے کہ اے بندۂ خدا اپنے عمل کو نئے سرے سے شروع کر پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے تجھ کو بخش دیا اور اللہ پاک اس سے عذاب قبر اور اس کی تنگی اور اس کے اندھیرے کو دور کرتا ہے اور قیامت کے دن اس کی تکلیفوں کو دور کرے گا اور اس دن اس کا عمل مثل نبیوں کے اٹھایا جائے گا۔

(غنیۃ الطالبین)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بدھ کے دن جس دن اللہ تعالیٰ نے تاریکی اور روشنی پیدا کی، دو رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد اذا زلزلت الارض ایک مرتبہ اور سورۃ اخلاص تین مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ قیامت اور قبر کی تاریکی اس سے دور کر دے گا۔ ایک سال کی عبادت کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔ اور سفید اعمال نامہ اس کے ہاتھ دیا جائے گا (افضل الفوائد)

جمعرات کی رات کے نوافل

اس رات میں جو کوئی درمیان مغرب اور عشاء دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد کے آیۃ الکرسی پانچ بار اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ پانچ بار اور معوذتین پانچ بار پھر نماز سے فارغ ہو کر پندرہ بار استغفار پڑھے اور اس کا ثواب ماں باپ کی ارواح کو بخش دے تو اس نے ماں باپ کا حق ادا کیا۔ اگرچہ اس کے ماں باپ دنیا میں ناراض ہوں اور اللہ تعالیٰ اس نمازی کو صدیقوں اور شہیدوں کا ثواب عطا کرتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

Marfat.com

جمعرات کے دن کے نوافل

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جمعرات کے دن درمیان ظہر اور عصر کے دو رکعت اس طرح پڑھے کہ اوّل رکعت میں بعد الحمد شریف کے آیۃ الکرسی سو مرتبہ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے قُل ھُوَ اللہ سو مرتبہ اور بعد فراغ نماز کے درود شریف سو مرتبہ تو اللہ تعالیٰ اس کو رجب اور شعبان اور رمضان کے روزہ رکھنے والوں کے مثل ثواب عطا کرے گا اور اس کے واسطے کعبہ شریف کے حاجیوں کے مثل ثواب ہوگا اور اس کو نیکیاں بعدد مومنین کے دی جاتی ہیں (غنیۃ الطالبین)

جمعہ کی رات کے نوافل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کی رات میں درمیان مغرب اور عشاء کے بارہ رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں دس مرتبہ قُل ھُوَ اللہ پڑھے تو گویا اس نے بارہ برس تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔ جس کے دنوں میں روزہ رکھا اور رات کو قیام کیا۔ دوسری روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یوں آئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کی رات کو عشاء کی نماز جماعت سے پڑھ کر بعد سنتوں کے دس رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے قُل ھُوَ اللہ ایک مرتبہ اور معوذتین ایک ایک بار پھر بعد سلام کے وتر پڑھے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے اپنے دائیں پہلو پر سو رہے تو گویا اس نے شب قدر کو زندہ کیا اور اس رات میں درود شریف کی بھی کثرت کرے (غنیۃ الطالبین)

جمعہ کے دن کے نوافل

جمعہ کا دن تمام نماز کا ہے۔ اوّل تو اس

Marfat.com

دن چاشت و اشراق کی ہی نماز کا ثواب علاوہ اور دنوں کے زیادہ ہے کہ دو رکعت پر دو سو نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں درج ہوتی ہیں اور دو سو برائیاں دور کی جاتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی چار رکعت پڑھے۔ اس کو چار سو درجے جنت میں عطا ہوں گے اور اگر آٹھ رکعت نفل پڑھے تو اس کے آٹھ سو درجے جنت میں بلند کیے جاویں گے اور اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اور اگر بارہ رکعت پڑھے تو بارہ سو نیکیاں لکھی جاویں گی۔ اور سو گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور جو شخص درمیان ظہر اور عصر کے دو رکعت پڑھے۔ اوّل رکعت میں بعد الحمد شریف کے پندرہ بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ ایک بار اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ایک بار اور دوسری رکعت میں بعد الحمد شریف کے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ ایک بار اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ بیس بار اور بعد سلام کے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پچاس مرتبہ تو یہ شخص نہ مرے گا، جب تک کہ اپنے رب کو خواب میں نہ دیکھے گا۔ اور اپنی جگہ کو بہشت میں نہ دیکھے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

مکتوب حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ جمعہ کے دن جو کوئی چار رکعت نفل ایک سلام سے جس وقت چاہے۔ اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد کے آیۃ الکرسی ایک بار۔ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ پندرہ بار بعد نماز کے درود شریف سو مرتبہ پڑھ کر اس کو ایک بار پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ یَا سَابِقَ الْفَوَاتِ وَیَا سَامِعَ الْاَصْوَاتِ وَیَا مُحْیِیَ الْعِظَامِ بَعْدَ الْمَوْتِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاجْعَلْ لِّیْ مَخْرَجًا وَّمَخْرَجًا مِّمَّا اَنَا فِیْہِ اِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ یَا رَاحِمَ الْعِظَامِ وَیَا غَافِرَ الْخَطَایَا یَا سَیِّدِیْ

قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ۔ رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْاَعْظَمُ یَا سَاتِرَ الْعُیُوْبِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ تو اللہ پاک اس کی نمازوں فائتہ کا جن کے عدد معلوم نہیں ہیں۔ کفارہ کرے گا (رکنِ دین)

نمازِ تراویح

نماز تراویح مردوں اور عورتوں کے لئے سُنت مؤکدہ ہے اور جماعت سے پڑھنا سُنت کفایہ ہے یعنی اگر محلے کی مسجد میں نماز تراویح جماعت سے پڑھی جائے اور کوئی شخص گھر میں اکیلا پڑھ لے تو گنہ گار نہ ہوگا لیکن اگر تمام محلے والے جماعت سے نہ پڑھیں تو سب گنہگار ہونگے، نماز تراویح کا وقت نماز عشاء کے بعد سے فجر تک ہے۔ نمازِ وتر سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی تراویح کا وقت ہے یعنی اگر کسی شخص کی تراویح کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہوں اور امام وتر پڑھنے لگے تو یہ شخص امام کے ساتھ وتر میں شریک ہو جائے اور وتر کے بعد اپنی تراویح کی چھوٹی ہوئی رکعتیں پوری کر لے۔ اس کی بیس رکعتیں دس سلاموں کے ساتھ مسنون ہیں یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے۔

ضروری مسائل

مسئلہ ۱، احتیاط یہ ہے کہ جب ہر دو دو رکعت پر سلام پھیرے تو ہر دو رکعت پر الگ الگ نیت کرے (ردالمحتار) مسئلہ ۲ ہر چار رکعت کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی گئی ہیں مستحب ہے ہاں اگر اتنی دیر تک بیٹھنے میں لوگوں کو تکلیف ہو اور جماعت کے کم ہو جانے کا خوف ہو تو اس سے کم بیٹھے۔ اس بیٹھنے میں اسے اختیار ہے کہ چپکا بیٹھا رہے یا کلمہ پڑھے یا

Marfat.com

تلاوت کرے یا درود شریف پڑھے یا چار رکعتیں تنہا نفل پڑھے۔ جماعت سے مکروہ ہے یا یہ تسبیح پڑھے۔ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوتِ۔ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِی لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔

(غنیہ، ردالمحتار وغیرھما)

مسئلہ ۳، تراویح میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کرنا سنتِ مؤکدہ ہے اور دو مرتبہ ختم کرنا افضل ہے اور تین دفعہ ختم کرنا اس سے زیادہ افضل ہے لیکن دو مرتبہ اور تین مرتبہ ختم کرنے کی فضیلت اس وقت ہے کہ مقتدیوں کو دشواری نہ ہو ہاں ایک مرتبہ ختم کرنے میں لوگوں کی سستی کا لحاظ نہ کیا جائے (درمختار، شامی)

مسئلہ ۴، اگر کوئی شخص عشاء کی نماز کے بعد تراویح پڑھ چکا ہو اور بعد پڑھ چکنے کے معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز میں کوئی بات ایسی ہو گئی تھی جس کی وجہ سے عشاء کی نماز نہیں ہوئی تو اس کو عشاء کی نماز کے اعادہ کے بعد تراویح کا بھی اعادہ کرنا چاہیئے (مراقی الفلاح و عالمگیری)، مسئلہ ۵، اگر عشاء کی نماز جماعت سے نہ پڑھی گئی ہو تو تراویح بھی جماعت سے نہ پڑھی جائے اس لئے کہ تراویح جماعت کے تابع ہے ہاں جو لوگ جماعت سے عشاء کی نماز پڑھ کر تراویح جماعت سے پڑھ رہے ہوں ان کے ساتھ شریک ہو کر اس شخص کو بھی تراویح کا جماعت سے پڑھنا درست ہو جائے گا جس نے عشاء کی نماز بغیر جماعت کے پڑھی ہے اس لئے کہ وہ ان لوگوں کا تابع سمجھا جائے گا جن کی جماعت درست ہے (درمختار، شامی)

Marfat.com

مسئلہ ۶، اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پر پہنچے کہ عشاء کی نماز ہو چکی ہو تو اسے چاہیئے کہ پہلے عشاء کی نماز پڑھ لے پھر تراویح میں شریک ہو اور اگر اس درمیان میں تراویح کی کچھ رکعتیں رہ جائیں تو ان کو بعد وتر پڑھنے کے پڑھے اور یہ شخص وتر جماعت سے پڑھے (در مختار)

مسئلہ ۷، امام و مقتدی ہر دو رکعت پر ثنا پڑھیں اور بعد تشہد دعا بھی، ہاں اگر مقتدیوں پر گرانی ہو تو تشہد کے بعد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ پر اکتفا کرے (در مختار، ردالمحتار) مسئلہ ۸، اگر ایک ختم کرنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ ستائیسویں شب میں ختم ہو تو تراویح آخر رمضان تک برابر پڑھتے رہیں کہ سنت مؤکدہ ہیں (عالمگیری) مسئلہ ۹، اگر عالم حافظ بھی ہو تو افضل یہ ہے کہ خود پڑھے دوسرے کی اقتداء نہ کرے۔ اگر امام غلط پڑھتا ہو تو مسجد محلہ چھوڑ کر دوسری مسجد میں جانے میں حرج نہیں یونہی اگر دوسری جگہ کا امام خوش آواز ہو یا ہلکی قرأت پڑھتا ہو یا مسجد محلہ میں ختم نہ ہوگا تو دوسری مسجد میں جانا جائز ہے (عالمگیری) مسئلہ ۱۰، قرآن شریف سنانے کے عوض میں اجرت لینا جائز ہے قرآن کو تو اللہ تعالیٰ کے واسطے سنائیں۔ اگر اپنے آنے اور جانے کے عوض یا پابندی وقت کے بدلہ میں ٹھہرا لیا جاوے تو مضائقہ نہیں۔ فقہائے متاخرین نے جواز اُجرت کے لئے یہ حیلہ لکھا ہے (در مختار) مسئلہ ۱۱، لوگوں نے تراویح پڑھ لی اور اب دوبارہ پڑھنا چاہتے ہیں تو تنہا تنہا پڑھ سکتے ہیں۔ جماعت کی اجازت نہیں (عالمگیری) مسئلہ ۱۲، نابالغ کے پیچھے بالغوں کی تراویح نہ ہوگی۔ یہی صحیح ہے (عالمگیری) مسئلہ ۱۳، تراویح بیٹھ کر پڑھنا بلا عذر مکروہ ہے بلکہ بعضوں کے نزدیک تو ہوگی ہی نہیں (در مختار) مسئلہ ۱۴، امام سے غلطی ہوئی کوئی سورت یا آیت چھوٹ گئی تو مستحب یہ ہے کہ اسے پڑھ کر پھر آگے بڑھے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

مسئلہ ۱۵، افضل یہ ہے کہ ایک امام کے پیچھے تراویح پڑھیں اور دو کے پیچھے پڑھنا چاہیں تو بہتر یہ ہے کہ پورے ترویحہ (یعنی چار رکعتوں) پر امام بدلیں (عالمگیری، مسئلہ ۱۶، اگر کسی وجہ سے نماز تراویح فاسد ہو جائے تو جتنا قرآن مجید ان رکعتوں میں پڑھا ہے اعادہ کریں تاکہ ختم میں نقصان نہ رہے (عالمگیری)، مسئلہ ۱۷، یہ جائز ہے کہ ایک شخص عشاء و وتر پڑھائے دوسرا تراویح جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عشاء و وتر کی امامت کرتے تھے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تراویح پڑھاتے تھے (عالمگیری)، مسئلہ ۱۸، مقتدی کو جائز نہیں کہ بیٹھا رہے جب امام رکوع کرنے کو ہو تو کھڑا ہو جائے کہ یہ منافقین سے مشابہت ہے۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے اِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى (سورۂ نساء رکوع ۲۱، پارہ ۶) منافق جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو تھکے جی سے "(غنیہ و بنیہ بامر خلاصہ ۱۹، اگر کسی وجہ سے قرآن ختم نہ ہو تو سورتوں سے تراویح پڑھیں اور اس کے لئے بعضوں نے یہ طریقہ رکھا ہے کہ الٓمٓ تر کیف سے آخر تک دو بار پڑھنے میں بیس رکعتیں ہو جائیں گی (عالمگیری)، مسئلہ ۲۰، قرأت اور ارکان کی ادا میں جلدی کرنا مکروہ ہے اور جتنی ترتیل زیادہ ہو بہتر ہے، یونہی تعوذ و تسمیہ و طمانیت و تسبیح کا چھوڑ دینا بھی مکروہ ہے (عالمگیری و درمختار)، مسئلہ ۲۱، خوش خواں کو امام بنانا چاہئے بلکہ درست خواں کو بنائیں (عالمگیری)، مسئلہ ۲۲، ایک رات میں پورے قرآن مجید کا پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ لوگ نہایت شوقین ہوں کہ ان کو گراں نہ گزرے اگر گراں گذرے اور ناگوار ہو تو مکروہ ہے (مراقی الفلاح)۔

مسئلہ ۲۳، تراویح میں کسی سورت کے شروع پر ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے پڑھ دینا چاہئے۔ اس لئے کہ بسم اللہ بھی قرآن مجید کی ایک آیت ہے اگرچہ کسی سورت کا جزو نہیں۔ پس اگر بسم اللہ بالکل نہ پڑھی جائے گی

Marfat.com

تو قرآن مجید کے پورے ہونے میں ایک آیت کی کمی رہ جائے گی۔ اور اگر آہستہ آواز سے پڑھی جائے گی تو مقتدیوں کا قرآن مجید پورا نہ ہوگا (درمختار)

مسئلہ ۲۴، دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا کھڑا ہو گیا تو جب تک تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور سجدہ کر لیا ہو تو چار پوری کرلے مگر یہ دو شمار کی جائیں گی اور جو دو پر بیٹھ چکا ہے تو چار ہوئیں (عالمگیری) مسئلہ ۲۵ سلام پھیرنے کے بعد کوئی کہتا ہے دو ہوئیں کوئی کہتا ہے تین تو امام کے علم میں جو ہو اس کا اعتبار ہے اور امام کو کسی بات کا یقین نہ ہو تو جس کو سچا جانتا ہو اس کے قول پر اعتبار کرے اگر اس میں لوگوں کو شک ہو کہ بیس ہوئیں یا اٹھارہ تو دو رکعت تنہا تنہا پڑھیں۔

مسئلہ ۲۶، ایک امام دو مسجدوں میں تراویح پڑھاتا ہے۔ اگر دونوں میں پوری پوری پڑھائے تو ناجائز ہے اور مقتدی نے دو مسجدوں میں پوری پوری پڑھی تو حرج نہیں مگر دوسری میں وتر پڑھنا جائز نہیں۔ جبکہ پہلی میں پڑھ چکا اور اگر گھر میں تراویح پڑھ کر مسجد میں آیا اور امامت کی تو مکروہ ہے (عالمگیری)

قضا نمازوں کی ادائیگی

جو نماز وقت پر نہ پڑھی جائے وہ قضا ہے اور بلا عذر شرعی نماز قضا کرنا سخت گناہ ہے۔ قضا کرنے والے پر فرض ہے کہ اُن کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے۔ فرض کی قضا فرض، واجب کی قضا واجب اور بعض سُنتوں کی قضا سُنت ہے۔ قضا نماز کی نیت اس طرح کرنی چاہیئے کہ میں فلاں دن کی فجر یا ظہر کی نماز قضا پڑھتا ہوں۔ صرف یہ نیت کر لینا کہ ظہر یا فجر کی قضا پڑھتا ہوں کافی نہیں ہے۔ اگر کسی کے ذمے بہت سی نمازیں قضا ہوں اور اُسے دن یاد نہ ہوں مثلاً اس نے مہینے دو مہینے بالکل نماز نہیں پڑھی اور اسے یہ تو معلوم ہے کہ میرے اوپر فجر کی

Marfat.com

تیس نمازیں اور اسی قدر ظہر وعیزہ کی نمازیں ہیں لیکن اسے مہینہ یاد نہیں کہ کس مہینے کی نمازیں چھوٹی تھیں تو ایسی صورت میں جب کسی نماز مثلاً فجر کی قضا کرے تو اس طرح نیت کرے کہ میرے ذمّے جس قدر فجر کی نمازیں باقی ہیں۔ ان میں سے پہلی فجر کی نماز پڑھتا ہوں یا ان میں سے آخری فجر کی نماز پڑھتا ہوں۔ اسی طرح جو نماز قضا کرے اس کی نیت اسی طریقے سے کرنی چاہیئے۔ اگر اکیلے آدمی کی نماز قضا ہو تو گھر میں پڑھنا بہتر ہے اور مسجد میں بھی پڑھ لے تو مضائقہ نہیں لیکن کسی سے یہ ذکر نہ کرے کہ میں نے یہ نماز قضا پڑھی ہے۔ کیونکہ اپنی قضا نمازوں کا دوسروں سے ذکر کرنا مکروہ ہے۔

فجر کی سنتیں اگر مع فرض کے قضا ہو جائیں تو زوال سے پہلے ان کو بھی مع فرضوں کے قضا پڑھ لینا چاہیئے۔ اور زوال کے بعد پڑھے تو صرف فرضوں کی قضا کرے اور اگر صرف سنتیں چھوٹ گئیں تو سنتوں کی قضا نہیں۔ طلوع آفتاب سے پہلے پڑھ لینا تو مکروہ ہے اور آفتاب نکلنے کے بعد پڑھنا مکروہ تو نہیں مگر وہ سنتیں نہ ہوں گی نفل ہو جائیں گی۔ ظہر کی چار سنتیں اگر فرضوں سے پہلے نہیں پڑھیں تو فرض کے بعد پڑھ لے اور فرض کے بعد دو سنتوں سے پہلے ان کے بعد دونوں طرح پڑھنے کی گنجائش ہے بہتر یہ ہے کہ دو سنتوں کے بعد پڑھے۔

ضروری مسائل

مسئلہ ۱: مجنون کی حالت جنون میں جو نمازیں فوت ہوئیں اچھے ہونے کے بعد ان کی قضا واجب نہیں جبکہ جنون نماز کے چھ وقت کامل تک برابر رہا ہو (عالمگیری)

مسئلہ ۲: جو شخص معاذ اللہ مُرتد ہو گیا پھر اسلام لایا تو زمانہ ارتداد کی نمازوں کی قضا نہیں اور مُرتد ہونے سے پہلے زمانہ اسلام میں جو نمازیں جاتی رہی تھیں

Marfat.com

ان کی قضا واجب ہے (ردالمختار)، مسئلہ ۳، دارالحرب میں کوئی شخص مسلمان ہو اور احکام شرعیہ، نماز روزہ وغیرہا کی اس کو اطلاع نہ ہوئی تو جب تک وہاں رہا ان دنوں کی قضا اس پر واجب نہیں اور جب دارالاسلام میں آگیا تو اب جو نماز قضا ہوگی اُسے پڑھنا فرض ہے کہ دارالاسلام میں احکام کا نہ جاننا عذر نہیں اور کسی ایک شخص نے بھی اُسے نماز فرض ہونے کی اطلاع دے دی اگرچہ فاسق یا بچہ یا عورت یا غلام نے تو اب جتنی نہ پڑھے گا، ان کی قضا واجب ہے۔ دارالاسلام میں مسلمان ہوا تو جو نماز فوت ہوئی اس کی قضا واجب ہے اگرچہ کہے کہ مجھے اس کا علم نہ تھا (ردالمختار) مسئلہ ۴، ایسا مریض کہ اشارہ سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا اگرچہ یہ حالت پورے چھ وقت تک رہی تو اس حالت میں جو نمازیں فوت ہوئیں ان کی قضا واجب نہیں (عالمگیری) مسئلہ ۵ جو نماز جیسی فوت ہوئی اس کی قضا ویسی ہی پڑھی جائے گی مثلاً سفر میں نماز قضا ہوئی تو چار رکعت والی دو ہی پڑھی جائے گی، اگرچہ اقامت کی حالت میں پڑھے اور حالت اقامت میں فوت ہوئی تو چار رکعت والی کی قضا چار رکعت ہے اگرچہ سفر میں پڑھے البتہ قضا پڑھنے کے وقت کوئی عذر ہے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا مثلاً جس وقت فوت ہوئی تھی اس وقت کھڑا ہو کر پڑھ سکتا تھا اور اب قیام نہیں کر سکتا تو بیٹھ کر پڑھے یا اس وقت اشارہ ہی سے پڑھ سکتا ہے تو اشارے سے پڑھے اور صحت کے بعد اس کا اعادہ نہیں (عالمگیری، درمختار) مسئلہ ۶ جس کی ایک ہی نماز قضا ہوئی اس سے پہلے اس کی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی یا اس سے پہلے نمازیں قضا تو ہوئیں لیکن سب کی قضا پڑھ چکا ہے فقط اسی ایک نماز کی قضا پڑھنی باقی ہے تو پہلے اس کی قضا پڑھ لیوے تب کوئی وقتی نماز پڑھے۔ اگر بغیر قضا نماز پڑھے ہوئے وقتی نماز پڑھی تو وقتی درست نہیں ہوئی۔ قضا پڑھ کے پھر

Marfat.com

وقتی پڑھے۔ ہاں اگر قضا پڑھنی یاد نہیں رہی بالکل بھول گیا تو وقتی درست ہو گئی۔ اب جب یاد آوے تو فقط قضا پڑھ لیوے وقتی کو نہ دہراوے (درمختار) مسئلہ ۸، اگر وقت بہت تنگ ہے کہ اگر پہلے قضا پڑھے گا تو وقتی نماز کا وقت باقی نہ رہے گا تو پہلے وقتی پڑھ لے تب قضا پڑھے (ہدایہ) مسئلہ ۹، اگر دو یا تین یا چار یا پانچ نمازیں قضا ہو گئیں اور سوائے ان نمازوں کے اس کے ذمے کسی اور نماز کی قضا باقی نہیں ہے یعنی عمر بھر میں جب سے جوان ہوا ہے کبھی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی یا قضا تو ہو گئی لیکن سب کی قضا پڑھ چکا ہے تو جب تک ان پانچوں کی قضا نہ پڑھ لیوے تب تک وقتی نماز پڑھنا درست نہیں ہے اور جب ان پانچوں کی قضا پڑھے تو اس طرح پڑھے کہ جو نماز سب سے اوّل چھوٹی ہے پہلے اس کی قضا پڑھے پھر اس کے بعد والی پھر اس کے بعد والی۔ اسی طرح ترتیب سے پانچوں کی قضا پڑھے جیسے کسی نے پورے ایک دن کی نمازیں نہیں پڑھیں۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء پانچوں نمازیں چھوٹ گئیں تو پہلے فجر پھر ظہر پھر عصر، پھر مغرب پھر عشاء اسی ترتیب سے قضا پڑھے۔ اگر پہلے فجر کی قضا نہیں پڑھی بلکہ ظہر کی پڑھی یا عصر کی یا اور کوئی تو درست نہیں ہوئی پھر سے پڑھنا پڑے گی (ہدایہ) مسئلہ ۹، اگر کسی کی چھ نمازیں قضا ہو گئیں تو اب بغیر ان کی قضا پڑھے ہوئے بھی وقتی نماز پڑھنی جائز ہے اور جب ان چھ نمازوں کی قضا پڑھے تو جو نماز سب سے اول قضا ہوئی ہے تو پہلے اسی کی قضا پڑھنا واجب ہے مگر جو چاہے پہلے پڑھے اور جو چاہے پیچھے پڑھے سب جائز ہے اور اب ترتیب سے پڑھنا واجب نہیں ہے (ہدایہ) مسئلہ ۱۰، دو چار مہینے یا دو چار برس ہوئے کہ کسی کی چھ نمازیں یا زیادہ قضا ہو گئی تھیں اور اب تک ان کی قضا نہیں پڑھی لیکن اس کے بعد سے ہمیشہ نماز پڑھتا رہا کبھی قضا نہیں ہونے پائی۔ مدت کے

بعد اب پھر ایک نماز جاتی رہی تو اس صورت میں بھی بغیر اس کی قضا پڑھے ہوئے وقتی نماز پڑھنی درست ہے اور ترتیب واجب نہیں (ہدایہ) مسئلہ ۱۱ کسی کے ذمہ چھ نمازیں یا بہت سی نمازیں قضا تھیں اس وجہ سے ترتیب سے پڑھنی اس پر واجب نہیں تھی لیکن اس نے ایک ایک دو دو کرکے سب کی قضا پڑھ لی۔ اب کسی نماز کی قضا پڑھنی باقی نہیں رہی تو اب پھر جب ایک نماز یا پانچ نمازیں قضا ہو جاویں تو ترتیب سے پڑھنی پڑے گی۔ اور بغیر ان پانچوں کی قضا پڑھے وقتی نماز پڑھنی درست نہیں۔ البتہ اب پھر اگر چھ نمازیں چھوٹ جاویں تو پھر ترتیب معاف ہو جاوے گی اور بغیر ان چھ نمازوں کی قضا پڑھے بھی وقتی پڑھنی درست ہو گی (ہدایہ) مسئلہ ۱۲۔ ایک شخص کے ذمہ ایک ماہ یا ایک سال کی نمازیں قضا تھیں پھر اس نے ان قضا نمازوں کو ادا کر دیا۔ یہاں تک کہ ایک نماز یا دو نمازیں باقی رہ گئیں اور اب پھر نئی نمازوں میں سے ایک نماز قضا ہو گئی تو اس حالت میں اس نئی نماز قضا کے یاد ہوتے ہوئے بھی وقتی نماز ادا کرنی جائز ہے۔ اس لئے کہ جب تک پہلی قضا نمازوں میں سے ایک بھی اس کے ذمہ باقی رہے گی۔ اس وقت تک ترتیب عود نہیں کرے گی۔ اسی قول پر فتوے ہے (شامی) مسئلہ ۱۳، ایک شخص کی نماز قضا ہو گئی اور پھر وہ بھول گیا کہ کون سے وقت کی نماز تھی اور گمان غالب بھی کسی نماز پر نہیں ہوتا تو ایسی حالت میں ایک دن کی نمازیں قضا کرے اور اگر دو دن کی نمازیں تردد ہووے اتنے ہی دنوں کی نمازیں قضا کرے (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ عورت کی ایک نماز قضا ہوئی اس کے بعد حیض آیا تو حیض سے پاک ہو کر پہلے قضا پڑھ لے پھر وقتی پڑھ لے اگر قضا یاد ہوتے ہوئے وقتی پڑھے گی نہ ہو گی جبکہ وقت میں گنجائش ہو (عالمگیری) مسئلہ ۱۵ جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں اگرچہ ان کا پڑھنا جلد سے جلد واجب ہے مگر بال بچوں کی خورد و نوش اور اپنی

Marfat.com

ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے تو کاروبار بھی کرے اور جو وقت فرصت کا ملے اس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں (در مختار) مسئلہ ۱۶ قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے انہیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضائیں پڑھے کہ بری الذمہ ہو جائے البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ کی نہ چھوڑ دے (ردالمختار) مسئلہ ۱۷ جس کی نمازیں قضا ہو گئیں اور انتقال ہو گیا تو اگر اپنے ورثاء کو قضا نمازوں کے کفارہ دینے کی وصیت کر گیا اور مال بھی چھوڑا تو اس کے تہائی مال میں سے ہر فرض و وتر کے بدلے نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جَو دیں اور اگر مال نہیں چھوڑا اور ورثاء غنی ہیں تو تبرعاً کفارہ دیں۔ اور اگر ورثاء غنی نہیں ہیں تو یوں کریں کہ نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جَو ایک نماز کے کفارہ میں کسی مسکین کو دیں اور پھر وہ مسکین ایک وارث فقیر کو صدقہ دیں۔ اور پھر یہ اس کو اسی طرح سے سب کفارہ ادا کریں۔ (در مختار، ردالمختار) مسئلہ ۱۸ میت نے ولی کو اپنے بدلے نماز پڑھنے کی وصیت کی اور ولی نے پڑھ لی تو یہ ناکافی ہے یونہی اگر مرض کی حالت میں نماز کا فدیہ دیا تو ادا نہ ہوا (در مختار) مسئلہ ۱۹ بعض ناواقف یوں فدیہ دیتے ہیں کہ نمازوں کے فدیہ کی قیمت لگا کر سب کے بدلے میں قرآن مجید دیتے ہیں اس طرح کل فدیہ ادا نہیں ہوتا یہ محض بے اصل بات ہے بلکہ صرف اتنا ہی ادا ہو گا جس قیمت کا مصحف شریف ہے (بہار شریعت) مسئلہ ۲۰ شافعی المذہب کی نماز قضا ہوئی اس کے بعد حنفی ہو گیا تو حنفیوں کے طور پر قضا پڑھے (بہار شریعت بحوالہ عالمگیری)

نمازِ قتل

جب کوئی مسلمان قتل کیا جاتا ہو تو اس کو مستحب ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کر اپنے گناہوں کی مغفرت

Marfat.com

کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تاکہ یہی نماز و استغفار دنیا میں اس کا آخر عمل رہے (طحطاوی)

حدیث۔ ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے چند قاریوں کو قرآن مجید کی تعلیم کے لئے کہیں بھیجا تھا۔ اثنائے راہ میں کفارِ مکہ نے انہیں گرفتار کر لیا۔ سوا حضرت خبیب رضی اللہ عنہ اور سب کو وہیں قتل کر دیا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو مکہ میں لے جاکر بڑی دھوم اور بڑے اہتمام سے شہید کر دیا جب یہ شہید ہونے لگے تو ان لوگوں سے اجازت لے کر دو رکعت نماز پڑھی اسی وقت سے یہ نماز مستحب ہوگئی۔

نمازِ کسوف و خسوف

کسوف سورج گرہن کو کہتے ہیں۔ یہ نماز سُنت مؤکدہ ہے اس کی کم از کم دو رکعت ہیں ورنہ چار بھی ہیں اور زائد بھی، نماز کسوف جماعت سے پڑھنی مستحب ہے اور تنہا تنہا بھی ہو سکتی ہے اور جماعت سے پڑھی جائے تو خطبہ کے سوا تمام شرائط جمعہ اس کے لئے شرط ہیں وہی شخص اس کی جماعت قائم کر سکتا ہے جو جمعہ کی کر سکتا ہے، وہ نہ ہو تو تنہا تنہا پڑھیں گھر میں یا مسجد میں۔ اس میں اذان و اقامت نہیں بلکہ لوگوں کا جمع کرنا مقصود ہو تو اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃً پکار دیا جائے۔ نماز کسوف میں بڑی بڑی سورتوں کا مثل سورہ بقرہ وغیرہ کے پڑھنا اور رکوع اور سجدوں کا دیر تک ادا کرنا مسنون ہے اور قرأت آہستہ پڑھے۔ نماز کے بعد امام کو چاہیئے کہ دُعا میں مصروف ہو جائے اور مقتدی آمین آمین کہیں۔ جب تک کہ گرہن موقوف نہ ہو جائے دُعا میں مشغول رہنا چاہیئے ہاں اگر ایسی حالت میں آفتاب غروب ہو جائے یا کسی نماز کا وقت آجائے تو البتہ دُعا کو موقوف کر کے نماز میں مشغول ہو جانا چاہیئے۔ اگر گرہن ان اوقات میں شروع

Marfat.com

ہو کہ جن میں نماز ممنوع ہے تو نماز نہ پڑھیں بلکہ دعا و استغفار میں مشغول رہیں
خسوف چاند گرہن کو کہتے ہیں یہ نماز مستحب ہے۔ اس میں جماعت نہیں امام
موجود ہو یا نہ ہو بہر حال تنہا تنہا پڑھیں۔

چند ضروری مسائل

مسئلہ ۱، افضل یہ ہے کہ عید گاہ یا جامع مسجد میں نماز کسوف کی جماعت قائم کی جائے اور اگر دوسری جگہ قائم کریں جب بھی حرج نہیں (عالمگیری)۔

مسئلہ ۲، سورج گرہن اور جنازہ کا اجتماع ہو تو پہلے جنازہ پڑھے (عالمگیری)

مسئلہ ۳، نماز کسوف کے بعد خواہ امام قبلہ رو دعا کرے یا مقتدیوں کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو کر اور یہ بہتر ہے۔ اگر دعا کے وقت عصا یا کمان پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو تو یہ بھی اچھا ہے، دعا کے لئے منبر پر نہ جائے (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۴، اگر گرہن کے وقت نماز کسوف و خسوف نہ پڑھ سکے تو بعد میں بھی نہ پڑھے (عالمگیری)، مسئلہ ۵ تیز آندھی آئے یا دن میں تاریکی چھا جائے یا رات میں خوفناک روشنی ہو یا سیاہ یا سرخ یا زرد سے مینہ برسے یا بکثرت اولے پڑیں یا آسمان سرخ ہو جائے یا جیاں گریں یا بکثرت آندھی طوفان وغیرہ وبا پھیلے یا زلزلے آئیں یا دشمن کا خوف ہو یا کوئی وحشت ناک امر پایا جائے، ان سب کے لئے دو رکعت نماز مستحب ہے (عالمگیری، درمختار وغیرہ)

اب چند حدیثیں اس بارہ میں نقل کرتا ہوں۔

۱۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کریم میں سورج گرہن ہوا تو آپ گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور قیامت کا خوف آپ پر طاری ہو گیا۔ پھر آپ مسجد میں تشریف لائے اور نماز پڑھی جس کا قیام، رکوع اور سجدہ اس قدر طویل تھا کہ میں نے کبھی اتنا طویل قیام، رکوع

اور سجدہ نہیں دیکھا۔ پھر آپؐ نے فرمایا یہ نشانیاں جن کو اللہ تعالیٰ بھیجتا دکھاتا ہے نہ تو کسی کی موت کے سبب سے ہوتی ہیں اور نہ کسی کی پیدائش کا نتیجہ، لیکن اس ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ پس جب تم اس قسم کی نشانیوں میں سے کچھ دیکھو تو خدا سے ڈرو، خدا کا ذکر کرو، دعا مانگو اور مغفرت چاہو (بخاری و مسلم)

۲۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز پڑھائی (اور اس نماز کے دوران) ہم آپؐ کی آواز نہیں سنتے تھے یعنی قرأت آہستہ کی (ترمذی، ابوداؤد، نسائی ابن ماجہ)

۳۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا، تو آپؐ نے دو رکعت نماز (پڑھنی) شروع کی۔ پھر ان کو ختم کر کے دیکھا تو آفتاب ابھی تاریک تھا۔ آپؐ نے پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ آپؐ اسی طرح نماز پڑھتے اور دعا مانگتے رہے حتیٰ کہ سورج روشن ہو گیا (ابو داؤد)

۴۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سورج گرہن میں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔ (بخاری)

نمازِ استسقاء

استسقاء خشک سالی کے وقت خدا تعالیٰ سے مینہ طلب کرنے کو کہتے ہیں استسقاء کی نماز جماعت سے جائز ہے مگر جماعت اس کے لئے سنت نہیں چاہیں جماعت سے پڑھیں یا تنہا تنہا دونوں طرح اختیار ہے۔ استسقاء کے لئے دعا کرنا اس طریقہ سے مستحب ہے کہ تمام مسلمان مل کر مع اپنے لڑکوں

Marfat.com

بوڑھے مردوں، بوڑھی عورتوں اور ضعیفوں اور جانوروں کے پاپیادہ، خشوع وعاجزی کے ساتھ معمولی لباس میں جنگل کی طرف جائیں۔ جانے سے پہلے صدقہ دیں۔ کفار کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں۔ تین دن پیشتر سے روزے رکھیں اور توبہ کی تجدید کریں اور اہل حقوق کے حقوق ادا کریں۔ پھر دو رکعت نماز بلا اذان اور اقامت کے جماعت سے پڑھیں اور امام جہر سے قرأت پڑھے۔ بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ قاف اور دوسری میں سورۂ قمر یا پہلی میں سورۂ اعلیٰ اور دوسری میں غاشیہ پڑھے۔ پھر زمین پر کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ کرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک ہی خطبہ پڑھے اور خطبہ میں دعا و تسبیح و استغفار کرے اور اثنائے خطبہ میں چادر لوٹ دے یعنی اوپر کا کنارہ نیچے اور نیچے کا اوپر کر دے کہ حال بدلنے کی فال ہو۔ پھر خطبہ سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف پیٹھ اور قبلہ کو منہ کر کے دعا کرے، بہتر وہ دعائیں ہیں جو احادیث میں وارد ہیں اور دعا میں ہاتھوں کو خوب بلند کرے اور پشت دست جانب آسمان رکھے۔ تین روز متواتر ایسا ہی کریں تین روز کے بعد نہیں کیونکہ اس سے زیادہ ثابت نہیں۔ اور اگر نکلنے سے پہلے یا ایک دن نماز پڑھ کر بارش ہو جائے تو جب بھی تین دن پورے کریں۔

فتاویٰ عالمگیری وغیرہ میں ایک صورت یہ بھی لکھی ہے کہ جب کنوؤں اور نہروں میں پانی نہ رہے یا ہو تو چارپایوں کو پلانے اور کھیتوں کو سینچنے کے لئے کافی نہ ہو، اور ابر برابر پھیلی کے بھی آسمان پر نہ ہو تو محلہ اور ہر گھر میں لوگ جمع ہو کر گٹھلیوں یا کنکریوں پر استغفار پڑھیں۔ انشاء اللہ ضرور بارش ہوگی اس لئے استغفار کے ساتھ بارش کا وعدہ نص قرآنی سے ثابت ہے۔

اب چند حدیثیں اس بارہ میں نقل کرتا ہوں۔

Marfat.com

۱۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ نمازِ استسقاء کے لئے عید گاہ کی طرف چلے۔ آپؐ نے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی جن میں بلند آواز سے قرأت کی۔ پھر قبلہ رخ ہوکر دعا مانگی اور دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے۔ پھر چادر کو قبلہ رُخ کھڑے ہوکر پھیرا (بخاری و مسلم)

۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا میں ہاتھوں کو (اس قدر) اونچا نہ اٹھاتے تھے مگر استسقاء کی دُعا میں آپؐ ہاتھوں کو اس قدر بلند کرتے تھے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کی دعا کی اور دعا میں ہاتھ کی ہتھیلیوں کو آسمان کی طرف رکھا (یعنی ہتھیلیاں آسمان کی طرف کیں اور ہاتھ کی پشت منہ کی جانب) (مسلم)

۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء (یعنی بارش کی دُعا) کے لئے اس حال میں نکلے کہ زینت کو آپؐ نے ترک کر دیا تھا۔ ظاہر میں متواضع اور باطن میں عاجزی و زاری کرنے والے تھے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۵۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے ہاتھ اٹھاکر یہ دعا مانگی۔ اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَّرِیْعًا نَّافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ (یعنی اے اللہ! بارش کے پانی سے ہم کو سیراب کر، ہماری فریاد کو پہنچ اور ہمارا انجام اچھا کر اور یہ بارش نافع ہو، نقصان رساں نہ ہو، جلد آنے والی ہو، دیر میں آنے والی نہ ہو)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قحط پڑتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے اور کہتے اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا فَتَسْقِیْنَا وَ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا (یعنی اے اللہ! ہم تیری طرف اپنے نبی کا وسیلہ کرتے تھے اور تو ہم کو سیراب کرتا تھا اور اب ہم تیری جانب اپنے نبی کے چچا کا وسیلہ کرتے ہیں۔ پس تو ہم کو پانی پلا) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس دعا سے بارش ہو جاتی تھی (بخاری)

نمازِ خوف

جب کسی دشمن کا سامنے ہونے والا ہو خواہ وہ دشمن انسان ہو یا کوئی درندہ جانور یا کوئی اژدہا وغیرہ اور ایسی حالت میں سب مسلمان یا بعض لوگ بھی مل کر جماعت سے نماز نہ پڑھ سکیں اور سواریوں سے اترنے کی بھی مہلت نہ ہو تو سب لوگوں کو چاہیے کہ سواریوں پر بیٹھے بیٹھے اشاروں سے تنہا نماز پڑھ لیں استقبال قبلہ بھی اس وقت شرط نہیں۔ ہاں اگر دو آدمی ایک ہی سواری پر بیٹھے ہوں تو وہ دونوں جماعت کرلیں اور اگر اس کی بھی مہلت نہ ہو تو معذور ہیں اس وقت نماز نہ پڑھیں۔ اطمینان کے بعد اس کی قضا پڑھ لیں اور اگر یہ ممکن ہو کہ کچھ لوگ مل کر جماعت سے نماز پڑھ سکیں اگرچہ سب آدمی نہ پڑھ سکتے ہوں تو ایسی حالت میں ان کو جماعت نہ چھوڑنا چاہیے۔ اس قاعدہ سے نماز پڑھیں یعنی تمام لشکر کے دو حصے کر دیئے جائیں ایک حصہ دشمن کے مقابلہ میں رہے اور دوسرا حصہ امام کے ساتھ نماز شروع کر دے اگر تین یا چار رکعت کی نماز ہو جیسے ظہر، عصر، مغرب عشاء جب کہ یہ لوگ مسافر نہ ہوں اور قصر نہ کریں۔ پس جب امام دو رکعت نماز پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے لگے اور اگر یہ لوگ قصر کرتے ہوں یا دو رکعت والی نماز جیسے فجر، جمعہ، عیدین کی نماز یا مسافر کی ظہر، عصر، عشاء

Marfat.com

کی نماز، تو ایک ہی رکعت کے بعد یہ حصّہ چلا جاوے اور دوسرا حصہ وہاں سے آکر امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھے۔ امام کو ان لوگوں کے آنے کا انتظار کرنا چاہیئے پھر جب بقیہ نماز امام تمام کر چکے تو سلام پھیر دے اور یہ لوگ بدوں سلام پھیرے ہوئے دشمن کے مقابلہ میں چلے جائیں اور پہلے لوگ پھر یہاں آکر اپنی بقیہ نماز بے قرأت کے تمام کرلیں اور سلام پھیر دیں۔ اس لئے کہ وہ لوگ لاحق ہیں پھر یہ لوگ دشمن کے مقابلہ میں چلے جائیں۔ دوسرا حصہ یہاں آکر اپنی نماز قرأت کے ساتھ تمام کرلے اور سلام پھیر دے۔ اس لئے کہ وہ لوگ مسبوق ہیں (درمختار، ہدایہ)

چند ضروری مسائل

مسئلہ ۱، حالتِ نماز میں دشمن کے مقابلے میں جاتے وقت یا وہاں سے نماز تمام کرنے کے لئے آتے وقت پیادہ چلنا چاہیئے۔ اگر سوار ہو کر چلیں گے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اس لئے کہ یہ عمل کثیر ہے (شامی)

مسئلہ ۲، دوسرے حصہ کا امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھ کر چلا جانا اور پہلے حصّے کا پھر یہاں آکر اپنی نماز تمام کرنا اس کے بعد دوسرے حصّہ کا یہیں آکر نماز تمام کرنا مستحب اور افضل ہے ورنہ یہ بھی جائز ہے کہ پہلا حصّہ نماز پڑھ کر چلا جائے اور دوسرا حصّہ امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھ کر اپنی نماز وہیں تمام کرلے تب دشمن کے مقابلے میں جائے۔ جب یہ لوگ وہاں پہنچ جائیں پہلا حصّہ اپنی نماز وہیں پڑھ لے یہاں نہ آئے (شامی) مسئلہ ۳، یہ طریقہ نماز پڑھنے کا اس وقت کے لئے ہے کہ جب سب لوگ ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہتے ہوں مثلاً کوئی بزرگ شخص ہو اور سب چاہتے ہوں کہ اسی کے پیچھے نماز پڑھیں ورنہ بہتر یہ ہے کہ ایک حصّہ ایک امام کے ساتھ پوری نماز پڑھ لے اور دشمن کے مقابلہ میں چلا جائے پھر دوسرا حصہ دوسرے شخص کو امام بنا کر پوری نماز

Marfat.com

پڑھ لے (درمختار، شامی، بحر)
مسئلہ ۴، اگر یہ خوف ہو کہ دشمن بہت ہی قریب ہے اور جلد یہاں پہنچ جائے گا اور اس خیال سے ان لوگوں نے پہلے قاعدے سے نماز پڑھی بعد اس کے یہ خیال غلط نکلا تو امام کی نماز صحیح ہوگئی مگر مقتدیوں کو اس نماز کا اعادہ کر لینا چاہیئے۔ اس لئے کہ وہ نماز نہایت سخت ضرورت کے لئے خلاف قیاس عمل کثیر کے ساتھ مشروع کی گئی ہے بے ضرورت شدیدہ اس قدر عمل کثیر مفسد نماز ہے (شامی، بحر) مسئلہ ۵، اگر کوئی ناجائز لڑائی ہو تو اس وقت اس طریقے سے نماز پڑھنے کی اجازت نہیں مثلاً باغی لوگ بادشاہ اسلام پر چڑھائی کریں یا کسی دنیاوی ناجائز غرض سے کوئی کسی سے لڑے تو ایسے لوگوں کے لئے اس قدر عمل کثیر معاف نہ ہوگا (درمختار) مسئلہ ۶ نماز خلاف جہت قبلہ کی طرف شروع کر چکے ہوں کہ اتنے میں دشمن بھاگ جائے تو ان کو چاہیئے کہ فوراً قبلہ کی طرف پھر جائیں ورنہ نماز نہ ہوگی (عالمگیری) مسئلہ ۷، اگر اطمینان سے قبلہ کی طرف نماز پڑھ رہے ہوں اور اسی حالت میں دشمن آجائے تو فوراً ان کو دشمن کی طرف پھر جانا جائز ہے اور اس وقت استقبال قبلہ شرط نہ رہے گا (درمختار) مسئلہ ۸، اگر کوئی شخص دریا میں تیر رہا ہو، اور نماز کا وقت آجائے تو اس کو چاہیئے کہ اگر ممکن ہو تو تھوڑی دیر تک اپنے ہاتھ پیر کو جنبش نہ دے اور اشاروں سے نماز پڑھ لے (درمختار، عالمگیری)
مسئلہ ۹ جنگ میں مشغول ہے مثلاً تلوار چلا رہا ہے اور وقت نماز ختم ہوا چاہتا ہے تو نماز کو موخر کرے۔ لڑائی سے فارغ ہو کر نماز پڑھے (ردالمحتار)
مسئلہ ۱۰، نماز خوف میں ہتھیار لئے رہنا مستحب ہے اور خوف کا اثر اتنا ہے کہ ضرورت کے لئے چلنا جائز ہے باقی محض خوف سے نماز میں کسر نہ ہوگا۔
(عالمگیری، درمختار)

Marfat.com

اب چند حدیثیں اس بارہ میں نقل کرتا ہوں۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضجنان اور عسفان کے درمیان قیام فرمایا۔ پس مشرکوں نے آپس میں کہا کہ ان لوگوں کی ایک نماز ہے جو ان کے نزدیک ان کے بالوں اور بیٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہے اور وہ عصر کی نماز ہے۔ پس اپنے ارادہ کو پختہ کر لو اور یکبارگی (بحالتِ نماز) ان پر حملہ کر دو۔ معاً جبرئیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اپنے اصحاب (مجاہدین) کو دو حصوں میں تقسیم کر دو۔ ایک جماعت کو نماز پڑھاؤ اور دوسری کو دشمن کے مقابلہ پر رکھو جو اپنے پاس اپنے بچاؤ کے تمام سامان اور اسلحہ کو رکھیں پس ان میں سے ہر ایک کے لئے ایک ایک رکعت ہوئی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے یہ دو رکعتیں ہوئیں۔ (ترمذی۔ نسائی)

۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بطن نخل (کے مقام پر) لوگوں کو نمازِ ظہر پڑھائی جو خوف کی حالت میں تھی۔ پس ایک جماعت کو آپؐ نے دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیرا، پھر دوسری جماعت آئی اور اس کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیرا (شرح السنۃ)

۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد پر روانہ ہوئے۔ جب ذات الرّقاع پہنچے تو حسب معمول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک سایہ دار درخت چھوڑ دیا تاکہ اس کے نیچے آرام فرمائیں۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپؐ درخت کے نیچے آرام فرما رہے تھے اور آپؐ کی تلوار درخت میں لٹکی ہوئی تھی کہ مشرکین میں سے ایک شخص آیا اور آپؐ کی تلوار کو نیام سے نکال کر کہا۔ کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں

Marfat.com

اس نے کہا میرے ہاتھ سے اب آپؐ کو کون بچائے گا ؟ آپؐ نے فرمایا تیرے ہاتھ سے خدا مجھ کو بچائے گا۔ پھر صحابہؓ نے دیکھ لیا تو اس کو دھمکایا اور اس نے تلوار کو نیام میں رکھ دیا اور درخت پر لٹکا دیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد اذان دی گئی اور آپؐ نے ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر یہ جماعت پیچھے ہٹ گئی اور دوسری جماعت اس کی جگہ آگئی اور آپؐ نے اس کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر یہ جماعت پیچھے ہٹ گئی اور دوسری جماعت اس کی جگہ آگئی اور آپؐ نے اس کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتیں پڑھیں اور لوگوں نے دو رکعتیں۔
(بخاری و مسلم)

شش کلمے

پہلا کلمہ طیّب :- لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

ترجمہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

دوسرا کلمہ شہادت :- اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا

ترجمہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا

شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط

ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید :- سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ترجمہ اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے اور اللہ

وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

Marfat.com

کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی توفیق اللہ کی طرف سے ہے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید:۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ

ترجمہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک

الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ

نہیں اسی کے لئے ہے بادشاہی اور اسی کے لئے ہیں تعریفیں وہی زندہ کرتا اور

اَبَدًا اَبَدًا ط ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط بِیَدِہِ الْخَیْرُ ط

مارتا ہے اور وہ زندہ ہے ہرگز اس کو کبھی موت نہ آئے گی بڑے جلال اور بزرگی

وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

والا ہے اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پانچواں کلمہ استغفار:۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ

ترجمہ میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا رب ہے ہر گناہ

عَمَدًا اَوْ خَطَاءً سِرًّا اَوْ عَلَانِیَۃً وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ

سے جو میں نے جان بوجھ کر یا بھول کر کیا چھپ کر یا ظاہر کیا اور میں اس کی بارگاہ

الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ

میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جسے میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے بھی جسے میں نہیں

اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ

جانتا (اے اللہ) بے شک تو عیبوں کا جاننے والا اور عیبوں کا چھپانے والا اور

الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں

مگر اللہ کی مدد سے جو بہت بلند اور عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ ردِ کفر :۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ
ترجمہ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی
شَیْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَ اَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ
شے کو تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس
بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَ تَبَرَّأْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَ الشِّرْکِ وَالْکِذْبِ
(شرک) کی جس کو میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر
وَالْغِیْبَۃِ وَالْبِدْعَۃِ وَ النَّمِیْمَۃِ وَ الْفَوَاحِشِ
سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے
وَالْبُھْتَانِ وَ الْمَعَاصِیْ کُلِّھَا وَ اَسْلَمْتُ وَ اَقُوْلُ
اور بے حیائیوں سے اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لایا
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط
اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ
کے رسول ہیں۔

ایمان مفصل :۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَ
ترجمہ میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی
رُسُلِہٖ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَ شَرِّہٖ مِنَ
کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اچھی اور بری
اللّٰہِ تَعَالٰی وَ الْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط
تقدیر کا خالق اللہ ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

ایمان مجمل :- اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ
ترجمہ :- میں اللہ پر ایمان لایا جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں
وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌ م بِاللِّسَانِ وَّتَصْدِیْقٌ م
کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام زبان سے اقرار کرتے
بِالْقَلْبِ ط
ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے قبول کئے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ

ترجمہ:- تمہارے پروردگار نے فرمایا کہ تم مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

فضائل مسائل نماز

حصہ سوم

ادعیہ مسنونہ

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری دعائیں

مصنف

صوفی خادم حسین چشتی صابری

چک نمبر ۲۶۰ ر ب ڈاہیلا شریف نزد ڈجکوٹ ڈاکخانہ خاص

تحصیل و ضلع فیصل آباد

فہرست

شمار نمبر	نام مضمون	صفحہ
۱	سوتے وقت کی دُعائیں	۵۰۵
۲	بے خوابی کا علاج	۵۰۵
۳	بیدار ہونے کیوقت کی دُعا	۵۰۶
۴	بستر پر جاتے وقت کی دُعا	۵۰۷
۵	بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دُعا	۵۰۷
۶	بیت الخلاء سے باہر آنے کی دُعا	۵۰۷
۷	گھر سے نکلنے کی دُعائیں	۵۰۸
۸	گھر میں داخل ہونے کی دُعا	۵۰۸
۹	مسجد میں داخل ہونے کی دُعا	۵۰۹
۱۰	مسجد سے نکلنے کی دُعا	۵۰۹
۱۱	کھانا پینا شروع کرتے وقت	۵۰۹
۱۲	کھانا کھانے کے بعد	۵۱۰
۱۳	دسترخوان اٹھائے جانے پر	۵۱۱
۱۴	دعوت کے وقت	۵۱۲
۱۵	دودھ پینے کی دُعا	۵۱۳
۱۶	نیا چاند دیکھنے کی دُعا	۵۱۳
۱۷	افطاری کی دُعائیں	۵۱۳
۱۸	شب قدر کی دُعا	۵۱۴
۱۹	دُولہا کے لئے دُعا	۵۱۴
۲۰	شبِ زفاف کی دُعا	۵۱۴
۲۱	صحبت کی دُعا	۵۱۵
۲۲	غمگین کی دُعا	۵۱۵
۲۳	بے قراری کے وقت کی دُعا	۵۱۶
۲۴	بارش کی دُعائیں	۵۱۶
۲۵	کثرت باراں سے خوف کی دُعاء	۵۱۷
۲۶	ادائیگی قرض کے لئے دُعائیں	۵۱۸
۲۷	قرض ادا کرنے کے بعد	۵۱۹
۲۸	لڑائی کے وقت کی دُعاء	۵۲۰
۲۹	سواری کی دُعاء	۵۲۰
۳۰	سفر کے وظائف و اذکار	۵۲۱
۳۱	حصولِ محبت الٰہی کے لئے دُعاء	۵۲۶
۳۲	آئینہ دیکھنے کی دُعاء	۵۲۷

Marfat.com

برشمار	نام مضمون	صفحہ
۳۳	صبح و شام کے وقت کی دعائیں	۵۲۸
۳۴	بیماری اور بیمار پرسی کی دعائیں	۵۳۲
۳۵	نیا کپڑا پہننے کے وقت	۵۳۵
۳۶	قبروں کی زیارت کے وقت	۵۳۷
۳۷	بازار میں داخل ہوتے وقت	۵۳۸
۳۸	خوف کے وقت	۵۳۹
۳۹	مصیبت کے وقت	۵۴۰
۴۰	جہاد کے وقت	۵۴۰
۴۱	بلندی پر چڑھتے وقت	۵۴۱
۴۲	شکریہ ادا کرتے وقت	۵۴۱
۴۳	خوشخبری سنتے وقت	۵۴۱
۴۴	بری خبر سنتے وقت	۵۴۱
۴۵	طلوع آفتاب کے وقت	۵۴۲
۴۶	پاؤں پھسلنے پر	۵۴۲
۴۷	مشکل کام کے وقت	۵۴۲
۴۸	نکاح کے وقت	۵۴۲
۴۹	کشتی پر سوار ہوتے وقت	۵۴۴
۵۰	غصہ کی حالت میں	۵۴۴
۵۱	گناہوں کا کفارہ	۵۴۵
۵۲	ہوا تیز چلتے وقت	۵۴۵

برشمار	نام مضمون	صفحہ
۵۳	بادل دیکھتے وقت	۵۴۶
۵۴	بارش دیکھتے وقت	۵۴۶
۵۵	گرج اور کڑک پر	۵۴۶
۵۶	نیا پھل پیش ہونے پر	۵۴۷
۵۷	بُرا خواب دیکھنے پر	۵۴۷
۵۸	آسمان کیطرف نظر اٹھاتے وقت	۵۴۷
۵۹	کھیت بونے سے قبل	۵۴۸
۶۰	راس تیار ہونے کے وقت	۵۴۸
۶۱	تعزیت کے وقت	۵۴۸
۶۲	قریب انزال	۵۴۹
۶۳	مصیبت زدہ کو دیکھ کر	۵۴۹
۶۴	مرغ کی آواز سن کر	۵۵۰
۶۵	گدھے کی آواز سن کر	۵۵۰
۶۶	مسنون سلام	۵۵۰
۶۷	چھینک کے وقت	۵۵۱
۶۸	دانت اور کان کے درد کیوقت	۵۵۱
۶۹	مکروہ اور ناگوار چیز دیکھتے وقت	۵۵۱
۷۰	حاکم کی گرفت و تعدی کے وقت	۵۵۲
۷۱	گمشدہ چیز کی بازیابی کے لئے	۵۵۲
۷۲	تزکیہ نفس کے لئے	۵۵۳

Marfat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۷۳	موت حیات کی بہتری کیلئے دُعا	۵۵۳
۷۴	توبہ کی دُعائیں	۵۵۴
۷۵	استعاذہ کی دعائیں	۵۵۴
۷۶	جامع دعائیں	۵۵۷
۷۷	حضرت یونسؑ کی دُعا	۵۵۹
۷۸	اسماء الحسنیٰ	۵۵۹
۷۹	خطبہ جمعہ مبارک	۵۷۱
۸۰	خطبہ عید الفطر	۵۷۴
۸۱	خطبہ عید الضحیٰ	۵۷۷

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

اَمَّا بعد۔ حصّہ سوم میں میں نے شب و روز میں پڑھی جانے والی وہ دعائیں جمع کی ہیں جن کی ایک مسلمان کو موقع بہ موقع ضرورت پڑتی ہے اور ان دعاؤں کا یاد ہونا ضروری ہے۔ ان دعاؤں کو یوں یکجا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ان کو دیکھ کر اپنی یاد کی ہوئی دعاؤں کا جائزہ لیا جائے اور جو ان میں سے پہلے یاد نہ ہوں، انہیں یاد کرنے کی کوشش کی جائے خطبۂ نکاح بھی معمولاتِ زندگی میں سے ہے اس لئے اس کو بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ آخر میں اسماء الحسنیٰ بھی لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ ہر مسلمان ان پر ایمان لاوے اور ان کے معانی سمجھ کر ان کو یاد کرے تاکہ موجب بشارت نبوی داخل جنّت ہووے۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ مجموعہ اب ایسا ترتیب دیا گیا ہے کہ اس میں ہر نوع کی ادعیہ مسنونہ آگئی ہیں۔ بلکہ بعض ایسی دعائیں بھی اس میں ملیں گی جو متداول مجموعہ ہائے ادعیہ میں نہیں ہیں۔ حواشی میں ماخذوں کے حوالے بھی دیئے گئے ہیں۔ جن حضرات کی عربی تک رسائی نہیں ان کو چاہیئے کہ اس مجموعہ کی دعاؤں کو یاد فرمائیں اور حرزِ جان بنائیں۔ اپنے اللہ پاک سے راز و نیاز کی عادت ڈالیں اور اس ذاتِ حق سے تعلق استوار کرنے کی پوری پوری کوشش کریں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے

Marfat.com

دین کے لئے ہر نوعیت کی مشقت برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اگر کوئی غلطی یا کوتاہی نظر سے گزرے تو وہ میری لغزشِ قلم اور بے علمی کا نتیجہ ہے۔ نظرِ لطف و کرم سے اس کی اصلاح فرمادیں تو موجبِ شکر و منّت ہوگا۔

احقر

صوفی خادم حسین چشتی صابری

چک نمبر ۲۶ ر-ب

وڈا ویلا شریف

نزد ڈجکوٹ

تحصیل و ضلع فیصل آباد

Marfat.com

سوتے وقت کی دُعائیں

سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھی جائے اس کے پڑھنے سے اللہ تعالےٰ کی طرف سے اُس کے لئے نگہبان رہے گا اور صبح تک شیطان قریب نہ آئیگا[1] آیۃ الکرسی اس سے پہلے لکھی جاچکی ہے نیز ملاحظہ ہو سورہ بقرہ آیت ۲۵۵

۲۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بستر پر لیٹتے تو اپنا دایاں ہاتھ دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھتے پھر یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی [2]

ترجمہ:۔ اے اللہ تیرے ہی نام سے مرتا ہوں اور زندہ ہوں گا۔

۳۔ بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِیْنَ [3]

ترجمہ:۔ اے میرے پروردگار آپ ہی کے نام سے میں اپنا پہلو بستر پر رکھتا ہوں اور آپ ہی کی مدد سے اٹھاؤں گا۔ اگر آپ نے میری جان روک لی تو اس پر رحم کر اور اگر اس کو چھوڑ دے تو اس کی حفاظت کر جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

بے خوابی کا علاج

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بر سبیل شکایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھ کو بے خوابی کے سبب رات کو نیند نہیں آتی؟ آپ نے فرمایا جب تو بستر پہ جائے تو یہ دُعا پڑھ لیا کر۔

---

[1] مشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن فصل اوّل [2] مشکوٰۃ باب ما یقول عند الصباح والمساء والمنام فصل اوّل [3] ایضاً

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقَلَلْنَ وَرَبَّ الشَّیٰطِیْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ کُنْ لِیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِکَ کُلِّھِمْ جَمِیْعًا اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ اَوْ اَنْ یَّبْغِیَ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَآؤُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ [1]

ترجمہ :- اے اللہ پروردگار ساتوں آسمانوں اور اُن چیزوں کے جن پر وہ سایہ کر رہے ہیں۔ اور پروردگار زمینوں کے اور ان چیزوں کے جن کو انہوں نے اٹھا رکھا ہے اور پروردگار شیاطین کے اور اُن کے جنہیں انہوں نے گمراہ کیا ہے میرا محافظ بن جا اپنی تمامی مخلوق کے شر سے کہ کوئی مجھ پر زیادتی اور ظلم نہ کرے۔ تیرا پناہ مانگنے والا غالب ہے اور تیری تعریف گرانقدر ہے اور کوئی معبود نہیں تیرے سوا اور کوئی قابل پرستش نہیں مگر تُو۔

بیدار ہونے کے وقت کی دُعا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوتے تو فرماتے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ [2]

ترجمہ :- سب تعریفیں اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں جس نے ہم کو مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ باب مایقول عندالصباح والمساء والمنام فصل اوّل

[2] مشکوٰۃ باب مایقول عند الصباح والمساء والمنام فصل دوم و جمع الفوائد ص ۵۲۲ جلد ۱

Marfat.com

بستر پر جاتے وقت کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَ کَفَانَا وَ اٰوَانَا فَکَمْ مِمَّنْ لَا کَافِیَ لَہٗ وَلَا مُؤْوِیَ لَہٗ [1]

ترجمہ:۔ تمام تعریفیں خدا کے لئے ہیں جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور ہماری مہمات کے لئے خود کفایت فرمائی اور ہم کو ٹھکانا دیا بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کو نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے نہ کوئی ٹھکانہ دینے والا ہے۔

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا

جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے پھر پہلے بایاں پاؤں اندر رکھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ [2]

ترجمہ:۔ اللہ کا نام لے کر (میں داخل ہوتا ہوں) اے اللہ میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں ناپاک جنوں اور جنیوں (نر و مادہ) سے

بیت الخلاء سے باہر آنے کی دعا

جب بیت الخلاء سے نکلے تو پہلے دایاں پاؤں باہر نکالے پھر یہ دعا پڑھے۔

غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیَ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ [3]

---

[1] مشکوٰۃ باب مایقول عند الصباح والمساء والمنام فصل اوّل

[2] مشکوٰۃ باب مایقول عند الصباح والمساء والمنام فصل اوّل

[3] مشکوٰۃ باب آداب الخلاء فصل سوم

Marfat.com

ترجمہ :۔ اے اللہ میں آپ سے بخشش چاہتا ہوں سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دور کیا اور عافیت بخشی۔

گھر سے نکلنے کی دُعائیں

۱۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی گھر سے نکلتے تو اپنی نظر مبارک آسمان کی طرف اٹھا کر یہ دُعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ [1]

ترجمہ :۔ اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ گمراہ ہو جاؤں یا کوئی مجھے گمراہ کر دے یا کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے یا جاہل بن جاؤں یا میرے ساتھ کوئی جہالت سے پیش آئے۔

۲۔ گھر سے نکلتے ہوئے اس دُعا کے پڑھنے کی بھی بڑی فضیلت آئی ہے

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ [2]

ترجمہ :۔ خدا کا نام لے کر میں باہر نکلتا ہوں اللہ پر میں نے بھروسہ کیا۔ اللہ کے سوا کسی میں کوئی قوت وقدرت نہیں۔

گھر میں داخل ہونے کی دُعا

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو یہ دُعا پڑھ کر گھر والوں کو السّلام علیکم کہے۔

---

[1] مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم [2] مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا [1]

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کی بہتری کا، اللہ کا نام لے کر ہم داخل ہوتے ہیں اور اللہ ہی پر جو ہمارا پروردگار ہے بھروسہ کرتے ہیں۔

مسجد میں داخل ہونے کی دُعا

جب مسجد میں داخل ہو تو پہلے دایاں پاؤں اندر رکھے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ [2]

ترجمہ:۔ اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد سے باہر نکلنے کی دُعا

جب مسجد سے باہر نکلے تو بایاں پاؤں باہر نکالے اور یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ [3]

ترجمہ:۔ اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔

کھانا پینا شروع کرتے وقت

اوّل سب سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا چاہیئے جیساکہ حدیث میں وارد ہے [4]

۲۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے

---

[1] مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم [2] مشکوٰۃ باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ فصل دوم [3] ایضاً [4] مشکوٰۃ کتاب الاطعمۃ فصل اوّل۔

فرمایا جس وقت تم کھانے پر ہاتھ ڈالو تو یہ پڑھو۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ [1]

ترجمہ:۔ اللہ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں اور اللہ کی برکت ہے۔

۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب کوئی شخص کھانا کھانے لگے اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو کھانے کے درمیان جس وقت یاد آئے یہ الفاظ کہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ [2]

ترجمہ:۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں کھانے کے اوّل بھی اور آخر بھی

کھانا کھانے کے بعد کی دُعا

۱۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ [3]

ترجمہ:۔ سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔

۲۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چیز کھاتے یا پیتے تو یہ دعا پڑھتے۔ [4]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَہٗ وَجَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا

ترجمہ:۔ سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے کھلایا، پلایا اور حلق کے راستے

---

[1] مستدرک حاکم [2] مشکوٰۃ کتاب الاطعمۃ فصل دوم [3] مشکوٰۃ سنن ابی داؤد کے بعض نسخوں میں مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ہے [4] مشکوٰۃ کتاب الاطعمۃ فصل دوم

Marfat.com

بسہولت اتار ا اور اس کے (فضلے کے) نکلنے کا راستہ بنایا۔

۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی کھانا کھائے تو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَ اَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْہُ [1]

ترجمہ:۔ اے اللہ ہمارے لئے اس کھانے میں برکت دے اور اس سے بہتر کھانا ہم کو کھلا۔

۴۔ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کھانا کھا کر یہ دعا پڑھے تو اس کے تمام پہلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَ رَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَّ لَا قُوَّۃٍ [2]

ترجمہ:۔ سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ کو یہ کھانا کھلایا ہے اور یہ کھانا مجھ تک بغیر حیلہ اور قوت کے پہنچایا ہے۔

دسترخوان اُٹھائے جانے پر

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جب دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّ لَا مُوَدَّعٍ وَّ لَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا [3]

---

[1] مشکوٰۃ باب الاشربہ فصل دوم [2] مشکوٰۃ کتاب اللباس فصل دوم
[3] مشکوٰۃ کتاب الاطعمۃ فصل اوّل

Marfat.com

ترجمہ :۔ تمام تعریف حق تعالےٰ شانہٗ کے لئے منحصر ہے ایسی تعریف جس کی کوئی انتہا نہیں ہے ایسی تعریف جو پاک ہے ریا وغیرہ سے جو مبارک ہے ایسی حمد جو نہ کفایت کی گئی اور نہ ترک کی گئی اور نہ اس سے بے پرواہی ہو اے ہمارے رب ۔

دعوت کے وقت

۱۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے ہاں مہمان ہوئے ہم آپ کی خدمت میں کھانا لے گئے اور وہ مالیدہ کی ایک قسم تھی۔ آپؐ نے اس میں سے تناول فرمایا پھر آپؐ کے سامنے خشک کھجوریں لائی گئیں۔ پس آپؐ خشک کھجوریں تناول فرماتے اور گٹھلیوں کو ہاتھ میں جمع کرتے جاتے۔ پھر آپؐ کے پاس پانی لایا گیا آپؐ نے پانی پیا (پھر جب آپؐ چلنے لگے) تو میرے باپ نے جو حضورؐ کی سواری کی لگام پکڑے ہوئے تھے۔ عرض کیا کہ خدا سے ہمارے لئے دُعا فرمایئے تو آپؐ نے یہ دعا کی۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْ مَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ[1]

ترجمہ :۔ اے اللہ ان کی روزی میں برکت دے اور ان پر بخشش و رحم کر

۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ یا کسی اور شخص سے ایک طویل حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں جاکر اُن سے گھر میں آنے کی اجازت طلب کی (آگے طویل حدیث ہے آخر میں ہے) پھر آپؐ اور وہ دونوں گھر کے اندر گئے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں خشک انگوروں کا خوشہ پیش کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تناول فرمایا پھر جب آپؐ کھا چکے تو یہ دُعا پڑھی۔

---

[1] مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل اوّل

Marfat.com

اَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰئِکَۃُ وَ اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ [1]

ترجمہ:۔ نیکوں نے تمہارا کھانا کھایا اور فرشتوں نے تمہارے لئے استغفار کی اور روزہ داروں نے تمہارے ہاں افطار کیا۔

دُودھ پینے کی دُعا

دودھ پی کر یہ دُعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَ زِدْنَا مِنْہُ [2]

ترجمہ:۔ اے اللہ ہمارے لئے اس میں برکت دے اور زیادہ دے۔

نیا چاند دیکھنے کی دُعا

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَ رَبُّکَ اللّٰہُ [3]

ترجمہ:۔ اے اللہ اس کو ہم پر امن و ایمان اور سلامتی و اسلام کے ساتھ چمکا (کہ سارا مہینہ دینی و دنیاوی ترقیات میں گذرے) میرا رب اور (اے چاند) تیرا رب اللہ ہے۔

افطاری کی دُعائیں

۱۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ [4]

ترجمہ:۔ اے اللہ آپ کے لئے میں نے روزہ رکھا اور آپ کے رزق پر اس

---

[1] مشکوٰۃ باب الضیافت فصل دوم [2] مشکوٰۃ باب الاشربہ فصل دوم
[3] مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم [4] مشکوٰۃ کتاب الصوم ص ۱۷۵

کو افطار کیا۔

۲۔ ذَهَبَ الظَّمَآءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ [1]

ترجمہ:۔ چلی گئی پیاس اور تر ہوگئیں رگیں اور ثابت ہوا ثواب اگر اللہ نے چاہا۔

شب قدر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ [2]

ترجمہ:۔ اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے پس مجھ کو معاف کر۔

دولہا کے لئے دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی نکاح کرنے والے کے لئے دعا کرتے تو یہ فرماتے۔

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِیْ خَيْرٍ [3]

ترجمہ:۔ اللہ تجھ کو برکت دے اور تم دونوں (میاں بیوی) کو برکت دے اور تم دونوں میں بھلائی کو جمع کرے۔

شب زفاف کی دعا

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی کسی عورت سے نکاح کرے تو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعا پڑھے۔

---

[1] مشکوٰۃ کتاب الصوم ص ۱۷۵ [2] مشکوٰۃ باب لیلۃ القدر فصل اوّل [3] مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَاجَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ [1]

ترجمہ :۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس کے اخلاق کی بھلائی طلب کرتا ہوں ۔ اور اس کی برائی اور اس کے اخلاق کی برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں ۔

صحبت کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنی بیوی سے صحبت کرنے کا ارادہ کرے اس کو چاہیئے کہ یہ دعا پڑھے ۔ پس اگر مرد و عورت کے لئے اس جماع میں بچہ مقدر ہوا تو اس کو شیطان کبھی نقصان نہ پہنچائے گا ۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا [2]

ترجمہ :۔ اللہ کے نام سے اے اللہ دور رکھ ہم سے شیطان اور دور رکھ شیطان کو اس چیز سے جسے آپ ہم کو عنایت فرمائیں ۔

غمگین کی دعا

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غمگین یہ دعا پڑھے ۔

اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُوْ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ وَّاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ [3]

---

[1] مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاذکار فصل دوم [2] مشکوٰۃ باب الدعوات فی اوقات فصل اوّل
[3] ایضاً فصل سوم

Marfat.com

ترجمہ :۔ اے اللہ! میں آپ کی رحمت کا امید وار ہوں مجھے ایک لحظے کے لئے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کر (یعنی اپنی دست گیری کا ہاتھ میرے سر سے نہ اٹھا) اور میری حالت بالکل درست کر دے آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

بے قراری کیوقت کی دُعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی وجہ سے بے قرار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ [1]

ترجمہ :۔ اے زندہ! اے تھامنے والے! میں آپ کی رحمت کا امیدوار ہوں

بارش کی دُعائیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی پس آپ نے عید گاہ میں منبر رکھنے کا حکم دیا۔ چنانچہ عید گاہ میں منبر رکھا گیا اور لوگوں سے وعدہ لیا کہ وہ ایک روز عید گاہ میں چلیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز آفتاب کا کنارہ نکلتے ہی عید گاہ تشریف لے گئے اور منبر پر بیٹھ کر اللہ اکبر کہا پھر خدا کی حمد و ثنا کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ تم نے اپنے شہروں میں بارش نہ ہونے کی شکایت کی ہے۔ خدا نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اس سے دعا مانگو اور اس نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ تمہاری دعا کو قبول کرے گا۔ پھر آپ نے یہ دُعا کی۔

---

[1] مشکوٰۃ۔ باب الدعوات فی الاوقات فصل سوم

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ [1]

ترجمہ:۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے بخشنے والا مہربان ہے۔ قیامت کے دن کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! تو ہی اللہ ہے آپ کے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی غنی ہے اور ہم محتاج ہیں ہم پر بارش نازل کر اور جو چیز کہ تو نازل کرے اس کو ہماری قوت اور فائدہ کا سبب بنا کہ دیر تک اس سے فائدہ اٹھائیں۔

۲۔ عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش کے لئے دعا کرتے تو فرماتے اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيْمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ [2]

ترجمہ:۔ اے اللہ اپنے بندوں اور جانوروں کو پانی پلا، اپنی رحمت کو پھیلا اور مُردہ شہر کو سرسبزی بخش۔

کثرتِ باراں سے خوف کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث میں روایت ہے کہ بارش کی

---

[1] مشکوٰۃ باب صلوٰۃ للاستسقاء فصل سوم

[2] مشکوٰۃ باب صلوٰۃ الاستسقاء فصل دوم

Marfat.com

کثرت سے نقصان کے خدشہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعا فرمائی
اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالْجِبَالِ
وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرَۃِ [1]

ترجمہ:۔ اے اللہ ہمارے آس پاس (برسا) ہم پر نہیں۔ اے اللہ ٹیلوں پر ہو، اور پہاڑوں پر ہو، اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور پہاڑی نالوں پر اور جہاں درخت پیدا ہوتے ہیں

ادائیگی قرض کے لئے دُعائیں

ا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ میں نہایت غم زدہ انسان ہوں رنج وغم نے مجھ کو گھیر رکھا ہے اور قرض دار بھی ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا میں تجھ کو ایک ایسی دُعا بتلاؤں جس کو تو پڑھے تو خداوند تعالیٰ تیرے رنج وغم کو دور کر دے اور تیرے قرض کو ادا کرے اس شخص نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ۔ آپ نے فرمایا تو صبح وشام یہ پڑھا کر۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ [2]

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں فکر وغم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور عاجزی وسستی سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں اور بخل ونامرادی سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں اور قرض کے گھیر لینے اور لوگوں کے دبا لینے سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں

---

[1] صحیح بخاری [2] مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم

۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غلام اُن کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں اپنے آقا کو رقم ادا کر کے جلدی آزادی چاہتا ہوں۔ آپ میری امداد فرمائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تجھ کو دو کلمے سکھا دیتا ہوں جو مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے تھے اگر تجھ پر بڑے پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو ادا کر دے گا تو ان کلمات کو پڑھا کر۔

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ [1]

ترجمہ:۔ اے اللہ! اپنی جائز اور حلال چیزیں دے کر حرام چیزوں سے بچا اور اپنے فضل کے ذریعہ سب سے بے نیاز کر دے۔

قرض ادا کرنے کے بعد دُعا

حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس ہزار (درہم) قرض لئے پھر آپ کے پاس مال آیا اور آپؐ نے قرض ادا کر دیا اور فرمایا۔

بَارَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ اَھْلِکَ وَمَالِکَ اِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ اَلْحَمْدُ وَالْاَدَاءُ [2]

ترجمہ:۔ خداوند تعالیٰ تیرے اہل و عیال اور مال میں برکت دے قرض کا بدلہ یہی ہے کہ خدا کا شکر ادا کیا جائے اس کی تعریف کی جائے اور قرض ادا کر دیا جائے۔

---

[1] مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم [2] مشکوٰۃ باب الافلاس والانظار فصل سوم

Marfat.com

لڑائی کے وقت کی دُعا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خندق کی لڑائی کے وقت ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ! کیا کوئی دُعا ہے جس کو ہم پڑھا کریں؟ (اب تو) ہمارے کلیجے منہ کو آگئے ہیں (یعنی سخت دشواریاں لاحق ہوگئی ہیں) آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! ہمارے عیب ڈھانپ لے اور گھبراہٹوں سے امن دے

اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے تیز ہوا سے دشمنان دین کو بھگا دیا۔[1]

سواری کی دُعا

رکاب میں پاؤں رکھے تو کہے بسم اللہ اور جب سوار ہو چکے تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پھر کہے سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔

ترجمہ:۔ اللہ پاک ہے جس نے ہمارے لئے یہ سواری تابع کر دی ہے اور ہم اس کو قابو میں لانے والے نہ تھے اور بیشک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں پھر تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تین بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر یہ دُعا پڑھے سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ[2]

ترجمہ:۔ اے اللہ تو پاک ہے میں نے اپنی جان پر ظلم کیا پس تو مجھ کو بخش دے کیونکہ گناہوں کا بخشنے والا تیرے سوا کوئی نہیں۔

---

[1] مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل سوم [2] مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم

Marfat.com

سفر کے وظائف و اذکار

۱۔ سفر کو جانے سے قبل دو رکعت نماز پڑھ لینی مستحب ہے۔

۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو رخصت کرتے تو اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے لیتے اور اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک کہ وہ خود آپ کے ہاتھ کو نہ چھوڑتا اور فرماتے

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَ اَمَانَتَکَ وَ اٰخِرَ عَمَلِکَ [1]

ترجمہ:۔ میں تیرے دین اور امانت اور آخری عمل کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں

۳۔ حضرت عبداللہ خطمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو رخصت کرتے تو فرماتے۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَ اَمَانَتَکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ [2]

ترجمہ:۔ میں تمہارے دین اور امانت اور اعمال کے انجام کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں

۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصُوْلُ وَ بِکَ اَجُوْلُ وَ بِکَ اَسِیْرُ [3]

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں تیری مدد سے دشمنوں پر حملہ کرتا ہوں اور تیری مدد سے تدبیر کرتا ہوں اور تیری قوت سے چلتا ہوں۔

۵۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم۔ ایک روایت میں خواتیم عملک ہے

[2] مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم [3] ایضاً

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا کہ جو بھی مسلمان سفر وغیرہ کے ارادہ سے اپنے گھر سے نکلے اور نکلتے وقت یہ دعا پڑھے تو اس نکلنے میں جو بہبودی ہے وہ اس کو نصیب ہوگی اور اس میں جو مضرت ہے وہ اس سے ہٹا دی جائے گی۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ [1]

ترجمہ:۔ میں اللہ پر ایمان لایا میں نے اللہ کا سہارا لیا۔ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اللہ کے سوا کسی میں کوئی قوت و قدرت نہیں۔

۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لئے روانہ ہوتے اور اونٹ پر اچھی طرح بیٹھ جاتے تو تین بار اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے پھر یہ دعا پڑھتے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ لَنَا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ۔

ترجمہ:۔ پاک ہے وہ ذات جس نے یہ سواری ہمارے بس میں کر دی اور ہم کو اس کی طاقت حاصل نہیں تھی اور بیشک ہم اپنے رب کی طرف ضرور لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ ہم طلب کرتے ہیں آپ سے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری

---

[1] جمع الفوائد ص ۵۲۸ ج ۱

Marfat.com

اور وہ عمل جسے آپ پسند کریں۔ اے اللہ! آسان کر دے ہم پر ہمارا یہ سفر اور کم کر دے اس کی دُوری۔ اے اللہ! آپ ہی سفر میں ہمارے نگہبان ہیں اور ہمارے گھر کے آدمیوں کے خبرگیراں ہیں۔ اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں سفر کی تکلیف سے اور پریشان حالت کے دیکھنے سے اور سفر سے پلٹنے کی برائی سے مال و اہل میں۔

اور جب آپ سفر سے واپس آتے تو یہی دعا پڑھتے مگر اس کے ساتھ یہ الفاظ اور بڑھا دیتے۔

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ [1]

ترجمہ:۔ ہم واپس آنے والے ہیں۔ توبہ کرنے والے ہیں۔ عبادت کرنے والے ہیں اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔

۷۔ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو یہ پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَ کَاٰبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَ دَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَ الْمَالِ [2]

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت سے اور واپسی کی بدحالی سے اور (کام کے) بن جانے کے بعد بگڑنے سے اور مظلوم کی بد دعا سے اور بال بچوں اور مال میں خرابی دیکھنے سے۔

۸۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت حکیم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص کسی منزل پر اترے اور یہ

---

[1] مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل اوّل [2] ایضاً

Marfat.com

دعا پڑھے تو اس منزل سے کوچ کرنے کے وقت تک کوئی چیز بھی اس کو نقصان نہ پہنچا سکے۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ [1]ه

ترجمہ:۔ اللہ کے پورے کلموں کے واسطے سے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس کی تمامی مخلوق کے شر سے۔

۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا کرتے۔ پس جب آپؐ کسی بستی میں جانے کا قصد فرماتے تو تین بار اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا (اے اللہ ہمیں اس میں برکت دے) پڑھ کر یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا [2]ه

ترجمہ:۔ اے اللہ! ہمیں یہاں کی عطا نصیب فرما اور ہم کو اس کے باشندوں کا محبوب بنا دے اور اس کے نیک باشندوں کو ہمارا محبوب بنا دے

۱۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اونچی زمین (مثلاً پہاڑ یا ٹیلہ پر) چڑھتے تو فرماتے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الشَّرَفُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ وَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ [3]ه

ترجمہ:۔ اے اللہ تیرے ہی لئے بلندی ہے ہر بلندی پر اور تیرے لئے حمد ہے ہر حال میں۔

---

[1]ه مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل اوّل [2]ه جمع الفوائد ص ۵۳۰ ج ۱ [3]ه ایضاً

۱۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تو ہر اونچی زمین پر (خواہ ٹیلہ ہوتا یا پہاڑی، چڑھتے وقت، تین بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے اور پھر یہ دعا پڑھتے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَ نَصَرَ عَبْدَہٗ وَ ھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ [1]

ترجمہ:۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے۔ وہی سزاوار حمد و ثنا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے ہم (وطن واپس) آنے پر توبہ کرتے ہوئے (اپنے اللہ کی) عبادت کرتے ہوئے سجدہ کرتے ہوئے اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے۔ اس نے اپنے وعدہ کو سچا کر دکھایا اور اپنے بندہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی (حسب وعدہ) مدد فرمائی اور (دشمن کافروں کے) گروہ کو تنہا بھگا دیا۔

۱۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے اور جب نیچے اترتے تو سُبْحَانَ اللّٰہِ کہتے [2]

۱۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس ہوتے اور اپنے گھر والوں میں تشریف لے جاتے تو فرماتے۔

---

[1] مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل اول [2] ایضاً فصل سوم

Marfat.com

تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا [1]

ترجمہ :۔ میں واپس آیا میں واپس آیا اپنے رب کی جناب میں ایسی توبہ کرتا ہوں جو ہم پر کوئی گناہ نہ چھوڑے۔

۱۴۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ اے جبیرؓ ! کیا تم کو پسند ہے کہ جب سفر میں جاؤ تو اپنے رفقاء میں بہترین حالت اور سازو سامان والے بن جاؤ۔ میں نے عرض کیا ہاں آپؐ پر میرے ماں باپ قربان۔ فرمایا اچھا (سفر میں جاتے وقت) یہ پانچ سورتیں پڑھا کرو۔ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ، اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور ہر سورت کے اوّل میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھو اور (پانچویں سورت) ختم کرکے بھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھو۔ جبیرؓ رضی اللہ عنہ جو کہ خوشحال اور صاحبِ مال بن گئے تھے کہتے ہیں کہ جب میں سفر میں جایا کرتا تو سب میں بدحیثیت اور کم مال والا ہوتا تھا مگر جب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ وظیفہ تعلیم فرمایا اور میں نے ان کو پڑھا تو سفر کی واپسی سے پہلے پہلے سب میں باحیثیت اور زائد سامان والا بنتا رہا ہے [2]

حصولِ محبّتِ الٰہی کے لئے دُعا

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر فرماتے تو فرماتے کہ وہ سب سے زیادہ عبادت گزار انسان تھے اور ان کی دُعاؤں میں ایک دُعا یہ بھی تھی

---

[1] نبوی لیل و نہار از سعد حسن ٹونکی

[2] جمع الفوائد ص ۵۳۰ ج ۱

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ [1]

ترجمہ :۔ اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں، آپ کی محبت اور محبت آپ سے محبت کرنے والے کی اور ایسے عمل کی جو پہنچا دے مجھ کو آپ کی محبت تک۔ اے اللہ کر دے اپنی محبت بہت محبوب میری طرف میری جان سے اور میرے مال سے اور میرے اہل سے اور ٹھنڈے پانی سے۔

آئینہ دیکھنے کی دُعائیں

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آئینہ دیکھتے تو یہ دُعا پڑھتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ حَسَّنَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ وَزَانَ مِنِّیْ مَا شَانَ مِنْ غَیْرِیْ [2]

ترجمہ :۔ سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے میری صورت اور میرے خلق کو اچھا بنایا اور مجھ میں وہ چیزیں آراستہ کیں جو میرے غیر میں عیب دار ہیں

۲۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ وَاَحْسَنَ صُوْرَتِیْ وَزَانَ مِنِّیْ مَا شَانَ مِنْ غَیْرِیْ [3]

ترجمہ :۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے میرا ہر عضو معتدل اور مجھے خوبصورت بنایا اور دوسروں میں جو عیب ڈالا مجھے اس سے بے عیب رکھا۔

۳۔ اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ وَاَوْسِعْ عَلَیَّ

---

[1] مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاذکار فصل سوم [2] مشکوٰۃ باب الرفق والحیاء وحسن الخلق فصل سوم [3] رکنِ دین بحوالہ غنیۃ الطالبین

Marfat.com

فِیْ خُلُقِیْ [1]

ترجمہ :۔ اے اللہ تُو نے میری صورت کو اچھا بنایا ہے میری سیرت بھی اچھی بنا دے اور میرے لئے رزق میں وسعت فرما دے۔

صبح و شام کے وقت کی دُعائیں

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ دُعا پڑھتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَ بِکَ اَمْسَیْنَا وَ بِکَ نَحْیٰی وَ بِکَ نَمُوْتُ وَ اِلَیْکَ النُّشُوْرُ۔

ترجمہ :۔ اے اللہ آپ کے حکم سے ہم نے صبح کی اور آپ ہی کے حکم سے ہم شام کریں گے اور آپ ہی کے حکم سے زندہ رہتے اور مرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف قیامت میں لوٹنا ہے۔

اور جب شام ہوتی تو یہ دُعا پڑھتے

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَ بِکَ اَصْبَحْنَا وَ بِکَ نَحْیٰی وَ بِکَ نَمُوْتُ وَ اِلَیْکَ الْمَصِیْرُ [1]

ترجمہ :۔ اے اللہ آپ کے حکم سے ہم نے شام کی اور آپ ہی کے حکم سے ہم صبح تک محفوظ رہیں گے اور آپ ہی کے حکم سے ہم زندہ رہتے اور مرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف واپسی ہے۔

۲۔ حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص صبح کرے تو یہ دُعا پڑھے۔

---

[1] مشکوٰۃ باب ما یقول عند الصباح والمساء والمنام فصل دوم لیکن متن کے الفاظ میں تقدیم و تاخیر ہے۔ ملاحظہ ہو تنقیح الرواۃ ص ۹۰ جلد ۲ واللہ اعلم

Marfat.com

اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَ نَصْرَهٗ وَ نُوْرَهٗ وَ بَرَكَتَهٗ وَ هُدَاهُ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَ مِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهٗ۔

ترجمہ:۔ ہم پر اور اللہ رب العالمین کے تمام ملک پر صبح کا وقت داخل ہوا اے اللہ میں آپ سے اس دن کی بہتری یعنی فتح اور نصرت چاہتا ہوں اور نور اور برکت اور ہدایت اور پناہ مانگتا ہوں آپ کے ذریعہ اس چیز کی برائی سے جو اس دن میں ہے اور اس چیز کی برائی سے جو اس دن کے بعد ہے۔

شام ہو تو اس دعا کو یوں پڑھا جائے۔

اَمْسَيْنَا وَ اَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَتْحَهَا وَ نَصْرَهَا وَ نُوْرَهَا وَ بَرَكَتَهَا وَ هُدٰهَا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهَا وَ مِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهَا [1]

ترجمہ:۔ ہم پر اور اللہ رب العالمین کے تمام ملک پر شام کا وقت داخل ہو اے اللہ میں آپ سے اس رات کی بہتری یعنی فتح اور نصرت اور نور اور برکت اور ہدایت چاہتا ہوں اور پناہ مانگتا ہوں آپ کے ذریعہ اس چیز کی برائی سے جو اس رات میں ہے اور اس چیز کی برائی سے جو اس رات کے بعد ہے

۳۔ حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہر صبح و شام تین مرتبہ یہ پڑھے تو اسے کسی چیز سے نقصان نہ پہنچے گا۔

---

[1] مشکوٰۃ باب مایقول عند الصباح والمساء والمنام فصل سوم

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ [1]

ترجمہ :۔ اس اللہ کے نام سے (صبح و شام کرتا ہوں) جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نہ زمین میں نقصان پہنچا سکتی ہے نہ آسمان میں اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

۴۔ صبح کی نماز کے بعد کسی سے ہم کلام ہونے سے پہلے اگر کوئی شخص سات بار یہ دعا پڑھ لے۔ پھر اگر اس کو اس دن موت بھی آجائے تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ سے پناہ میں رکھے گا۔ اسی طرح مغرب کی نماز کے بعد پڑھ لے تو یہی فضیلت ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ [2]

ترجمہ :۔ اے اللہ مجھے آگ سے پناہ دیجیو۔

۵۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح و شام سات بار یہ وظیفہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے دین و دنیا کے تمام فکر دور کر دیتا ہے۔

حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ [3]

ترجمہ :۔ مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

۶۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت

---

[1] مشکوٰۃ باب ما یقول عند الصباح والمساء والمنام فصل دوم [2] ایضاً

[3] سنن ابی داؤد باب ما یقول اذا اصبح۔

کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح و شام تین بار یہ کلمات پڑھتے سنا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ [1]

ترجمہ:۔ اے اللہ! میرے بدن کو تندرست رکھ، اے اللہ میری سماعت کو تندرست رکھ، اے اللہ میری بصارت کو تندرست رکھ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام ان کلمات کو پڑھتے اور ترک نہیں فرماتے تھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَّمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ [2]

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں سے دنیا اور آخرت میں عافیت مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں آپ سے گناہوں کی معافی کا سوال کرتا ہوں اور سلامتی کو اپنے دین اور دنیا اور اہل و مال میں۔ اے اللہ! میرے عیب کو چھپالے اور مجھے خوف کی چیزوں سے بے فکر کر دے۔ اے اللہ! میری حفاظت فرما میرے آگے سے بھی اور میرے پیچھے سے بھی میرے دائیں سے بھی اور میرے بائیں

[1] مشکوٰۃ باب مایقول عند الصباح والمساء والمنام فصل سوم
[2] ایضاً فصل دوم

Marfat.com

سے بھی اور میرے اوپر سے بھی اور پناہ لیتا ہوں آپ کی عظمت کی اس سے کہ میں ہلاک کیا جاؤں اپنے نیچے سے۔

۸۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان صبح و شام ان کلمات کو تین مرتبہ کہے تو اللہ تعالیٰ لازمی طور پر اس مسلمان بندہ کو قیامت کے دن راضی کرے گا (یعنی اس کو خوش کر دے گا) اور وہ کلمات یہ ہیں۔

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا [1]

ترجمہ:۔ میں راضی ہوں اللہ کو رب اور اسلام کو مذہب اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو رسول سمجھ کر۔

بیماری اور بیمار پرسی کیوقت کی دُعائیں

۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار کے پاس تشریف لے جاتے تو اس طرح اس کی تسلی فرماتے۔ لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْشَآءَ اللّٰہُ [2]

ترجمہ:۔ کوئی حرج کی بات نہیں انشاء اللہ یہ بیماری تجھے گناہوں سے پاک کر دیگی

۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم میں سے جب کوئی شخص بیمار ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دایاں ہاتھ اس پر پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے۔

اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُکَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا [3]

---

[1] مشکوٰۃ باب ما یقول عند الصباح والمساء والمنام فصل دوم [2] مشکوٰۃ باب عیادۃ المریض فصل اوّل [3] مشکوٰۃ باب عیادت المریض فصل اوّل

Marfat.com

ترجمہ :۔ اے لوگوں کے پروردگار ! بیماری کو دور کر دے اور شفا عطا فرما تو ہی شفا دینے والا ہے نہیں ہے شفا مگر شفا (تو صرف) تیری (جانب سے ہے) ایسی شفا دے جو کسی قسم کی بیماری نہ چھوڑے۔

۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی اپنے بدن کی کسی چیز کی شکایت کرتا (یعنی درد یا بیماری وغیرہ کی یا اس کے جسم میں پھوڑا یا زخم ہوتا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی اٹھا کر فرماتے

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا [1]

ترجمہ :۔ اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں ہماری زمین کی یہ مٹی ہمارے بعض آدمیوں کے لعاب دہن سے آلودہ ہے۔ ہمارا بیمار ہمارے پروردگار کے حکم سے شفا دیا جائے گا۔

نوٹ :۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا کہ لعاب دہن سے انگشت شہادت کو آلودہ کر کے زمین پر رکھتے اور لعاب کو مٹی میں آمیز کر کے بیمار کے درد، پھوڑے یا زخم پر رکھ دیتے اور یہ دعا کرتے۔

۴۔ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس درد کی شکایت کی جو ان کے جسم میں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ جس جگہ درد ہے وہاں اپنا ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ بسم اللہ کہہ کر سات مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔

اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ كُلِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ۔

---

[1] مشکوٰۃ باب عیادت المریض فصل اوّل

Marfat.com

ترجمہ :۔ میں اللہ کے غلبے اور اس کی قدرت کی پناہ لیتا ہوں ہر اس تکلیف سے جسے میں پاتا ہوں اور اس سے بچنا چاہتا ہوں۔
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اسی طرح کیا اور اللہ نے میری تکلیف کو دور کر دیا[1]

۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کرے اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو شفا دیتا ہے بشرطیکہ اس کی موت کا وقت نہ آ گیا ہو۔

اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ[2]

ترجمہ :۔ میں اللہ بزرگ و برتر سے دعا کرتا ہوں جو عرشِ عظیم کا مالک ہے کہ وہ تجھ کو شفا دے۔

۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو سکھاتے تھے کہ وہ بخار اور درد کے امراض میں یہ دعا پڑھا کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ[3]

ترجمہ :۔ میں خدائے بزرگ و برتر کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں خدائے عظیم کی پناہ لیتا ہوں ہر رگ جوش مارنے والی کے شر سے اور آگ کی گرمی کی برائی سے۔

۷۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ

---

[1] مشکوٰۃ باب عیادت المریض فصل اوّل [2] مشکوٰۃ باب عیادۃ المریض فصل دوم
[3] مشکوٰۃ باب عیادت المریض فصل دوم

صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تم میں سے جو شخص بیمار ہو، یا اُس کا بھائی بیمار ہو تو اس کو چاہیئے کہ یہ دُعا پڑھے۔ پس وہ اچھا ہو جائے گا

رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَ خَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَشِفَآءً مِّنْ شِفَآئِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجْعِ [1]

ترجمہ:۔ ہمارا رب وہ اللہ ہے جو آسمان میں ہے تیرا نام پاک ہے تیرا حکم آسمانوں اور زمین میں مانا جاتا ہے جیسی تیری رحمت آسمان میں ہے اسی طرح کی رحمت زمین پر نازل فرما، تو پاک لوگوں کا پروردگار ہے ہمارے چھوٹے بڑے گناہوں کو بخش دے اور اپنی رحمت کی بنا پر ہم پر رحم فرما اور اپنی شفاء سے اس بیماری پر صحت عطا فرما۔

نیا کپڑا پہننے کے وقت

۱۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا لباس پہنتے تو اس کا نام لیتے مثلاً اللہ تعالیٰ نے کُرتہ مرحمت فرمایا۔ ایسے ہی عمامہ چادر وغیرہ۔ پھر یہ دُعا پڑھتے

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيْهِ اَسْاَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَ شَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ [2]

---

[1] مشکوٰۃ باب عیادت المریض فصل دوم [2] مشکوٰۃ کتاب اللباس فصل دوم

ترجمہ :- اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں کہ تونے مجھ کو یہ کپڑا پہنایا۔ میں تجھ سے اس کپڑے کی بھلائی چاہتا ہوں اور اس چیز کی بھلائی جس غرض سے یہ کپڑا بنایا گیا ہے اور اس کی برائی اور اس چیز کی برائی سے تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں جس کے لئے یہ بنایا گیا۔

۲۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص نیا کپڑا پہن کر یہ پڑھے پھر پرانا کپڑا اللہ کے نام دے دے تو وہ بحالت حیات و موت اللہ کی حفاظت اور اللہ کی پردہ پوشی میں رہے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَآ اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَيَاتِیْ [1]

ترجمہ :- تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھ کو وہ کپڑا پہنایا ہے جس سے میں اپنے ستر کو چھپاتا ہوں اور جس سے میں اپنی زندگی کو زینت دیتا ہوں۔

۳۔ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کپڑا پہننے پھر یہ دعا پڑھے تو اس کے تمام اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ [2]

ترجمہ :- تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھ کو یہ پہنایا اور مجھ کو نصیب فرمایا بغیر میری طاقت اور قوت کے۔

---

[1] مشکوٰۃ کتاب اللباس فصل سوم [2] مشکوٰۃ کتاب اللباس فصل دوم

۴۔ حضرت ابی مطر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین درہم میں ایک کپڑا خریدا جب اس کو پہنا تو فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مِنَ الرِّیَاشِ اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِی النَّاسِ وَ اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ۔

ترجمہ:۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھ کو زینت کے کپڑے عطا فرمائے کہ میں لوگوں کے درمیان ان سے زینت کا اظہار کرتا ہوں اور ان سے اپنا ستر چھپاتا ہوں۔ پھر کہا کہ میں نے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے [1]

قبروں کی زیارت کے وقت

۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں چند قبروں کے پاس سے گزرے تو ان کی طرف منہ کر کے فرمایا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَ لَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحْنُ بِالْاَثَرِ [2]

ترجمہ:۔ اے قبر والو تم پر سلامتی ہو۔ اللہ ہمیں اور تمہیں بخشے تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم پیچھے آنے والے ہیں۔

۲۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو قبروں پر جاکر پڑھنے کے لئے یہ سکھاتے تھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

---

[1] مشکوٰۃ کتاب اللباس فصل سوم [2] مشکوٰۃ باب زیارۃ القبور فصل دوم

Marfat.com

وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّآ اِنْشَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ [1]

ترجمہ:۔ اے ان گھروں کے رہنے والے مومنوں اور مسلمانوں! تم پر سلامتی ہو ہم بھی اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تم سے آکر ملیں گے۔ ہم اپنے اور تمہارے سب کے لئے اللہ سے عافیت چاہتے ہیں۔

۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قبروں کی زیارت کے وقت میں کیا کہوں؟ آپؐ نے فرمایا یہ کہو۔

اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْشَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ [2]

ترجمہ:۔ ان گھروں کے رہنے والے مومنوں اور مسلمانوں پر سلامتی ہو اور اللہ ہم سے پہلے جانے والے اور پیچھے آنے والوں پر رحم کرے اور ہم بھی اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تم سے آکر ملنے والے ہیں۔

بازار میں داخل ہوتے وقت

۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بازار میں داخل ہو پھر یہ دعا پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ

---

[1] مشکوٰۃ باب زیادہ القبور فصل اوّل

[2] مشکوٰۃ باب زیادہ القبور فصل سوم

Marfat.com

الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

ترجمہ :۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے۔ وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تو اللہ تعالےٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے اور اس کی دس لاکھ برائیاں دور کرتا ہے اور دس لاکھ درجے بلند کرتا ہے اور جنت میں اس کے لئے ایک گھر تیار کرتا ہے [1]

۲۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بازار تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً [2]

ترجمہ :۔ اللہ کے نام کے ساتھ میں (بازار میں) آیا۔ اے اللہ میں تجھ سے اس بازار کی اور جو کچھ بازار کے اندر ہے اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور تیرے ذریعہ اس کی اور جو چیزیں اس کے اندر ہیں ان کی برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں اے اللہ! میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ اس (بازار کے) معاملہ میں، میں نقصان اور ٹوٹے کو پہنچوں۔

خوف کے وقت

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت

---

[1] مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم [2] مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل سوم

Marfat.com

ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قوم سے خوف و اندیشہ ہوتا تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ[1]

ترجمہ:۔ اے اللہ! ہم تجھ کو کافروں کے مقابل کرتے ہیں اور تیرے ذریعہ ان کی برائیوں سے پناہ مانگتے ہیں۔

مصیبت کے وقت

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی مسلمان کو مصیبت پہنچے اور وہ خداوند بزرگ و برتر کے حکم کے مطابق یہ دعا پڑھے تو خداوند تعالےٰ اس سے بہتر چیز اس کو عطا فرما دیتا ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا[2]

ترجمہ:۔ ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اے اللہ میری مصیبت پر مجھ کو ثواب دے اور جو چیز ضائع ہوئی ہے اس سے بہتر بدلہ عطا فرمایا۔

جہاد کے وقت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ بِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ

---

[1] مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم

[2] مشکوٰۃ باب مایقال عند من حضرہ الموت فصل اوّل

Marfat.com

اَصُوْلُ دَبِكَ اُقَاتِلُ [1]

ترجمہ :- اے اللہ! تُو ہی میرا معتمد علیہ ہے تُو ہی میرا مددگار ہے میں تیری قوت سے تدبیر کرتا ہوں اور تیری ہی قوت سے لڑتا ہوں اور تیری قوت سے حملہ کرتا ہوں۔

بلندی پر چڑھتے وقت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اونچی زمین (مثلاً پہاڑ یا ٹیلہ پر) چڑھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الشَّرَفُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ وَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ [2]

ترجمہ :- اے اللہ! تیرے ہی لئے بلندی ہے ہر بلندی پہ اور تیرے لئے حمد ہے ہر حال میں۔

شکریہ ادا کرتے وقت

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا [3]

ترجمہ :- اللہ تجھے جزائے خیر (اچھا بدلہ) دے

خوشخبری سنتے وقت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ [4]

ترجمہ :- اللہ کا شکر ہے جس کے فضل سے اچھی باتیں پوری ہوتی ہیں۔

بُری خبر سنتے وقت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ [5]

ترجمہ۔ ہر حالت میں اللہ کا شکر ہے

---

[1] مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم [2] جمع الفوائد ص ۵۳۰ ج ایک
[3] جمع الفوائد ص ۴۳ ج ۱ [4] جمع الفوائد ص ۵۶۶ ج ایک
[5] جمع الفوائد ص ۵۶۶ ج ایک

Marfat.com

طلوع آفتاب کیوقت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَنَا هٰذَا الْیَوْمَ وَ اَقَالَنَا فِیْهِ عَثَرَاتِنَا وَلَمْ یُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ [1]

ترجمہ :۔ "تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں یہ دن عطا فرمایا اور اس دن میں ہماری لغزشیں دور کر دیں اور ہمیں آگ کا عذاب نہیں دیا۔

پاؤں پھسلنے پر دُعا

پاؤں پھسلے یا حادثہ ہو جائے تو کہے

بِسْمِ اللّٰهِ [2]

ترجمہ :۔ اللہ کے نام کی مدد شامل حال ہو۔

مشکل کام کے وقت

اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَ اَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ سَهْلًا اِذَا شِئْتَ [3]

ترجمہ :۔ اے اللہ! کوئی کام آسان نہیں مگر تُو جسے آسان فرما دے اور تُو جب چاہے غم (پریشانی) کو آسان کر سکتا ہے۔

نکاح کے وقت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَیْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

---

[1] حصن حصین ۲۔ نبوی لیل و نہار

[3] نبوی لیل و نہار

Marfat.com

عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ
الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا
وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً ج وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ
تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا۔
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ
اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ہ
یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ط وَمَنْ یُّطِعِ
اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ہ

ترجمہ:۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں اسی سے مدد مانگتے ہیں۔ اور اسی بخشش کے طالب ہیں اور اسی پہ ایمان لاتے ہیں اور اسی پر توکل کرتے ہیں۔ اور اپنے نفسوں کے شر اور اعمال کی برائیوں سے ہم خدا کی پناہ مانگتے ہیں جسے اللہ ہدایت دے اسے گمراہ کرنے والا کوئی نہیں اور جسے گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں اکیلی جان سے پیدا فرمایا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا۔ اور ان دونوں میں سے بہت سے مردوں اور عورتوں کو پھیلایا پس اس اللہ سے ڈرو جس

Marfat.com

کے نام سے آپس میں سوال کرتے ہو، اور رشتہ داروں کے تعلقات کا خیال کرو۔ بیشک اللہ تم سب کی نگرانی کرتا ہے۔ اے ایمان والو اللہ سے اسی طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے اور نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم اسلام پر قائم ہو۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو وہ تمہارے کاموں کو سدھار دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے شاندار اور عظیم کامیابی حاصل کی۔

کشتی پر سوار ہوتے وقت

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت کے لئے سمندر میں سفر کرتے وقت ڈوبنے سے بچاؤ یہ ہے کہ یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَ مُرْسٰهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝[1]

ترجمہ:۔ اللہ کے نام کی برکت سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے اور لوگوں نے اللہ کی قدر جیسی چاہیئے نہ کی اور زمین پوری قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہونگے وہ پاک اور برتر ہے اس سے جسے اس کا شریک بتاتے ہیں۔

غصّہ کی حالت میں

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ [2]

---

[1] جمع الفوائد ص ۵۲۹ ج ۱۔ [2] مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل اوّل

ترجمہ :۔ میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔

گناہوں کا کفارہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور فضول باتیں کرتا رہے پھر اٹھنے سے پہلے یہ کلمات پڑھے تو اس شخص سے اس مجلس میں جس قدر گناہ ہوتے ہیں وہ بخشے جائیں گے۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ [1]

ترجمہ :۔ اے اللہ! تو پاک ہے اور ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں

ہوا تیز چلتے وقت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سخت تیز ہوا چلتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَ خَيْرَ مَا فِيْهَا وَ خَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِيْهَا وَ شَرِّ مَآ اُرْسِلَتْ بِهٖ [2]

ترجمہ :۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس (ہوا) کی بھلائی چاہتا ہوں اور بھلائی اس چیز کی جو اس میں ہے اور بھلائی اس کی جس کے لئے ہوا بھیجی گئی ہے اور میں تجھ سے اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں اور اس چیز کی برائی سے

---

[1] مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاذکار فصل سوم

[2] مشکوٰۃ باب فی الریح فصل اوّل [2] مشکوٰۃ باب فی الریاح فصل دوم

Marfat.com

جو اس میں ہے اور اس چیز کی برائی سے جس کے لئے ہوا بھیجی گئی ہے۔

بادل دیکھتے وقت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان پر بادل دیکھتے تو کام چھوڑ دیتے اور بادل کی جانب متوجہ ہو کر یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ [1]

ترجمہ:۔ اے اللہ میں تیرے زریعہ پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جو اس کے اندر ہے۔

بارش دیکھتے وقت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش کو دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا [2]

ترجمہ:۔ اے اللہ نفع دینے والا مینہ خوب برسا

گرج اور کڑک پر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بادل گرجنے اور بجلی کڑکنے کی آواز سنتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ [3]

---

[1] مشکوٰۃ باب فی الریاح فصل دوم [2] مشکوٰۃ باب الاستسقاء
[3] مشکوٰۃ باب فی الریاح فصل دوم

Marfat.com

ترجمہ :- اے اللہ! ہم کو اپنے غضب سے قتل نہ کرنا اور اپنے عذاب سے ہلاک نہ کرنا اور اس سے پہلے ہی ہم کو بچا لینا۔

نیا پھل پیش ہونے پر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی نیا پھل پیش کیا جاتا تو آپؐ اس کو آنکھوں اور ہونٹوں پر رکھتے اور یہ دعا پڑھتے پھر آپؐ اس پھل کو ان بچوں کو دے دیتے جو اس وقت آپؐ کے پاس موجود ہوتے

اَللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَہٗ فَاَرِنَا اٰخِرَہٗ [1]

ترجمہ :- اے اللہ! جس طرح تو نے ہم کو اس پھل کا آغاز دکھایا اسی طرح اس کا انجام دکھا۔

بُرا خواب دیکھنے پر

جب کوئی شخص بُرا خواب دیکھے تو تین دفعہ بائیں جانب تھتکارے اور تین دفعہ یہ دعا پڑھے اور ہر دفعہ پڑھ کر بائیں جانب تھتکارے پھر دوسری دفعہ پڑھ کر تھتکارے اور اسی طرح تیسری دفعہ۔ دعا یہ ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَشَرِّھٰذِہِ الرُّؤْیَا [2]

ترجمہ :- میں شیطان مردود اور اس خواب کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں

آسمان کی طرف نظر اٹھاتے وقت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان کی طرف نظر اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے

یَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی طَاعَتِکَ [3]

---

[1] مشکوٰۃ باب الطاعون فصل سوم [2] مشکوٰۃ حصن حصین [3] نبوی لیل و نہار

ترجمہ :۔ اے دِلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنی اطاعت پر ثابت رکھ۔

کھیت بونے سے قبل

پہلے بونے سے دو رکعت نفل کھیت پر پڑھ کر اس دعا کو قبلہ رُخ بیٹھ کر پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدٌ ضَعِیْفٌ سَلَّمْتُ ھٰذَا اِلَیْکَ فَسَلِّمْہُ لِیْ وَ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ [1]

ترجمہ :۔ اے اللہ! میں کمزور بندہ ہوں میں نے اس (بیج) کو تیرے سپرد کر دیا۔ اسے میری طرف سے قبول فرما اور مجھے اس میں برکت نصیب فرما۔

راس تیار ہونے کے وقت

دو رکعت نفل پڑھ کر یہ دُعا پڑھے۔ یَارَبِّیْ اَلْقَیْتُ بَذْرًا قَلِیْلًا وَ اَعْطَیْتَنِیْ شَیْئًا کَثِیْرًا فَاجْعَلْھَا قُوْتَ طَاعَۃٍ وَلَا تَجْعَلْھَا قُوْتَ مَعْصِیَۃٍ۔

ترجمہ :۔ اطاعت پر (ابھارنے والی) روزی بنا اور اسے برائی پر (ابھارنے والی) روزی نہ بنا۔

جو کوئی اس دعا کو پڑھ کر اس اناج کو اپنے گھر میں لے آئے گا جب تک وہ اناج رہے گا۔ اللہ کے ذکر اور فکر میں مصروف رہے گا اور اناج میں برکت حاصل ہوگی۔ [2]

تعزیت کے وقت

اَعْظَمَ اللّٰہُ اَجْرَکَ وَ

---

[1] رکن دین از مولانا شاہ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ [2] ایضاً

Marfat.com

اَحْسَنَ اَعْزَءَكَ وَغَفَرَ لِمَيِّتِكَ [1]

ترجمہ:۔ اللہ تعالےٰ تمہارے اجر و ثواب کو زیادہ کرے اور تیرا اچھے طریقے سے غم غلط کرے۔ اور تیرے وفات پانے والے کی مغفرت فرمائے

قریب انزال

یہ دعا دل میں پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا وَّجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا [2]

ترجمہ:۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے (گندے) پانی سے انسان پیدا فرمایا اور اسے نسب اور دامادی عطا کی۔

مصیبت زدہ کو دیکھ کر

حضرت عمر بن خطاب اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی کو مبتلائے مصیبت دیکھے تو یہ کلمات پڑھے تو اس کو وہ مصیبت کبھی نہ پہنچے گی خواہ کوئی مصیبت ہو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا [3]

ترجمہ:۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ کو اس بلا سے بچایا جس میں تجھ کو مبتلا کیا اور مجھ کو اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی۔

---

[1] رکن دین از مولانا شاہ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

[2] رکن دین بحوالہ احیاء العلوم

[3] مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم

Marfat.com

مُرغ کی آواز سُن کر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب مرغ کی آواز سنو تو اللہ کا فضل مانگو یعنی یوں کہو

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ [1]

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں آپ کا فضل چاہتا ہوں۔

گدھے کی آواز سُن کر

چونکہ گدھا شیطان کو دیکھ کر چلّاتا ہے اس لئے جب گدھا چلائے تو یوں کہا جائے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ [2]

ترجمہ:۔ میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

مسنون سلام

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ آپؐ نے جواب دیا پھر وہ بیٹھ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دس نیکیاں ملیں گی۔ پھر ایک اور شخص آیا اس نے عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ آپؐ نے اُسے بھی جواب دیا۔ پھر وہ بیٹھ گیا۔ آپؐ نے فرمایا، اسے بیس نیکیاں ملیں گی پھر ایک اور شخص آیا اس نے عرض کیا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ آپؐ نے اُسے جواب دیا اور فرمایا اسے تیس نیکیاں ملیں گی [3]

---

[1] مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل اوّل

[2] مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل اوّل

[3] مشکوٰۃ باب السّلام فصل دوم

Marfat.com

چھینک کے وقت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص چھینک لے تو اسے الحمد للہ کہنا چاہیئے اور اس کا مسلمان بھائی یا دوست جب یہ سنے تو کہے یرحمک اللہ

ترجمہ :۔ اللہ تجھ پر رحم کرے۔

پھر چھینک لینے والا یہ کہے۔ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ [1]

ترجمہ :۔ اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست کرے۔

دانت اور کان کے درد کے وقت

جو کوئی چھینک کے بعد کہا کرے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ مَّا کَانَ۔

ترجمہ :۔ تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہر حالت پر جیسی بھی ہو تو اس کو دانت اور کان کے درد سے بچا رہے گا [2]

مکروہ اور بدشگونی والی چیز دیکھتے وقت

حضرت وہب بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے شگون بد کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اچھی چیز فال ہے اور شگون بد کسی مسلمان کو اس کے مقصد اور ارادہ سے نہ روکے پھر جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسی بات کو دیکھے جس کو وہ برا خیال کرتا ہے تو یہ دعا پڑھے۔

---

[1] مشکوٰۃ باب العطاس والتثاؤب فصل اوّل

[2] حصن حصین

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ لَا یَاتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَرْفَعُ السَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ [1]

حاکم کی گرفت وتعدّی کے خطرہ کیوقت

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی کو حاکم کی گرفت و تعدّی کا خطرہ ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ کُنْ لِیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ وَ شَرِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَ اَتْبَاعِھِمْ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَآؤُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ [2]

ترجمہ:- اے اللہ پروردگار ساتوں آسمانوں کے اور پروردگار عرشِ عظیم کے میرا محافظ بن فلاں بن فلاں کے شر سے اور ہر جن و بشر اور ان کے چیلوں کے شر سے کہ کوئی ان میں سے مجھ پر زیادتی نہ کر سکے۔ تیری پناہ میں آیا ہوا باعزت رہتا ہے (اور کوئی اس کو داب نہیں سکتا) اور تیرا نام بابرکت ہے اور کوئی معبود نہیں تیرے سوا۔

گم شدہ چیز کی بازیابی کے لئے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

---

[1] مشکوٰۃ باب الفال والطّیرۃ فصل سوم

[2] جمع الفوائد ص ۵۵۵ جلد ۱

[1] اے اللہ تو ہی بھلائی لاتا ہے اور تو ہی برائیوں کو دفع کرتا ہے نیکی کرنے کی اور برائی سے بچنے کی توفیق تری طرف سے ہی ہے۔

Marfat.com

گم شدہ چیز کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ رَدَّ الضَّالَّۃِ وَ ھَادِیَ الضَّالَّۃِ تَھْدِیْ مِنَ الضَّلَالَۃِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بِقُدْرَتِکَ وَ سُلْطَانِکَ فَاِنَّھَا مِنْ عَطَآئِکَ وَ فَضْلِکَ [1]

ترجمہ:- اے اللہ گمشدہ کے واپس لانے والے اور گمراہ کے راستہ دکھانے والے تو ہی گمشدگی سے راہ پر لاتا ہے تو اپنی قدرت و غلبۂ شان سے میری گمشدہ چیز مجھے واپس فرمادے کہ وہ تیری ہی عطا اور فضل سے (مجھے ملی تھی)

تزکیہ نفس کے لئے

اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوَاھَا وَ زَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکَّاھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَ مَوْلَاھَا [2]

ترجمہ:- اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ خدا ترسی، پرہیز گاری کی توفیق عنایت فرما اور اسے پاک کر دے تو ان سب سے بہتر ہے جو اسے پاک کریں۔ تو ہی اس کا سرپرست اور مالک ہے۔

موت و حیات کی بہتری کیلئے دُعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی شخص کو کوئی تکلیف پہنچے تو وہ مرنے کی آرزو نہ کرے اور اگر اس قسم کی تمنا ضروری ہو تو یہ کہے۔

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَ تَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ [3]

---

[1] جمع الفوائد ص ۵۲۹ ج ایک [2] جمع الفوائد ص ۵۵۴ ج ایک

[3] مشکوٰۃ باب تمنی الموت و ذکرہ فصل اوّل

Marfat.com

ترجمہ :۔ اے اللہ ! مجھ کو اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہو، اور مجھ کو اس وقت موت دے جب میرے لئے مرنا بہتر ہو۔

توبہ کی دعائیں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی سے کوئی گناہ سرزد ہو اور توبہ کرنا چاہے تو اپنے ہاتھ اللہ تعالےٰ کے آگے پھیلائے پھر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْھَا لَآ اَرْجِعُ اِلَیْہِ اَبَدًا [1]

ترجمہ :۔ اے اللہ ! میں آپ کے سامنے اس گناہ سے توبہ کرتا ہوں پھر کبھی اس کی طرف نہ لوٹوں گا۔

۲۔ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس نے اپنے گناہ پر افسوس کا اظہار کیا۔ آپ نے فرمایا، یہ دعا پڑھ۔

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ [2]

ترجمہ :۔ اے اللہ ! میرے گناہوں سے آپ کی بخشش زیادہ ہے اور اپنے عمل کی نسبت مجھے آپ کی رحمت کی زیادہ امید ہے۔

استعاذہ کی دعائیں

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم مصائب سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے اس طرح پناہ مانگا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ جُھْدِ الْبَلَآءِ وَ دَرْکِ الشَّقَآءِ وَسُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَ شَمَاتَۃِ الْاَعْدَآءِ [3]

---

[1] مستدرک حاکم ص ۵۱۶ جلد اول [2] مستدرک حاکم ص ۵۴۳ جلد اوّل
[3] مشکوٰۃ باب الاستعاذہ فصل اوّل

Marfat.com

ترجمہ: ۔اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں مصیبت کی سختی اور بدبختی کے ملنے اور بُری تقدیر اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں ایک دعا یہ بھی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَ تَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَاءَۃِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ [1]

ترجمہ: ۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے جانے۔ بدلنے اور تیری (عطاکردہ) عافیت کے بدل جانے اور دفعتہً تیرے عذاب نازل ہونے اور تیرے ہر غصہ سے۔

۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَالَمْ اَعْمَلْ [2]

ترجمہ: ۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کام کی برائی سے جو میں نے کیا اور اس کام کی برائی سے جو میں نے نہیں کیا۔

۴۔ حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ مُّنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَ الْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَآءِ [3]

---

[1] مشکوٰۃ باب الاستعاذہ فصل اوّل [2] ایضاً

[3] مشکوٰۃ باب الاستعاذہ فصل دوم

Marfat.com

ترجمہ :- اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بُرے اخلاق اور بُرے اعمال اور بُری خواہشات (یعنی عقائد) سے۔

۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَیِّیءِ الْاَسْقَامِ [1]

ترجمہ :- اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں برص اور جذام اور دیوانگی اور تمام بری بیماریوں سے۔

۶۔ شتیر بن شکل بن حمید اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو کوئی ایسا تعویذ (یعنی دعا) مرحمت فرمایئے کہ میں اس کے ذریعہ پناہ مانگوں آپؐ نے فرمایا یہ پڑھا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَشَرِّ بَصَرِیْ وَشَرِّ لِسَانِیْ وَشَرِّ قَلْبِیْ وَشَرِّ مَنِیِّیْ [2]

ترجمہ :- اے اللہ! میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اپنی سماعت کی برائی اپنی بصارت کی برائی، اپنی زبان کی برائی، اپنے دل کی برائی اور اپنی منی کی برائی سے۔

۷۔ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں

---

[1] مشکوٰۃ باب الاستعاذہ فصل دوم [2] ایضاً

Marfat.com

سے جو شخص نیند میں ڈرے تو اس کو چاہیئے کہ وہ یہ پڑھے۔ تو شیطان اس کو ہرگز ضرر نہ پہنچائیں گے۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ۔

ترجمہ:۔ اللہ کے کامل کلمات کے ذریعہ میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں اس کے غضب سے اور عذاب سے اور اس کے بندوں کی شرارتوں سے اور شیطان کے وسوسوں سے اور اس سے کہ میرے پاس شیطان آئیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ان کلمات کو اپنے بیٹوں کو سکھاتے تھے یعنی بالغ لڑکوں کو یاد کرا دیتے تھے اور نابالغوں کے لئے لکھ کر گلے میں ڈال دیتے تھے [1]

جامع دعائیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاکدامنی اور بے پرواہی طلب کرتا ہوں۔

۲۔ حضرت اُمّ معبد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا فرماتے سنا ہے۔

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّيَآءِ وَ

---

[1] مشکوٰۃ باب الاستعاذہ فصل دوم [2] مشکوٰۃ باب جامع الدعا فصل اوّل

Marfat.com

وَلِسَانِیْ مِنَ الْکَذِبِ وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ [1]

ترجمہ :- اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے اور عمل کو ریا سے اور زبان کو جھوٹ سے اور آنکھ کو خیانت سے پاک کر بیشک تو آنکھ کی چوری اور سینوں کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے

۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ [2]

ترجمہ :- اے اللہ! ہم کو دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

۴- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ [3]

ترجمہ :- اے اللہ! میں آپ سے درگزر اور سلامتی اور ہر تکلیف سے بچاؤ کا سوال کرتا ہوں۔

۵- اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ [4]

ترجمہ :- اے اللہ! سب ہی کاموں میں ہمارا انجام اچھا کیجئے اور ہم کو دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے پناہ دیجئے۔

---

[1] مشکوٰۃ باب جامع الدعا فصل سوم [2] مشکوٰۃ باب جامع الدعا فصل اوّل
[3] مشکوٰۃ باب جامع الدعا میں بحوالہ ترمذی و ابن ماجہ اس دعا کے متعدد الفاظ وارد ہیں اس جگہ ان سب کو جمع کر لیا گیا ہے [4] مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

حضرت یُونسؑ کی دعا

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مچھلی والے (حضرت یونسؑ) کی وہ دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں اپنے پروردگار سے مانگی تھی یہ ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ! آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ پاک ہیں بلاشبہ میں ہی ظالم ہوں۔

جو مسلمان کسی حاجت کے وقت اللہ تعالےٰ سے مذکورہ بالا دعا کرے ہے اللہ قبول فرماتا ہے اور اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے [1]

اسماء الحسنیٰ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالےٰ کے ننانوے نام ہیں جو شخص ان کو یاد کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اسی وعدے کے نصیب ہونے کی امید پر یہ ننانوے اسمائے الٰہی مع خاصیات بیان کئے جاتے ہیں۔

مولینا شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ نے کتاب شرح اسماء الحسنیٰ میں بیان فرمایا ہے کہ بعض مشائخ نے ہر ایک اسم مبارک کی خاصیت علیحدہ بیان فرمائی ہے یہ خاصیات احادیث شریفہ یا اخبار ماثورہ سے تو معلوم نہیں ہوتی ہیں مگر یہ بیان خاصیات کا مشائخ کے کشف سے ہے۔ پس ان کو شرح اسماء الحسنیٰ مصنفہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی سے بطور اختصار بیان کیا جاتا ہے۔

اَللّٰہُ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہے اور تمام اسماء مبارکہ صفاتی ہیں

---

[1] کتاب اسمائے اللہ تعالےٰ نصر دوم

Marfat.com

اور اس اسم ذاتی کی خاصیت یہ ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد سو دفعہ پڑھے خدا تعالیٰ اس کا سینہ کھول دیتا ہے اور جو شخص اس اسم مبارک کو صدق دل سے ہزار مرتبہ پڑھے وہ صاحب یقین ہو جاتا ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ (۱) اَلرَّحِیْمُ (۲) یہ دونوں اسم مبارک رحمت الٰہی پر دلالت کرتے ہیں۔ رَحْمٰنُ عام رحمت پر دلالت کرتا ہے جو دنیا میں اس کی رحمت ہر مسلم و کافر کو شامل ہے۔ رَحِیْمُ اس رحمتِ خاص کی طرف اشارہ ہے جو قیامت کے دن خاص اہلِ ایمان پر ہوگی۔ خاصیت یَا رَحْمٰنُ کی یہ ہے کہ جو آدمی اس کو بعد نماز شام کے پانسو بار پڑھے تو خدائے تعالیٰ اس کے دل سے غفلت و نسیان اور قساوت کو دور کر دیتا ہے اور یَا رَحِیْمُ سو دفعہ پڑھے تو خلقت اس پر مشفق و مہربان ہو جاتی ہے۔

اَلْمَلِکُ (۳)۔ وہ بادشاہ جس کے قبضہ قدرت میں دونوں جہان ہیں اور سب چیزیں اس کی طرف محتاج اور اس کی مملوک ہیں۔ اَلْقُدُّوْسُ (۴) نہایت پاک اور نقصان و حدوث اور امکان کی جہت سے منزہ۔ اس اسم پاک کی خاصیت یہ ہے کہ جو شخص اس اسم کو زوال سے پہلے سو دفعہ ہر روز پڑھے اس کا دل نفسانی کدورتوں سے پاک ہو جاتا ہے اور اگر دشمن کے مقابلہ میں اس اسم کو کثرت سے پڑھے تو اس کو اللہ تعالیٰ دشمن کی شرارت سے اپنی امان میں رکھتا ہے۔ اگر مسافر پڑھے تو سفر کی مصیبت سے امن میں رہے۔

اَلسَّلَامُ (۵) وہ خدا پاک کہ جس کی ذات ہر ایک عیب سے اور جس کی صفات ہر ایک نقصان سے اور جس کے افعال ہر ایک شرکت سے پاک و سالم ہیں نیز مومنوں کو قیامت کے عذاب سے اور دنیا میں کفر کی آفت سے سلامتی دینے والا۔ اس کی خاصیت یہ ہے کہ جو شخص اس اسم مبارک کو ایک سو گیارہ

Marfat.com

بار پڑھے اور بیمار پر دم کرے اللہ تعالےٰ اس بیمار کو صحت و شفا عطا فرماتا ہے ۶۔ اَلْمُؤْمِنُ ہر ایک آفت سے اپنی خلقت کو امان دینے والا۔ جو شخص اس اسم کو لکھ کر اپنے پاس رکھے یا اکثر پڑھتا رہے تو شیطان کی شرارت اور دشمن کی مخالفت سے امن میں رہے گا۔ ۷۔ اَلْمُهَيْمِنُ وہ پاک ذات جو اپنے بندوں پر حافظ و غالب ہے جو شخص اس اسم پر مداومت کرے تو تمام آفات سے حفاظت میں رہے گا۔ ۸۔ اَلْعَزِيْزُ غالب قوی اور بے مانند خاصیت اس اسم مبارک کی یہ ہے کہ جو شخص اس کو ہر نماز فجر کے بعد اکتالیس بار پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونک کر اپنے منہ پر ملے تو تمام خلقت میں محبوب ہوگا اور خلقت کی احتیاجی سے محفوظ رہے گا۔ ۹۔ اَلْجَبَّارُ جبر کے معنے ہیں۔ ٹوٹے پھوٹے کو باندھنا یعنی وہ جل شانہٗ اپنی خستہ مخلوقات کی حالت کی اصلاح کرنے والا اور خراب حالوں کو نیک کرنے والا جو شخص اس اسم مبارک کو انگشتری پر کھدوا کر اپنے پاس رکھے تو خلقت کے دل میں اس کی عزت ہوگی۔

۱۰۔ اَلْمُتَكَبِّرُ نہایت بزرگی والا۔ خاصیت اس اسم مبارک کی یہ ہے کہ اگر اپنی عورت کے نزدیک جانے سے پہلے دس بار اس اسم کو پڑھے تو اللہ تعالےٰ اس کو فرزند نیک اور پرہیزگار عطا فرمائے گا۔ ۱۱۔ اَلْخَالِقُ ۱۲۔ اَلْبَارِئُ ۱۳۔ اَلْمُصَوِّرُ یہ تینوں اسم اللہ کی خالقیت پر دلالت کرتے ہیں۔ اَلْخَالِقُ کی خاصیت یہ ہے کہ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے اللہ تعالےٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو اللہ کی عبادت میں مستغرق رہتا ہے۔ اس فرشتے کی عبادت کا ثواب اس پڑھنے والے شخص کے نامۂ عمل میں لکھا جاتا ہے اور جو شخص شنبہ یعنی ہفتہ کے روز سو بار اَلْبَارِئُ پڑھے حق تعالیٰ اس کو قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔ اور جس کی عورت مقیم یعنی بچہ نہ جنتی ہو وہ شخص برابر سات

Marfat.com

دن متواتر روزہ رکھے اور افطار کے وقت اکیس مرتبہ اَلْمُصَوِّرُ پڑھے اور اس کو پانی پر دم کرکے پی لے اور پھر اپنی عورت سے ہم بستری کرے انشاء اللہ اُس کو اللہ تعالےٰ فرزند نیک عطا فرمائے گا۔

۱۴۔ اَلْغَفَّارُ۔ خلقت کے گناہ بخشنے والا۔ جو شخص نمازِ جمعہ پڑھ کر یہ دعا سو دفعہ پڑھے یَا غَفَّارُ اِغْفِرْ لِیْ خدا تعالیٰ اس کو بخشے ہوئے لوگوں سے کر دیتا ہے ۱۵۔ اَلْقَهَّارُ وہ غالب کہ اپنے منکروں کو ہلاک کرتا ہے جو شخص ہمیشہ اس کو پڑھے اس کے دل سے دنیاوی محبت دور ہو جاتی ہے اور اللہ پاک کی عزت و عظمت اس کے دل میں جاگزیں ہو جاتی ہے۔

۱۶۔ اَلْوَهَّابُ ہر ایک حاجت مند کو اس کی حاجت سے زیادہ دینے والا سوائے غرض کے۔ جو شخص اس کو بعد نماز فجر کے ستّر بار ہمیشہ پڑھے اللہ جلّ شانہٗ اس کو مفلسی سے نجات دے گا۔ ۱۷۔ اَلرَّزَّاقُ اپنی سب مخلوقات کو روزی پہنچانے والا۔ خاصیت اس اسم کی یہ ہے کہ فجر کی نماز پڑھنے سے پہلے اپنے گھر کے چاروں گوشوں میں دس دس مرتبہ یہ اسم مبارک پڑھے قبلے کی طرف متوجہ ہو کر دائیں گوشے سے پڑھنا شروع کرے تو اس گھر میں ضعف اور خرابی نہ آئے گی اور تنگی اور فاقہ سے امن میں رہے گا۔

۱۸۔ اَلْفَتَّاحُ اپنے بندوں پر رحمت کے دروازے کھولنے والا۔ جو شخص فجر کی نماز کے بعد اپنے دونوں ہاتھ سینے پر رکھ کر یہ اسم مبارک اکہتر بار پڑھے اس کے دل کو اللہ تعالےٰ منور فرما دیتا ہے۔

۱۹۔ اَلْعَلِیْمُ ہر ظاہر اور پوشیدہ جاننے والا۔ جو شخص اس اسم کو ہر نماز کے بعد پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو صاحبِ کشف کر دیتے ہیں۔ ۲۰۔ اَلْقَابِضُ بعضوں کے رزق کو تنگ کرنے والا اور بعضوں کے دِلوں سے اپنی تجلیات بند کرنے

والا۔ ۲۱۔ اَلْبَاسِطُ اپنی تجلیات اور رحمت اور رزق کا دروازہ مخلوقات پر کھولنے والا۔ جو شخص سحر کے وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دس بار اس اسم مبارک کو پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے اپنے چہرے پر ملے وہ کبھی حاجت مند نہیں ہوگا۔ ۲۲۔ اَلْخَافِضُ کافر اور بے فرمان کو اس کی شقاوت و قساوت کے سبب سے نیچے کرنے والا۔ جو شخص تین دن روزہ رکھے اور چوتھے دن ایک جگہ بیٹھ کر ستر ہزار بار یہ اسم پڑھے تو دشمن پر غالب آئے گا۔
۲۳۔ اَلرَّافِعُ اپنے نیک بندوں کو بلند کرنے والا درجے و مرتبے میں جو شخص اس اسم کو آدھی رات میں سو دفعہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے بندوں میں برگزیدہ کرے گا۔ ۲۴۔ اَلْمُعِزُّ اپنے نیک بندوں کو دنیا و آخرت میں عزت دینے والا۔ جو شخص اس کو جمعرات کو شام کی نماز کے بعد ایک سو چالیس بار پڑھے تو خلقت میں پیارا ہوگا۔ ۲۵۔ اَلْمُذِلُّ کافروں اور سرکشوں کو دنیا اور آخرت میں خوار و ذلیل کرنے والا۔ جو شخص کسی ظالم یا حاسد سے ڈرتا ہو تو بچھتر دفعہ اس اسم کو پڑھ کر اپنا سر سجدہ میں رکھے اور کہے اے باری خدا اس فلانے ظالم سے مجھے امان دے تو اللہ پاک اس ظالم کی شرارت سے اس کو امان دیتا ہے۔ ۲۶۔ اَلسَّمِیْعُ ہر وقت سننے والا اپنی مخلوقات کی عرضوں اور دعاؤں کو جو کوئی اس اسم کو پنج شنبہ کے دن فجر کی نماز کے بعد سو بار پڑھے پڑھتے وقت کسی سے کلام نہ کرے تو جو دعا کرے اللہ تعالیٰ منظور کرے گا۔ ۲۷۔ اَلْبَصِیْرُ اپنی خلقت کے حالات کو دیکھنے والا جو شخص اس اسم مبارک کو فجر کے فرضوں اور سنتوں کے درمیان سو دفعہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر اپنی خاص نظر فرماتا ہے۔ ۲۸۔ اَلْحَکَمُ حکم کرنے والا اور ایسا کہ اس کے حکم کو کوئی رد نہیں کر سکتا۔ ۲۹۔ اَلْعَدْلُ اپنی مخلوقات

Marfat.com

کے درمیان انصاف کرنے والا اور ہر ایک کو اس کی استعداد کے مطابق اجر دینے والا۔ جو شخص اس اسم شریف کو جمعرات میں روٹی کے بیس لقمے کرکے اس پر لکھ کر تناول کرے تو خدا تعالےٰ خلقت کو اس کے تابع کر دیتا ہے۔
۳۰۔ اَللَّطِیْفُ اپنے بندوں پر نرمی کرنے والا اور مومنوں کو نیکی کی توفیق دینے والا اور برائی سے بچانے والا۔ جس شخص کو روزی کے اسباب مہیا نہ ہوتے ہوں ہمیشہ فقر و فاقہ میں رہتا ہو یا بیمار کو شفا نہ ہوتی ہو تو اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے اور اس اسم مبارک کو خاص نیت کے ساتھ سو بار پڑھے تو خدا تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کرے گا۔ ۳۱۔ اَلْخَبِیْرُ اپنی خلقت کی خبر رکھنے والا۔ ۳۲۔ اَلْحَلِیْمُ اپنی خلقت کے گناہ اور عصیان دیکھ کر پھر بھی ان پر نرمی اور حوصلہ کرنے والا۔ ۳۳۔ اَلْعَظِیْمُ کمال قدرت و عظمت والا جس کی کُنہ کا عقل احاطہ نہیں کر سکتی۔ ۳۴۔ اَلْغَفُوْرُ اپنے بندوں پر بہت بخشش کرنے والا۔ صحیح حدیث میں ہے کہ جو شخص سجدہ کرے اور سجدے میں تین دفعہ کہے رَبِّ اغْفِرْلِیْ تو خدا تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ ۳۵۔ اَلشَّکُوْرُ اپنے بندوں کی چند دن کی قلیل عبادت پر بہت ثواب عطا فرمانے والا اور اُن کی عبادتوں کو قبول فرمانے والا۔ جس شخص کی آنکھ دکھتی ہو یا نظر کم آتا ہو تو اس اسم شریف کو اکتالیس دفعہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے پانی آنکھوں پر ملے تو اللہ تعالیٰ اس کو آنکھ کے درد سے خلاصی بخشے گا۔
۳۶۔ اَلْعَلِیُّ سب سے بلند تمام مخلوقات اس کے نیچے و تابع ہے۔
۳۷۔ اَلْکَبِیْرُ بزرگ اور صاحب کبریائی کا۔ ۳۸۔ اَلْحَفِیْظُ اپنی تمام مخلوقات کو جہان کی آفتوں سے نگاہ رکھنے والا۔ شرح اسماء الحسنیٰ میں ہے کہ جو شخص چور سے یا حاسد سے خوف کرتا ہو، یا نظر بد سے ڈرتا ہو تو جمعرات

سے شروع کرکے سات دن شام و فجر کو ستر ستر بار یہ پڑھے حَسْبِیَ اللّٰہُ الْحَفِیْظُ حق تعالیٰ اس کو اپنی حفاظت میں رکھے گا۔ ۳۹۔ اَلْمُقِیْتُ ہر چیز پر قادر اور اس کو نگاہ رکھنے والا ۔۴۰۔ اَلْحَسِیْبُ، اپنے بندوں کے اعمال کا حساب کرنے والا۔ ۴۱۔ اَلْجَلِیْلُ ہر ایک سے بزرگ ہے اور اس کی صفات ہر ایک سے بزرگ تر ہیں۔ ۴۲۔ اَلْکَرِیْمُ مولینا شاہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کریم وہ ہوتا ہے کہ باوجود قدرت کے معاف کرے اور جب وعدہ کرے تو وفا کرے جب دیوے تو بہت عطا کرے اگر اس کے پاس کوئی عرض لاوے تو اس کی عرض کو ضائع نہ کرے پس یہ تمام اللہ جل ثنانہٗ کا ہی خاصہ ہے۔ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا حساب کون لے گا۔ تو آپؐ نے فرمایا اللہ تعالےٰ خود حساب لیں گے تو وہ اعرابی بہت خوش ہوا اور کہنے لگا ہمارا حساب کریم نے لینا ہے اور کریم کی یہ صفت ہے کہ گناہ دیکھتا ہے تو چھپاتا ہے اور باوجود قدرت کے پھر گناہ معاف کرتا ہے۔ پس جو شخص سونے کے وقت جب اپنے بستر پر آوے یہ آیہ مبارک پڑھے تو فرشتے اس کے واسطے یہ دعا کرتے ہیں اَکْرَمَکَ اللّٰہُ حق تعالےٰ تجھے بزرگ کرے اور حضرت علی کرم اللہ وجہٗ اس آیہ مبارک کو بہت پڑھتے تھے اس لئے آپ کو کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ کہا جاتا ہے۔

۴۳۔ اَلرَّقِیْبُ اپنی مخلوقات کو حفاظت میں رکھنے والا۔ جو کوئی اس کو گیارہ بار پڑھ کر اپنے گھر بار اور مال اسباب پر پھونکے تو اس کو خدا تعالیٰ چوری شرارت سے اپنی حفاظت میں کرتا ہے ۴۴۔ اَلْمُجِیْبُ ہر ایک دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہے ۴۵۔ اَلْوَاسِعُ اپنی خلقت پر رحمت و بخشش اور رزق کی فراخی کرنے والا۔ ۴۶۔ اَلْحَکِیْمُ دانا کہ اپنی تمام مخلوقات کو اپنی حکمت سے

Marfat.com

اَرَاستہ کرنے والا۔ جو کوئی اس اسم مبارک کو اتنا پڑھے کہ اس میں بیہوش ہو جائے تو اس کے باطن کو اللہ تعالےٰ اسراروں کا خزانہ بنا دیتا ہے۔ ۴۷۔ اَلْوَدُوْدُ مومنوں کا دوست خاصیت اس اسم کی یہ ہے کہ اگر میاں بیوی کے درمیان مخالفت و دشمنی ہو تو اس اسم مبارک کو ایک ہزار ایک مرتبہ پڑھ کر طعام پر دم کر کے جس طرف کی مخالفت ہووے اس کو وہ طعام کھلاوے تو ان کے درمیان انشاءاللہ اُلفت و محبت ہو جاوے گی۔ ۴۸۔ اَلْمَجِیْدُ بہت بزرگ اپنے بندوں پر انعام و اکرام کرنے والا۔ ۴۹۔ اَلْبَاعِثُ قیامت کے دن مُردوں کو قبروں سے نکال کر زندہ کرنے والا۔ ۵۱۔ اَلشَّهِیْدُ زمین و آسمانوں کے حالات سے واقف۔ جس شخص کا لڑکا یا لڑکی نافرمان ہوں اور نیک نہ ہوں تو فجر کے وقت اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر آسمان کی طرف منہ کر کے اکیس بار یہ اسم مبارک پڑھے تو حق تعالےٰ ان کو نیک کر دے گا۔ ۵۲۔ اَلْحَقُّ وہ مالک واجب الوجود ثابت اور حق ہے۔ ۵۳۔ اَلْوَكِیْلُ تمام مخلوقات کی حاجات کو پورا کرنے والا۔ ۵۴۔ اَلْقَوِیُّ قوت والا۔ ۵۵۔ اَلْمَتِیْنُ تمام کاموں کو درست و استوار کرنے والا۔ جس عورت کا دودھ بہت کم ہو اور اس کا بچہ بھوکا رہتا ہو تو اسم اَلْمَتِیْنُ لکھ کر اور پانی میں گھول کر اس عورت کو وہ پانی پلا دے تو اس عورت کا دودھ بہت ہو جاوے گا۔ ۵۶۔ اَلْوَلِیُّ وہ پاک ذات جو مومنوں کو مدد و نصرت عطا فرماتا ہے ۵۷۔ اَلْحَمِیْدُ سراہا گیا اور صفت کیا گیا ہر شے اس کی صفت بیان کرتی ہے جس شخص کو بدزبانی اور فحش کی عادت ہو وہ ایک پیالے میں اس اسم مبارک کو لکھ کر اس سے پانی پیوے تو انشاء اللہ بدزبانی سے نجات پائے گا۔ ۵۸۔ اَلْمُحْصِیُ اپنے ازلی علم کے ساتھ ہر ایک چیز کا احاطہ کرنے والا۔ ۵۹۔ اَلْمُبْدِئُ ہر شے کو از سر نو پیدا

Marfat.com

کرنے والا۔ جس عورت کو خام حمل گر پڑنے کا خوف ہو تو اس کا خاوند انگشت شہادت عورت کے پیٹ پر رکھ کر ننانوے بار اَلْمُبْدِئُ پڑھے تو حق تعالےٰ اس کے کچا حمل گرنے سے حفاظت میں رکھے گا۔ ۶۰۔ اَلْمُعِیْدُ سب کو نابودگی کی طرف پھیرنے والا۔ ۶۱۔ اَلْمُحْیِیْ ۔ ۶۲۔ اَلْمُمِیْتُ اپنی خلقت کو زندہ رکھنے والا اور پھر ان کو مارنے والا اور یا سرکش لوگوں کے دلوں کو جہل وکفر کے سبب سے مارنے والا اور فرمان بردار لوگوں کے دلوں کو علم و ایمان کے نور سے زندہ کرنے والا جیسے کسی شاعر نے کہا ہے ؎

حَیٰوۃُ الْقَلْبِ عِلْمٌ فَاغْتَنِمْہُ
وَمَوْتُ الْقَلْبِ جَھْلٌ فَاجْتَنِبْہُ

ترجمہ: دل کی حیاتی علم سے ہے پس علم کو غنیمت جان اور دل کی موت جہالت سے ہے پس پرہیز کر اس سے۔

۶۳۔ اَلْحَیُّ ۔ ۶۴۔ اَلْقَیُّوْمُ زندہ ازلی ابدی جس کو کبھی زوال نہیں اور اپنی ذات کے ساتھ قائم اور خلقت کو قائم رکھنے والا ہے۔ بعض کہتے ہیں اَلْحَیُّ اَلْقَیُّوْمُ اسم اعظم ہے جو شخص سجدہ میں سر رکھ کر یہ دعا پڑھے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ اور پھر خدا تعالیٰ سے اپنی دعا طلب کرے تو خدا تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرے گا۔

۶۵۔ اَلْوَاجِدُ، ۶۶۔ اَلْمَاجِدُ وہ واجب الوجود کہ ہر چیز کا وجود اس کی طرف محتاج ہے اور وہ غنی و بزرگ ہے۔ ۶۷۔ اَلْوَاحِدُ ۶۸۔ اَلْاَحَدُ وہ حق تعالےٰ ایک ہے اپنی ذات میں بے مثل اور یکتا ہے اپنی صفات میں ۶۹۔ اَلصَّمَدُ وہ بے نیاز کہ جس کی درگاہ میں ہر ایک حاجت و مطلب کے لئے قصد کیا جاتا ہے۔ ۷۰۔ اَلْقَادِرُ، ۷۱۔ اَلْمُقْتَدِرُ وہ قادر

Marfat.com

نہایت قدرت والا اور عزّت والا۔ جب آدمی نیند سے جاگے تو بیس دفعہ اسم
اَلْمُقْتَدِرُ کو پڑھے اس کے تمام کام اللہ تعالےٰ کے سپرد ہو جاتے ہیں
۷۲۔ اَلْمُقَدِّمُ۔ ۷۳۔ اَلْمُؤَخِّرُ اپنے دوستوں کو اپنی جناب اور حضور میں
قریب کرنے والا۔ اور اپنے دشمنوں کو اپنی درگاہ سے پیچھے اور دور کرنے
والا ۷۴۔ اَلْاَوَّلُ ۷۵۔ اَلْاٰخِرُ وہ اوّل ہے جس کی ابتدا نہیں اور آخر
ہے ہمیشہ تک جس کے بقا کی انتہا نہیں۔ ۷۶۔ اَلظَّاهِرُ ۷۷۔ اَلْبَاطِنُ
وہ ظاہر ہے کہ اس کی ہستی اور وجود پر زمین و آسمان میں ظاہر و بیّن نشانات
موجود ہیں اور وہ باطن ہے کہ اس کی ذات کی حقیقت جلال و کبریائی کے پردے
میں مخفی ہے۔ جو شخص نماز اشراق کے بعد سو بار اسم اَلظَّاهِرُ پڑھے
تو اللہ تعالےٰ اس کی آنکھوں کی بینائی زیادہ کر دیتا ہے۔ ۷۸۔ اَلْوَالِیُ
۷۹۔ اَلْمُتَعَالِیُ وہ اپنی مخلوقات کا مالک ہے اور اپنے نیک بندوں کا
مددگار۔ اور تمام نقصوں سے منزّہ اور بلند قدر ہے ۸۰۔ اَلْبَرُّ اپنی مخلوق
پر نیکی و احسان کرنے والا۔ جو شخص چھوٹے لڑکے پر سات بار اس اسم کو
پڑھ کر دم کرے اور اس لڑکے کو اللہ کے سپرد کرے تو وہ بلوغت تک امن میں
رہے گا۔ ۸۱۔ اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنے والا۔ جو شخص اس اسم مبارک کو نماز
فجر کے بعد تین سو ساٹھ بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو سچّی توبہ نصیب فرماتا ہے
۸۲۔ اَلْمُنْتَقِمُ اپنے نافرمانوں کو بدلے میں عذاب کرنے والا۔
۸۳۔ اَلْعَفُوُّ اپنے بندوں کے گناہ اور قصور معاف کرنے والا۔
۸۴۔ اَلرَّءُوْفُ اپنے بندوں پر مہربان ہے کہ پیغمبروں کو بھیج کر اپنے
بندوں کو راہ راست سے آگاہی کی تاکہ لوگ فرمانبرداری کر کے عذاب سے خلاصی
حاصل کریں۔ ۸۵۔ مَالِكُ الْمُلْكِ ملک اور بادشاہی کا مالک ہے۔

۸۶۔ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ صاحب بزرگی و بخشش کا کہ ہر ایک کمال اسی کے لئے خاص ہے۔ ۸۷۔ اَلْمُقْسِطُ بدلہ لے کر انصاف کرنے والا ظالم سے مظلوم کو بدلہ دلوا کر راضی کر دے گا۔ ۸۸۔ اَلْجَامِعُ اپنی مخلوق کو قیامت کے دن جمع کرنے والا۔ خستہ حالوں کی حالت سنوارنے والا۔ ۸۹۔ اَلْغَنِیُّ بے پرواہ اور بے نیاز۔ کسی قسم کی اس کو کسی طرف احتیاجی نہیں ۹۰۔ اَلْمُغْنِیُ اپنے بندوں کو غیر سے بے پرواہ کرنے والا۔ ۹۱۔ اَلْمَانِعُ نافرمانوں سے اپنے انعام باز رکھنے والا۔ ۹۲۔ اَلضَّارُّ۔ ۹۳ اَلنَّافِعُ ضرر دینے والے اور نفع دینے والا۔ ہر ضرر اور نفع دینے والی چیز کا خالق وہی حق تعالیٰ ہے بیماری و صحت اور سردی و گرمی سب اسی کی پیدا کی ہوئی ہیں اور ہر چیز میں نفع و ضرر کی تاثیر اسی کے حکم سے ہے اور اپنی تاثیر کے ظہور و اظہار میں ہر وقت اسی حق تعالیٰ کی طرف محتاج ہیں پس آدمی کو ہر ایک موافق و ناموافق حالت میں اس کی درگاہ کی طرف ہی متوجہ ہونا چاہیئے۔ شرح اسماء الحسنیٰ میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک دفعہ دانت کے درد نے بہت لاچار کیا۔ آپ نے اللہ جل شانہٗ سے اس کی صحت کی التجا کی۔ ارشاد ہوا فلانے گھاس کو دانتوں پر ملو۔ آپؑ نے اسی طرح کیا تو آرام ہو گیا۔ کچھ مدت کے بعد پھر درد ہوا۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے وہی گھاس دانتوں پر ملا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ جناب الٰہی میں عرض کی خدایا یہ وہی گھاس ہے جس کی تو نے مجھے خبر دی تھی۔ ارشاد ہوا کہ پہلی دفعہ تو نے میری طرف توجہ کی تھی تو میں نے شفا دی اور اس دوسری دفعہ گھاس کی طرف تاکہ تجھے معلوم ہو جائے کہ شفا دینے والا میں ہی ہوں۔ ۹۴۔ اَلنُّوْرُ زمین و آسمان کو روشن کرنے والا جو کوئی ہر نماز کے بعد چودہ بار پڑھ کر ہاتھوں کے پوٹوں پر دم کر کے آنکھوں پر ملے

تو خدائے تعالیٰ اس کی بینائی روشن کرتا ہے۔ ۹۵۔ اَلْھَادِیُ راہ راست پر لانے والا اور اپنی درگاہ تک پہنچانے والا۔ ۹۶۔ اَلْبَدِیْعُ بے مانند اور بغیر مثال کے پیدا کرنے والا۔ ۹۷۔ اَلْبَاقِیْ ہمیشہ رہنے والا۔ جو شخص اس اسم مبارک کو جمعرات میں سو مرتبہ پڑھے اس کے تمام نیک اعمال قبول ہونگے نیز دفع دشمن کے لئے اس اسم مبارک کو پڑھنا بہت مفید ہے۔

۹۸۔ اَلْوَارِثُ ازل سے ابد تک سب کا مالک حقیقی وہی ہے۔ اب ملکوں کے دعویٰ کرنے والے سب چھوڑ چھڑا جائیں گے اور وہی مالک حقیقی ہی ہمیشہ باقی رہے گا۔ ۹۹۔ اَلرَّشِیْدُ راست فعلوں والا۔ اس کے کسی فعل میں نقص وخلل نہیں نیز اپنے بندوں کو راہِ راست چلانے والا۔ ۱۰۰۔ اَلصَّبُوْرُ بُردبار کہ گرفت کرنے والا اور عذاب دینے میں جلدی نہیں فرماتا۔

پس یہ ننانوے اسمائے الٰہی شرح اسماء الحسنیٰ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کئے گئے ہیں۔ آدمی کو لائق ہے کہ ان پر ایمان لادے اور ان کے معانی سمجھ کر ان کو یاد کرے تاکہ بموجب بشارت نبوی مَنْ اَحْصٰھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ لائق جنت کے ہووے۔

Marfat.com

خُطبۂ جُمعہ

پڑھنے کی ترکیب

اوّل امام منبر پر بیٹھے جب مُؤذن اذان سے فارغ ہو۔ اس وقت امام کھڑا ہو دے۔ اور قوم کی طرف منہ کر کے پہلے بسم اللہ شریف چپکے سے پڑھ کر خطبہ اس طرح شروع کرے۔

خُطبہ اُولےٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ سَیِّدَ الْاَیَّامِ وَلَا نَعْبُدُ وَلَا نَسْتَعِیْنُ اِلَّا اِیَّاہُ وَھُوَ الَّذِیْ فَرَضَ صَلٰوۃَ الْجُمُعَۃِ بِقَوْلِہٖ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ط ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط خُصُوْصاً عَلٰی اَوَّلِ الصَّحَابَۃِ وَ اَفْضَلِھِمْ بِالتَّحْقِیْقِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ ط رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط وَ عَلٰی

Marfat.com

أَعْدَلِ الصَّحَابَةِ الشَّيْخِ النَّاطِقِ بِالصِّدْقِ وَالصَّوَابِ
أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ إِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ عُمَرَ ابْنِ
الْخَطَّابِ ط رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ط وَعَلٰى جَامِعِ
اٰيَاتِ الْقُرْاٰنِ كَامِلِ الْحَيَآءِ وَالْاِيْمَانِ ط حَبِيْبِ
الرَّحْمٰنِ ط اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ
عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ ط رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ط وَعَلٰى
مَظْهَرِ الْعَجَآئِبِ وَالْغَرَآئِبِ اَنِيْسِ النَّبِيِّ فِي الْمَصَآئِبِ
اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ ط اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِمَامِ
الْمُسْلِمِيْنَ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ ط رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ ط وَعَلَى الْاِمَامَيْنِ الْهُمَامَيْنِ السَّعِيْدَيْنِ
الشَّهِيْدَيْنِ الْمَغْفُوْرَيْنِ ج اَبِيْ مُحَمَّدِنِ الْحَسَنِ
وَ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ ج رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ،
وَعَلٰى عَمَّيْهِ الشَّرِيْفَيْنِ الْمُكَرَّمَيْنِ الْمُطَهَّرَيْنِ
مِنَ الْاَدْنَاسِ ط اَلْحَمْزَةَ وَ الْعَبَّاسِ ط رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا ط وَعَلٰى سَيِّدَةِ النِّسَآءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا ط وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
وَعَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ اَصْحَابِهٖ وَالتَّابِعِيْنَ
وَعَلٰى جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْ
حَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ
الْعَظِيْمِ ط وَنَفَعَنَا وَ اِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ط
اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَّادٌ كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

Marfat.com

پڑھ کر اس جگہ تین آیت چھوٹی کی مقدار بیٹھ جائے اور پھر کھڑا ہو کر دوسرا خطبہ اس طرح شروع کرے مگر پہلے خطبہ کی نسبت آواز پست ہو۔

خُطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی وَصَامَ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ م بِعَدَدِ مَنْ قَعَدَ وَقَامَ ط وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ط وَعَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ وَعَلٰٓی اَھْلِ طَاعَتِکَ اَجْمَعِیْنَ ط اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْھُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ ط تَعَادَلُوْا عِبَادَ اللّٰہِ ط رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ط اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ

Marfat.com

وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ
وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ط
اُذْكُرُوا اللّٰهَ یَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ یَسْتَجِبْ
لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَاَوْلٰی وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ
وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَاَعْظَمُ وَاَكْبَرُ ط

پھر اس کے بعد امام منبر سے اُتر آوے اور تکبیر نماز کی شروع ہو جاوے

خُطبہ عید الفطر

پڑھنے کی ترکیب

پہلے امام بغیر بیٹھنے کے منبر پر کھڑا ہووے اور قوم کی طرف منہ کر کے نو مرتبہ تکبیر پڑھ کر اس طرح خطبہ شروع کرے۔

خُطبہ اُولےٰ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط
اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ
شَهْرَ رَمَضَانَ وَجَعَلَهٗٓ اِلَیْهِ سَبِیْلَنَا وَوَسِیْلَتَنَا
بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْغُفْرَانِ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ
اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط
وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط سُبْحَانَ مَنْ نَوَّرَ قُلُوْبَ الْعَارِفِیْنَ
بِنُوْرِ الْهِدَایَةِ وَالْعِرْفَانِ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ،

Marfat.com

سُبْحَانَ مَنْ فَتَحَ عَلَى الصَّآءِمِيْنَ اَبْوَابَ الرَّحْمَةِ
وَ الرِّضْوَانِ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ د اَللّٰهُ اَكْبَرُ ه لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ه وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ط سُبْحَانَ
مَنْ اَنْزَلَ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ الْمُبَارَكِ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ د لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ د
اَللّٰهُ اَكْبَرُ د وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ط سُبْحَانَ مَنْ اَنْزَلَ فِيْ
هٰذَا الشَّهْرِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ه خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ
تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ
اَمْرٍ ۛ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ه اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ه اَللّٰهُ اَكْبَرُ
وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَ اَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط خُصُوْصًا عَلٰى اَوَّلِ الصَّحَابَةِ وَ نَصِيْرِهٖ
بِالتَّحْقِيْقِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ اَبِيْ بَكْرِ نِ
الصِّدِّيْقِ ط رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ط وَ عَلٰى اَعْدَلِ الصَّحَابَةِ
الشَّيْخِ النَّاطِقِ بِالصِّدْقِ وَ الصَّوَابِ د اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ ط رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ ط وَ عَلٰى جَامِعِ اٰيَاتِ الْقُرْاٰنِ عَامِلِ الْحَيَاءِ وَالْاِيْمَانِ
حَبِيْبِ الرَّحْمٰنِ ط اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ
عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ ط رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ط وَ عَلٰى مَظْهَرِ

Marfat.com

الْعَجَآئِبِ وَ الْغَرَآئِبِ اَنِيْسِ النَّبِيِّ فِي الْمَصَآئِبِ اَسَدِ اللّٰهِ
الْغَالِبِ ط اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ عَلِيِّ ابْنِ
اَبِيْ طَالِبٍ ط رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ط وَ عَلَى الْاَ مَامَيْنِ اِلْهُمَا
هُمَيْنِ السَّعِيْدَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ الْمَعْفُوْرَيْنِ ج اَبِيْ مُحَمَّدٍ
الْحَسَنِ وَ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ ج رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ط وَ
عَلٰى عَمِّيْهِ الشَّرِيْفَيْنِ الْمُكَرَّمَيْنِ الْمُطَهَّرَيْنِ مِنَ
الْاَدْنَاسِ ط اَلْحَمْزَةِ وَ الْعَبَّاسِ ط رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ط وَ
عَلٰى سَيِّدَةِ النِّسَآءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا ط
وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ وَ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ا
لْمُقَرَّبِيْنَ وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ ۝ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَ لَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ط
وَ نَفَعَنَا وَ اِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَ الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ط اِنَّهٗ
تَعَالٰى جَوَّادٌ كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝
یہاں تک پہنچ کر تین چھوٹی آیت کی مقدار جلسہ کرے پھر کھڑا ہو کر سات
مرتبہ تکبیر کہہ کر دوسرا خطبہ شروع کر دے۔

خُطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ
بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا
وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ
وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ط وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ
رَسُوْلُهٗ ط صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ه
عِبَادَ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ
ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْىِ
يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ
وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰٓى اَعْلٰى وَاَوْلٰى
وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَاَعْظَمُ وَاَكْبَرُ ه

بعد ختم خطبہ کے چودہ مرتبہ تکبیر آہستہ پھر پڑھے تب منبر سے اُترے کہ یہ بھی مستحب ہے۔

خُطبہ عیدُ الاضحیٰ

پڑھنے کی ترکیب

پہلے امام مثل عید الفطر کے منبر پر کھڑا ہووے اور قوم کی طرف منہ کرکے نو مرتبہ تکبیر پڑھ کر خطبہ اس طرح شروع کرے۔

خُطبہ اُولےٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط
اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ه
اَللّٰهُ اَكْبَرُ ه وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ الْكَعْبَةَ
جَامِعَةً لِّعِبَادِهِ الْخَوَاصِّ وَالْعَوَامِّ ط وَمَنَّ عَلَيْهِمْ اِسْتِجَابَةَ

Marfat.com

الدَّعْوَةِ وَالتَّجَاوُزِ عَنِ الذُّنُوْبِ وَالْاٰثَامِ ط وَعَدَ
الْمُؤْمِنِيْنَ بِدُخُوْلِ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ مَشْعَرِ الْحَرَامِ ط
اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط
اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ
الْجُمُعَةَ لِلْمُصَلِّيْنَ فِى اللَّيَالِىْ وَالْاَيَّامِ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط
اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط
وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط سُبْحَانَ مَنْ صَيَّرَ الْكَعْبَةَ اَمَانًا
لِّلْاَنَامِ ط يَغْلِبُ اِشْتِيَاقُهٗ وَشَوْقُ لِقَآئِهٖ قُلُوْبَ
عِبَادِهِ الْكِرَامِ حَتّٰى تَرَكُوا الْاَوْلَادَ وَالْاَوْطَانَ فِىْ
كُلِّ عَامٍ يَمْشُوْنَ مُنِيْبِيْنَ مُكَبِّرِيْنَ بِاقْتِدَآءِ
اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ ط وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَيْهِ السَّلَامُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط
اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط
وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ط
خُصُوْصًا عَلٰى اَوَّلِ الصَّحَابَةِ وَاَفْضَلِهِمْ بِالتَّحْقِيْقِ
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِىْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ ط رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ ط وَعَلٰى اَعْدَلِ الصَّحَابَةِ الشَّيْخِ النَّاطِقِ
بِالصِّدْقِ وَالصَّوَابِ ط اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ ابْنِ
الْخَطَّابِ ط رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ط وَعَلٰى جَامِعِ الْقُرْاٰنِ

Marfat.com

كَامِلِ الْحَيَآءِ وَ الْاِيْمَانِ ط حَبِيْبِ الرَّحْمٰنِ ط اَمِيْرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ ط رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
وَعَلٰى مَظْهَرِ الْعَجَآئِبِ وَ الْغَرَآئِبِ ج اَسَدِ اللّٰهِ
الْغَالِبِ ط اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ ط
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ط وَعَلَى الْاِمَامَيْنِ الْهُمَامَيْنِ
سِبْطَيْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِيْ مُحَمَّدٍ نِ الْحَسَنِ وَ اَبِيْ
عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ ج رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ط وَعَلٰى
اُمِّهِمَا سَيِّدَةِ النِّسَآءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا ط وَعَلٰى عَمَّيْهِ الشَّرِيْفَيْنِ
الْمُطَهَّرَيْنِ مِنَ الْاَدْنَاسِ ط اَلْحَمْزَةِ وَ الْعَبَّاسِ ط
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَ
الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ ضُحْبِهٖ
وَالتَّابِعِيْنَ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ
بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ه بَارَكَ اللّٰهُ
لَنَا وَ لَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ط نَفَعَنَا وَ اِيَّاكُمْ
بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ط اِنَّهٗ تَعَالٰى جَوَادٌ
كَرِيْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ه

اس کے بعد تین آیت چھوٹی کی مقدار بیٹھ جاوے۔ سات مرتبہ تکبیر پڑھ کر پھر دوسرا خطبہ شروع کرے۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ

Marfat.com

وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ ط وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ
اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ
فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ط وَ
نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط
تَعَادَلُوْا عِبَادَ اللّٰهِ ط رَحِمَكُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ يَا
مُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَ
يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ط اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ
وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى
اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ
وَاَعْظَمُ وَاَكْبَرُ ط

یہاں بھی مثل عید الفطر کے چودہ مرتبہ تکبیر پڑھ کر منبر سے اترے۔

منظور شدہ محکمہ تعلیم پنجاب چٹھی نمبری ایس او، سی ڈی ۵۷/۳۲ مورخہ ۱۲/۱۹۷۸ لاہور

فضائل قرآن شریف

جس میں قرآن پاک کی تلاوت کے مکمل آداب احادیث صحیحہ اور آیات مقدسہ سے ثابت شدہ ثواب و درجات اور اولیاء کرام و صوفیائے عظام کے تلاوت کے متعلق واقعات نہایت محنت جانفشانی اور عرق ریزی سے درج کئے گئے ہیں کتاب ہذا کے بیان کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

آج ہی منگوا کر مطالعہ کریں۔

ہدیہ بالکل مناسب

فضائل درود شریف

جس میں فاضل مصنف نے مکمل محنت اور انتھک کاوش سے جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کے بارے میں احادیث صحیحہ اور اقوال اولیاء اللہ کے ذریعہ مدلل اور مکمل جوابات مہیا کیے ہیں اور درود و سلام کے فوائد و ثواب کے بارے میں تشریح کی ہے اس کی تین فصلیں ہیں۔

آج ہی پتہ ذیل سے منگوا کر استفادہ کریں۔

ہدیہ جائز اور مناسب

ملنے کا پتہ

ڈیرہ صوفیاں چک نمبر ۲۶۰ ر ب وڈاوہیلا شریف
نزد ڈجکوٹ تحصیل و ضلع فیصل آباد

Marfat.com

منظور شدہ محکمہ تعلیم پنجاب چھٹی نمبری ایس اد، سی ڈی ۳۲/۷۵ مورخہ ۱۹ ۱۲/۷۸

لاہور

علوم العارفین

جیساکہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے اس میں منازل سلوک طے کرنے کے متعلق چند اہم مسائل نہایت آسان اور عام فہم پیرایہ میں مصنف نے اپنی سعیٔ جمیلہ کو بروئے کار لاتے ہوئے حل کئے ہیں جن کو پانچ عنوانات کے تحت درج کیا گیا ہے۔

۱۔ فصل اوّل، وسیلہ کے بیان میں
۲۔ فصل دوم، توبہ کے بیان میں
۳۔ فصل سوم، ریاضت و مجاہدہ کے متعلق
۴۔ فصل چہارم، تقدیر کے حقائق و اسرار کے بیان میں
۵۔ فصل پنجم، توکل کے بیان میں

حقیقتِ علم

یہ ایسی کتاب ہے جو اپنے مضمون اور نام کے لحاظ سے اپنا جواب آپ ہے جس میں فاضل مصنف نے نہایت کاوش اور عرق ریزی سے علم کے جملہ مسائل مثلاً ۱۔ علم کیا ہے؟ ۲۔ علم کے آداب ۳۔ طالب علم اور استاد کے فرائض ۴۔ علم کی اقسام ۵۔ علماء حق اور علماء سوء کی علامات ۶۔ اللہ تعالےٰ کے ہاں علماء کا مرتبہ پر سیر حاصل بحث کی ہے اہل علم کے لئے ایک نادر تحفہ آج ہی ہم سے منگوا کر استفادہ کریں۔

سرورق خوب صورت

ہدیہ نہایت مناسب

منگوانے کا پتہ

ڈیرہ صوفیاں، چک نمبر ۲۶۰ ر ب وڈاہیلا شریف
نزد ڈجکوٹ تحصیل و ضلع فیصل آباد

Marfat.com

منظور شدہ محکمہ تعلیم پنجاب چٹھی نمبری ایس او، سی ڈی ۵، ۳۲/۱۲ مورخہ ۸/۱۹ لاہور

آئینہ محبّت

جس میں

فاضل مصنف نے اللہ تعالےٰ اور رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے اہم بیان درج کئے ہیں۔ اگر آپ اللہ تعالےٰ سے محبت کرنا چاہتے ہیں اگر آپ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ اہل اللہ کی محبت کے روح پرور اور سچے واقعات پڑھنا چاہتے ہیں، اگر آپ منازل سلوک طے کرنا چاہتے ہیں تو آپ آئینہ محبت کا مطالعہ ضرور کیجئے۔ انشاء اللہ تعالےٰ آپ کے سب مقاصد پورے ہونگے۔

کتاب کا کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی معیاری سرورق بے نظیر، ہدیہ مناسب

مُرشدِ کامل

موجودہ دور میں اکثر لوگ درویشی لباس پہن کر اہل اللہ کو بدنام کرتے پھرتے ہیں یاد رکھئے ان کی اتباع سراسر خلاف سنت ہے اگر آپ کو کامل مرشد صحیح رہبر اور منازل سلوک طے کرانے والے رہنما کی حق کی ضرورت ہے تو کتاب مرشد کامل اس میں آپ کی کافی مدد کر سکتی ہے۔ آج ہی منگوا کر مطالعہ میں لائیں اور اپنی تشنگی طلب مرشد کی سیرابی فرما دیں۔

کتاب کی کتابت و طباعت بہت خوبصورت ہے۔ سرورق خوشنما اور دلکش ہدیہ بالکل مناسب اور جائز ہے۔

ملنے کا پتہ

ڈیرہ صُوفیاں چک نمبر ۲۶۰ ر ب وڈا وہیلا شریف

نزد ڈجکوٹ، تحصیل و ضلع فیصل آباد

Marfat.com

منظور شدہ محکمہ تعلیم پنجاب چھٹی نمبری ایس اے، سی ڈی ۵، ۳۲/۱۲ مورخہ ۱۹۷۲ء لاہور

حقیقت دُنیا

دنیا فانی ہے اس کی رونقیں فانی ہیں
دنیا کی یہ چمک دمک، سج دھج باغ باغیچے
اور رنگین محفلیں سب فانی ہیں بقا صرف
خدا کی ذات کو ہے۔ کتاب ہذا میں مصنف
اس کوشش میں کامیاب رہا ہے کہ عوام کے
سامنے دنیا کی حقیقت واضح کر دی جائے
اور عوام کو بتا دیا جائے کہ خداوند کریم خالق
کائنات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے
بزرگان دین کے نزدیک دنیا کا کیا مقام ہے
دنیا کی بے ثباتی اور حقیقت کا مطالعہ کرنے
کے لئے آپ اس کو اپنی لائبریری کی زینت
بنائیں۔

سرورق بہترین دیدہ زیب
ہدیہ نہایت مناسب
آج ہی منگوا کر مطالعہ کریں۔

افضل اُمت

یعنی فضیلت خلفاء اربعہ ؓ

کتاب ہذا میں فاضل مصنف نے خلفائے
اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان و فضیلت
کے بارے میں مکمل اور مدلل بحث کی ہے
تمام جوابات قرآن شریف اور احادیث صحیحہ
سے بعد از تحقیق و تصدیق دیئے گئے ہیں
لہٰذا اپنے دل میں اصحابہ کرام کی محبت و
فضیلت کو اجاگر کرنے کے لئے اس کتاب
کا مطالعہ ضروری ہے۔
اس کتاب کا ہر مسلمان گھرانے میں ہونا
بہت ہی ضروری ہے۔
کتاب ہذا کو بہترین رنگین ٹائیٹل
سے مزین کیا گیا ہے۔
قیمت بالکل مناسب
آج ہی پتہ ذیل سے منگوا کر پڑھیں
اور اپنے علم میں اضافہ کریں۔

ملنے کا پتہ: ڈیرہ صوفیاں چک ۲۶۰ ر ب ڈاوہیلا شریف
نزد ڈجکوٹ، تحصیل و ضلع فیصل آباد

مرشد کامل

موجودہ دور میں اکثر لوگ درویشی لباس پہن کر اہل اللہ کو بدنام کرتے پھرتے ہیں۔ یاد رکھیے ان کی اتباع سراسر خلاف سنت ہے۔ اگر آپ کو کامل مرشد صحیح رہبر اور منازل سلوک طے کرانے والے راہنمائے حق کی ضرورت ہے تو مرشد کامل کا مطالعہ کیجئے۔ یقیناً اس میں مرشد کامل اور طالب حق کے تمام اوصاف درج ہیں۔

آج ہی منگوا کر مطالعہ کریں'

ہدیہ بالکل مناسب

عمدہ بائیٹل رنگین اور خوبصورت

منظور شدہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب بحوالہ نمبر SO(CD) 3-2/75

مورخہ 19-12-1978 برائے سکولوں' کالجوں اور پبلک لائبریریوں

ناشر: مکتبہ عرفان ۱۲ ذیلدار روڈ' گلی نمبر ۱۵۹ اچھرہ' لاہور۔

Marfat.com

آئینہ محبت

جس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا ہوتی ہے۔

اگر آپ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتے ہیں، اگر آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ اہل اللہ کی محبت کے سچے واقعات پڑھنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ منازل سلوک طے کرنا چاہتے ہیں۔

تو آپ

آئینہ محبت کا ضرور مطالعہ کیجئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے مقاصد پورے ہونگے۔

لکھائی، چھپائی عمدہ، کاغذ بہترین اور سرورق دیدہ زیب اور خوبصورت۔

ہدیہ کتاب بہت ہی مناسب آج ہی منگوائیں

منظور شدہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب بحوالہ نمبر 3-2/75 S0(CD)
مورخہ 19-12-1978 برائے سکولوں، کالجوں اور پبلک لائبریوں
ناشر : مکتبہ عرفان ۱۲ ذیلدار روڈ، گلی نمبر ۵۹ اچھرہ، لاہور۔

Marfat.com

فضائل قرآن مجید

جس میں قرآن مجید کی تلاوت کے مکمل آداب' احادیث صحیحہ
اور آیات مقدسہ سے ثابت شدہ ثواب و درجات اور اولیاء
کرام اور صوفیائے عظام کے تلاوت کے متعلقہ واقعات نہایت
محنت' جانفشانی اور عرق ریزی سے درج کئے ہیں۔
اس کی تین فصلیں ہیں۔
فصل اول۔ اس میں قرآن پاک کی تلاوت کے آداب
فصل دوم۔ اس میں قرآن پاک کے فضائل
فصل سوم۔ اس میں خاص خاص سورتوں کے خاص خاص
فضائل کا اندراج کیا گیا ہے

پڑھ کر ثواب دارین حاصل کریں
ہدیہ بالکل معمولی۔

منظور شدہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب بحوالہ نمبر 3-2/75 SO(CD)
مورخہ 19-12-1978 برائے سکولوں' کالجوں اور پبلک لائبریریوں
ناشر : مکتبہ عرفان ۱۲ ذیلدار روڈ' گلی نمبر ۱۵۹ اچھرہ' لاہور۔

فضائل درود شریف

جس میں فاضل مصنف نے مکمل محنت اور انتھک کاوش سے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کے بارے میں احادیث صحیحہ اور اقوال اولیاء اللہ کے ذریعہ مدلل اور مکمل جوابات مہیا کئے ہیں۔ اور تین فصلوں میں درود وسلام کے فوائد و ثواب کے بارے میں تشریح کی ہے۔

فصل اول۔ درود شریف کے فضائل میں

فصل دوم۔ درود شریف پڑھنے کے مقام میں

فصل سوم۔ درود شریف کے متعلق حکایات میں

آج ہی منگوا کر اپنے ایمان کو تازہ اور پختہ کریں

ہدیہ بالکل مناسب

منظور شدہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب بحوالہ نمبر 3-2/75 SO(CD)
مورخہ 19-12-1978 برائے سکولوں، کالجوں اور پبلک لائبریوں
ناشر : مکتبہ عرفان ۱۲ ذیلدار روڈ، گلی نمبر ۵۹ اچھرہ، لاہور۔

Marfat.com

علوم العارفین

جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے۔ اس میں منازل سلوک طے کرنے کے متعلق چند اہم مسائل نہایت آسان اور عام فہم پیرایہ میں مصنف موصوف نے اپنی سعی جمیلہ کاوش مکملہ سے حل کئے ہیں جن کو پانچ فصلوں میں حسب ذیل عنوانات کے تحت درج کیا گیا ہے۔

فصل اول وسیلہ کے بیان میں
فصل دوم۔ توبہ کے بیان میں
فصل سوم۔ ریاضت و مجاہدہ کے بیان میں
فصل چہارم تقدیر کے حقائق و اسرار کے بیان میں
فصل پنجم توکل کے بیان میں

کتاب ہذا لکھائی چھپائی میں خوبصورت دیدہ زیب
ہدیہ بالکل مناسب

منظور شدہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب بحوالہ نمبر 3-2/75 SO(CD)
مورخہ 19-12-1978 برائے سکولوں، کالجوں اور پبلک لائبریریوں
ناشر : مکتبہ عرفان ۱۲ ذیلدار روڈ، گلی نمبر ۱۵۹ اچھرہ، لاہور۔

افضل امت یعنی فضیلتِ خلفاء اربعہ

کتاب ہذا میں مصنف نے خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم کی شان و فضیلت کے بارے میں مکمل اور مدلل بحث کی ہے۔ تمام جوابات قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے بعد از تحقیق و تصدیق دیے گئے ہیں۔

اس کتاب کا ہر مسلمان گھرانے میں ہونا بہت ضروری ہے۔

آج ہی اپنی عقیدت کا ثبوت دیتے ہوئے منگوا کر پڑھیں۔

اور مستفید ہوں

ھدیہ شریف بہت ہی کم ہے

منظور شدہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب بحوالہ نمبر SO(CD) 3-2/75
مورخہ 19-12-1978 برائے سکولوں، کالجوں اور پبلک لائبریوں
ناشر : مکتبہ عرفان ۱۲ ذیلدار روڈ، گلی نمبر ۱۵۹ اچھرہ، لاہور۔

Marfat.com

حقیقت علم

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ علم کی حقیقت کہ علم کیسا ہو۔ استاد کون ہو؟

معلم و متعلم کی صفات' شاگردی کے حقوق و فرائض آداب و متعلقات' اچھے اور برے علم کی پہچان ان سب باتوں سے یہ کتاب حصول علم کے ہر گوشے پر مختصر مگر جامع بحث کرتی ہے۔

اس کتاب میں یہاں مبتدی سالک کے لئے راہیں متعین کی گئی ہیں۔ وہاں منتہی کو بھی آئندہ خطرات سے آگاہ کیا گیا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان مرد و عورت کو اس کے مطالعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

ٹائیٹل دیدہ زیب اور خوبصورت

ہدیہ بہت ہی مناسب ہے

منظور شدہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب بحوالہ نمبر 3-2/75 SO(CD)
مورخہ 19-12-1978 برائے سکولوں' کالجوں اور پبلک لائبریریوں
ناشر : مکتبہ عرفان ۱۲ ذیلدار روڈ' گلی نمبر ۱۵۹ اچھرہ' لاہور۔

Marfat.com

حقیقتِ دنیا

☆ دنیا فانی ہے ☆

اس کی رونقیں فانی ہیں' دنیا کی یہ چمک دمک' سج دھج' باغ و باغیچے اور محفلیں فانی ہیں۔

بقا صرف خدا کی ذات کو ہے۔

کتاب ہذا میں مصنف موصوف اس کوشش میں کامیاب رہے ہیں کہ عوام کے سامنے دنیا کی حقیقت واضع کر دی جائے اور عوام کو بتایا جائے کہ خداوند کریم خالقِ کائنات رسولِ کریم رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگان دین کے نزدیک دنیا کا کیا مقام اور حقیقت ہے۔ دنیا کی بے ثباتی اور حقیقت کا مطالعہ کرنے کیلئے "حقیقتِ دنیا" کو اپنی لائبریری کی زینت بنائیں۔

کتاب ہذا کا سرورق دلکش خوبصورت'
کتابت و طباعت عمدہ ہدیہ بہت ہی مناسب۔
آج ہی منگوا کر استفادہ کریں

منظور شدہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب بحوالہ نمبر 3-2/75 SO(CD)
مورخہ 19-12-1978 برائے سکولوں' کالجوں اور پبلک لائبریوں
ناشر : مکتبہ عرفان ۱۲ ذیلدار روڈ' گلی نمبر ۱۵۹ اچھرہ' لاہور۔

Marfat.com

احوالِ برزخ

جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے اس میں برزخ (قبر) کے حالات نہایت تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ جن کو پڑھ کر دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے اور آخرت کی طرف میلان ہوتا ہے۔ اس میں حسب ذیل تین فصلیں ہیں۔

پہلی فصل۔ سوال قبر اور اس کے متعلقات میں

دوسری فصل۔ قبر کے بعض حالات میں

تیسری فصل۔ قبروں کی زیارت، میت سے وابستہ بعض امور اور ان کے متعلقات میں

آج ہی منگوا کر مطالعہ فرمائیں
ھدیہ کتاب بہت ہی مناسب ہے

منظور شدہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب بحوالہ نمبر SO(PI)4-43/94 مورخہ
9-9-1994 برائے سکولوں، کالجوں اور پبلک لائبریریوں
ناشر : مکتبہ عرفان ۱۲ ذیلدار روڈ، گلی نمبر ۱۵ چمبرہ، لاہور

Marfat.com

فضائل و مسائل نماز
معہ ادعیہ مسنونہ

کتاب ہذا تین حصوں پر مشتمل ہے۔ فضائل کے بیان میں' صحاح ستہ کی تمام کتب سے مدد لی گئی ہے۔ حصہ اول نماز کے فضائل میں ہے۔

حصہ دوم میں نماز کے بارے میں' تمام مسائل فقہ کی معتبر کتابوں کی روشنی میں تحریر کئے گئے ہیں۔

حصہ سوم ادعیہ مسنونہ۔ اس حصہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تمام پیاری پیاری دعائیں درج ہیں۔ جو زندگی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہیں۔ کتاب تقریباً چھ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب جہاں مبتدی کی مکمل راہنمائی کرتی ہے وہاں علمائے دین کیلئے بھی نہایت کار آمد ہے۔ اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کی موجودگی میں باقی چھوٹی بڑی مسائل کی کتابوں کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

کتاب ہذا کی کتابت و چھپوائی بہترین' ہدیہ بالکل مناسب'
آج ہی منگوا کر استفادہ کریں

منظور شدہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب بحوالہ نمبر SO(PI)4-43/94 مورخہ
9-9-1994 برائے سکولوں' کالجوں اور پبلک لائبریوں
ناشر : مکتبہ عرفان ۱۲ ذیلدار روڈ' گلی نمبر ۱۵۹ اچھرہ' لاہور۔

Marfat.com

انیس المشتاقین

فی

ذکر رحمتہ اللعلمین

(سیرت رسولِ اکرمؐ)

جلد اول

موجودہ دور میں نبی رحمت رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھی جانے والی وہ مکمل و مدلل کتاب ہے۔ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کا کوئی پہلو تشنہ تکمیل نہیں رہنے دیا گیا۔ متقدمین کی تو خیر کیا بات ہے ان کی ہر بات بطور حوالہ پیش کر سکتے ہیں مگر متاخرین میں سے خصوصاً پندرہویں صدی کے دورِ اول میں تصنیف و تالیف کے میدان میں یہ تو کی یہ کتاب ہر لحاظ سے مکمل و مفصل مدلل ہے۔ آپ کی زندگی کا کوئی پہلو نظرانداز نہیں کیا گیا۔ قاری کیلئے ہر ہر سطر فیض روحانی کا سرچشمہ ہے۔ کتاب کا بیان وسیع ہونے کی

Marfat.com

صورت میں دو حصوں اور ضخیم ہونے کی وجہ سے دو جلدوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ پہلی جلد سولہ فصلوں پر مشتمل ہے۔ گویا اس جلد میں نور محمدی ؐ سے لیکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال فرمانے تک زندگی کے وہ تمام حالات تحریر ہیں جو تاریخ و سیر سے متعلق ہیں مثلاً نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ولادت، رضاعت، نسب، عہد طفولیت قبل بعثت کے تمام حالات، اعلان نبوت، تکالیف کا دور، ہجرت، فتح مکہ، فتوحات، غزوات و سرایا۔ آخری حج اور وصال وغیرہ۔ یہ کتاب تقریباً 892 صفحات پر مشتمل ہے۔

نفیس کاغذ، کتابت و طباعت بہترین،
سرورق عمدہ اور تمام محاسن طبع سے آراستہ ہے

منظور شدہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب لاہور نمبر SO(A-IV)4-43/94
مورخہ 18-3-1996 برائے سکولوں، کالجوں اور پبلک لائبریوں
ناشر: مکتبہ عرفان ۱۲ ذیلدار روڈ، گلی نمبر ۵۹ اچھرہ، لاہور۔

Marfat.com

انیس المشتاقین
فی
ذکر رحمۃ اللعلمین صلی اللہ علیہ وسلم
(سیرتِ رسول اکرم ؐ)
جلد دوم

کتاب ہذا حصہ اول کی طرح بے شمار موضوعات پر مشتمل ہے۔ یہ موضوعات زیادہ تر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی خصوصیات پر مشتمل ہیں۔ مثلاً آپ کا حلیہ شریف، مُہرِ نبوت، فصاحت و بلاغت، شجاعت، سخاوت، سماعت، بصارت، شفقت، رحمت، لباس، خوراک، تکیہ، طہارت، علامات نبوت، معجزات، اعجاز قرآن، اہل و عیال، ازواج مطہرات، حضور کے صحابہ کی محبت، فضائل صحابہ، مناقب اہل بیت اور بعض خصائل نبوی کے بیان میں۔ ہر موضوع پر احادیث کے مضامین مندرجہ بالا پر یہ کتاب بھی مکمل مفصل اور مدلل ہے۔

آج ہی منگوائیں اور مستفید و مستفیض ہوں۔

کاغذ نہایت اعلیٰ، کتابت و طباعت بہترین، سرورق خوبصورت، مزین جلد دیگر تمام محاسن طبع سے آراستہ ہے۔

منظور شدہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب لاہور نمبر SO(A-IV)4-43/94
مورخہ 18-3-1996 برائے سکولوں، کالجوں اور پبلک لائبریریوں

ناشر : مکتبہ عرفان ۱۲ ذیلدار روڈ، گلی نمبر ۱۵۹ چمبرہ، لاہور۔

Marfat.com

Marfat.com

PHONE No
12 ZIALDAR ROAD
ST- 59 ICHARA
LAHORE
MAKTABA ARFAN

نمبر شمار	نام کتاب	
۱-		
۲-		بعد
۳-		بعد
۴-		بعد
۵-		
۶-		بعد
۷-		بعد
۸-		بعد
۹-		بعد
۱۰-		بعد
۱۱-		بعد
۱۲-		بعد
۱۳-		

کوئی مرد ہے نہ اس کی بیوی تو جو عورت وہاں ہے اُسے تیمم کرائے پھر اگر عورت محرم ہے یا اس کی باندی تو تیمم میں ہاتھ پر کپڑا لپیٹنے کی حاجت نہیں اور اجنبی ہو تو کپڑا لپیٹ کر تیمم کرائے (عالمگیری) مسئلہ ۱۷۔ ایسی جگہ انتقال ہوا کہ پانی وہاں نہیں ملتا تو تیمم کرائیں اور نماز پڑھیں اور نماز کے بعد اگر قبل دفن پانی مل جائے تو نہلا کر نماز کا اعادہ کریں (عالمگیری، درمختار) مسئلہ ۱۸۔ اگر کوئی شخص دریا میں ڈوب کر مر گیا ہو تو جس وقت نکالا جائے اس کا غسل دینا فرض ہے۔ پانی میں ڈوبنا غسل کے لیے کافی نہ ہوگا۔ اس لیے کہ میت کا غسل دینا زندوں پر فرض ہے اور ڈوبنے میں کوئی ان کا فعل نہیں ہوا۔ ہاں اگر نکالتے وقت غسل کی نیت سے اس کو پانی میں حرکت دے دی جائے تو غسل ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر میت کے اوپر پانی برس جائے اور کسی طرح سے پانی پہنچ جائے تب بھی اس کا غسل دینا فرض رہے گا (درمختار، بحر) مسئلہ ۱۹۔ اگر کسی آدمی کا صرف سر پا جائے تو اس کو غسل نہ دیا جائے گا بلکہ یونہی دفن کر دیا جائے گا۔ اور اگر کسی آدمی کا بدن نصف سے زیادہ کہیں ملے تو اس کا غسل دینا ضروری ہے خواہ سر کے ساتھ ملے یا بے سر کے اور اگر نصف سے زیادہ نہ ہو بلکہ نصف ہو تو اگر سر کے ساتھ ملے تو غسل دیا جائے گا ورنہ نہیں اور اگر نصف سے کم ہو تو غسل نہ دیا جائے گا خواہ سر کے ساتھ ہو یا بے سر کے (درمختار، شامی، بحر) مسئلہ ۲۰۔ اگر کوئی جہاز میں مر جائے تو اس کو غسل و کفن دے کر نماز پڑھیں اور کچھ بوجھ باندھ کر دریا میں ڈال دیں (عالمگیری) مسئلہ ۲۱۔ اگر کوئی مُردہ ایسا سڑ گیا ہو کہ اس کو چھو بھی نہیں سکتے تو ایسے مُردے پر صرف پانی بہا دیا جائے (عالمگیری) مسئلہ ۲۲۔ اگر کوئی میت کہیں دیکھی جاوے اور کسی قرینے سے یہ معلوم نہ ہو کہ یہ مسلمان تھا یا کافر تو اگر دارالاسلام[1] میں یہ واقع ہوا ہو تو اس کو غسل دیا جائے گا اور نماز

[1] یہاں مراد اس سے وہ جگہ ہے جہاں مسلمان زیادہ بستے ہوں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا ۝

ترجمہ:۔ بیشک نماز کا مومنوں پر اوقات مقررہ میں ادا کرنا فرض ہے۔

(سورہ نساء)

فضائل و مسائل نماز

معہ ادعیہ مسنونہ

مصنف

صوفی خادم حسین چشتی صابری

چک نمبر ۲۶ ر ب وڈا وہیلا شریف نزد ڈجکوٹ تحصیل و ضلع فیصل آباد

Marfat.com